(جملہ حقوق محفوظ ہیں - کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں)

لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ

منظومہ مولوی نبی بخش حلوائی حنفی مجددی خلیفہ حاجی غلام دستگیر ہاشمی قدس سرہ العزیز

سنہ ۱۳۳۴

نصف جز سورۃ انعام تمام اور پہلا

# تفسیر نبوی پنجابی

## منظوم جلد سوم

حسب فرمائش محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

در مطبع گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور باہتمام شیخ گلزار بخش طبع نمود



SCANNED & DIGITALIZED

# رسایل خمسہ

مصنفہ حضرت جناب مولینا مولوی محمد رضا خان صاحب بریلوی - اس رسالہ میں وہابی نیچری - چکڑالوی - مرزائی وغیرہ فرق ضالہ کی تکفیر وار تداد درج حضرت مصنف نے حرمین شریفین کے فتووں کا خلاصہ بیان کر کے انکا کفر ثابت فرمایا - ہر ایک مسلمان خصوصاً حنفیہ صوفیہ کو اسکا مطالعہ کرنا فرض ہے تاکہ گمراہوں کے مکروں سے خبردار ہو کر ان کے دام تزویر میں نہ آئیں - قیمت صرف ... ... ... ... ۶ر

## ثمرۂ حیات

میلاد سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بیان اس کتاب میں نہایت عمدگی کے ساتھ کیا گیا ہے - عبارت معقول اسکی بالکل مقفے مسجع اشعار گہربار سے بھری ہوئی ہے اور روایت معقول اسکی غزلیات آبدار سے لدی ہوئی ہے - قیمت ... ... ... ... ۴ر

## احسن الاخبار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کو اناجیل مروجہ سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں کو مجال انکار نہ رہے اور اگر کوئی کرے بھی تو اسے خود اپنی انجیلوں سے ہاتھ اٹھانا پڑے - قیمت صرف ... ... ۶ر

## عیسائیوں کا گرو گھنٹال

عیسائیوں کے ان عقیدوں کی جنکی جنپر ان کے مذہب کی عمارت کی بنیاد ہے دلائل عام فہم گر ایسی مستحکم کہ جن کی تردید میں عیسائی دنیا سر رگڑ رہا ہے - موقعہ مناسب پر شعر و غزل نے تو اس کتاب کی تحریر کو اور بھی مزہ دار کر دیا ہے سب سے بڑھ کر خوبی یہ ہے کہ جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے - اس کا نام معہ قید و صفحہ لکھکر خاص مضمون کو بھی بجنسہ نقل کر دیا ہے - فن مناظرہ میں اس طرز کی کوئی دوسری کتاب موجود نہیں ہے - قیمت صرف ... ... ... ... ۸ر

## سلسلہ تعلیم اسلام معروف بہ سلسلہ قادری

اسلامی دنیا میں آجتک ہزاروں بلکہ لاکھوں کتابیں طبع ہوئی ہیں لیکن جو اس سلسلہ کا رنگ ڈھنگ مصنف صاحب نے رکھا ہے - سب سے نرالا ہے - بچوں کی نصیحت کے واسطے آسان فقرے اس اوصاف سے لکھے ہیں کہ انسان بلا داد دینے کے کچھ زبان پر نہیں لاسکتا - لطف یہ کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس سلسلہ کو ایک نظر دیکھکر اس کا مضمون از بریاد کرلے تو ایک پورے عالم جتنا اسکو مسائل مندرجہ پر دخل ہو سکتا ہے - اس سلسلہ کے شائع کرنے کی خاص وجہ یہ ہے کہ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب مرحوم سے جب لوگ مسئلے دریافت کرنے آتے - تو آپ کو تحریر مسائل سے نہایت تکلیف ہونے کے علاوہ طلباء کا بہت حرج ہوتا ہے - اس لئے بندہ کو خیال آیا کہ مسائل دینی طلبہ کر کے علیحدہ طبع کرائے جائیں تاکہ اہل اسلام خصوصاً حنفی برادران کی اولاد پڑھکر مستفیض ہو - فی الحال مندرجہ ذیل کتب چھپ چکی ہیں +

**اسلام کا اردو قاعدہ** اسمیں چھوٹے چھوٹے نصیحت آمیز فقرے چھوٹے بچوں کے لئے درج ہیں قیمت -ر

**اسلام کی پہلی کتاب** آداب اخلاق تہذیب و نصائح اور فضائل قرآن شریف اسمیں درج ہیں قیمت ۱ر

**اسلام کی دوسری کتاب** اسمیں نماز روزہ کے فضائل تفصیل سے بیان کئے ہیں - قیمت صرف ۳ر

**اسلام کی تیسری کتاب** مسائل حج و زکوٰۃ - بیع و خیرات وغیرہ فاتحہ خوانی پر چند سوال و جواب - قیمت صرف ۳ر

**اسلام کی چوتھی کتاب** نکاح و طلاق مہر کے مسائل اور مناقب اماموں - قیمت صرف ۳ر

**اسلام کی پانچویں کتاب** مسائل رضاع و ذکر فتوحات عرب و عجم وغیرہ قیمت صرف ۶ر

**اسلام کی چھٹی کتاب** اوراد و وظائف عملیات نادرہ اور خواص سورہ ہائے قرآنی - قیمت ۶ر

**اسلام کی ساتویں کتاب** عقائد اور احکام وغیرہ مسائل آمین بالجہر - رفع یدین - و فاتحہ خلف امام قیمت صرف ..... ۶ر

**اسلام کی آٹھویں کتاب** مسئلہ تقلید و غیر مقلدوں کے عقائد اور بیان تقلید اور مسائل ذبیحہ پر فتوی قیمت ۶ر

**اسلام کی نانویں کتاب** تین طلاق و حقیقت طلاق تجوید و ضمانت اور کفریات کلام کے مسائل درج ہیں قیمت ۸ر

**اسلام کی دسویں کتاب** اسمیں مقامات متعددہ آنحضرت کا وقت واحد خصوصاً مجالس مولود شریف میں رونق افروز ہونیکا بیان اور آپکے آبا شریفہ اور امہات لطیفہ کے اسلام کا ذکر حقیقت انوار احمدی و دیگر بہت سے مسائل متعرضہ کا جواب شافی دیا گیا ہے - قیمت صرف عہ

**اسلام کی گیارہویں کتاب** اس کتاب میں مسئلہ عصمت انبیاء ثبوت معراج جسمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان ظہور مہدی حسنی و حسینی آخر الزمانی کیفیت سوال منکر و نکیر میں بہشت و دوزخ کے درجات کا بیان - تعداد و کل اہل جنت کی کرامات معجزہ و سحر و شعبدہ میں فرق ثبوت رسالت آنحضرت وحی انبیاء اور اولیاء میں کیا فرق ہے کرامات اولیاء اللہ حق ہیں ثبوت ہے انکا کہ صوفیائے کرام و مشائخ عظام غرض ہر قسم کے عقائد کا مفصل ذکر کیا گیا ہے قیمت عہ

**ملنے کا پتہ محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور**

3-1-06
15359

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہک سو ویہہ[۱] آیتاں وچ سورت مائدہ ہین گرامی [۱۲۰] ۔ تے چوداں ہین رکوع اسدے وچ حساب تمامی

مائدہ اترن دا آسماناں ذکر جو اس وچ آیا ۔ تاہیں مائدہ اس سورت دا اللہ نام رکھایا

حکم اٹھاراں اس وچ جو کسے ہور سورت وچ ناہیں ۔ تے تھیں سورتاں ہتھیں پچھے مائدہ فتح اوتاریاں سائیں

وچ حج وداع سنہ دہاں جداں چلیاں ربّ تاری ۔ تاناقہ عضباء تے سن حضرت وحی گھلیا ربّ باری

تے بھار سورت تھیں اسوا ایدے جوڑ ترٹن لگے ۔ بن شیبہ تے بغوی بیہقی نقل کرن ایہ پچھے

ہور اسماء بنت یزید وں چہ شعب الایمان لیایا ۔ اوہ کہی میں پھڑی مہار ناقہ دی سی نزدیک سایا

جو بار و ناقہ دے ٹٹ جاون (یعنے اونٹنی) نقل سورت دے باروں ۔ تے خطبے وچ مائدہ توبہ حضرت پڑھی وقاروں

جد وحی نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) تے ہوندی پیندا ابھار و دا سور نوں ۔ وچ سردیاں سخت پیند اچھٹ مکھ دا شار سل تریڑاں (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱؎ یا ایک سو بائیس یا ایک سو تئیس مواہب الرحمان ۔ ۲؎ اور مسند احمد اور در منثور میں امام احمد نے ترمذی سے روایت ہوا اور حسن کہا
اسکو ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن ابو داؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو فرمایا آپ نے
تا نازل ہوئیں سب سے آخر میں سورہ مائدہ اور فتح در منثور صفحہ ۲۵۲ جلد دوم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں فقط مائدہ کا ہی
آخر میں نازل ہونا مذکور ہے ۔ کذا فی ابن کثیر روایت کی ابو داؤد نے ناسخ میں اور ابو عبید اور ابن منذر اور ابن جریر اور نحاس نے
شعبی سے کہا اس نے نہیں ہے مائدہ میں کچھ منسوخ مگر یہ آیت یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّہْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْقَلَآئِدَ ایک روایت میں یہ دوسری آیت بھی
منسوخ ہے فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ رواہ ابو داؤد فی ناسخہ ومحو حاکم ۔ اور
خازن میں ہے اگر سائل کہے کہ کیا سبب ہے جو خاص ہوئی یہ آیت اسکے حلالوں کو حلال کرنے کے لئے اور اسکے حراموں کے
حرام کرنے کے لئے حالانکہ اور سورتیں بھی ہیں جو حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام کرتی ہیں جواب یہ ہے کہ
ہوئی یہ سورت واسطے زیادہ ساتھ اہتمام کرنے اس سورت کے مثل فرمانے خدا تعالیٰ کے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا
فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پس جس طرح سے تاکید فرمائی اللہ تبارک وتعالیٰ نے بسبب ظلم نہ ہوگا ان میں
مہینوں کے درمیان ۔ اور حال یہ ہے کہ کل مہینوں میں ظلم کرنا حرام ہے ۔ پس جس طرح سال بھر میں یہ چاروں مہینے خاص
ہوئے ہیں واسطے اعتنا یعنی زیادہ پرواہ ہونے اسکے یا اس لئے کہ جو جو حکم اس سورت میں ہیں وہ دوسری سورتوں میں
نہیں ہیں ۱۲ خازن ۳؎ اس مائدہ کا نام عقود بھی ہے ۱۲ مدارج النبوت

جاں سوار ہووے اسواری بھاروں عاجز ہوندے　جے راں کیندی پر سر ہوندا پاٹن لگے کہندے
تے حکم اُتھاراں اس سورت وچ جو ہو حلال وچہ ناہیں　تے کوئی نسخ نہیں منسوخ اسکدے وچہ ابدا او دسنائیں
وچ فتح البیان عائشہ تھیں جو اسوچہ حلال اشیائیں　اوہ گنو حلال تے جو اسوچہ حرام حرام ٹھہرائیں
اُٹھیواں حکم آذان جو اس وچہ اوہ زائدہ فرمایا　اوہ ہی مخصوص جمعہ سورت سنگ وچہ مواہب لیایا
نے نسبت مائدہ نال نساء دے ہے اسطور پیارے　نساء وچہ ذکر عقود دا آہا ایفاء مائدہ وچہ سارے
جویں عقد نکاح ہو سہر حلف ہور عقد معاہدہ چارے　وکالت عاریت عقد وصیت اتے ودیعت نالے
بھی عقد اجارہ ہور عقود جو آ ہے مثل اونہاندے　اتے پورا کرنا سبہ عقداں وا مائدہ ہے فرماندے
یا ایہا الناس نساء سورت وچ تکیاں رب الایا　تے یا ایہا الذین آمنوا مدنیاں جہت خطاب سوہایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے

اے اہل ایماناں پورے کرو عہد پیمان تمامی　عقود عہود ہک معنے یعنے محکم عہد گرامی
عقد اوہ عہد جو محکم کیتا قول اقرار پکا کے　وچہ اصل عقد ہے گنڈھن تھیں ویکھ معالم جا کے
قتادہ کہے مراد جو کیتیاں آپسو چہ سوگنداں　اوہ بجاویں حالت کفر اندر ہن کرو وفا خرسنداں
اتھے عہد مراد احکام جو رب نبی تھیں ظاہر پائے　اوہ پورے کرن سبھے جویں کہے ہیں کل احکام منائے
پنج ہیں جو آپسو چہ اوہ پورے کرن تمامی　عبداللہ ابن عبیدہ کہیا عقود پنجے سبہ نامی
ہک عہد ایمان ہور عقد نکاح بھی بیع دا عقد ایہائی　چوتھا عقد العہد اتے پنجواں عقد قسم ہے بھائی
بیہقی کنوں مقاتل وچہ شعب الایمان لیایا　ہے عہد خدا دا وچہ قرآن جو امر نہی فرمایا
پھر ابن عباسوں بیہقی وچہ شعب الایمان لیاوے　جس تے حلت حرمت رب تھیں عہد خدا اوہ پاوے
بھی جو رب فرض کیتا تے حداں وچہ قرآن لگایاں　اوہ سبھے عہد خدا سنگ بندیاں کرن وفا بھلیایاں

عقود یعنی جو عہد تاکید والے بندوں اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہوتے ہیں یا ان لوگوں اور مومنوں کے درمیان۔ پھر ابن عباس اور قتادہ وغیرہ نے سلف میں سے عقود کی تفسیر عہود بیان کی ہے اور اسی پر اجماع ہے اور عقد یعنی گانٹھ اسکا استعمال اجسام میں ہوتا ہے جسکو سطح کہا کرتے ہیں یعنے اسمیں گانٹھ لگا دی ہو خوب طرح بل لگا دیا ہو پھر جب جیسے معنوں میں اسکو استعمال کیا کرتے ہیں تو احکام شریعت کا لازم پکڑنا اور محکم کرنا مراد ہوتی ہے۔ اسیجا بھی یہی مراد ہے اسی سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ عقود یعنی عہود موکدہ معنے نقل کیا ہے۔ پس موکدہ صفت عہود کی ہے۔ مواہب الرحمان ۱۲

Marfat.com

ہے اوفوا بالعقود اندر سب منداں کرن وفاؤں
ایجاب قبول ہووے جیہڑے سب داخل وچہ عقوداں
عقود اہین مجمل تائیں اتھے شاہ رسل ﷺ فرمایا
اوہ بھاویں شرط کرے سوری پوری کرن نہ آوے
جیویں عقد وچہ نکاح یا باجھ گواہ نکاح نہ آیا
شرط بیاج اتے ہور رشوت فاسد عقد جو آئے
جیویں جو نذر کرے کوئی روزہ رکھساں عید دہاڑے
پس کرن وفا انہاں دا اسنوں واجب ہے گ منائے
جواب اسدا ایہہ نذر روا پر قید ساقط ہو جاسی
عرفان امانت ربدی انظلوم جہول جو چائی
الوہیت ربدی سنگ ہے توں محکم عہد پکایا
افرئیت من اتخذ الہہ پڑھ لکھیا وچہ قرآنے
سی عہد خدا دی کرن عبادت خالص چھوڑ اغیاراں
جاں عمل کرن حل حرمت شارع ہنہ عقد دسایا

جو شرع موافق نہیں تے قسم کفارت کرے اداؤں
حقوق العباد تمامی واجب پورا کرن عہوداں
جو شرط اجیہی کرے جوازنہ جس قرآنوں پایا
شرط خدا دی بونہہ حقدارا تے منضبط وسلے
اجارہ فاسد بھی بیع فاسد عوض زنا دے فرمایا
پھر حنفی کہن جو عقد نہ جائز پورے کرن سو ہائے
یا نفل طلوع غروب وقت کوئی نہ پڑھن سو ہائے
تے حال ایہی جو روزہ عید ہور نفل اسوقت نہ آئے
پس عقد صحیح اتے شرط مخالف باطل ہوسی خاصی
کرن وفا تس لازم ہویا نا ہو غافل بھائی
پھر کیوں نفس ہواؤں پوجیں ظالم ظلم کمایا
کیا ڈٹھا نہیں توں پڑھیا جس معبود ہوا رہ جانے
توں حور قصور جنت نوں پوجیں بھلوں عہد اقراراں
اگلی آیت وچہ تدرے اونہاں دا کرن وفا فرمایا

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ

حلال کئے گئے واسطے تمہارے چار پائے چگنے والے گھوڑے جاتے ہیں اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو اور جب تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

حلال کیتے تساں کارن رب حیوان انگو چو پائے
ٹھیک خدا وچہ حرمت حلاں حکم تساں فرمائے

نہ روا شکار کرن اوس حالت جاں تیں محرم آئے
حلال آکھ وہ بغیر اجازت شرعی جسوچہ پائی جائے

لہ معاملے مجنون اور نابالغ اور غلام کے اور حدود شرعی سے مخالف یہ سب شرائط باطل اور نا جائز ہیں ۱۲ خلاصۃ التفاسیر ۱۲

۲ یعنی یہ جو قید لگائے کہ روزہ عید کو رکھا جائے یا نفل مکروہ وقتوں میں پس شرط باطل ہے نذر جائز ہے اسکا ایفا ادا واجب ہے۔

۳ یعنی جب اللہ جل شانہٗ نے انسان کی زندگی اور عیش کا دار مدار کھانے پر رکھا ہے اسکا بیان کرنا نہایت ہی ضروری تھا اسی لئے اگلی آیت میں فرمایا احلت لکم الآیات ۴ مباح وہ ہے جس سے شریعت خاموش ہوئی۔ خلاصہ ۱۲

حلال قطعی نوں گنن حرام ایہ کفر ایہی ہر حالے
بہیمہ لایعقل حیوان انعام چوپائے آئے
صید جناور اوہ جو آپوں پالیا ہووے ناہیں
تعلق حرمت جو وچہ آیت سنگ احرام ایہا ئی
انعام اونٹھ بکریاں بھیڈاں گاں مہیں ایہنا ں سنگ آیاں
ان اللہ یحکم ما یرید ہے لایق خاص خدا نوں
جو کجھ خالق چاہیا بندیاں حل حرام ٹھہرایا
حیوانات ایہن دو قسماں بری بحری سارے
بری جو وچہ خشکی ہوندے پھر ترن قسم اوہناں دے
حرام شکاریاں تھیں جو کھاون پنجے نال بتایا
چرندیاں تھیں ، لومڑ بجو گدھا حرام ٹھہرائے
جو لولہ سنگر کنوں حدیثاں بندی اہل قرآنوں
اُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ جو فائدے ہر انواعوں
جاں غلبہ شہوت حیوانیت نفس شرارت ناہیں
غیر محلی الصید جو سیر الی اللہ شروع کر بیٹھا
اوہ وچہ احرام سلوک حرام اوس کرن شکار الائے
لا تحلوا شعائر اللہ شکر توکل صبر رضائیں
حقیقت وچہ نسل ہین خدا دے اوہ سب فعل وسائے
بیتھ الحرام طلاب جانجاناں کھڑن کو چہ دلبر دے
جو فانی نفس ہوئے اتے جنہاں قلاوے پئے سلوکوں
ڈھونڈن فضل خدا دا نال تجلیات افعالاں

بھی کہن حلال حرام قطعی نوں کفر لکھن مشعوالے
ما تیلے آیت آئندہ اتھے مقصود سہائے
حرم احرام بدھا جنہاں کلیں حاجیاں گھر تائیں
نا ہ سنگ حرمت تس جان تعلق وچہ خلاصہ بھائی
ل بہیمہ عام کیتا تے خاص انعام ایہی فرمایاں
نفسانی خواہشاں تھیں نہیں حل حرمت مول بچھاکو
اراوے وچہ الٰہی دخل نہ عقل کسے دی پایا
بحریاں تھیں بن مچھی شارع کل حرام شمارے
حشرات الارض مکوڑے کیڑے یا نیولے جیہیں پاند
اکثر ہور حلال خلاصے وچہ ایہی سمجھائیا
بھی اوہناں وچہ شکاری جہڑے اوہ بھی نال رلائے
آکھ اوہناں ایہناں جیاں حرمت کدی دشمن قرآنوں
ہور حظوظ اوہناں نوں جنہاں نفس سلیم عطاؤں
تے نفس سلامت نہیں تاں اوس حظوظ حرام بتائیں
نال ریاضت محنت کاسن دلبر وصل جلیندا
یعنی لذتاں نفسانی جو محی الدین فرماوے
ہور دگرداں اوہناں سنوں اوتھیں ہرگز کھلو ناہیں
جو دلبر طرف کھڑن تاں طالب بیجو اپائے
وچہ مقام سلوک ہمیشہ کرو جہ عرائش پڑھے
بھی قصد سلوک جو سنگ ریاضت جہد کرن مخلوقوں
تجلے صفتاں خوشنودی رب اوہ چاہندے حالاں

ل انعام بچرنیوالی چارپائے اور اہل لغت کا اس پر اجماع ہے کہ شتر اسی جانور بھی انعام میں داخل ہیں اور بہیمہ ہر ایک چوپائے کو کہا جاتا ہے پس اضافت عام کی خاص کی طرف فرمائی جیسا کہ شجر مانوس ہے یا وہ چوپائے مراد ہیں جن کا ذکر سورۂ انعام میں آیا ہے اس صورت میں اضافت بیانیہ ہوگی ۔ مواہب الرحمان ۱۲ ع بری وہ جانور ہیں جو کہ جنگل میں پیدا ہوں اور بحری وہ ہیں جو دریا میں پیدا ہوئے ہوں ۔ جیسا کہ گھوڑا وغیرہ یہ سب حرام ہیں ۱۲ س اس قسم کے پرندوں اور چرندوں میں اکثر حلال ہیں ۱۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بے حرمت کرو نشانیوں اللہ کی کو اور نہ مہینے حرام کو اور نہ وہ جانور کہ نیاز کعبہ کی ہوں اور نہ جن کے گلے میں پٹا ڈال کر لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو کہ چاہتے ہیں فضل پروردگار اپنے کے سے اور رضامندی

اہل ایمان ناجائز کرو جو چیزاں منع آکھوں
ناہدی اوہ جہاں گلیں قلاوے کر ہو رو ھکانے
اس کارن جو ہدی قلائد زاتر صنف تمامی
شعائر جمع شعیرہ معنی ایس نشان علامت
ہدی اوٹھ گائی بکری مکے بھیجن جو قربانی
جاں کافر جاندے حرم تائیکے چھلوں حرم اشجاراں
جو ایہ مکے جاندے تارب ورجیا اہل ایماناں
جنہیں کیں کفاراندی نیت عظمت سائیں
جے تناں تعظیم کرن نا روا اہانت خواری
وچہ نفع تجارت مومن کافر عام ایہن فرمایا
ایہہ ہے منسوخ جو اندر حرم مہینے حرمت والے
جو فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ ویکھو خود خالق فرمایا
ہُن حج تے ہدی نہ روا کفار جو شکیاں تنہاں آہی
اوہناں آیتاں سنگ منسوخ ایہ آیت خازن وچہ لیایا
جو کافر حرم درختاں چھلوں جہنت قلائد بنہدے
تا سب فرمایا حرم درخت نہ کسو حرمت آئی
کوئی مائدہ وچہ منسوخ نہ آیت سائل نوں فرمایا

نہ حرمت والے ماہ دی حرمت بھنوں لڑنے راہوں
بھی وکھ نہ دیہو جو آون زیارت کارن بیت دبانے
رضا خوشنودی رب دی مضمون ابتدا سورۃ گرامی
مناسک حج یا منہیات جو تینیں مراد سلامت
قلائد جمع قلادہ گلیں ہدی جو پٹہ نشانی
خود گلیں گھتن بھی قربانیاں گل ہووے اظہاراں
جنہاں گلیں قلاوے ہوون کرو تنہاں نہ رد ہنگاماں
نہ اوہناں کماں تقصیں کفاراں نوں روکن روا کدائیں
نفع تجارت اجر کمائی فضل ایہی رب ہی
اتے رضا الٰہی خوشنودی خاص مومن حق آیا
جنگ روا تفسیر کبیر وچ بعض اقوال جوائے
قتل کرو مشرک جتھے پاؤ ونسخ تتے اس آیا
فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ جو حرم قریب نہ ہی
تے وچہ ہو ہے مطرف بن عبداللہ کنوں تبایا
تاجے حرم درختاں کنوں حرمت ثابت پاندے
ایہ آیت نہیں منسوخ بھی حضرت بصری حسن کہائی
یا جنہاں گلیں قلاوے تنہاں روکن منع الایا

لہ چھلکوں کی طرح کوتی اور تھے نشانی کے طور پر قربانیوں کی گردن میں ڈالتے ۱۲ احلوائی۔ ۲ یہ روایت ابن جریر اور ابن حمید نے عطا سے نقل کی ہے ۱۲ ۳ اور درمنثور میں لکھا ہے کہ نکالا ہے عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور نحاس نے امام قتادہ سے اپنی ناسخ میں جو کہا انہے کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی یہ کہ نکالا تھا ایک شخص نے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۶ پر ربع ۲)

Marfat.com

شان نزول اسدا وچہ خازن محی السنتہ لیایا
حطیم کندی جو وچہ جہالت سی مشہو بتایا
کہندا حضرت کس شے ول لوکاں تسیں بلاندے
کہندا خوب ایہی پر باہر کھڑے سردار اساڈے
جو باہجھ صلاح اُنہاندی میں کوئی کم کر سکدا ناہیں
تے پہلے او سدا آون تھیں سی دسیا نبیؐ رباں نے
تے کافر سو فریبی جھوٹھا ہو کر ٹرے تداہاں
پھر جاندا ہویا اوتھے سو لیشی کھڑ لیا بطحا دے
تاں اوتھا مسلماناں گل اوتھاں پچھے پئے قربانی
یاراں چاہیا اوتھے لیون کھو پر حضرتؐ بند کیتا
وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قصد جو کارن حرم لیائے

بھی احمدی وچہ ہور وچہ حسینی موضع لکھیا پایا
گیا مدینے پاس نبیؐ دے لشکر گھر لوکایا
کہیا شہادت کلمہ سو ہر نماز زکوٰۃ بتاندے
میں اونہاں سنگ صلاح کراں پھر ستاں حکم تساڈے
جے کیتا اونہاں پسند تاں آ کر کراں قبول تساہیں
اج شخص آوے ہا گلاں کر سی نال زبان شیطانے
پھر کندی حطیم نبیؐ دے پاسوں جاندا پرت پچھاہاں
پھر عمرے کارن گئے جد حضرتؐ جانب حرم خداوے
تے کعبے دیول ڈھکی جاوے اوہ حطیم شیطانی
جو اونہاں گلیں قلادے تا ایہہ آیت آئی میتا
حرام تنہاں دُکھ دیون لُٹن پھر منسوخ ہو بلے

## وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ

اور جب حلال ہو تم یعنے احرام سے نکلو پس شکار کرو

تے احراموں جد فارغ ہو و کرو شکار جے چاہو
جیویں بعد نماز جمعہ دے کہندن امر اباحت آیا
مجاہد اسنوں ابی حاتم بھی نقل روایت لیایا
وَاِذَا حَلَلْتُمْ بعد فنا جد تساں بقا تھ آوے

ایہہ امر اباحت کارن اس تھیں نا وجوب منا وُ
فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ خدا فرمایا
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ و انگوں ایہہ امر اباح فرمایا
فَاصْطَادُوْا نفس حظوظ فوائد بیشک فیر سوہاوے

## وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ

گھر سے نکلا جاہلیت کیوقت وہاں حال کرا سنے حج کی نیت کی اور قربانی کے گلے میں پٹہ ڈالدیا۔ پس نہ روکا اوسکو کسی نے اس زمانے میں کوئی بھی مشرکوں کو کعبہ سے نہیں روکتا تھا۔ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے مت قتل کرو تم مشرکوں کو حرمت والے مہینے میں اور نہ نزدیک ہوں کعبہ کے پھر منسوخ ہوئی یہ آیت سورہ توبہ کی آیت کے ساتھ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ۔ اور اسی طرح روایت کیا ابن منذر نے یعنی یہ آیت منسوخ ہوئی ساتھ آیت مذکورہ کے اور یہی قول ہے مجاہد اور ضحاک کا۔ اور روایت کیا ابن کثیر نے کہ مہینے حرمت والے چار ہیں ذیقعد۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکو اللہ تبارک تعالیٰ کی تعلیم سے علم غیب کا تھا۔ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ ﴿۱﴾ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ مثل جرم یجرم اور کسب یکسب کے متعدی ہے ایک مفعول اور دو مفعولوں کی طرف جیسا کہ کوئی کہے کسبتہ ذنبا یعنی میں نے اس سے گناہ کرایا ۱۲ مدارک

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

الربع

اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے کہ بند کیا تمکو مسجد حرام سے یہ کہ حد سے نکل جاؤ۔ اور مددگاری کرو آپس میں اوپر بھلائی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدّی کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔

تے کھلانہ کرے تساڈ دیتا ہیں دشمنی اوپر کفاراں
لہ تنہیں ظلم نہ کرو کفاراں تنہاں ظلم تعدی ہا روں
اُتّے گناہ ظلم دے مول نہ دیہو مددکائی
بِرّ معنے نیکی عمل جو امر خدا فرماوے
طبرانی تے احمد حاکم ابن حبان لیائے
ابو امامہ کہے کسے پچھیا حضرت اثم کیا ئی
پھر پچھیا اوس ایمان کیا تاں شاہ رسل فرمایا
جو تیں نیکی خوش کرے مومن تھیں اوس نال ملے خلاصی
جو دُکھ دیوی کجھ مومن نوں بھاویں ہکو سخن سنا کے
ابن ماجہ ایہہ ابو ہریرہ نقل حدیث لیایا
یاری کرے جو ظالم دی وچہ باطل حق دباون
جو بار بوجہ ناحق جھگڑے غصہ بدا پاوے
تے ظالم دی یاری کیتیاں نکل ایمانوں جاندا
معنے بِرّ بھڑن تنہائی کارن خاص الٰہی
باہجہ انہاں دو گلاں وبل سجند المد انا ہیں
ولا یجرمنکم شنان قوم تجھے تقویت نفسانے
وان تعدوا انفساں او پر ہرگز کرو تعدی ناہیں
باہجہ مدد پیر مرید نہ سکدا قدم اٹھایا

جو اونہاں تانوں ہتھکیا زیارت کعبہ جاندیاں
تے یاری کرنیکی تقویٰ اوپر بن انصاروں
تے ڈرو اللہ تھیں ٹھیک اللہ سو سخت عذاب ہے بھائی
تقویٰ بچنا سو کیا جس تھیں بندیاں سب سوہاوے
تے بیہقی صحت کیتی اسدی ابو امامہ بولے
کہیا جو جھبے دل تیرے وچہ چھڈ اوہ سمجھ برائی
برائیوں گھبراون نیکی تھیں خوش ہون الایا
احمد کنوں ابی الدردا ایہہ نقل لیایا خاصی
اوہ ناامید رحمت تھیں لکھیا ملے خدا نوں جا کے
پھر طبرانی وچہ اوسط حاکم ابن عباسوں پایا
اوہ فرمے رب نبی تیوں باہر بن عمروں پھر لیاون
جد لگ فرمے نہ یاری جھگڑیوں خبر نبی فرماوے
بخاری وچہ تاریخ اپنی دے نقل ایہی فرماندا
تقویٰ غیر خدا دے ہر شے ترک کرن ہی بھائی
دونویں قدم اس منزل لنگ ملیں پیارے تائیں
تاں جو کو اونہاں سلوک ترکتوں بھی پا سوں فیضانے
پارول خضر عذاب کنوں سلوک کو اونہاں تائیں
جو کامل واصل شیخ حضوری مرشد اوہ سوہایا

لہ یعنی اونکو انکی برائی کے عوض قتل مت کرو اور نہ ان کے مال لوٹو ۱۲ -

| | |
|---|---|
| حافظ بکوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم<br>شبان وادی ایمن گہے رسد بمراد | کہ من بہ خویش نمودم صد اہتمام نشد<br>کہ چند سال بجاں خدمت شعیب کند |
| رب جنگی مندی خلق اوہائی خاتم تے گل ساری<br>سعدی۔ دلم خانۂ مہر یار ست وبس | نہ کافر ول بھی نظر حقارت راہوں تک ہکو آری<br>ازاں می نہ گنجد دروں کین وکس |

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا

ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ

حرام کیا گیا اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے سوائے اللہ کے ساتھ اسکے اور گلا گھونٹے اور لاٹھی مارے اور اوپر سے گر پڑے اور سینگ مارے اور جو کہا گیا درندہ مگر جو ذبح کرو تم اور جو چیز کہ ذبح کی جاوے اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیروں کے یہ فسق ہے

| | |
|---|---|
| حرام تساں مردار جو آپے باہجہ ذبح مرجائے<br>بھی وقت ذبح دے غیر اللہ دا جتے نام الاون | تے خون جو جاری ہویا اُنے گوشت سور بھاتی<br>تے جو گل گھٹ مرے تو بھی جو سینگ لاٹھیوں مرجاوے |

لہ اسلئے کہ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اگرچہ خدا تعالیٰ اسکے کفر میں راضی نہیں یعنی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ سب وارو مدار خاتمہ پر ہے۔ روح البیان ف مگر اسکے کفر کو شریعت کی رو سے برا سمجھے ۱۲ سلہ اور آگ کئے شارع علیہ السلام نے مردہ دار اور دو خون تلی اور کالجہ۔ تفسیر خازن ۱۲ سلہ خازن اور معالم وغیرہم میں زیر آیت وما اھل بہ لغیر اللہ لکھا ہے ما ذکر علی الذبح غیر اسم اللہ وذالک ان العرب فی الجاھلیۃ کانوا یذکرون اسماء اصنامھم عند الذبح فحرم اللہ ذالک بھذہ الآیہ بقولہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ خازن صفحہ ۴۲۵ جلد اول مطبع مصری یعنی کافر ذبح کے وقت اپنے بتوں کا نام پکارتے تھے پس حرام کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انکا ذبح کیا ہوا۔ اور رسالہ اظہار الحق جو فرقہ وہابیہ کی تصنیفات سے ہے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے چنانچہ غیر مقلدوں کی مواہیر بھی لگی ہوئی ہیں اور حافظ لکھوی نے اگلی آیت کے نیچے غیر کے نام کی ذبح کی ہوئی بھی حلال لکھی ہے نعوذ باللہ من ذالک ۱۲ سلہ والموقوذۃ بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت کی گئی ہے کہ پوچھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے پھل تیر کے تئیں شکار کئے ہوئے جانور کا کیا حکم ہے فرمایا جب ایسے تیر کے ساتھ کوئی شکار کرے اگر جانور کو زخم ہو گیا تو اسکا کھانا جائز ہے اگر اسکی چوب کے ساتھ مرجاوے تو وہ لاٹھی کے ساتھ مرے ہوئے جانور کی مانند ہے وہ حلال نہیں۔ غرض نوک کی تیزی سے مرے ہوئے جانور کو حلال فرمایا جب پھل تیر کی اوپر اسکے چھوٹے اور اوپر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہو۔ اور جانور آجاوے اور مردار کو حرام فرمایا اور اسپر فقہا کا اجماع ہے اور شکار کرنا ساتھ بندوق اور پتھر اور معراض اور لاٹھی کے جس کا مراد دھار دار نہ ہو انہیں اختلاف ہے اور بندوق سے مراد غلیلہ (گولی) ہے جو مشہور ہے معراض تیر بے پھل کو کہتے ہیں مگر جب زندہ رہ جاوے۔ اسکو ذبح کرلے۔ پس جو علماء اسطرف گئے ہیں کہ دقد الیعنی قتل لاٹھی (بقیہ حاشیہ صفحہ ۹ پر دیکھئے)

Marfat.com

اتے ونڈدی پاٹن جس پر فیج کرو جس تائیں
ایہ تیراں سنگ ڈٹے تساڈی فسق حرام ایہائی
تے سودیاں کُل جنہاں حرام ہُڈوال اتے کھل سارے
جیویں کافرلات عزیٰ دے ناموں کردے ذبح جیواناں
جے نیت ہووے عبادت ربدی روحاں اجر پہچاوے
نذر نیاز جو ایت زمانے رکھ حیوان الائدے
ایہ احمدی اتے رؤفی دیو چہ صاف حلال بتایا
تے غیر اللہ دے ناموں کتھی لکھوی حل بتائی
وچ سورت بقر مفصل مسئلہ لکھیا نال دلیلاں
نصب جو پتھر کعبے گردے یا بُت ہین الائے
ازلام زلم دی جمع اوہ ڈیچل کھنب ستے کانیاں آہاں
نعم پہلے تے لا دوجے تے منکم تر تیجے آیا
چھیویں نخ العقل تے ستویں کانی خالی ساہی
نذرانہ سو درم رکھن اوہ کانیاں سپت وگانے
یعنے تیر جے نہیں دا نکلے اوہ کم مول نہ کردے
ایہ وچہ خلاصے لکھیا نالے معالم خازن لیائے
ہکو چہ ہاں دوجے وچہ ناں تر تیجے عقل لکھایا
پس غیر فیج سب فالاں نیئاں کھپن پاہنیاں ڈھول

یا نقصان اوپر جو ذبح کچھوئی بھی وند تیراں راہیں
جے جاری خون حرام گوشت یا حلیل حرام پائی
بھی ذبح حیوان جو نام غیراں دیوں عمدا رب وسارے
تقرب غیر اللہ دے کارن یعنی بُت شیطاناں
بھاویں غوث گاگائی ولی دی شہرت دکی جاوے
ایہ پیر فلانے نذر حقیقت وچہ تس اجر پوچانے
جو وقت ذبح دے غیر اللہ دا اوسنے نام نہ آیا
وچہ اہل کتاب ذبیحے اسدا ذکر ہووے گا بھائی
او تھوں ڈھونڈ کرن جے لوچہ ہووے شوق جلیلاں
کافر جہت تعظیم تقرب کارن کونہدے آہے
مجاور کعبے کافر رکھدے اوپر نشانیاں لائیاں
مِن عِکرمہ چوتھی تے پنجویں تے مُلصق اونہاں لکھایا
جاں ہندی کسے مہم تا پاس جبل ہٹن جانے واہی
فال پہندی جس تیرواں نویں عمل کرن کر جانے
تے جے ہاں دا نکلے اوس تے صدق منا دھردے
سراج المنیر مدارک وچہ اونہاں تن تیر بتائے
جے نکلے عقل و الامر پر تن فال دوبارہ پایا
جو چلیا سفر تجر کرکے پر تے پچھاں مڑ اسول

کے ساتھ مارنے کے اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں شوکانی سے نقل کیا ہے کہ گولی کا شکار حلال ہے جو خرق کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ خود شوکانی نے اپنی کتاب نیل الاوطار میں گولی کے شکار کو حرام لکھا ہے اور صحیح یہی ہے کہ غلیلہ اور بندوق کی گولی کا ایک ہی حکم ہے غلہ یعنی چھرہ جو کہ سنگریزوں کی طرح ہوتا ہے اور جس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی چڑیاں مرتی ہیں۔ اور زیادہ بحث تفسیر صاحب الرحمان کے پارہ ۶ صفحہ ۵۰ پر موجود ہے۔ مطبوعہ نولکشوری ۱۲۔

لہ روایت کی ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسی طرح ۱۲

ابی الدرداؤں طبرانی اتھے نقل حدیث لیائے
تے شرعی فال قرآنوں کڈھن اسوچہ حرج نہ آئے
اتے نیت کرے خدایا مینوں چا معلوم کرائیں
جو استخارہ کرن نبیؐ دا متواتر تھیں پایا
سُنت نوں جو شرک کہے بوجھ اوس حق سمجھ وعیداں
روح البیان اتے روح المعانی فال روا فرماون
بھاویں ہووے شرعی فال پر افضل ترک رہائی

اوہ روز قیامت جنت اندر جگہ بلند نہ پاوے
فاتحہ تے قل بھیج نبیؐ نوں فال قرآنوں پائے
جو شر خیر میرے حق اوسدی خبر ہووے میں تائیں
تے اسمٰعیل نے وچہ تقویت اسنوں شرک بتایا
تے لکھوی فال کیتی رد مطلق اسمٰعیل کی شیداں
جو شرعی طوروں ہووے بھاویں لامذہب جل جاون
جو رب تے کرے بھروسہ اوسنوں کافی رب تعالیٰ

الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

آج کے دن نا امید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے دین تمہارے سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے

اج کافر نا امید ہوئے سب پاسوں دین تمہارے
اتھیں پہلے طمع آہا اونہاں غالب ہون اسلاموں
تے ابن جریر مجاہد کنوں روایت نقل لیایا
مسلم جابر کنوں کہیا جو دسیا بحر سعادت صلے اللہ علیہ وسلم
تے ابوہریرہ بیہقی لیایا کہے رسول الٰہیؐ
ایویں ابن مسعود نقل ہویا نراس شیطان تباہی
محمد نجدی دی اتباع جو عربیاں مشرک کہیا
نبیؐ کیتا تن چیزاں پاروں حب رکھو ہاندی
پس چاہیے چال عربی چلن جو اتھے شرک کائی
میتھے کنوں مراد ہے دنیا باطن وال الاون

پس ڈر رہو اونہاں تھیں اتے میتھوں ہی ہو سلے
ہُن ویکھ اسلامی قوت کافر ہوئے نراس انجاموں
کافر نا امید جاں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ وحی لیایا
ہُن نا امید شیطان جو کرن نمازی اوس عبادت
ہُن سبھے نا امید شیطان جو کرے عبادت اتھے اوس کائی
جو اہل عرب ہن تہاں پوجن چھڈ کے پاک الٰہی (وچہ عرب دے)
اوہ منکر کنوں صحیح حدیثاں سنے مریداں رہیا
جو میں بھی عرب قرآن بھی عربی تے بولی جنتیاں دی
جو چال اونہاندی شرک بتاوے خاک اوہدے سر پائی
مثنوی وچہ جیویں عارف رومی ایں جا کہہ فرماون

لہ اور روح المعانی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت لکھی ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص قرآن شریف سے فال دیکھنے کا ارادہ کرے پس وہ سات دفعہ سورہ اخلاص پڑھے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكِتَابِكَ تَفَاءَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ كِتَابِكَ مَا هُوَ الْمَكْتُوْمُ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِيْ غَيْبِكَ پھر فال نکالے اول صفحہ سے نیت کرکے۔ تفسیر روح المعانی صفحہ ۲۴۲ مطبع مصری جلد دوم ۱۲ ۲ مگر ہم کی تحریش یعنی فساد کرنے انکے درمیان۔ درمنثور ۱۲ ۳ وَلٰكِنْ يَرْضٰى مِنْكُمْ بِمَا تُحَقِّرُوْنَ یعنی راضی ہوتا ہے شیطان تم میں اسبات سے جو تم عذاب کئے جاؤ اور نقل اسی کی ہے آخر جلد اول کے اور حدیث مذکورۃ المتن تفسیر مظہری سے پیچھے نقل ہو چکی ہے ۱۲ -

Marfat.com

ورجہانے مردہ شاں آرام نیست
کین علف جز لائق انعام نیست

وَمَا اُھِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کرن عبادت جہت وکھالے
ذبیحہ جیویں حرام غیر اللہ عمل تیویں اوہ گالے

مُنْخَنِقَۃُ وَالْمَوْقُوْذَۃُ کنوں مراد او نفس اہناں ئیں
جو نال ریاضت ہو مجاہدے فانی ہوئے سنائیں

وَالْمُتَرَدِّیَۃُ وَالنَّطِیْحَۃُ جہڑے ہٹھاں جو بالا ئیوں
عِلِّیِّیْنَ وں سافلین ول شامت نفس ہواؤں

وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ طمع جو فاسد شہوت راہوں
اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ پر تد بضرورت راہ اصلاحوں

وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ جو وچہ نفس ہلاک کچیوے
ڈاہڈے جہد ریاضت نال بعد روح البیان لکھیوے

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ مراد نہ حیرانی وچہ آ ؤ
وچہ طلب کرن مقصود مراداں ہے ایہ فسق منا ؤ

طلب کرن وچہ مہنہاں کوشش کرہو ناہیں
جاں دہناں تھیں تسیں چنگے کیوں ہو واہی راہیں

## اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

آج کے دن پورا کیا میں واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لئے اسلام کو دین

اج دین تساں دا کامل کیتا نعمت پوری نالے
تے دین اسلام پسند تساں ہے اللہ جل جلالے

کہیا ابن جریر قتادہ تھیں ہے خالص دین تساڈا
تے مشرک بیت اللہ تھیں روکے ہویا فضل خدادا

تے عرفے دے دن روز جمعہ ایہ آیت رب تھیں آئی
وچہ عرفات کھلو تے اچی تے کھلیاں بعد عصر دے بھائی

تے بھاروحی تھیں ڈاچی بیٹھی عضبا نام جو آہی
باہرویں سال ایہ ہجرت پچھے ٹھیک دہاڑا ساہی

ہے طارق ابن شہاب وں اندر دہاں صحیحاں بھائی
آپ ﷺ یہود عمر نوں کہیا جو آیت ایہ تساں آئی

آوندی ہے اساں اوپر کردے عید اسیں اس دہاڑے
عمر کہیا اوہ آیت کون تاں ایہ اوس پڑھی پیارے

سن عمر کہیا میں معلم جس دن اتری اتے جتھے آہیں
وچہ عرفات جمعے نوں اجدن عید اپنی اساں تائیں

وچہ ترمذی ابن عباس وں نقل حدیث انہوں نے لیایا
بھی وچہ منثور اندر کتی خبراں اسدے حق الایا

ابن عباس رضی اسدن عیداں پنج اکٹھیاں آون
جمعہ تے عرفہ عید مجوس یہود نصاریٰ دادن

سبھ دی عید اکٹھی اوسدن الیہ اروز مبارک
امام احمد پھر مزنی پاسوں کرو انقل مدارک

پچھیا عمر کہے تھیں نعمت اسلام کیویں توں پائی
نبی کنوں تاں کہند اسنیم کہیا رسول الٰہی

ہے شاخ وانگوں اسلام جو ہر دن وچہ ترقی آیا
ہن کامل ہویا گے بعد کمالوں ہے نقصان بلایا

لہ یعنی کتاب تمہاری کے جو تم اوسکو پڑھتے ہو یعنے اکملت لکم دینکم الآیۃ خازن ۱۲ سلہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو اس دن پانچ عیدیں جمع ہوئی تھیں (۱) عید جمعہ (۲) عید عرفہ (۳) عید یہود (۴) عید نصاریٰ (۵) عید مجوس ۱۲ خازن

جاں ایہ آیت لتھی رونا سُن کے عمر پیارا
کہیا دین اماں امانت وہدا تے اوہ کامل اِیں ہو گھٹے
قتادہ کہے ہر ستین تھیں ہوگ سوال حشر نوں
اونہاں وعدہ ٹھیک مٹی ہے پھر اسلام ایہ عرض سناوے
یا رب کہو تسیں کہ اسلام توں اجمن ہووین آگاہں
ایہ آیت کل قرآنوں آخر خبر وفات بتاوے
بارھویں ماہ ربیع الاول جاں یاراں ہجر پوتسا ہے
مراد اکملت سنن فرائض حل حرام حدوداں
سعید جبیر قتادہ کنوں کمال مراد بتاون
تے غالب دین تسادا اج تساں دشمن خوف نہ رہیا
کمالیت اس دین ودام نہ خوف نسخ دا کائی
یا کامل دین جو اس اُمت دا نبی رسول سنائے
مدارک وچہ جو حاجت سی تساں علم حلال حراموں
حدیث اجماع قیاس بھی وچہ اکملت دے آئے
ہُن اہل قرآن جو فرقہ نکلیا لمحدایت زمانے
اوہ پچھیاں کرا ویلاں اکفر صاف قرآن جو ٹھلن
جاں ایہ آیت آئی رونا سُن صدیق پیارا
جاں کامل حد احکام تا دلبر چھڈ جانا جگ فانی
وچہ کبیر اکملت ہُن کسی شے نے نسخ نہ پانا
جو رُبع قرآن گھٹایا اونہاں اکملت کویں رہیا

تاں پچھیا نبی تینوں کس چیز رُوایا میریا یارا
اتے بعد کمال زوال ہر شے نوں نبی کہیا سچ پیارے
تے خوشخبری ایمان دیویگا اہل ایمان ہر ہر نوں
تدہ ربا نام سلامؑ تے نام سلام میرا بھی آوے
سنگ تیرے ہے اج طمن جزائیں درِ منثور اصلاحاں
نزول پچھے اس عزا کاسی نبی وفات وساوے
ڈھلی دو پہراں ویروہ گھے حضرت کوچ کیتا ہے
بعد اس دے کوئی حکم نہ آیا خازن کہے تقصوواں
ہن مومن حج کرن تنہاں سنگ مشرک نہ لجاون
کل دنیا تے دین تسادا غالب روشن تھیا
ایہ قائم شرع قیامت تائیں واہ واہ فضل الٰہی
بھی ہُن کل کتب ایہ خاصہ اُمت ایس ملے
تے توفیق شریعتاں اوپر قواعد قیاس نظاموں
جو تبیاناً لکل شئ دے متعلق سب پائے
اوہ کہن حدیث اجماع قیاس ایہہ ہن سب کوڑ بہانے
سن قادیانی حکم کفر دا عالم اونہاں لگاون
جو آیت خبر فراق سجندی کردی ہے آشکارا
رحمت اہرہی وچہ پردے گھت فراق جہانی
ایہ آیت رافضیاں جڑ مٹے وچہ خلاصے جاناں
سخت مصیبت اندر پیا تھے بچنا واجب تھیا

[illegible]

۱ اور خازن میں لکھا ہے کہ جو عبادت کرے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساتھ کسی شے کے کسی وقت پھر زیادہ کیا اس عبادت کو دوسرے وقت میں پس پہلا وقت بھی اپنے موقعہ پر کامل ہوا اور اسی طرح وقت ثانی بھی کامل ہے اپنے وقت پر کامل ہونا دین کا اس امت کے لئے یہ ہے کہ انہوں نے کل انبیاء اور کل کتابوں کو مان لیا اور خاص کر یہ کمالیت اس امت کے سوا کسی دوسری کو نصیب نہیں ہوئی اور کہا ابن انباری نے جو الیوم اکملت لکم شریعتیں اسلام کی ہیں جنہیں نقصان کا شائبہ نہیں ۱۲ خازن
۲ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وانک لعلیٰ خلق عظیم یعنی تحقیق تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہے اور عظیم اسم اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے پس ہے حق تعالیٰ کی علامت اور صفات پر ہیں اور دوسری جگہ فرمایا انہ لقول رسول کریم اور کریم بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام ہے اور سورۃ توبہ کے اخیر میں فرمایا ہے بالمؤمنین رؤف رحیم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مومنوں کے رؤف ۱۲

Marfat.com

حقیقت وچہ ہو دین سلوک جو ٹرنا راہ خدا دے
تے کل مخلوقوں ایہ فضیلت خاص ہوئی انساناں
وجود مجازیوں باہر ہو کے بالکل پان حقیقی
وجود مجازیوں نکل نبی سب رہے حقیقی پاندے
پر شاہِ رسولاں ایس وجودوں بالکل فانی ہو کے
جو کل نبیاں وہاں صفتاں ذات ہکی وچہ آن سمایاں
یعنے نبی نوں فرمایا اساں کیتی جنہاں ہدایت
تلاہیں حضرت کل نبیاں نے تور سلوک چڑھائے
تے شب معراج وجود حقیقی طرف کمال ہدایت
فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی حضرت جدا یہ مت پائی
مجاز وجودوں بالکل خارج ہوون شاہ رسل دا
تاں کل پیغمبر نفسی نفسی کو کن نفس بقاؤں
اس امت عظمیٰ تھیں نبیاں حصے رہے بقاؤں
حضرت کہیا شاں نبیاں میں تھیں ہیچ سارے
کامل ہے گھر پاسوں پر ہک اٹ گڈی رہ جاؤں
آکھن جیکر ہک اٹ جاوے لگ اسجگہ کدا ہیں
حضرت کہیا میں او اٹ جس تھیں کامل خانہ سارا
پھر ایہ رتبہ ایس امت حاصل نبی اطاعت راہوں
آمیرا اطاعت محبوبیوں محبوبی اونہاں پائی
وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ تساں کدھے وجود مجازوں
وجود مجازیوں نکل وجود حقیقی لین انہاں دے
تے انساناں تحلیں قوت سرو وچہ ایہ خاص عیاناں
ایسے امت دا ایہ خاصہ مسئلہ ہے تحقیقی
مگر مجاز وجودوں بالکل نہ کوئی ہوئے واندے
وجود حقیقی تائیں پایا ہر طرفوں دل دھو کے
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ وچہ فلاں کہیا
توں تابع تہاں ہدایت سندا ہو ویں نال نہایت
محبوبیت سنگ الطاف ربوبیت دے پائے
فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی دا ہویا قرب عنایت
تاں وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آخر آگ دسیا پاک الٰہی
صحیح حدیث نساری جاں ملن قیامت ہوئی عدلدا
تے شافع محشر امتی کہسی بالکل نفس فناؤں
تے کامل کرن اوس پاک نبی دا مجھ حدیث صحاح ول
مثل اوس شخص جو سوہنا شہر اک محل اوسارے
لوکی پھرن اوو الے کرن تعجب اوس بناؤں
تا ایہ خانہ کامل تھیوے حاجت نہیں بنائیں
متفق اُسدی صحت اُتے ہین محدث بارا
بھی نال اطاعت اصحاباں لیا وال فضل الٰہوں
جو قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ وچہ قرآن گواہی
وجود حقیقی طرف لیاندا سمجھ دلائل رازوں

ـه کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تمام انبیا علیہم السلام یہ مراتب حاصل کرتے تھے مگر جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف نکل گئے۔ اسطرح کوئی بھی نبی نہیں نکلا تھا ۱۲ ے یعنی حضور علیہ السلام کو مجازی وجود سے حقیقی وجود کی طرف نکلنا ثابت نہ تھا تاکہ تدارک کیا اوسکا عنایت ازلی نے واسطے خاص کرنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبولیت کے ساتھ اور کشش کرنے محبت کے ساتھ پس نکالا آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ رات معراج شریف کی وجود مجازی سے حقیقی وجود کی طرف جیسا کہ مذکور ہے بیچ متن روح البیان کے۔ فائدہ امر آپکا معراج شریف کے لیے ستعد بلند ہونا آپ کے نہایت ہی بلند مرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کہ اس طرح کا معراج کسی نبی کو بھی نصیب نہیں ہوا علوی

عہ ترجمہ یعنی توں ان لوگوں کی ہدایت کا تابعدار بن جن لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہدایت کی ہے ۱۲

Marfat.com

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بھکھوں جو لاچار ہویا بن جھکیاں طرف جہالت (یعنے گناہ)
پس بیشک اللہ بخشنہارا رحمت سنگ سخاوت (یعنے بیقراری کے کھانے کے وقت سے ۱۲)

لہ مخمصہ اہدی بھکھ متجانف رغبت کرن ہووں
غیر مائل جو قدر ضرورت کھا کر بچے فنا ہوں

جو بھکھوں من لگے جانے کھاہاں مرجاہاں
نہ لذت خواہش ہوس سرکش مائل طرف گناہاں

تا اوہناں حرام چیزاں تھیں کھاون جائز اسمقدارے
جتنے کھاویاں جان بچے ناہ کھاون رج پیارے

امام احمد اتے حاکم دونویں ابی واقد تھیں لیائے
یا اللہ عرض کیتی کیہی ہاں اسیں ہاں مدی بھکھ ستائے

عدی بن حاتم اتے زید مہلہل دے بیت دوہاں
کہیا میتہ ہویا حرام آہن حضرت وس اساہاں (سفر میں ۱۲)

ہے کیہڑی چیز حلال اساں تاں آیت اگلی آئی
ایویں عدی بن حاتم تھیں ہور روایت پائی

عروہ ابن زبیر کہیا کسے پچھیا حل حرام اسوں
فرمایا حل چیزاں پاک حرام پلید تماموں

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ

الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

پوچھتے ہیں تجھ سے کیا چیز حلال ہے واسطے ان کے - کہہ کہ حلال کی گئی ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور جو سکھلاؤ تم زخم دینے والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم انکو وہ چیز کہ سکھایا ہے تمکو اللہ نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اوس کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا ۴

اے محبوب سوال کرن تدہ کیا شئے حل انہاں نوں
کہہ حلال ہوئی تساں کارن ہر شے پاک عیانوں

لہ ایسی بھوکھ جو غذا سے پیٹ خالی ہو ۱۲ سلہ یہ ہمارے نزدیک ہے اور نزدیک امام احمد کے پیٹ بھر کے بھی کھا لینا جائز ہے اپنے امام کے فرمان پر عمل کرنا چاہئے نہ مثل غیر مقلدوں کی ۱۲ احلوائی عفی عنہ سلہ روایت کیا ابن حمید اور ابن جریر نے عامر سے جو تحقیق عدی ابن حاتم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کتوں کے شکار کے بارے پوچھا تب یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ سلہ عروہ ابن زبیر سے روایت ہے جو کہا اسنے کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حلال اور حرام چیزوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھا - پس فرمایا حضورؐ نے حلال ہیں تیرے لئے حلال چیزیں اور حرام ہیں تیرے لئے پلید چیزیں - الحدیث در منثور اصلاح محمدی وغیرہ نے تمام پلید چیزیں اسواے چھ چیزوں کے پاک لکھی ہیں - نعوذ باللہ من ذالک المذہب الفاسق ۱۲ احلوائی عفی عنہ

اتے جیہڑے پاڑنوالے نوں تساں کرن شکار سکھایا
پس کھاؤ اوہنھیں جو پھڑ رکھن شکاروں جہت تہاڈے
تے ڈرو اللہ تھیں کنوں حرام کھاون دے بیچہ ہر حالت
جوارح جمع جارحہ دی کرنے والے کسب کمائی
بھی تہے پیر جوارح جنہاں سنگ کمائی کرے
جوارح کہیا کمائی جہت درندیاں ہور طیوراں
مکلب اوہ جو کتے تائیں مگر شکار دوڑاوے
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ شکار کرن سکھاندے جس نوں ہن تساں کسب سکھائے
نشان ادب تعلیم جاں اوہ سگ جہت شکار دوڑاوے
جاں پھڑے شکار تاں قابو رکھے نا اوہنھیں کجھ کھاوے
ہے ایہ تعلیم جوارح جاں انج ازماوے کئی واراں
تاں اوس کتے دا ہووے حلال جو مار شکار لیا یا
جاں آپ کھاوے کجھ کتا یا جو ہور مشدہ کائی
وچہ بخاری مسلم عدی بن حاتم تھیں لیائے
جے پکڑ رکھے اوہ کھان روا جے خود کھاوے نہ کھائیں
نہ بسمل پڑھی جنہاں تے پکڑ رکھن کر قتل شکارے
جے بسم اللہ سنگ تیر چلایا مویا جناور پائیا
تاں اوہ جناور کھان روا جے ڈب مویا وچہ پانی
جے کتا کجھ شکاروں کھاوے کہن حلال نہ اکثر
ہور ابن مبارک ایہو مذہب حنفیاں دا اک چاری
تے بعضیاں کہیا ابن عمر تے سعد وقاص اجا یا
جو ابو ثعلبہ انج کرے روایت شاہ رسل ﷺ فرمایا
کتا خود کھاوے کجھ بچاویں تاں بھی روا ایہا نی

کر تعلیم اونہاں نوں اوہنھیں جو تساں رب پڑھایا
تے چھوڑن وقت او ہنہاں تے پڑھو نام خدا جیا رے
ہے رب جلد حساب کنندہ حل حرمت دی بات
جالب چیز کماون والی خازن وچہ کہیا فی
وَالَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ بولیں آیت بنتوں آنوں جعلے
جیویں کتا باز عقاب ہور مثل ایہناں دے ہین مذکوراں
جو ہووے سو تب سکھیا ہویا خوب شکار بناوے
اس وچہ وی بسمل جواں پڑھ سگ دی روا شکار نہ آئے
تاں ڈرنے وچہ روکیا وتھیں تاں او نویں مرک جاوے
نہ فتنے کنوں شکار جاں مالک سند حکم بجاوے
گھٹ آزمائش ہے تن واراں خازن وچہ گزاراں
جاں نال معدہ اوے حاجت اپنی وسگ اک کسب کیا
نہ اوہ حلال نہ باز عقاب جیہاندا حق ایہا ئی
پڑھیا کتا بسم اللہ سنگ مگر شکار جے جائے
جے بسمل والے کتے سنگ رل جاون ہور کدائیں
اوہ شکار حلال نہ کھاون کہنے نبی ﷺ نتارے
بعد یک روز یا دو روزاں بھی تیر نشان ...
ہے اوہ حرام نہ کھان روا ایہہ خازن وچہ چھپانی
ابن عباس طاؤس عطا ہور شعبی ثوری الور
وَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ اوہنھیں ہنہاں دلیل شکارے
بھی سلمان امام مالک دا مذہب ایہو آیا
جے بسم اللہ سنگ کتا چھوڑیں کھاون جائز آیا
اتے شکاراں مُردہ کتے دا کرے حلال نہ کائی

---

لہ یعنی وہ بڑے کسب کرتے ہیں اور اسی طرح فرمایا۔ جرحتم بالنہار یعنی تم جو دن میں کمائی کرتے ہو اور جرح زخم کو بھی کہتے ہیں اور بعضوں نے شکار کا زخمی ہونا شرط رکھی ہے۔ مدارک ۱۲ ۵۳ اور کم سے کم آزمایش کا مرتبہ تین دفعہ ہے ۱۲
تلہ یعنی اگر وہ کتا آپ کھالے تو تو مت کھا اہل کتاب کی ... میں ۱۲

بھی پڑھیا گیا جے خود مارے مالک باجھ رضائیں
بخاری مسلم وچ ابو ثعلبہ پاسوں کرن روایت
ایسے بھانڈیاں وچ اوہناں دے کھاندے نہ کھاؤ فرمایا
پھر پچھیا ایسیں شکار تیراں سنگ بھی کتیاں سنگ کردے
جے پڑھیا گیا بسم اللہ سنگ چھوڑیا ماریا کھا ہو
جاں ہار واں پڑھ کے تے والی بسمل تھیں حل جائی
وچ احمدی اتی رفیع رسم جو گاٹے نذر صلحائیں
جو وقت ذبح دے نام خدا دا اوپر اوس دے آ گیا
جو غوث اعظم دے ناؤں اتے ذبیحے وچ سی ہویا
نام غیراں یوں گھٹی لکھوی خود جائز بتلائی

تا بن ذبح حلال نہ تھیوے اوہ شکار سنائیں
ہیں پچھیا وچ اہل کتاباں اں میں بجز ہدایت
صلی اللہ علیہ وسلم
جے بھانڈا ہو نہ لبھے تا اوہ دھو کے ورتن آیا
کیہا جو چھوڑیا بسم اللہ سنگ اسے حلت پڑھے
باجھوں آن پڑھے مگر جے رنہ ناکر ذبح پکا ہو
نا کہے غوث اعظم دی بسمل تھیں کیویں حرمت پائی
وچ ایہیں دلے پاک حلال اوہ شک شکوک نہ رہیں
جے نام خدا نہ اتر کرے تا غوث اعظم رض وچ پایا
خدا دے نام نہ اوس اتر نوں بیجوں پٹیا کھویا
جیویں اگلی آیت دی تفسیر اندر اوس ظلم دکھائی

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ

حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ

فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آج کے دن حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور کھانا اُن لوگوں کا کہ دیئے گئے ہیں کتاب

۱؎ سراج المنیر میں لکھا ہو کلب نام کتے کا اسواسطے رکھا گیا ہے کہ جانور کتا با ادب اور تعلیم یافتہ جالوج تا ہو اسی واسطے یہ لفظ کلب یعنی سے
نکالا گیا ہے جو کتے با ادب ہوتے ہیں ان کا یہ نام رکھا گیا ہے کلب درندے کو شامل کا جیسا کہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عتبہ ابن ابی لہب
کے حق میں جب اوسنے ارادہ کیا سفر شام کا تو حضور غضب ناک ہوئے اور اسکے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ قائم کر
اسپر کوئی کتا اپنے کتوں میں سے پس اوسکو شیر نے کھالیا۔ سراج المنیر جلد اول صفحہ ۳۵۲ ۔ ۲؎ لا مذہبوں کے گمان کے
بموجب نہیں کرتے لوگ نیت ساتھ عبادت اور تقرب غوث اعظم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے بلکہ مقصود اونکا ثواب کا پہنچانا
ہوتا ہے بزرگوں کے ارواح کو اگر نیت عبادت بھی کریں تو پھر حرمت واقع ہوتی ہے۔ فیصلہ جلد اول میں زیر آیت وَمَا اُهِلَّ بِهٖ
لِغَيْرِ اللّٰهِ موجود ہے مدرسہ از رد نجدیہ ۱۲ حلوائی

حلال ہے واسطے تمہارے اور کھانا تمہارا حلال ہے واسطے اُنکے اور پاکدامنیں مسلمانوں میں سے اور
پاکدامنیں اُن لوگوں میں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے جبکہ تم اُنکو مہر اُنکے نکاح میں لانیوالی
نہ بدکاری کرنیوالی اور نہ پکڑنیوالی چھپے آشنا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے پس تحقیق کھوئے گئے
عمل اُسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالوں میں سے ہے۔

چیزاں پاک حلال ہویاں تساں کارن اج دہاڑے
اتے حلال اوہناں دے کارن ہویا طعام تساڈا
اتے محصن زناں اوہناں تھیں ہوئی جنہاں کتاب حوالے
نظاہر زناہ کنندی ناہ چھپ یاریاں لاوہناری
پس عمل اوسدے کل اوگت ہوئے یکی رہی کائی
الیوم تھیں اوہ دن نہیں مراد جاں آیت آئی
ہے طیبات طہارت جس جس چیز شریعت راہوں
طعام مراد ذبیحہ روٹی ہر شے کھاون والی
تے ساڈا کھانا روا اوہناں ایہ موسناں حکم آلہی
لکھوی کہیا جو نام غیراں دیوں کہے شخص کتابی
جے وچ یہود نصاریٰ کیتی غیر اللہ دے ناموں
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی
اتھ لکھوی چھوقران حدیثاں مگر اگانابعیناں
تُن وچ تفسیر خازن دے صوفی محی السنہ لیا یا
جے غیر اللہ دے ناؤں کیتی ذبح یہود نصارے
مثل نصاریٰ بنی تغلب دے حکم ایہی ہن سارے

ہور طعام یہود نصاریٰ حل تساں آکھیا ہے
بھی محصن زناں جو اہل کتاباں تساں حلال فرمادا
جاں دین اوہناں نوں مہر اوہنادے زناں دی اوہن ادے
تے نال ایمان جو کفر کرن رب نبی کنوں انکاری
تگہنا کھاون والیاں تھیں اوہ ہوسی روز جزائی
جو عورت ہی یہودن دی دن خیبر نبی بھائی
زہر تھیں جس شے پکی اوہ شے نجس بتاموں
پراتھ تاص ذبیحہ وچ کبیر مراد کمائی
ذبیحہ واجب صدقہ واجب ہیں اوہناں دیر مناہی
آکھی اوسدی کھان روا پر صاف حدیث تسانی
ابن عمر ہور کہے ربیعہ کہی اوس حراموں
تے حسن کہے جو نام غیر اللہ تے ناہ کھا بھائی
تے تابعی جہت مخالف لکھوی کہی ضعیف اقوال
تے وچ سراج منیر نالے وچ دُرمختار دسایا
اوہ کھاون نہیں حلال خلاف دے وچہ الوہی آکھیا
ذبیحہ جیویں حرام اوہناں نیویں اوہناں سارے یارے

ل۱ اور اوسنے ذبیحہ کیا تھا اور گوشت میں زہر ملا کر پکایا تحفہ بھیجا صحابہ کو فرمایا بسم اللہ پڑھکر کھاؤ اسے۔ معلوم ہوا کہ الیوم سے مراد نازل
ہونا اس آیت کریمہ کا اسی دن ہے۔ وہ زہر آلودہ گوشت آپ نے معلوم کرلیا اکرم کو علم غیب کے ہونے پر دلیل ہے ۱۲ ل۲ یعنی اسجگہ
تابعینکے اقوال کی رو سے لکھوی نے حرام کو حلال کردیا اور رسل اہل ضیاء کے حاشیہ پر ابن کثیر کے قول کو ضعیف لکھا ہے دیکھئے قاضی مظہری
الامام قسطلانی وغیرہ نے تحقیق نقل کیا ہے۔ تفصیل اسکی تفسیر نبوی جلد دوم زیر آیت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید میں ہے مذکور ہے
نہایت ہی افسوس ہے کہ لکھوی نے وما اہل بہ لغیر اللہ کو حلال تقین کیا۔ نعوذ باللہ من فتنۃ الفرقۃ الجن بقیۃ ۱۲ راقم عفی عنہ
ل۳ اور خازن وغیرہ میں ہے جو کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور یہی ہے مذہب شافعی رحمہ اللہ کا کہ جو کوئی داخل ہوا یہودیت یا
نصرانیت میں بعد نزول قرآن مجید کے اسکا ذبیحہ حلال نہیں اور اسکا ابن عباس سے پوچھا گیا عرب نصاری کے ذبیحہ کی بابت تو فرمایا آپ نے

خود رب کہیا نہ کھاؤ جس تے نام میرا نہ آیا
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وچہ قرآن آیا کہی جائیں
وچہ مواہب کہیا جا اہل کتاب ہن وقت اساڈے
نہیں حلال اونہاں دی کُٹھی فتوے اس تے آئیا
لامذہب بن جاہل ہر سنگ جہنے قرآن حدیثوں
وچہ دُرِ مختار کہیا جنہ اہل اسلاموں ہووے جو نہ کائی
جے ہووے یقین جو غیر اللہ دے ناموں ذبح اونہاں دی
ایویں ہور کتاباں وچہ مثل قرآن حدیثاں
ہُن باجھ شرائط نصرانیت رہی اونہاں وچہ کائی
گل گھُٹ مرغی کھاون ہویا عمل اونہاں دا جاری
مستثنٰی ہوہ اہل کتاب جو عمل کتاب کماون
ایہ بھی وقت ضرورت جس جا مسلم ذابح ناہیں
وچہ حاشیہ مظہری کافر لکھیا اونہاں ایہہ بھائی
اظہار الحق وچہ ایہ ذبیحہ خاص حلال بتایا
محصنات[1] آزاد مراد یا دامن پاک مراد ون
مومن حرہ اہل کتابوں روا نکاحن آئی
پھر جابر بن عبد اللہ پاسوں ابن جریر کہیائی
نے ساقیاں فتح روا اونہاں نوں شاہ رسل فرمایا
جو سانوں روا کتابن زن مسلم اونہاں جائز ناہیں
محصن زناں جو پاک زناں موں ہووے کتابن بھاویں
مگر کراہت ابن عمر تھیں وچہ کتابن آئی
نہ مشرک زناں نکاحوں جد لگ ناں ایمان لیاون

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وچہ قرآن دسایا
تے بہت حدیثاں اس حرمت وچہ وتیں اہل ایمیں
جو باجھ ذبح بھن گردن کھاوے باجھوں حکم خدا دے
وچہ فقہ فتاویاں وچہ مفصل بنک شکوک اوڈایا
کرن حلال حراماں تائیں ایہہ کجھ شیطان خبیثوں
اُنھ جہت ضرورت اہل کتاب ذبیحہ دا ایہا فی
تا اوہ کھان حلال نہ ہر گز صاف حرام دسانری
رب فضل کرم تھیں رحمت بھیجے کل فقیہ اٹھیاں
نہ عمل کتاب اپنی تے کرے کہن خدا تن واہی
پھر کویں حلال ذبیحہ اونہاں غور کریں کجھ قاری
تے وقت ذبح دے نام خدا دا اوپر ذبح الاون
وچہ در مختار فتاوی جیونکر مسئلہ لکھیا پائیں
غیر اللہ دے ناموں کُٹھی روا کہی جنہاں آئی
تے لامذہباں مہراں اوستی جہریاں نظر آئیاں
نہ ہر صورت[2] وچہ شرط جواز انھ جہت نکاح ہوون ادو
جو حراں ہون ایہ کنوں مجاہد ابن جریر کہیائی
اوہ کہے نبی فرمایا سانوں روا کتابن آئی
عبد الرزاق عمر تھیں ایویں ابن جریر لیایا
ایویں جابر بن منذر انھ کرے حدیث بنائیں
حُراں ہون یا ہون کنیزاں روا نکاح جے پاویں
جو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ رب فرمائی
جو عینی نوں رب آکھن ایہ جمہور جواب الاون

[1] مسئلہ واسطے شرط جواز کے نہیں آیا بلکہ مراد یہ ہے کہ محصن عورتیں تیر کیونکر حلال نہ ہوں اور حال یہ ہے جو تم لوگ انکے مہر حقیقتاً یا حکماً اپنے ذمہ کر چکے ہو مثلاً محصنین حال ہے یعنی نکاح اسواسطے ہے جو انکو بیچ نکاح کے محبوس اور محفوظ رکھو کر زنا کرنا منظور نہ ہو ۱۲ [2] یہی مذہب ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور مومن حُرّہ کو نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لونڈی جائز ہے۔ ہمیں اپنے امام کی تقلید واجب ہے ۱۲

Marfat.com

جو وَلَا تَنکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ اندرسی حکم عموم پیارے
پس محصن دناں جو اہل کتاب جوازاونہاندا پایا
سفاح زنا کرن ہو ظاہر کرکے ڈور حیا نوں
کفر بالایمان خدا انھیں منکر ہون الایا
حبط عمل حسنات یا دنیا والی سب کمائی
مال اولاد ازواج تعلق ملکوں ہووس باہر
اُحِلَّ لَکُمُ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ ہن قرآن تو
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِینَ اُوتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ
اوہ ہیچھے داخل وچہ قرآن تے مخفی کنوں تساڈے
یعنی وچہ قرآن اسرا کتاباں اگلیاں بھائی
اوہ فانی کرن وجود اپنے نوں ہوکے پاک اوس
غیر مسافحین نہ اوپر طمع موافق ہوکے
پچھے دنیا فائدیاں دے حکم شریعت والے
علقمہ بن صفوانوں وچہ طبرانی خبر ایہا ئی
نہ دین جواب سلام اساں نوں تاں ایہ آیت آئی

اس آیت تے خاص کیتا تس خازن وچہ نشارے
ناچہ اوہناں سہہ جائز ناہیں جہناں شرک کمایا
مُتَّخِذِی اَخْدَانٍ جو چھپ پوشیدہ یار بلانوں
یا انکار رہنی یا دین ضروریاں نوں پایا
مرتد دے اعمال تدے سب ضائع ہوسے بھائی
اہل الحق وچہ تفسیر اندے مسئلہ کہتا ظاہر
ہے محصن عام اتے عالم خاص انہاں ایہن جو لائق
اوہ ہین انکار حقائق کتب جو پہلے نازل آیاں
مَا تَحِلُّ نفس کَمَا تُخْفِیْ کنہم وچہ قرآن افادے
نہ چھدا اوہناں حقائق کہے کرہو مہر ادائیں
نال تصرف پیر کامل تاں کھلے بھیت صفائوں
نہ شرع خلاف نہ شہوت ولی مل اپنے نوں ڈھوکے
خداوند نعمت سچی مشتغل جیویں ہے مشہو کمالے
نہ بولوں بعد وضوء بن کرے سخن رسول اللہ الٰہی
جاں قصد نماز کرو تسیں وضو لازم مدام ہویائی

یٰاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ

اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ وَاِنْ

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھو لو مونہوں اپنوں کو اور ہاتھوں
اپنوں کو کہنیاں تک اور مسح کرو سروں اپنوں کو اور پاؤں اپنوں کو ٹخنوں تک اور اگر ہو تم ناپاک پس نہا لو۔

اے اہل ایمان نماز پڑھن ال کھڑے ہو جتو بیلے
تاں دھو منہ اپنے نالے ہتھ کہنیاں تیک سویلے

۱؎ یعنی حلال کیتیاں تہاڈے لئے پاکدامن عورتیں مومنوں سے ۱۲ ۲؎ اور محصن عورتیں ان لوگوں سے جنکو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے
۳؎ نہیں جانتی کوئی نفس جو چھپایا گیا ہے واسطے انکے ۱۲ ۴؎ نہ زناہ کرنے والیں یعنی طرف کسی غیر کی مائل نہ ہوتے
ماسوا اللہ تبارک وتعالیٰ کے تفسیر روح البیان ۱۲

تے مسح سرا تدا کر ہو پیر بھی دھوو گٹیاں تائیں
قیام[1] کرن اک روا نماز جے عذر عن ناہ ہو آوے
فرض وضو وچہ ظاہر آئیت وقت قیام وساوے
جیویں فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ رب کہیا ئی
ایہ دلیل ہے ظاہر ایسی خازن وچہ فرمایا
ایہ عام حکم پر فعل نبی ؐ اتے اُمت دے اجماعوں
جو سُتّا اُٹھیا ہے محدث فرض وضو اُس تائیں
جو بے وضو تھیں سرور خندق دے دن چار نمازاں
یاں استحباب امر جو اگے وضو ہو وے کدا ہیں
جو ترمذی دیوچہ ابن عمر تھیں شاہ رسُلؐ فرمایا
دسیں توفیق تو نا لے نیکی مینوں حکم بجا لیاواں
تا عمر کہیا تساں کیتا اوہ کم جو دسے کیتا نا ہیں
نیّت وضو دی سُنّت کرنی مذہب حنفی پایا
وچہ بھانڈے ہتھ پاون تھیں دھون افضل ترن وارا
پھر ترن واری ہتھ بنداں تائیں دھون سُنّت آئے
پھر والاں جن تھیں لگ ٹھوڈی دیوہاں کنا تائیں
ہکواری دھوتیاں فرض اداتن واراں سُنّت آیا
ترن واری دھوتیاں اوہ سُنّت جو عمل اوپر آیا

[illegible]

تا جے تسیں ہو و جنبی تاں پھر لازم غسل تہائیں
جیویں بیٹھ یا لیٹ نماز بیماراں پڑھنی جائز تھاوی
یعنی قصد نماز کرو جد وضو نواں تد آوے
جاں پڑھیں قرآن تاں ربناں پناہ منگن تد آئی
بھاویں وضو ہووے تھاں تاں بھی فرض نواں تسلایا
ہو یا مقید جو تسیں محدث وضو تداں بناؤں
نماز قبول نہیں بن وضو دسیا پیغمبر عطا ئیں
جاں دن فتح مکہ تاں پنج وضو میں پڑھیاں نال نمازاں
تاں وضو اتے وضو کرنا وقت نماز ادائیں
جو کرے وضو تے وضو تس دس نیکیاں عطا یا
حضرت شاہ رسُلؐ دی برکت جا جنت وچہ پاواں
تا فرمایا عمداً کیتیم وچہ سراج دکھائیں
جو اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ عمل پھل نیت سیتی آیا
جے بخشیں ہوے تاں دھودن اجب بھی سوں اٹھیاں تائیں
پھر منہ نک پانی ترن ترن واری وچہ مذہب بھائے
ہے منہ دی حد دھودن پانی کوشش نال اپنا ئیں
جو یک ہک دو ترن واراں دھون نبی تھیں پایا
خلاف اہ ہی وچہ آیاں بیہقی نقل حدیث لیایا

[1] قیام کے معنے اس جگہ قصد میں یعنی جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو۔ اور بعض نے کہا جب تم سو کر اٹھو مگر یہ روایت ضعیف ہے پس جب تک نماز کا قصد نہ ہو تب تک وضو کرنا فرض نہیں۔ خلاصہ تفسیر ۱۲ [2] یا مقید ہونا اس امر کا نکلتا ہے لفظ تعیل سے اس لئے کہ دھونے سے پاکی کا حاصل کرنا مقصود ہے اور جو پہلے ہی پاک ہو یعنی با وضو ہو تب اسکو وضو کرنا بے فائدہ ہے۔ احمدی تفسیر
ف یعنی وہاں پر فرضیت کا فائدہ ساقط ہو گیا وضو کے ہونے سے جو اسے وضو کرنا فرضیت کا فائدہ نہیں دیتا مگر اسوقت جبکہ بے وضو ہو یا سو کر اٹھے۔ اخل انکی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِکَاتِبِہٖ ۱۲ [3] اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک وضو کی نیت فرض ہے اور وہ یہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ ۱۲ [4] اور بیچ ہاتھ دھونے کے اشارہ یہ ہے جو ہاتھ کے ساتھ پانی اٹھا کر دیکھنے سے پانی کا رنگ معلوم ہو جاوے اور ناک میں ڈالنے سے بو معلوم ہو جاوے اور منہ میں ڈالنے سے مزہ معلوم ہو جاوے۔ اگر ان تینوں پانی کی صفتوں میں سے ایک بھی بدلی ہوئی معلوم ہو تو پانی پلید جانے اس سے وضو نہ کرے ۱۲ [5] یعنی کل روایات پر تین تین دفعہ دھونے کے ساتھ عمل ہو سکتا ہے اگر ایک یا دو دفعہ دھونے والی حدیثوں پر عمل کیا تو پھر تین تین دفعہ دھونے والی حدیث کا عمل ترک ہوا ۱۲ [6] یعنی مرفوع روایت ہو عمر بن یاسر اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم

تے مسح فرض نہ ویک امام گھنی داہڑی تے پیارے
الیٰ یعنی تک جیبوں رب وچہ قرآن آلایا
ہے وچہ مدارک کہنیاں تے سن حضرت پانی پاندے
دار قطنی تے بیہقی جابر کنوں روایت پاندے
وچہ وضو دھوون فرض بعد جے کہ اوہ عضو کیوے
تے بجا سر دا مسح فرض لیکن حد مجہول ایہائی
تے شاہ رسل کدے سر سارا کدے چوتھائی کیتا
ہے چوتھے حصے سر دا فرض اُو بجاوین کہیؤ داؤل
تے وتن وال سر دے چھوٹیاں شافعی کافی کہندا
مذہب ابو حنیفے والا صحیح حدیثوں پایا
پگڑی متھے اوپر بُن لا مذہب مسح کریندے
اُن بعضے پگ تے متھے او تے اہل حدیث کریندے
تے مسح کناں دا سنت پانی سرے نال پیارے
چوتھا فرض دو گٹیاں تائیں پیر دھوون دو پیارے
تے رافضی وارجلکم دا مسح برؤسکم تے عطف لگاون
فتاویٰ ابراہیمیہ وچہ لکھ ابراہیم سند ہایا
اجماع اصحاب ہاں اوپر پیراں دھوون ایہائی

تے ابرو پلکیاں[1] الایئے پوچادین آپ سوہارے
ولا تأکلوا اموالہم الیٰ اموالکم بھی مثل سعدی فرمایا
جمہور دلیل حدیثوں ایہو مشہور عمل سوہاندے
جاں حضرت وضو کریندے پانی کہنیاں اوپر وگاندے
تاں باقی دھوون فرض اوسا ایہو وچ سراج وسیوے
یعنے حد مسح دی رب تفصیل نہیں فرمائی
پس ہویا معلوم جو گھٹ چوتھائیوں اُنہر گز دیتا
تے سر سارا یا اُسنت حنفی مذہب عمل بناؤں
تے مالک سر سارا اگر تاں مسح فرض فرمیندا
تے چوتھائیوں گھٹ مسح نہ جائز ایہو مشہور آیا
خود لکھوی جھاڑی گپ اوہ نہاوے چہ محمدی وبندے
جو سر تے بنی ہمیشہ کیتا او تعصب غافل وبندے
تے متعصب مسح ایہی کرون وار روح البیان تاریہ
ایہ فاغسلوا تے عطف زبر لنگ اکثر کہن سوہا ہے
یعنے مسح سراں تے پیراں نجدی بعض بناون
وچہ عقائد نجدیاں پہلی جلدوں وکھن آیا
بہت حدیثاں اہل سنت انا فضیاں [illegible]

لے یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب بالوں کی [illegible] پانی پہنچانا فرض نہیں اور [illegible] ان میں لکھا ہے اگر داڑھی کے [illegible]
دکھائی دے تو اسکا دھونا فرض نہیں اور اگر دکھائی نہ دے تو دھونا فرض ہے۔ اور گھنی داڑھی [illegible] اور جو داڑھی ٹھوڑی [illegible]
لٹکتی ہو اس پر پانی کا جاری کرنا فرض نہیں بہتر نزدیک امام اعظم [illegible] جو بال سر کی حد سے بڑھے ہوئے تھے [illegible] نہیں ہونے [illegible]
سر کا [illegible] یہی حکم ہے ان بالوں کا جو [illegible] ہوئے ہوں [illegible] اور [illegible] قول ہے کہ [illegible] کی حد سے بڑھے ہوئے ہوں [illegible]
بھا فرض ہے اسلئے کہ جو لفظ وجہ کا [illegible] گیا ہے مواجہہ [illegible] یعنی جو منہ [illegible] ہو [illegible]
کا چہرہ نظر آئے۔ پس تمام داڑھی [illegible] داخل ہوں [illegible] ف [illegible] قول پہ عمل کرنا چاہئے [illegible]
عنی عنہ سے ب یعنی سورہ صف میں فرمایا [illegible] عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام من انصاری الی اللہ [illegible]
کے دین کے لیے پس حرف الی کے معنے فی کے ہوئے اور اسی طرح [illegible] قوۃ الی قوتکم اور اسی [illegible] کہ کہنیاں [illegible]
تفسیر سراج المنیر سے ج فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے مسح کیا گردن کا امن میں رہیگا وہ قیامت کے دن
بوجہ اٹھانے سے اور گردن کے [illegible] تفسیر روح البیان صفحہ [illegible] جلد [illegible] مطبوعہ عثمانیہ [illegible] کانوں کا باہر سے مسح [illegible]
انگوٹھے کے اور درمیان کانوں کا انگوٹھے کے ساتھ [illegible] انگلی کے [illegible] انگلیوں کی [illegible] سے [illegible]

Marfat.com

وارجلکم بالجر واسمحوا اوہی قرت راہوں آیا
ہویں تے گٹیاں تیک ملائیں مسح صحیح اٹھے وے
صحابہ تھیں وچ پیراں ہوون مخالف ہویا نکائی
علی تے ابن عباس انس انہاں رجوع کیتا اوس قولوں
ہے اتفاق امت دا اتے ابن ربیع فرمایا
وچ درمنثور جلال سیوطی ابی لیلی تھیں لیایا
مراد مسح تھیں ہے گھٹ ہوون بن پانی اسرافوں

نہیں تے وچ حقیقت زبروں وارجلکم ہے پایا
وچہ دوہاں قراتیاں معنی گٹیاں تائیں دھوون وے
تابعین نہ تبع تنہاں نہ کنوں اماماں بھائی
بھی ثابت ہویا نہ تنہاں تھیں مسح پیراں افعالوں
بھی ابن عباس ہویا اس قائل ابن کثیر الایا
جو یار نبی دے دھوون تے سب ہوئے جمع الایا
نہیں تے وچ اصحاباں ایہہ تنازعہ ہو نہ صافوں

## فصل بیچ بیان کرنے وضو حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے

راشد ابن نجیحوں طبرانی اوسط وچہ لیائے
راوی کہے میں انس تائیں وچہ گوشے بیٹھا ڈٹھا
جو سنیا میں توں شاہ رسل نوں وضو ہیا کراندا

ہیثمی ابن حجر اسدی اسناد صحیح فرمائے
میں آکھیا انس تائیں میں جیویں حضرت وضو کیتا
آب منگا تہہ دھوتن وا ای بھی کلی فرماندا

اسواسطے جو وارجلکم کے پہلے وامسحوا برؤسکم ہے بلحاظ اسکے اور بلحاظ اسکے آسان ہونے کے بعض قاری وارجلکم کو لام کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں اگرچہ معنی میں زبر والے ہی معنے مراد ہیں۔ مواہب ۱۲ ؎۲ اسواسطے جو کعبین صیغہ تثنیہ کا ہے جو ہر پیر کے پیچھے کی طرف دو دو ہڈیاں ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور وہ جو مسح کرنا جائز کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ کعب ایک ایسی جگہ ہے جس جگہ انگلوں کی نائیں جاکر مل جاتی ہیں اور وہ قدم کی پشت اور پنڈلی کی جڑھ کے پاس ہے سو وہ ہر ایک پاؤں میں ایک ایک ہوتی ہے اور ٹخنا ٹخنہ ہر ایک پاؤں میں دو دو ہیں پھر کس طرح دھونے کی بجائے پاؤں پر مسح کرنا صادق ہوگا۔ تفسیر مواہب ۱۲ ؎۳ تبھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو میں ترتیب کو نگاہ رکھنا فرض بتلایا ہے ساتھ ترتیب اسی آیت کے۔ اور فرمایا حضرت امامنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو ترتیب فرض نہیں بلکہ سنت ہی اسواسطے کہ حرف واؤ اس آیت میں ترتیب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ آیت ان اعضا کو پاک کرنے کا حکم کرتی ہے ۱۲ تفسیر خازن ۱۲ ؎۴ جو بعض روایات سے ظاہر میں مسح معلوم ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں مسح کرنا مراد نہیں جیسا کہ ابن جریر نے موسیٰ بن انس سے روایت کی ہے جو کہا کہ انہوں نے ای ابوحمزہ ہمیں حجاج نے اہواز کے علاقہ میں خطبہ سنایا اور کہا دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ اور مسح کرو سروں پر اور پاؤں دھوؤ کیونکہ آدمی کے جسم میں کوئی چیز بہ نسبت پاؤں کے زیادہ پلید نہیں ہوتی سو تم پاؤں کو نیچے اور پیچھے ایڑیوں کے اچھی طرح دھویا کرو۔ اور حضرت انس رض نے سنکر فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور حجاج جھوٹا اسلئے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وامسحوا برؤسکم وارجلکم تو پھر موسیٰ بن انس نے کہا کہ انس جب اپنے پاؤں پر مسح کرتے تو دونوں کو چھوڑ دیتے تھے قال المترجم کہتا ہے ترجمہ کرنیوالا یعنی معنی اس روایت کے یہ ہیں جو حجاج نے لوگوں کو پاؤں دھونے کے لئے مبالغہ کیا تھا اور پانی کا بہانا زیادہ بتایا۔ تو پھر حضرت انس رض نے اوسکا رد کیا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے وامسحوا برؤسکم کے پیچھے فرمایا ہے وارجلکم یعنی سر کے مسح کے بعد پاؤں دھونے کے وقت بقدر ضرورت پانی بہاؤ جیسا کہ مسح میں ہوتا ہے اور اسراف مت کرو۔ پس مراد مسح سے اندک یا دھونا بھی مسح کے قریب ہی سو یہ قریب مسح کے ہو جاتا ہے تبھی تو حضرت انس رض وضو کے وقت اپنے دونوں قدم تر کر دیتے تھے اور اسی روایت سے زمخشری وغیرہ شافعیہ کو جواب دیا ہے جو منہ ساتھ وجہ وجوب ترتیب کے نہیں ہے جو سر کے مسح کے بعد پاؤں دھونے کا حکم ساتھ وجہ وجوب ترتیب کے نہیں ہے جیسا کہ گمان کیا ہے شافعیہ نے بلکہ واسطے اس فائدہ کے ہے جو پاؤں کے دھونے میں مسح کا لحاظ ہے یعنی تھوڑا سا دھوؤ اور بہت پانی۔۔

43256　15359　SCANNED DIGITALIZED

پھر نک وچہ پانی پا تِن واراں منہ دھوتن واراں
پھر مسح دو پیراں یعنی وضو اندک پانیوں پیا ے
پھر ابن عباس کہیا اک کیتا وضو حضرت ہدایت
نال سباباں اندروں کناں سنگ انگوٹھے باہروں
بن مندہ اتے ابن خزیمہ صحیح کہیا اس تائیں
اس کہیا آیا میں نال نبی اک راتیں وچہ سفر دے
پھر ٹرے نبی اٹھ رات سیاہ وچہ نظروں غائب ہونے
پھر وضو منہ لتے دو ہتھ جبہ صوفوں ظاہر
وینیاں وہ وقت وچہ حضرت پھر مسح کیتا سر تائیں
جو قدم دوویں میں نال طہارت موزیاں دیچہ پائے
کہیا ابن قتیبہ علی دوں ٹُھم اوس وضو فرمایا
پھر تِن وار کلی کر نک وچہ آب پا یا تِن واراں
پھر مسح کیتا سر پھر گٹیاں تک پیراں دوہاں دھوندے
پھر کہیا علی ہیں ایہہ وضو نبی دا تساں تِکھلاواں
پھر ابن ملیکہ کہیا ہیں ڈٹھا ابن عفان سوہے
شخص نے علی کرو وضو پچھیا سائل ہر کس جائیں
عائشہ کہے جد شاہ رسولاں وضو کریندے آہے
بھی انگلیاں وچہ خلال کریندے بن عاصم تھیں لیایا
ترمذی ابن خزیمہ بغوی ابن قطان تمامی
کہے ابن عباس جاں وضو کرینیے حضرت شاہ رسولاں
بن ماجہ تے ترمذی احمد ایہہ روایت لیائے

پھر کہنیاں تک ہتھ تِن تِن واراں مسح سر کیتا واراں
جیوں شاہ انس آپ نے تر پیراں کرے بن اسرا اسوہ ہے
پس منہ دھوئے پھر دو ہتھ پھر سر کناں مسح بنایا
پھر دو قدم مبارک دھوتے ابن حبان اخبار دلیں
پھر ابن مغیرہ تھیں اوہ آپنے باپوں کرے بنائیں
کہیا پاس تیرے کیا آب کیہم ہاں تسیں نبی اترے
وت آئے پانی پا ہم کنوں اوہ وات میں گر تھیندے
نہ وینیاں نکل سکدیاں تھیں تلیوں کڈھیاں باہر
میں چاہیا موزے لاہاں فرمایا چھڈیں ایہہ نہ لاہیں
پس مسح کیتا موزیاں تے حضرت روح البیان اولائے
تلیاں و دلویں دھوتیاں نال جو اوہناں پاک بتایا
پھر منہ تے وینیاں تِن تِن واراں دھوتیاں انتھاراں
پھر ہو کے کھڑے وضو اچ تھا پانی نوش کریندے
کر ترمذی ایہہ روایت اسنادیاں کر صحیح بناواں
سوال کیتا کسے وضو نہیں پس آپ بنگا ئیں پایا ہے
تاں ایہہ وضو شاہ رسل دا دساں اوسنے تائیں
آپ ریش مبارک اندر آبوں کرن خلال سو ہوتے
وچہ استنشاق سعی بونہہ کرے نہ روزہ جد پایا
صحیح کیتا انہاں اسنوں وچہ آثار اسن گراں
نال ہتھ پیر اندیاں انگلیاں وچہ کرن خلال ہر دولال
نے کہیا حسن بخاری اسنوں وچہ آثار بتائے

نقل کیا اسکو ابوداؤد وغیرہ نے اور صحیح ہے اسناد اسکی ۱۲ سے روایت کیا اسکو امام احمد نے اور حسن ہے اسناد اسکی ۱۲

سلہ یہ اسواسطے ہوگا کہ جو لوگ پاؤں پر پانی بہت ڈالتے ہوں گے بلکہ کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے جو پاؤں پر اسقدر پانی گراتے ہیں جو پانی
تمام وضو میں اتنا اسقدر پانی کے ہوسکے بلکہ اس سے بھی زیادہ اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے
کبھی کبھی ساتھ تھوڑے سے پانی کے مبارک قدموں کو دھویا ہوتا کہ وہ لوگ نہایت کوشش کریں پانی کے اسراف نہ کرنے کے۔ نہیں تو
قدموں کے دھونے پر اجماع ہے ۱۲ علائی حنفی عنہ سلہ معالم الایہ روایت لایا ہے اور دیگر بہت سے مفسرین نے اسکو بیان کر کے نقل کیا ہے
جو بیچ اس آیت کے کانوں کا اندر باہر سے مسح کرنا بھی مذکور ہے ۱۲ سلہ یعنی منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور قدم تین تین دفعہ دھونے ۱۲

Marfat.com

تے ابوہریرہ کہے جاں کرے وضو ختم رسالت
شاہ رسل نے فرمایا سن پیارے ابوہریرہؓ
نیکیاں لکھدے رہسن جد لگ وضو اوہ نہ توڑیں
بنی کہیا جے اُمّت ساڈی اُتّے مشکل ہوندا ناہیں
وچہ ہک حدیث ہیں ہر وضو سنگ امر سواکوں کردا
مُنہ نوں پاک سواک کرے بھی اوہ چہ رب رضائیں
جے مُنہ تھیں بو آوے نہ خوش ملک محافظ تھیندے
بنی کہیا جو کر مسواک تے وچہ نماز کھلووے
تے نیڑے ہو مُنہ اوسدا اوپر مُنہ فرشتہ لاوے
پس پاک کرو تسیں راہ آپنیاں شاہ رسل فرماوے
اوپر ستّر رکعت سون جو پڑھیاں بن مسواکوں
اوپر ہر عضوے دھوون پڑھن دعائیں آیاں

تا بخشے پاپیوں شروع کریندے حضرت ہر ہر حالت
جاں وضو کریں پڑھ حمد تے بسمل تھیسیں محافظ تیری
اسناد صحیح ابن سُنّی آکھے وچہ پہلی جلد اس لوڑیں
تا ہیں امر سواک انہاں کردا وقت نماز ہر جائیں
ایہ ابوہریریوں مالک ناقل صحیح اسناد و اس پڑھدا
عائشہ کنوں نسائی احمد سند صحیحاں پائیں
جو مُنہ ہیچ جگہ انہاں دی بدبو پاروں دور چلیندے
تاں کھڑا ہووے آک ملک مگر اوس سن قرأت خوش ہووے
جو مُنہ نمازیوں قرأت نکلے جوف ملک دے جاوے
بھی بنی کہیا دو رکعت سنگ مسواک فضیلت آوے
وچ روح البیان حدیثاں لکھیاں عمل کریں الفاقوں
تاں اجر وضو کامل ہووے لکھہ وکھائیں بھایاں

لے اور بعد زوال کے روزہ دار کو مسواک کرنی جائز ہے مسواک قدر بالشت بنی اور خنصر انگلی کا قدر موٹی تلخ درخت کی ہونی چاہئے۔ مضمضہ کے وقت یا اس پہلے کرے اور جب مسواک نہ مل سکے تو انگلیوں کے ساتھ ملنا کافی ہوتا ہے اور انگلیاں کے براجم یعنی جو انگلیوں کی گانٹھوں میں نشان ہوتے ہیں انکو کوشش سے دھونا چاہئے جو انہیں میل پھنس رہتی ہے اور جو گوشت دانتوں کے اوپر ہوتا ہے پس حکم ہوا ہے ساتھ اسکے پاک کرنے کے اسخاطر کہ بو باقی نہ رہے اسمیں طعام وغیرہ کی پس حل ہوا اسپر بوئے خوش کیونکہ بوگندہ سے فرشتوں کو ایذا پہونچتی ہے اور مُنہ قرآن شریف کے الفاظ کے نکلنے کا راستہ ہے پس ضرور مُنہ کو خوشبودار رکھنا لازم ہے اور اس زمانہ میں حُقّہ نوشی کی پلیدی بہت پھیل گئی ہے پر بڑا اسکی نہایت تکلیف وہی ہے اسی واسطے شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر فتح العزیز جلد اول میں لکھا ہے حقہ کشی کے بعد مسواک کر کے مسجد میں داخل ہونا چاہئے اور اس فقیر نے بھی پہلی جلد تفسیر ہذا میں لکھا ہوا ہے کہ حقہ نوشی دلکو سیاہ کرتی ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت حقہ نوشوں کو ہونی بھی مشکل ہوگئی دفعہ سننے میں آیا ہے کہ جب کسی حقہ نوش کو حضور صلعم کی زیارت نصیب آیا تو آپنے فرمایا کہ اس خبیث کو دور کرو اسکے مُنہ سے حقے کی بدبو آتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حقہ نوشی سخت بدعت اور نہایت بُری رسم ہے بلکہ آتش پرستی کے مشابہ ہے اسلئے کہ علی الصباح حقہ نوش آگ سے استلاشی ہوتے ہیں اور در بدر گالیاں کھاتے پھرتے ہیں کسقدر بےحیائی ہے نعوذ باللہ منہا مگر جن لوگوں کے دل سیاہ ہوگئے ہیں انکو بُری چیز کی بُرائی نظر نہیں آتی اور گناہ صغیرہ بےخوف ہو جانے سے کبیرہ بن جاتا ہے اور کبیرہ کو ہلکا جاننا کفر تک پہونچاتا ہے۔ پس اگر حقہ نوش اسکو گناہ بھی نہ خیال کریں تو یہ نہایت خرابی کا باعث ہے جس طرح چمڑنگ اور خاکروب چوہڑے نجاست کے ساتھ خوگیر ہو جاتے ہیں اسی طرح حقہ نوشوں کی بھی عادت پک جاتی ہے بُرائی اسکی حقہ پینے والے سلامت طبع سے دریافت کی جائے ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۔ ۲ لے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد پڑھے الحمد للہ الذی جعل الماء طھورا اور کلی کرتے وقت پڑھے اللھم اسقنی من حوض نبیک حتی لا اظماء بعدھا ابدا۔ اللھم اعنی علیٰ ذکرک وشکرک وتلاوۃ کتابک اور وقت ناک میں پانی ڈالنے کے پڑھے اللھم لاتحرمنی من رائحۃ نعیمک وجنانک اور مُنہ دھونے کے وقت پڑھے اللھم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ اور وقت دایاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور وقت بایاں ہاتھ دھونے کے پڑھے اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور مسح کرنے کے وقت پڑھے اللھم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت ظل عرشک یوم لاظل الا ظلک اللھم مغشنی برحمتک وانزل علی من برکاتک اور کانوں کے مسح کے وقت پڑھے اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور وقت مسح گردن کے پڑھے اللھم اعتق رقبتی من النار اور وقت دایاں قدم دھونے کے پڑھے اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام اور وقت بایاں پاؤں دھونے کے پڑھے اللھم اجعل سعیی مشکورا وذنبی مغفورا وعملی مقبولا وتجارتی لن تبورا اور وضو سے فراغت پاکر پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من عبادک الصالحین الذین انعمت علیہم وجعلنی من الذین لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ روح البیان ۱۲

Marfat.com

خاص کر کے وچہ وضو چوہاں عضویاں حکمت آہی
تے نال جنہاں پھل توڑ درختوں حضرت آدم کھایا
تاں حکم کیتا رب ایہو عضو وقت وضو دے دھووے
ہر عضو دا دھوتیا جھڑن گناہ اُس عضو دی نبی کہیا ئی
جیہیں گوربے گھوڑے وچ جیا نوں چل سو کہیو جان پچھانے
جو کریں وضو تے وضو اسنوں دس نیکیاں تھیں آون
تے غیبت جھوٹھ الاہاں بعض اہل اللہ وضو کیتا
وضو ہے اوہ نور جو نفسانی ظلمات مٹاوے
تے وضو کیتیاں اکھیں روشن رزق ودھے اس نالے
پچھیا نبی بلالوں توں کیا کیتا عمل بتائیں
تاں عرض کیتی جانو چہ دن راتاں ہاں میں وضو کردا
تے جنب کہن جس نال جماع دے نہاون جنبت ہوئی
یا حیض نفاسوں پاک جاں عورت غسل فرض اس آوے
وقت غسل دے منہ نک پانی پاون فرض ایہا ئی
فَاطَّهَّرُوا معنی نہاون کوشش نال زیادے
کہیا ابن عمر اسیں پاس نبی دے بیٹھے سے آئے
بعد جواب سلام کہیا اُس نیڑے ہو اں تساڈے
تاں زانواں سنگ نبی دے زانو اسنے آن ملائے
پڑھیں نماز زکوۃ بجاویں روزے ماہ رمضانے
سائل سنکے آکھیا حضرت بیشک سچ الایا
جیویں اوہ سائل شاہ رسل نوں آہا سکھون سکھاندا
وہب خمار دی تفسیر پھر ابی حمید روایت لیایا

جو منہ سنگ طرف درخت آدم متوجہ ہویا سا ہی
تے پیر انہاں گیا ٹُر تے سر اوپر ہتھ ٹکایا
تاں ہووے کفارت جہت گناہاں فضل اس امت چونے
تے روز قیامت وضو جائیں نوروں چمکن بھائی
نویں نال نشانی وضو لوگ اس امت جان سیانے
تے اثر نویں وضو دا ہووے باطن وچہ الاون
تے وضو کیتیاں غصہ مٹدا ہے کر آزمائش ڈٹھا
تے پچھل ویری شیطان تائیں وچہ روح البیان الاوے
وچہ روح البیان حدیث لیایا و پچھیں ٹاڑ نرالے
جو کھڑکے تیری جتیاں میں سنیم اندر جنت جائیں
تاں سنگ ادہے سجدہ دو رکعت حضرت نفل منہ ادین ہدا
ہر اتھ نام جنب بھاویں محتلم ہووے کوئی (یعنی احتلام ہووا ۱۲)
نہ شرط انزال[۱] جاں حشفہ[۲] غائب غسل فرض ہو جاوے
کردو آلا اثر پانی چھکے[۳] کوشش کرکے بھائی
مبالغہ ہے وچہ فاطّہّروا دے نحوں ویکھ افادے
اک شخص آیا اس جیاں ناں خوشبو حسن سوہانے
نبی کہیا ہاں پس اوہ ہویا نزد رسول تماتے
تے پچھیوس اسلام منیا تاں حضرت فرمائے
بیت اللہ دا حج تے غسل جنابت کنوں سیانے
یاراں کہیا نہ اید وں پہلے نظر ساڈوں اوہ آیا
ابی بن شعیب بن عمروں پیار یا نقل سنا ندا
وہب کہے میں وچہ زبور الیویں ہی لکھیا پایا

---

۱ تحقیق اسکی جلد دوم پارہ پانچواں پہلا پاؤ زیر آیت یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاریٰ الآیۃ میں مذکور ہے ۲
۲ جب حشفہ غائب ہو جاوے اور وہ ختنہ والی جگہ ہوتی ہے وہ جب داخل ہو جاوے عورت کے قُبل یا دُبر یا مرد کے دُبر میں تب نہانا فرض ہو جاتا ہے
بخلاف لا مذہب کے اور جو ان کا مذہب ہے سوا انزال کے بغیر غسل فرض نہیں ہوتا۔ اسکی تحقیق پیچھے گذر چکی ہے ۱۲ ۳ یعنی کلی کرنے اور ناک میں
(سعوط فانے منی) میں پانی لینے کے وقت پانی کو اوپر کی طرف کھینچے۔ کذا فی کتب الفقہ ۱۲

رب کہی جو جنبوں غسل کرے اوہ بندہ سچا میرا
جے آتا ہیا نوں ناں وچہ لگا جائز غسل نہ آوے
پہلے تھ دھووے وت کری دور نجاست آوے
تن تن واری پانی پاون سنت عضوان آیا
سنجے مونڈھیوں شروع کرے وت کھبے مونڈھے پاوے
عورت تائیں سر کھولن دی حاجت مول نہ آوی
جو ہر موتلیے جنابت حضرت شاہ مرداں فرماوے
کوشش نال جو دھووے والاں رکھن منع نہ کائی
اوہ کرے تیمم تے بے دھو وچہ اختلاف ایہا ئی
جے زن جنبی مرداں پاسوں پردہ پاوے ناہی
استنجے وچہ جے بے پردے تا کرنا ترک سوہاوے
جیویں مرداں پاسوں مرداں تائیں حکم ستر دا آئیا
نہ تنیں جائیں وڑے فرشتہ شاہ رسل فرمایا
پہلے وضو کرے ایویں اوس خانے ملک جاندا
غسل کرن وچہ دینی فائدے نالے بدنی پاندے
ردی انجرے نقصانی بھی ہوون دور تمامی
نالے دور پلیدی ہووے بھی ساکن شہواتوں
پاکی دلدی غیر خدا تھیں پھیری دلے تائیں
اتے طہارت سینے سندی سمجھ رجا قناعت
شکر طہارت کھان حلال حراموں روگردانی

جو غسل نہ کرے جنابت تھیں اوہ دشمن پکا میرا
جے غسل بہی ناں جانڑا اندر روح البیان الاوے
پھر وضو کرے تک منہ گھت پانی سارے بدن وہاوے
ایویں غسل رسول اللہ دا روح البیان لسیا یا
پھر سر اوپر پانی ناں اندازے خوب وہاوے
اوہ والا نہ ہے مڈھ پانی پھیرے مرداں روا نہ بھائی
ایسے خوفوں سر سارا سن حضرت نفی فرماوے
جے جنبی ڈرے پانی تھیں نہاتیاں ہوسی جان فنائی
صبح ایہ کہنوں امام تیمم اوس مباح نہ کائی
اوہ ڈھیل کرے اتے مرداں اسو چہ ڈھیل نہ کرنی آئی
جا اوہ نجاست جگہی آ توں روح البیان الاوے
ایویں ناں زناں تھیں پردہ وچہ اشباح فرمایا
جتھے کتے پوچا بھی جتھے کافر بھی جتھے جنبی آیا
جتھے دل کچھے غسل نہانیاں وچ ایہو بھی منع رہیندا
مخالفت بھی کفار جو جنبوں نا اوہ غسل بجا وے
جیہاں بارعل وچہ بدیاں مرضاں ہون گرامی
تے نیشا پوری کہنوں طہارت دی دس منع نجاتوں
تے سنگ طہارت سیر منشاں وچہ رہن نہ سائیر
طہارت روح دی پاک آکھوں کرن حیا تے ہیبت
طہارت جتے شہوتاں جھوٹوں صوں لیندیاں جانی

۱ اور روح البیان میں لکھا ہے جو فاطہروا میں طا کو ادغام کیا پیچ طا کے جو باب تفعل میں ہے اور ادغام ہوتی طا بیچ طا کے واسطے دونوں کے قرب مخرج کے لئے اور یہ باب مبالغہ کے لئے آتا ہے ۱۲ روح البیان۔ ۲ جو پانی پہنچا وناں مشکل ہتا ہو ناخنوں میں جیسا آنکھوں میں نہیں اور منہ کے جو پانی پانا بیچ اُسے ضروری ہے ۱۲ روح البیان ۳ غسل وضو نماز کی اگر جگہ پاک ہووے تو پاؤں بھی دھوئے نہیں پاؤں پیچھے دھووے ۱۲ ۴ غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا ہوتا ہے حدیث شریف سے بھی اسی طرح واضح ہے اور اس سے زیادہ استعمال کرنا بھی جائز ہے سوا اسراف کے جو اسراف کرنا مکروہ ہے۔ شرح در مختار ۱۲ ۵ عذر کے لئے عورتوں کو نا مردوں کو اس قیاس پر خواہ بال گندھے ہوئے ہوں اس لئے کہ عورتوں کو اس سے حرج واقع ہوتا ہے نہ مردوں کو ۱۲ روح البیان ۶ یعنی استنجا کی نجاست سے وہ ممنوعات ہوتی ہے ۱۲ روح البیان

پرہیزگاری اجتہاد طہارت جھاں والی بھائی
کنوں جنابت حکم غسل کیوں غائط بول نہیں
نبی کہیا [له] جد حضرت آدم اسی شجروں پھل کھایا
جاں بندہ کرے جماع انزال اس ہر ہر وال تھیوے
ایہہ جہت طہارت تو کفارت شکر جہت اس نعمت
تے جھے غائط بول فقط اعضا مخصوص دھواون
ہو رکئی سبب لکھی وچہ روح البیان سمجھائیں جا کے
وچہ غسل وضوے منہ تک پانی پاون فرض ہویائی
نہ سر مسح کجیوے وچہ اس طرح جیویں فرمایا
تاں طرف معراج مقام قرب دل رجوع عقل دا آوے
وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بھی سجدیوں ملدا قرب الٰہی
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ جو منہ تساں دنیا طرف بھوایا
گھت پانی استغفار ہدایت کرہو دور سیاہی
دو جگ گھن جیہڑے ہے جو نعمت وچہ اوہنا مے
جنب گندی تھیں سوواری ہتھاتیاں پاک تھیوے
مسح سر اندا کرہو نال وسجاون خود لقا نمے
حافظ ہمی دم کر وضو ساختہ ام از چشمہ عشق
تے غیر اس دی ویکھن سنگ جو ہویا جنب تساں نوں
جو رکھے نظر عبادت تو خوشی ہووے سنگ غیراں
کنوں خباثت حب دنیا دی بول واجب غسل کجیانی
بے نماز بجاویں کر کوشش نہا مے سو سو واراں

زبان طہارت ذکر الٰہی استغفار کہیائی
جو منی کنوں اوہ نجس ریا وے حکمت ایس بتائیں
تاں اوہ [له] پھیل بدن سارے اندر پھریا سی فرمایا
تاں فرض کیتا رب غسل بھر تے امت نوں ملیوے
وقت جماع جو لذت فرحت پاندی ہین بکثرت
جو سارا بدن نہ لذت [عه] پاوے باجہ وطی فرماون
تے غسل دیون میت [سه] نوں واجب سن مومن والا کی
اتی میت والے غسل [عه] ایہ ناہ سچیوں بھائی (واجب کفایہ)
اے اہل ایمان جاں غفلت خوابوں ہو فرق تساں نوں آیا
جو الصلوٰة معراج المومنین شاہ رسل فرماوے
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اشارت آئی
تاں وچہ غیر اندیاں تکلاں اوپر تساں غبار رسدا یا
وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ دو تھ دھوون ایہو پائی
تاں جو یار موافق اپنے چھوڑو سب دنیا نمے
جو اصل پلید ہریا چ قائم کویں طہور ہنیوے
چکر طینت خودی کنوں قدم دھوون فرمانمے
جاں تکبیر زدم یکسر و بر ہر چہ کہ ہست
پس کر ہو پاک گن ہول لقسان و کہیں روح بیاؤں
بھی پاک کرو ہر نجس کنوں تن تا ہوون سب خیراں
تے ہر شہوت تھیں نال اخلاص امت توبہ پانی
بیداگ پڑھے نماز نہ قدر لگا... دو آتموں سرداراں

له یعنی ہیچ عروق اور بالوں کے تمام بھر گیا۔ اسواسطے تمام جسم کی پاکی لازم ہوئی اور فرمایا کہ نیچے ہر بال کے جنابت ہے ۱۲ حم
عه یعنی غائط اور بول کے وقت تمام بدن غسل جماع کی لذت نہیں پاتا تب ہی تو اس نعمت کے شکر میں [illegible]
روح البیان سه اور یہ بھی کہ وقت جماع کے تمام بدن کی قوت خرچ ہوتی ہے جس سے بندہ ضعیف [illegible]
بول اور غائط کے ۱۲ روح البیان عه اسواسطے کہ خون جان دار کا نجس ہوتا ہے موت [illegible] اور مومن
کو غسل دیا جاتا ہے اسکی بزرگی کے واسطے تاکہ وہ پاک ہو جائے ساتھ غسل دینے کے ۱۲ روح البیان [illegible] زندہ کو
غسل [illegible] ہاتھ دھونے ہیں اور بینت کا منہ دھونے ہیں ۱۲ روح البیان

Marfat.com

جو شستی لندر آتی باہروں چنا ایہ خاصی بنیاداں | منافق ہوون کلمہ جو نکر دلوں نہ مومن غلوان
غسل کیتا جنہاں ظاہر باطن دین تنہاں رعنائی | جس جا مہر پاک تے ہیرنت شیطاں موقوف ہو جائی

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ
أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ
وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آوے کوئی تم میں سے مکان ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتوں سے پس نہ پاؤ پانی تم پس قصد کرو مٹی پاک کا پس مل لو منہ اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو اوس سے نہیں ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے کچھ تنگی ولیکن ارادہ کرتا ہے تو کہ پاک کرے تمکو اور تو کہ پوری کرے نعمت اوپر تمہارے تا کہ تم شکر کرو

جو تسیں بیمار یا سفری یا پاخانیوں کوئی تساں آیا | یا وطی زناں سنگ کیتی تے وقت پانی مول نہ پایا
ناپاک مٹی دا قصد کرو منہ ہتھاں مسح بجا ہو | نہ رب تساں تنگی چاہے بل تساں کردا پاک صفا ہو
بھی چاہے رب جو نعمت اپنی پوری کرے تساں | تا تسیں شکر گذار ہوو رب ہو کے اہل اصلاحاں
وچہ پارے پنجویں پہلے پا وچہ ذکر سفر دا پایا | بھی حد سفر ہور ذکر تیمم دا صحیح کر سمجھایا
وچہ ذکر تیمم خوشخبری کارن فرماں برداراں | اوہناں علی ہون مراتب جیہڑے حکم منن اظہاراں
وچہ ابو داؤد حدیث آئی جو شاہ رسل فرماون | نہ وضو کیتا جس اوسدی مول نہ ہوئی نماز بتاون
وچہ مسلم ابو حازم نے ڈٹھا ابو ہریرے تائیں | وضو کریندیاں بغلاں تک اوس دھوتے ہتھ اٹھائیں
میں آکھیا ایہ وضو کیہا تاں اوہ یار الایا | میں سنیا محبوب اتے دلبر میرے نے فرمایا
جو زیور ملے نمازی پہنچے آب وضو جتھے تائیں | پھر وچہ ترغیب ابو داؤد دوں کہیا حضرت سائیں
جو سب تھیں مہری حکم سجود قیامت نوں ابن آدم ہو | تے سب تھیں پہلے میں سر چکاں امت نظری آوے
اگے پچھے سجے کھبے میرے ہون تمامی | میں لواں پچھان اوہناں نوں پچھ کہندے خیر انامی
تسیں کیویں پچھانو گے امت لوک عام لوکائی | فرمایا تہناں عضو وضو دے چمکن اثر صفائی

Marfat.com

تے نامے عملانوا ہے ہونے سمجھے تتھے عطائیں
بھی وچ بخاری نبی کہیا میں اُمت حشر ہوگی
جاں منہ دھووے تاں منہ دی کل گناہ جھڑ جانے
جاں پیر دھووے تاں جھڑ گئے جو ہوئے قدماں راہوں
امام احمد عثمانوں ایویں نقل روایت لیایا
بھی النسوں کریں روایت کل گناہ وضو تھیں جھڑدے
الوضو شطر الایمان وضو ہے نصف ایمان بتایا
بھی نال وضو نیکی اوہنہ ہووے جیڈی ہووے گھٹ ساری
نوں نہ برابر قدم خشک ہک اصحابی وارہیا
بھی ابو داؤد تے بن ماجہ وچہ ایویں کرن روایت
وچہ ہک سفر عائشہ سنگ حضرت کارعایا لیندا ٹرنا
تیمم وی تاں رخصت ہوئی ورنہ شود بتائے
جے مرض نساں جب دینایا وچہ سفر سوا لفانی
یا وطنی کیتی سنگ دینا وضو سکون وچہ لفانانی
پھر مٹی استعداد اپنی ول قصد کرو تسیں سارے
پس مسح کرو خود نفساں نال اوصافاں کمال او نہاں نے
تے شرو اوہناں دی اہتی تسیں وہ خاص تمامی
تاں نفس تساں دے صاف سلامت وچہ لقا دے آوی

تنہاں اگے اگے چھوٹے لڑکے بھجے دن اُٹھائیں
مُنہ ہتھ پیر اوہناں دے ہوسن روشن انور تارے
جاں دھووے ہتھ ہتھاں دے چھوٹے کل گناہ جھڑ جانے
انجھوں تیک جو بالکل ہوندا پاک عصیان خطاؤں
جو سنگ وضو عضو یاں دے وگدے ہن گناہ فرمایا
تے وچ نماز زیادہ آتھیں وچہ خلاصے ٹرنے
جس بچنا ہووے گناہوں اوہ باوضو رہے الایا
ایہ ساری نقل خلاصے وچوں بندہ پیش گذارے
پتن کہیا جا وضو کر مسلم دیو چہ دھیا
کہیا ابن کثیر اسناد کھری اس جل نکات نہاثت
اوہ لبعیدیاں فجر ہوئی تے پانی آ ہا پاس نہ اُسکا
بن ماجہ ابن حمید تے احمد عبدالرزاق لیائے
یا پاخانیوں آیا یعنے کرکے شہوت رانی
پھر توبہ استغفار ندامت آوس نہ ملیا پانی
یار جوع کرو ول اہل ارشاد جو صاحب برکت بھارے
تے خلقاں نال اوہناں دیاں اپنے بدلو خلق سرہانے
اوہناں مہلاں ضمانت حج چھپے ہویاں گزرے
رہنے چاہیے حج تساں جولذت وچ تساں پاو

لے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگوں سے عمرو بن عبسہ رض نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے وضو سکھا دیجیئے فرمایا نہیں کوئی تم میں جو وضو کرنے لگے پس کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے مگر اسکے منہ کے گناہ اسکے منہ اور نتھنوں پانی کے ساتھ گر جاوینگے پھر ناک دھووے پھر وہ اپنا چہرہ دھووے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر اسکے چہرے کے گناہ جھڑ جاوینگے پھر دھووے دونوں ہاتھ کہنیوں تک جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مگر اسکے دونوں ہاتھوں کے گناہ اسکی انگلیوں کے پوٹوں سے پانی سے گر جاوینگے پھر اپنے سر پر مسح کرے مگر اسکے سر کے گناہ اسکے بالوں کے اطراف سے گر جاوینگے پھر دھووے دونوں قدم ٹخنوں تک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر اسکے قدموں کے گناہ اسکی انگلیوں کے کنارے پانی کے ساتھ گر جاوینگے پھر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے حمد و ثنا کہے ایسی حمد کرے جیسی کہ اسکی شان کے لائق ہو پھر دو رکعتیں نماز پڑھے مگر وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جاویگا جس طرح کہ اسکی ماں نے جنا تھا اور گناہوں سے پاک تھا الحدیث رواہ احمد اسنادہ صحیح وھو فی صحیح المسلم من وجہ آخر قال الناظر رحمہ اللہ اسی معنی کے قریب حضرت ابوہریرہ رض سے مضمون ثابت ہے اور صحیح مسلم کی اس روایت میں ہے کہ پھر اپنے دونوں قدم دھووے جیسا کہ خدا نے حکم کیا ہے یہیں دلیل ظاہر ہے کہ قرآن شریف میں حکم آگیا ہوا ہے سواہب الرحمان پارہ چھٹا ۱۲

بلکہ چاہے رب تساں نوں کرنا پاک عصیانوں
گنہ کیتے تینیں جو سب تمہیں اخیر کے بچھانوں

اڈی ہوویاں دا بھی وانگ معبود وجود وسا وے
ایہ تنجیو ل نہ جانیے لیاں باجھ مٹی ایں بجھا وے

ایہ نعمت کامل کری تساں پر کدھ خودی ہور ظلمت
نصرت پیر کامل وی راہوں سنگ اکسیر ہویت

شکر کرو راہ پاکے نال انوار ہویت والے
اہو نعمت انوار جاں جاپن پار من پیر کمالے

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے اور عہد اوسکا جو قول لیا ہے تمسے ساتھ اوسکے جب کہا تمنے سنا ہم نے اور مانا ہمنے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے واسطے اللہ کے شاہدی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اوپر اسبات کے کہ نہ عدل کرو عدل کرو وہ بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاروں کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو

جو نعمت ربدی اوپر تساں بھی اسکے عہد چتارو
جو کیتوے نال تساں جد سنیا منیا تسیں شمارو

پس ڈرو اللہ تھیں عہد الوچہ نہ توڑو عہد اقراراں
پس تحقیک اللہ نوں خبر جو سینیاں وچ عباد ضماراں

ای مومنوں اللہ کارن قائم ہو وو گواہ انصافوں
نہ باعث ہووے عداوت قوم کسی پر تساں خلافوں

جو ظلم نہ کرو عدل کرو ایہہ نیڑے تقوے آیا
تے ڈرو اللہ تھیں تحقیک خدا نوں خبر جو تساں کمایا

... ایمان مراد یا حضرت ختم رسالت
یا قرآن مراد جو مطلق نعمت ہے ہر حالت

... میثاق روحاں سنگ عہد خدادا
جہاں کہیا اوہناں اساں حکم تیرا ہی سنیا منیا واہدا

... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ... واذکروا نعمت اللہ ... مبعوث ہوئے نبی ...

سعدی ۔ وفائے عہد نکو باشد ار بیاموزی
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ نہ تساں دشمنی قوم اتھاوے
ہن جہت عداوت پچھلی کوئی گھر کے ویر سہیڑے
جان کفاراں سنگ عدل کرن بھی واجب فرمایا
ڈرو اللہ تھیں وچہ بجاون امر نہی رحمانی
یاد کرو سب نعمت جو تساں معرفت ربدی پائی
ہے نعمت نور وجود جو ظلمت عدموں رب ودھایا
بھی قول اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ جو سانوں رب سنایا
یا نعمت نال ہدایت وصل دے سچ ول راہ وکھایا
وعدہ وعید بشارت وعدے مومناں رب فرمائے
محمد بن واسع نوں کہی پھر منگ میں جہت دعائیں
(بلال بن بردہ نے کہا)
جو پاس تیرے مظلوم اوہن سب تینوں کرن دعائیں
دعا میری وی حاجت ناہیں ویکھاں رحم کمائیں
توں اوہ شخص جو کسے مشرق وچہ ہووے ظلم کمایا
زر حرف شعار سعدی جانو با نوشیرواں تاں بوٹ لکانوج پھر اٹھایا
پس کل ولایت تھیں کہو ہم حق سرا اوس آیا

وہر کہ تو بینی ستمگرے باشد
جو عشق تے مثل عہد بندے ابجہ اقرار پکائے
پس عدل کرو حق تجن ویری خویش بیگانے جیہڑے
نا مومناں سنگ جو دوست ربدے اوئے وچہ پایا
جو عمل تساڈا بان ہی ہوا ہنوں پوری خبر عیانی
اگے ہوو خدا بن بجیرا نہ ے سنگ غفل نہ کر سو کائی
تہرے کل مخلوقوں تے وچہ سوہنی شکل بنایا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پھر اساں سنکر تموں الایا
اگے عہد خدا نہ غیراں دے ول ہووے چت لگایا
علامہ نسفی وچہ مدارک ربط آیت والیائے
فرمایا تو کیا کرسیں دعا میری دے تائیں
تہاں دعائیں چڑھن اتہاں شاہ ظلم کمائیں
تے کہو روان بھلا تا ہیں میں ہاں کون بنائیں
تے توں چہ مغرب اس تھیں ہنوں ہوسی کچھ الایا
تے کہو منادی جو حبش شاہ تے وسے لوے جو آیا
تاہیں تال عدل دا نادل تیں جو کوٹ سدایا

[illegible] ۱۲ مجمع البیان

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ

لہ روح البیان میں عبدالرحمان بن عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہا انہے کر تھے ہم نو پاس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سات یا آٹھ یا نو پس کہا انہوں نے کیا تم بیعت نہیں کرتے آپکی حالانکہ ہم نے عہد کیا ہے ساتھ بیعت کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تب کہا ہم نے تحقیق بیعت کی ہم نے ساتھ آپکے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہیں بیعت کرتے تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دراز کئے ہم نے ہاتھ اپنے اور کہا تحقیق بیعت کی ہم نے آپکی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے ساتھ شرک نہ کرو اور پانچ نمازیں بھی ادا کرو اور مقدمہ بھی رکھو اور تابعداری کرو اپنے صاحب امرول (اولی الامر) کی اطاعت اور پوچھیا مت سوال کرو کسی کو ۱۲ روح البیان سلہ درمنثور میں عبداللہ بن کثیر سے روایت ہو کہ یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت خیبر والے یہود کے حق میں نازل ہوئی ہے ۱۲ سلہ اور طرف قبول کرنے دین قدیم کے اور ہدایت کرنی سیدھے راہ کی طرف ۱۲ روح البیان سکہ اور سا گر نعمت اور توفیق اللہ جل شانہ کی رفیق اور معگار نہ ہوتی تو شکل ہوں ہم سری علیہ السلام

یعنی ہم نے سنا اور مان لیا ۔ پس ۴

Marfat.com

وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اُنکے لئے بخشش ہے اور ثواب بڑا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیاں ہماری کو۔ یہ سب ہیں رہنے والے دوزخ کے

| | |
|---|---|
| وعدہ دے رب اوہناں جو مومن چنگے عمل کماون | ہیوا اونہاں کارن بخشش وڈی اجر وڈیری پاون |
| تہناں کیتا انکار تے ساڈیاں آیتاں نوں جھٹلایا | اوہو لوگ جہنم والے سبھ کجھ روہڑ گوایا |
| پہلے حکم انصاف کرن دا آیا ہے رحمانوں | فرقتوی دا حکم ظلم تھیں ہٹکیا فیر عیاناں نوں |
| پس چاہیئے عدل انصاف کرن خواہ دشمن دوست ہر دے | خصوصاً اہل عیال تے نفس اپنے حق عدل ہر دے |
| جو کُلکم راعٍ و کُلکم مسئول آکھ رسول فرمایا | تسیں رعیت تے تساں بھی رعیت ہوگ الایا |
| نوشیروان دے تخت اوپر سی لکھیا ہویا پیارے | نہ ملک ہووے بن شاہاں تے شاہ باہجھ رعیت ہارے |
| نہ بن اموال رعیت شہرے کھنڈ بھٹ جاندے سارے | تے اموال نہ باہجھ عمارت اوہ بن عدل نکارے |
| حافظ شاہ را بہ بود از طاعت صد سالہ زہد | قدر یک ساعت عمرے کہ درو داد کند |
| سو سال عبادت زہد کرن تھیں بہتر ہے شاہاں ایہہ | جو عمر اپنی وچ ساعت جتنا کرے انصاف کدائیں |
| بلال جو پتر بردے دا آہا حاکم وقت قدیماں | وچ عیش آرام نہایت بیٹھا اگے بورے نعیماں |
| محمد بن واسع نوں کہے ایہہ گھر سیر اکیویں جانے | فرمایا خوش لیکن جنت خوشتر اس تھیں جانے |
| تے یاد جہنم کیتیاں بندہ بھلے عیش سرور | کہے باپ قدر دوجا توں کیوں کہندا اکھی پچھلا اہل قصور |

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ
يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت قصد کیا ایک جماعت نے یہ کہ دراز کریں طرف تمہاری ہاتھ اپنے کو پس بند کئے ہاتھ اون کے تم سے اور ڈرو اللہ سے اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کریں ایمان والے

| | |
|---|---|
| اے مومنو یارو اسے نعمت اُپر تساں حمد سنانے | جاں قصد کیتا اک قوم جو کرن تساں تے زور ڈھنگا |
| پس ہتھ کنوں تساڈے تھیں اوہناں دی روک ہٹانے | توں ڈرو اللہ تھیں اہل ایماناں تکیو رب لائے |
| جت ہدایت نبی عامر کجھ یار بنی نے گھلے | سب شہید ہوئے پیارے بچ کے دو وچ اس ہتھے |

آونیاں دو بنی سلیموں شخص ملے اونہاں آئے
تے بنی سلیم سو مسلماناں سنگ آہی صلح صفائی
تے دیت کارن یاراں سنگ نبی ول اونہاں جائے
کہندے سبھو کھانا کھاؤ بھی دیت لے جانا
ہک سنگ عظیم اتوں دی سٹے ہیٹھ آوے مر جاوے
تا وحی کیتی رب شاہ رسول ول حال نفاق وسایا
قریشاں دو جی وار حدیبیہ وچہ رب ہٹایا
سلیمی اک یا تیجی وار آیا اشراری
قتادہ کہے بنو ثعلبہ بنی محارب دونویں ایہہ قبیلے
تا واقف رب نبی نوں کیتا خوف نماز بچائی

اونہاں[1] دشمن سمجھ بنی عامر دے لوک قتل کر جائے
اونہاں[2] قوم نبی ول آئی ہویا عہد دیت واجائی
تے کعب بن اشرف جیہاں کہیا ایں شرکت مال وکھائے
پھر آپس وچ بوچہ کہن اجیہا وقت نہ مڑ تھہ آنا
او تھہ دا الانوں چیٹر دھ کوٹھے تے پتھر نوں تھہ پاوے
اللہ دکھینا کفاراں حضرت صاف بچایا
جاں جنگ ارادہ کر اونہاں قتل نبی تے منا پکایا
طرف نبی کر قتل ارادہ تھہ سکا بد کاری
چاہندے قتل نبی سن یاراں وقت نماز دوپہری
وچہ خوف نماز اک قصہ گذریا وچہ جہاں [illegible]

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ

اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کئے ان میں بارہ سردار

تے بیشک اسرائیلیاں پاسوں لیتا عہد خدا
کہیا ابن کثیر قبیلے باراں ساہن بنی اسرائی
امام احمد تے حاکم ابن مسعود وں خبر لیائے
تا کہندے اتھیں سی سال پچھیا حضرت کرم نفیس
قتادہ کہیا او باراں شاہد ہر سبطوں ہک ساہی
لیکن کذا حِبْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وچہ قرآن وکھائیں
کہیا ابن کثیر اساڈے حضرت سر کل نبیاں
تا ختم رسالت باراں سرور اونہاں وچہ کھلائے

تے کیتے کھڑے اونہاں تھیں اک شخص نقیب سدائے
یعقوب نبی دے فرزنداں وں ہک ہک سبط ہو [illegible]
گئے پچھیا او تھیں اوس امت وچہ کتنے [illegible]
فرمایوسے باراں جیہے کنوں جلال [illegible]
شاہد قوم اپنی وا [illegible]
پر کیا حال جاں [illegible] آمد سائیں
[illegible] الحقیقی [illegible] الصاف [illegible]
[illegible] سعد [illegible]

[1] یعنے وہ دو آدمی اصحابی بنی عامر کے لوگ سمجھ کر قتل کر بیٹھے [illegible] ۱۲ [2] [illegible]
دیت دینے کے لئے بنو نضیر کی طرف گئے تھے [illegible] ۱۲ [3] یعنے [illegible]
کا دستور تھا [illegible] عہد [illegible]
[4] یعنی درمیان پہلی منزل جلد دوم پانچواں پارہ کے جس جگہ نماز [illegible] قصہ مذکور ہو [illegible] روایت [illegible]
ربیع بن انس سے [illegible] ابن جریر [illegible]

Marfat.com

تے خزرجیاں تھیں نواں سردار ہک ابو امامہ آیا
(بن زرارہ)
منذر بن عمرو ہین لے تے عبد اللہ ہوئے یاراں
بھی نال صحیح روایت ثابت ہویا شاہ رسل تھیں
چار یار تے پنجواں عمرو بن عبد العزیز پیارا
جو رافضی کہن امام اتھے یاراں کور جہالت آئی
تے آکھن مہدی دشمن خوفوں چھپے ہوئے وچ غارے
جواوج بن عنق دا قصہ لکھوی کنوں معالم لیا یا
وچ مدارک جاں اسرائی رب وچہ مصر وسائے
شام زمیں وچہ کنعانی نسّے ظالم وسدے آہے
تسیں اوہناں نال جہاد کرو جا تہیں نسان دی سی ویواں
جو ضامن ہووے قوم اپنی دا جہت وفا اقراراں
تا موسیٰ جتنے نقیب اتے کیتا محکم عہد او تھایاں
پھر ساریاں نوں لے ٹریا موسیٰ پاس اریحا آیا
جا ڈٹھے تنہاں قلعے وڈیرے صاحب زور کمالے
تے منع آہا اوہناں قوم اپنی نوں جا کر خبر سناون
ہک کالب ابن یوقنا دوجا یوشع (بن نون) نبی الٰہی
جے سیّد قوم کرے انصاف اوس اجر وڈی تھاں آون
اس آیت تھیں ثابت جہت اصلاح عوام لوکائی
ہیگے حکم خدا دا بجا لیا اولیاواں ول آئیا
جو خلق عوام ضعیف اوہناں ایہ چاون رونہ پائے

سعد (بن عبادہ) تے جرّا عبادہ و سعد عبد اسید عمرو جا جایا
(بن منذر بن سعد بن ثابت بن زرارہ بن عمرو بن ہرم)
رافع بن مالک باطنی چوہے ساریاں یاراں
جو قوم قریشوں اثنا عشر ہن سردار اصل تھیں
چھیواں مہدی دور آخر ناوں جیا ہویا نیتا لا
اس دی سند نہیں کوئی ملدی وچہ قریب بعث بھائی
بھی رجعت دی قائل شیعہ تے نجدی جرمارے
اوہ روح المعانی والے آکھیا قصہ وضعی آیا
تا طرف اریحا جاون واتنہاں اللہ حکم لگائے
رب کہیا ہیں اوس قطعہ دے وارث تسیں بنائے
تے کہیا موسیٰ نوں ہر سبطوں ہک نقیب بیواں
جیونکر حکم ہووے اوہناں اوپر محکم رہنا یاراں
اسرایاں لگ اتے نقیب کفیل بنی اسرایاں
تا سرداراں نوں موسیٰ خبراں لیون جہت وگایا
ڈر کے مڑے پچھاہاں وسّن قوم اپنی نوں جالے
تا توڑیا عہد اوہناں نے پر دو ثابت قدم ٹکاون
ایہہ کنوں نقیباں آہی عوج عنق سبب گمراہی
جے ظلم کرے تس دوزخ دا ساشاہ رسل فرماون
جے چنگے لوگ نقیب مقرر ہوندے آئے بھائی
مراد الٰہی موافق تا اوہ کرن قیام سوہا یا
باہجہ خواص بھلا کیویں کوئی گنج عرفان اوٹھائے

لے یعنی حق تبارک و تعالیٰ ہی جانے کہ وہ باقی کے چھ کھڑے ہو جاوینگے ۔ خلاصۃ التفاسیر ۱۲ ؎۲ وہ گیارہ یہ سمجھتے ہیں حضرت علی اور حسنین اور زین العابدین اور محمد باقر اور جعفر صادق اور موسیٰ کاظم اور علی موسیٰ رضا اور محمد تقی اور محمد نقی اور عسکری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ حلوائی ؎۳ یعنی جو لوگ محمد مہدی علیہ السلام کی محبت میں فوت ہوتے ہیں وہ پہلے قیامت برپا ہونے کے امام مہدی سے فائدہ اٹھاوینگے اور افضی لامذہب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ لامذہب کی عقاید میں پہلی جلد کے درمیان گذرا ۔ اور نقیب ضروری سردار ہے جو قوم کے احوال سے خبردار ہو ۱۲ مدارک ؎۴
شعر سعدی شعر راست پرست کسانے خطا است ہر کہ از دست شاں دست با بر خدمت ہر نا مذ شمگار بیدل گاہ جاہ بدولتی پا مار
چہار روندی مکن بر کہاں کہ بر یک نمط نے ماند جہاں دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج ۔ تقویمکی پسند خدا ہو ؎۴

سنگ عبودیت جدا دہناں رضا تسلیم سجائی
اوہ امر عظیم عوام اتے وت رب آسمان بنائے
تے ہر امت وچہ ولی ہے جنہاں بھار امانت چایا
اوہ کئی قسم اولیاواں ہک نقیب اونہاں تھیں آئے
مقرب عارف تے صدیق شہید موحد نائے
تے غوث ہووے سردار سبھاں رہبر اخیار بتائے
نجیب اونہاں نوں چالیہ سنتر ولی خلیفے پیارے
کسے نبی دی نبیاں تھیں اونہاں صورت شکل نبوی
تے کسے فرشتے دے دل اوپر ہووے قلب اونہاندا
بھی اوہ اپنے مالک باہجہ نہ چیز پچھانن کائی
وقت حاجات مصیبت خلق اونہاں نوں رجوع لیاوے
وچہ فتوح الغیب جدہ مس طے ہون منازل تیرے
چالی خلق خلیل تے ہوسن شخص نبی فرمایا
خلق اوپر ہک ختم رسالت ایہ سب رہن ہوندے
موضوع حدیثوں ایہ گل ظاہر اہل علم تے آئی
تے یاد کرو تسیں رحمت رب جو اوپر تساڈے آئی
جو نفس اتے شہوا توں سی تساں لگی ہون ہلاکت
واتقوا اللہ قہر نفس وچہ مدد رب تھیں چاہو

ہر ہر قدہ موافق اپنے وچہ عمر انس بجائی
جو ضعف پیدائش وچہ عوام ولیاں نشان وہائے
جو زمین آسمان اوٹھا نہ سکے اسنوں آسماں اٹھایا
ابدال نجیب اولیا اصفیا بھی قسم اوسے تھیں پائے
صالحین ابرار اخیار عمر انس وچہ حوالے
تے سیر کرن سب عارف تے وس عدد نقیب ہوئے
تری سو ہین امناء اونہاں تھیں ہک سمجھ سوہارے
تے کنوں سولاں اُپر کیے وے خصلت سنگ ہیوے
نہ اونہاں پچھان سکے کوئی مگر جو شکل اونہاندے ہوندا
اولیائی تحت ردائی لا یعرفہم سوا قول جو ہیں بجا
ایہ ابو بکر وا قول ہے وچہ مواہب نقل سناوے
تا نال امداد تیری دے جگدے نفلن کم وڈیرے
تے سنت خلق موسیٰ ہور تنہاں خلق خلیلوں پایا
جاں ہک فوت نہ ہووے تا اوسدی جا ہک ہچوان لیہیے
جو پنج سے ولی زمانے ہر وچہ زندے قائم بھائی
جاں ہک قوم تساڈے اوپر دست درازی چاہی
پس رب تساں تھیں کر اونہاں نوں وسیارہ طہارت
جو باہجہ حفاظت رب نہ رکھدا ظلم نفس سنا ہو

لہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا الآیہ یعنی پیش کی ہمنے امانت آسمانوں اور زمین پر پس انہوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کیا اور اٹھالیا اُس کو انسان نے تحقیق وہ تھا ظالم اور جاہل ۱۲ حلوائی عفی عنہ ؎ اور نقیب کو اپنی سب قوم کی خبر ہوتی ہے اور ہونی بھی ضرور چاہئے جو نقیب کے معنے جاننے والا ہے۔ کذا فی کتب اللغت۔ پس جن اولیاؤں کا نام نقیب ہے وہ بنی آدم کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ مشکلکشائی بھی کرتے ہیں ۱۲ ؎ اولیا میرے میری چادر کے تلے ہیں اور کوئی اُن اولیاؤں کو میرے بغیر پہچان نہیں سکتا۔ اور اس مضمون کو مولوی اسمٰعیل نے رسالہ خلافت امامت میں خوب ثابت کیا ہے اُنکی عبارتیں اس فقیر نے رسالہ رد نجدی میں نقل کی ہیں۔ ۱۲ فقیر حلوائی عفی عنہ بنہ وکرمہ ؎ وہابیوں کے پیشوا امام شوکانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھو تفسیر مواہب الرحمان میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ؎ مواہب الرحمان میں لکھا ہے کہ جو قطب ہوتا ہے وہ تمام جہان کے حالات کی واقفیت رکھتا ہے اور اُسکے حال ہو کوئی بھی واقف نہیں ہو سکتا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ خدا تھیں جان فعل تمامی　تے پکڑیا عہد خدا نے جہت عرفان توحید گرامی
تے اثنا عشر نقیب حواس جو دس باطن سو ر ظاہر　تے دو قوت نظری فعلی وچہ نفساں دے ماہر
بھی باراں سردار ہن نت ہر ہر وچہ زمانے　نہ گھٹن نہ ودھن جویں برج آسماناں بارانت ہو یانے
منکر احمق حق تھیں دور ہویا انکار کماکے　نظر آوے الصافول جیکر پڑھن اوستادوں جاکے
بسر وقت شاں خلق کے راہ برند　کہ چوں آب حیواں بظلمت درند
قال الصائب سخن عشق بافرو گفتن　بر رگ مرو نیشتر زدن است

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا
قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا
بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور کہا اللہ نے تحقیق میں ساتھ تمہارے ہوں اگر قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ اور ایمان لاؤ تم میرے پیغمبروں کے ساتھ اور قوت دو اونکو اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا البتہ دور کرونگا میں تمسے برائیاں تمہاری اور البتہ داخل کرونگا تمکو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے انکے سے نہریں پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اسکے تم میں سے پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھے راہ سے پس بسبب توڑنے انکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہے ہمنے ان کو اور کردیا ہمنے انکے دلونکو سخت بدل ڈالتے ہیں باتونکو جگہ اونکی سے اور بھول گئے حصہ اوس چیز سے کہ نصیحت

سلہ یعنی گرمی سردی کی جو تاثیرات کرتے ہیں سو وہ تاثیریں انہیں حق تبارک و تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں اسی طرح اولیا اللہ کو سمجھنا چاہئیے جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رزق جو تمکو ملتا ہے تو انکی برکت سے اگر تم پر مینہ برستا ہے تو انکی برکت سے اگر تم پر سے بلائیں وغیرہ دور ہوتی ہیں تو انکی مدد سے ۱۲ روح البیان و روح المعانی ۱۲

کئے گئے تھے ساتھ اوسکی اور ہمیشہ رہیگا تو خبردار اوپر خیانت کے اُن سے مگر تھوڑے اُنمیں سے پس معاف کر اُنسے اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

ربّ اسرائیاں نوں کہیا میں نال تساں اعادوں
جے قائم کرو نماز تے دیوو زکوۃ نالے ولشادوں

تے تسیں رسول میرے تہناں کرو مدد یاری
تے دیو قرض اللہ نوں حسنہ نفقہ خویشاں جاری

تے بدیاں دور تساں تھیں کے دیواں جنت جائیں
ہیٹھ جنہاں دے نہراں جاری دائم فضل عطائیں

پس اوہ عہد بھجن دے بارول لعنت دے درآئے
تے دل سخت کیتی جو اونہاں تاہ رسول سنائے

تے کلمیاں ربّ بانوں تے لاون کنوں مقام تہناں دے
تے حصہ اپنا بھل گئے جو پند سنائے تہاندے

تے توں واقف ہوندا نہیں خیانت اُپر یہوداں
پر گھٹ اونہاں تھیں پس منہ پھیر معاف کریں مردوداں

تحقیق اللہ ہے دوست رکھدا نیکو کاراناں تائیں
عفو زلتو ہم اتنی تو ہم ایہی مدد کران اپناں ہیں

جنہاں قرض خویشاں نوں نفقہ یاری اہل ایماناں
تا کر تساں معاف خطائیں شام حلوت دیاں [illegible]

دنیا وچہ اتے قیامت نوں اونہاں کیتو ملن بہشتاں
بعد [illegible] ونسکر سو یا تحقیق بیشک [illegible]

ایہہ انعام ملن جو کردا طاعت خالق سندی
جس توڑیا عہد رسول [illegible] دے نبی نہیں

فرض خدا دے ضائع کیتے حکم تورات بھلائے
اونہاں لعنت ہوئی [illegible] رسول [illegible]

بھی خبر ہ بھرن الجیب اہی ہین جنہاں کے عہد بنیدا
گھٹ بھرن اتے خبر حکومت [illegible] پر اونہاں سعیدا

معنیاں کلمیاں وچ دہ گھٹ کرو کیتی تا دیلاں
گمراہاں جو ہیں لیں دے کیتا شور سجیلاں

جو حکم اٰتاہ اونہاں ربّ نبی دے حکم قبول سنائے
اوسنوں دلوں بھلایا اونہاں راہ نجات وسائے

فلا تزال تطلع اوپر مکر فریب یہوداں
تیں خبر جگی ہو کرن خیانت پیشہ مردوداں

پر کجھ کرن خیانت ہتے جو مومن اہل ہدایت
تن لائق ہے ندہ کرن معاف [illegible]

انی معکم فرمایا میں سنگ تساڈے آہیا
نال توفیق [illegible] کرو نماز [illegible]

جے سنگ عبادت خوب تساں تھیں تے زیور لاؤ
تے قسمتاں [illegible] دالیاں [illegible]

تیمنوں رسل جیئر جو فضل اتے الہنا [illegible]
تے [illegible] خدمت حق آکاؤ

لیصا تھ ہوتا [illegible] [illegible]
تب بھی توڑ دیا کہ جو کل رسولوں کو [illegible]
عہ یعنی بند اور [illegible] ہو گئے اور [illegible] کی لعنت ہوئی [illegible] جو ورش الٰہی [illegible]
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] ۱۲ عہ [illegible] آیت [illegible]
لکھنو میں لکھا ہے کہ ذمی [illegible] عہد کے ساتھ عفو اور [illegible] نہیں ہے جو سورت [illegible] قتال کی آیات [illegible] سال کے [illegible]
نازل ہونے [illegible]

Marfat.com

جو دل تے روح مدد ملکوتوں ہون تساں تے ظاہر
اوہناں غالب کر سو اپر وہم اتے وسواس شیطاناں
بھی ہم خیالاں خطریں نفسانی نوں کل رسولاں
تے قرض دیہو رب تائیں ہو کے بری قوت ہر سولوں
افعال صفات اپنی تھیں بلکہ محو ہوئے خود ذاتوں
تاں ہون گناہ معاف تساں جو پردے ظلمت پائے
تے داخل کرے تساں وچہ باغاں ہن جو پاس اسلے دے
بھی انہار توحید تجلّی صفتاں فعلاں سائیں
اوہ سدھے راہوں بھلا قتل ہویا سنگ مقتولاں دے
جو محکم عہد کیتا سنگ ساڈے اوہناں توڑ گوایا
پتھر دل سخت ہو گئے جو متھو اوہناں نفسانی اوصافوں
ملکوت اتے جبروت انوار ایہ کلمے رب بدلائے
بھی نال خیالاں فاسد اوہناں حقایق اصل بنائے
جو کامل استعداد اوہناں ہور قوت وافر آہی
توں واقف نت خیانت پر اوہناں عہد جہانتے چلئے
پر تھوڑیاں عہد بھنیا پاروں استعداد قلوبی
پس معاف کریں اوہناں ٹھیک خدا سنگ نیکو کاراں آیا
وچ ربع بیان نسوا حظا دے تلے حکایت لیایا
سی شاعر وڈا عرب دا ستیاں ہک جناور آیا
ابن مسعود روایت کیتی شاہ رسل ؐ فرمائے
حافظ۔ بعن بے علمی وچہاں ملوم و بس
پیر کامل تے عالم عامل لوکاں یاد کرا ندے
ہک نا کاسی دنیا وتوں بالکل ترک لیائے

وعن دعوهم کر وادھاندی عظمت ہو کے ماہر
اوہناں مدد کو ترک وسوسیاں تھیں پچھوں نوں لیقاناں
کر دسقط غالب نہ مغلوب ہوون پر سولاں
بھی قدرت علم انہوں نوع نہیں طرف اللہ وجود فعلوں
فناء بقا اسناد خدا اول حسنہ قرض سجاتوں
قسے عرفان آہوں جو تساں پیش موانع آئے
رضا تسلیم توکل والیاں تہاں ہیٹھ جہاندے
جویں عہد نقیباں والے بھنے کفر او ستائیں
وچہ ربع المعانی دے ایہ لکھے تصوف ذکر سوہندے
اساں اس کارن اوہناں لعنت کیتی ہتھوں پایا
تسطرف اسوال سفلی راغب ہو گئے جہت خلافوں
سنگ شہوات نفس اتے دہاں سنگ فعل کمائے
جو عہد اول وچہ پنڈ لے اوہناں اوتھیں بھل سندے
طے منازل ہوون جس سنگ بھلے اوسنوں ایہی
غلبے نفس شیطان اتے دل سختیوں لوہڑے آئے
صلاحیت وچ استعداد ہی جیہدی ٹری بجھی
چنگی چال اعمالے نیک اتے لطف کرم سنگ پایا
امیہ بن ابی صامت دا رب دا علم بھلایا
یہ جنج اسدی منہ پوس خوابوں جاگیا علم گوایا
جو بندہ نال گناہ کجھ اپنا پڑھیا علم گوائے
ملالت علما ہم ز بے علمی است
عہد میثاق توں رب توں منا کاراں شوق تہاندے
ہک ہر شے ماسوی اللہ کولوں دور ہوئے فرمائے

لہ یعنی عقل اور الہام ربانی اور کشف مشاہدے وغیرہ ہیں ان کی امداد کرو ساتھ خیالات اور وہم وغیرہ کے مار بیٹھو
سے ۲ حلوانی عفی عنہ ۳ جیسا کہ کہا جاتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنی گناہ ہونے سے پھرنا اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ملتی مگر امداد تبارک
وتعالیٰ کی مدد کے ساتھ۔ غرض یہ ہے جو اپنے آپ کی قوت وغیرہ کی نفی کر کے ذات باری تعالےٰ کے لئے ثابت کرے گویا یہی تو قرض حسنہ دینا ہے خدا تعالیٰ

مثنوی مولوی روم۔ بیوفائی چوں سگاں را عار بود　　بے وفائی چوں روا داری نمود
حق تعالیٰ فخر آورد از وفا　　گفت من اوفیٰ بعہدی غیرنا
کافر خیانت کارتائیں کر عفو خطا ٹل جاوے　　ایہہ ہے احسان جو ہیں سن سعدی فقیر لکھی فرماوے
سعدی۔ عدو را باحسان گردن بہ بند　　کہ نتواں بریدن بہ تیغ و کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود　　نیاید دگر خبث ازو در وجود
وگر خواجہ با دشمناں نیک خوست　　بسے بر نیاید کہ گردند دوست
تے خلق احسان رسول اللہ صلعم کون بیان کر سکے　　وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ایہہ وصف جو ہین چنگے
جو صفتاں نال خدا دیاں رنگیا قدم بقا وچہ پایا　　مجاز و جود دوں بالکل کافی کوئی جس تک نہ آیا
وچہ صفت خلق دے مولوی رومی مثنوی وچہ لیایا　　مہمان کافر دے سنگ نبی دے جس کیونکر خلق کمایا
مثنوی مولانا روم۔ کافراں مہماں پیغمبر شدند　　وقت شام ایشاں بہ مسجد آمدند
گفت اے یاراں من قسمت کنید　　کہ شما پر از من و خوئے منید
ہر یکے یاراں یکے مہماں گزید　　درمیاں بد یک شکم زفت عنید
جسم ضخمی و زفت کس او را نبرد　　ماند در مسجد چو اندر جام دُرد
مصطفیٰ بردش چو واماند از ہمہ　　ہفت بز بد شیر دہ اندر رمہ
کہ مقیم خانہ بودندے بز آں　　بہر دوشیدن برائے وقت خواں
نان و آش و شیر آں ہر ہفت بز　　خورد آں بو قحط عوج ابن غز
جملہ اہل بیت خشم آور شدند　　کہ ہمہ در شیر بز طامع بدند
معدہ طبلی خوار ہمچوں طبل کرد　　قسم ہفدہ آدمی را او بخورد
وقت خفتن رفت و در حجرہ نشست　　پس کنیزک از غضب در را ببست
از بروں زنجیر در را در فگند　　کہ ازو بد خشمگین و دردمند
گبر را از نیم شب تا صبحدم　　بس تقاضا آمد و درد شکم
از فراش خویش سوئے در شتافت　　دست چوں بر در نہاد و بستہ یافت
در کشادن حیلہ کرد آں حیلہ ساز　　نوع نوع خود نشد آں بند باز
شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ　　ماندہ او حیراں بے درمان و دنگ
حیلہ کرد و بخواب اندر گزید　　خویشتن در خواب در ویرانہ دید

Marfat.com

زانکه ویرانه بُد اندر خاطرش شد بخواب اندر همانجا منظرش
خویش در ویرانه خالی چو دید او چناں محتاج اندر دم برید
گشت بیدار و چو دید آں جامه خواب پُر حدث دیوانه شد از اضطراب
ز اندرونِ او بر آمد صد خروش ازچنیں رسوائی بے خاک و پوش
گفت خوابم بدتر از بیداریم کارِ نیکم بدتر از بدکاریم
بانگ میزد واثبور و واثبور آنچناں که کافراں روز نشور
منتظرِ کے میشود ایں شب بسر تا بر آید از گشادن بانگ در
تاگریزد او چو تیرے از کماں تا نه بیند هیچکس اورا چناں
مصطفےؐ صبح آمد و در را گشاد صبح آں گمراه را او راه داد
جامه خوابش پر حدث را یک فضول قاصداں آورد در پیشِ رسولؐ
که چنیں کرد است مهمانت ببیں خنده زد آں رحمت للعالمین
که بیار آں مطهره اینجا به پیش تا بشویم جمله را از دست خویش
او بجد مے شست آں احداث را خاص زامرے حق نه از عملِ ریا
کز دلش مے گفت ایں را تو مشو که درایں جا هست حکمت تو بتو
کافرش را هیکلے بُد یادگار یاوه دید آں را بسے شد بیقرار
گفت آں حجره که شب جا داشتم هیکل آهن بے خبر بگذاشتم
گرچه شرمی بود شرمش حرص برد حرص اژدرهاست چیزی است خورد
از پئے هیکل شتاب اندر دوید در وثاقِ مصطفےؐ خوش را پدید
کاں ید الله آں حدث را هم بجود خوش همے شوید که دورش چشم بد
هیکلش از یاد رفت و شد پدید اندرو شورے گریباں را درید
میزد او دو دست بر روی و سر کله را میکوفت بر دیوار و در
آنچناں که خون از بینیش و سر شد رواں و مهر کرد آں مهترش
چوں بجد بیهوش اهلے شد پلید مصطفےؐ اَستش در کنارِ خود کشید
ساکنش کرد و بسے بنواختش دیده اش بگشاد و اشناختش
آسپید بر [illegible] آمد در سخن که شنید حق شهارت عرضه [illegible]

| | |
|---|---|
| گشت مومن گفت اورا مصطفیٰ | کاش شب ہم باشی تو مہمان مرا |
| گفت واللہ ما ابد حنیف توام | ہر کجا باشم و ہر جا کہ روم |
| یا رسول اللہ رسالت را تمام | تو نمودی ہمچو شمع بے غمام |
| نہ فقط یہودوں عہد لیا بل کنوں نصاریٰ نالے | جویں اگلیاں آتیا نوں چا ایہی اوس عہدوں ولے کر گیا |

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ
قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ
وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور ان لوگوں کہ کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں لیا ہمنے قول اونکا پس بھول گئے حصہ او چیز سے کہ نصیحت دیئے
گئے تھے اوسکی پس لگا دی ہمنے درمیان اونکے دشمنی اور بغض دن قیامت تک۔ اور البتہ خبردار کریگا اونکو اللہ
ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے۔ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے
واسطے تمہارے بہت او چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب میں سے اور درگذر کرتا ہے بہت سے۔ تحقیق آئی
تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنیوالی ہدایت کرتا ہے ساتھ اوسکے اللہ اوس شخص کو
کہ پیروی کرتا ہے رضامندی اوسکی کی راہیں سلامتی کی اور نکالتا ہے اونکو اندھیروں سے طرف روشنی کی ساتھ
حکم اپنے کے اور ہدایت کرتا ہے اونکو طرف راہ سیدھی کی

| | |
|---|---|
| بھی اونہاں نصاریٰ ایسا عہد لیا جو اگے ایہیں نصارے | پھر بھول گئے خود حظ جو دتے گئے نصیحت سارے |

له عطف اسکا اوپر پچھلی آیت کے ہے یعنی تعلق رکھتا ساتھ پچھلی کے ۱۲ جامع البیان عفی عنہ

Marfat.com

پھر تساں اونہاں وچ ویر عداوت[1] ڈالیا قیامت تائیں
اے اہل کتاب تساں نوں آیا ٹھیک رسول اساندا
اجے کرو اہت متفا[2] تساں پاک آیا ٹھیک تساہاں
جو تابع رب رضا ہیں اوسنوں راہ سلامت پاندا
تے کرے ہدایت راہ سدھے ول اوہ محبوب ہمارا
جو حکم انجیل من اتے شاہ رسل وی کرن صداقت
ابن مبارک احمد[3] دو ویں بن مسعود وں[4] لیائے
جا اصل اصول اپنے تے رہی نہ قوم نصاریٰ والی
جو ہی جھگڑیاں پار دیں آپس وچ اہین لڑ موئے
بھی[5] مسئلہ رجم تو ہی فضائل جو تساں جان چھپائے
جو منکر سو یا جھوٹ بس اوہ قرآن[6] جھوٹھائے
اے اہل تورات انجیل آیا تساں ول محبوب[7] ہمارا
جو طلب رضا تسلیم کرے تس جنت راہ دکھاوے
ہدایت سدھے راہ ول کردا اوہ **سراج منیرا**
اے اہل کتاب راہ خلاصی ہے منظور تساہاں

تے کرسی رب جب خبر تنہاں جو کردے عمل بُرائیں
کتاباں تھیں جو تسیں چھپاندے تس ظاہر فرماندا
رب تھیں نور کتاب ظاہر جس نال پاوے تساں راہاں
کڈھ اندھیریوں حکم خدا سنگ چانن طرف لیجاندا
عہد نصاریاں وچ انجیل جو نا کیہا ان اسکارا
پھر بھل گئی تصدیق نبی توحید بھی سنگ حماقت
ہیں کلاں گمان جو بنڈ نال گناہاں علم بھولائے
تا آپس وچ اونہاں آخر تک تساں سخت عداوت ڈالی
تے ہک دوجے فرقے دے دشمن آپس وچ ہوئے
جو وچ کتاب تساڈی دے اوہ کجھے ظاہر آئے
اوس کفر کمایا نسائی حاکم ابن عباسوں لیائے
جو فخر دو عالم احسن مخلوقوں عظمت والا بھارا
تمام جہاں سنگ علم اپنے دے سوا پاک لکھائے
کڈھ اندھیر ظلمت والے کردا نہیں عقل چنگیا
تا جھلکن دل جو کفر دل پاوے دینی راہاں

ابن جریر ابن ابی حاتم ۱۲ ابن جریر ۱۲

[1] یعنی نصاریٰ کے جسقدر فرقے ہیں وہ سب ایکدوسرے کے دشمن ہیں اور وہ قیامت تک آپس میں دشمن ہی رہینگے۔ اور دوسرے قولوں سے یہ قول بہت ہی ثابت تر ہے۔ کذا فی الخلاصۃ اور انکے عداوت میں اخیر تک رہنے سے یہ مراد ہے کہ جب تک نصاریٰ کا وجود رہیگا مخالفت بھی رہیگی ورنہ بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام عیسائی نیست و نابود ہو جائینگے پھر آخر تک کہنا کس طرح صادق آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابلیس کے حق میں فرمایا اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی تجھپر میری لعنت ہے دن جزا تک پس اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قیامت کے بعد شیطان کا وجود نہ رہیگا بلکہ یہ مراد ہے کہ جب تک اس چیز کا وجود باقی ہے تب تک اوسپر لعنت بھی باقی ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے اسکے لئے تو قیامت ہی آجاتی ہے۔ پس جب نصاریٰ کا وجود بعد نزول مسیح علیہ السلام نہ رہیگا تو عداوت کا وجود بھی نابود ہو جائیگا اور یہ جو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے تمام عیسائی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیگے۔ آگے یہ بحث اپنی جگہ پر آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ احلوانی ۱۲ [2] جیسا کہ آیت رجم کی یعنی زانی کو سنگسار کرنا توریت میں خدا کا حکم تھا اوسکو انہوں نے بدل دیا تھا اور اسکے عوض میں منہ کالا کرنا اور گدھے پر سوار کرنا لکھ دیا تھا یہ کس لئے کیا اپنے سرداروں کی خوشامد کی خاطر کیا باوجود اس بات کے کہ ایک مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی پیش ہوا حضور نے رجم کا حکم دیا جیسا کہ انکی کتاب میں تھا پس حضور کا حکم سنکر تعامل شرح انکار کیا تو حضور نے انکو لازم کرنے کے لئے اپنی توریت نکالی تو انکے عالم نے اس آیت رجم کو پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھ کے نیچے دبا لیا اور سیاق سباق کی عبارت کو پڑھ دیا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ حضور اوسنے وہ آیت ہاتھ کے نیچے دبا رکھی ہے۔ جب ہاتھ اٹھایا تو شرمندہ ہو پھر زانی اور زانیہ کو رجم کروا دیا گیا اور یہ قصہ پیچھے بھی ذکر ہو چکا ہے اسی طرح لازمی ہے بھی سیاق سباق کی عبارت کو کتاب کر۔

## نعت شریف سید الرسل و ہادی السبل حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری ذات گرامی صاحب معراج والے
مجھے اُم گیسوؤں میں اپنے پھنسالے

فدا آپ پر کر چکا جان و دل ہوں
میری راہنمائی ہے تیرے حوالے

نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے
کہاں ہے تو اے زلف خمدار والے

تڑپتا ہے دل اور بھر آتی ہیں آنکھیں
کبھی تو دکھا مکھڑا نازوں کے پالے

تو بیمار اپنے کی لے خبر آکر
سوا آپ کے کس سے عاجز دوا لے

جو مارا ہوا ہو گئے تیرے ہجر کا
دوا آپ کے کون اوسکو سنبھالے

میں بحر گناہوں میں ڈوبا ہوں جاتا
پکڑ ہاتھ سے اپنا مجرم بچالے

میرے مولا مُردوں سے بدتر ہوا ہوں
تو رحمت سے اپنی جلالے جلالے

شفاعت کرے جبکہ تو روز محشر
اس اخفر کا بھی نام اونمیں لکھالے

چاہیں آپکے ساتھ جنت میں جب لوگ
تو مضطر کو بھی ساتھ اُنکے ملالے

ہیں بیگانے اور خویش دشمن بنے سب
مگر تو تو اپنا ہی اپنا بنالے

شب و روز فرقت میں ہوں بس تڑپتا
کرم ہو جو قدموں سے اپنے لگالے

اگر آپ تشریف لائیں بحضرت
تو روضہ پہ اپنے ہی جلدی بلالے

تو بخشش اپنے حلوائی کی سب خطائیں
دو آنکھوں پہ پائے مبارک لگالے

تیرا چھوڑ در پھر کدھر نظر والے
یہ تیرا گدا اے جہاں سے نرالے

نہ تیری رضا کا ہوا کام کوئی
تو رحمت سے لے میرے آقا بچالے

فرقے تن نصارٰے آپس وچ مخالف بھارے
ہک نسطوریہ اوہ عیسیٰ تائیں رب کہن جرّارے

تے دوجا فرقہ ملکانیہ تن خدا بتلاون
ہک اللہ ہک عیسیٰ تے ہک مریم نال رلاون

تریجا فرقہ یعقوبیہ اوہ عیسیٰ رب شمارن
نہ ذبح حلال اونہاندی بجاوں بہ نام پکارن

نہ عمل کتاب کماندے ریتاں نہ ترک بجاندے
نہ ذبح اونہاندی جائز ایہن اہل الحق فرماندے

مثنوی در نعت ذات او را کسیکہ کو
تا در آید در تصور مثل او

گر بغایت نیک و ور بد گفتہ اند
ہرچہ زو گفتند از خود گفتہ اند

تو مکن چندیں قیاس ای حق شناس
زانچہ ناید ذات بیچوں در قیاس

جاں توحیدوں محجوب تسیں تے محکم دعوی توڑے
تے عالم رسولوں بعد ہوکے روز قیامت تائیں
جو عمل کیتے نے مرشوقیت اوہناں رب معلوم کراوے
جاں آیا تساں ول جینوں عیوں چاہندے آئی
تفصیلاں تساں چاریاں تسیں وچہ سلوک جو کردے
رضا ربی جس جا ہے پہنچیا اوہ کوچے ولڑدے
نفسانی اغراض سکوت اتے خطرات شیطانوں
تے سدھے راہ عرفان والے تساں ٹھیک اُٹھ ایہ کیجا

تاں بغض عداوت آخر تک اساں نج تساں کر چھوڑے
اوہ وحدانیت والا نور جو کرے ظہور اتھائیں
جاں شکلاں پیریاں عمل وسن پر گھاٹا نظری آوے
پھر لوکاں ہن تیاں خو نفسا نج اسکے شان چھپاوے
پھر آیا نور رضا تسیں تاں بھی وچہ اندھیر وڑدے
تے باہجہ اطاعت شاہ رسل راہ بند خدا اپڑدے
ہو ظلماتوں کڈھ نور رضا تسلیم دسے ایقانوں
وچہ روح بیان انفس روح معانی لکھن اشارہ مرد ا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا کہیں کون اختیار رکھتا ہے سوا اللہ کے
کچھ اگر چاہے یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اوسکی کو اور ان لوگوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں سارے اور
واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ انکے درمیان ہے پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

پیدا کرے جو چاہے ہر شے تے رب قدرت آئی
کافر ٹھیک ہوئے جنہاں عیسیٰ تائیں رب بنایا
جے چاہے رب عیسیٰ بھی ماں مریم اسدی تائیں
تاکوئی رب نوں روکن والا ہے کوئی وسیائے
تے ہے اللہ کارن شاہی دھرتے آسماناں
چا ایہ گل اوہناں الالئی فرقہ یعقوبی اسدے تے
اوہ ایہ گل کہن آہبت جو عیسیٰ وچہ رب اتریا عشق
پھر کہیا زمین آسمان تے جو شے وچہ انہاندی آئی
پیدا کرے جو چاہے اوس کوئی ہٹکن ہار نہ آیا

نصاریٰ نجرانیاں حق آیت ابن عباس الائی
کہہ اختیار خدا تھیں کس نے چیز کسے وا پایا
جو زمین اُتے جو بندے سب نوں مارے اللہ سائیں
جے نہیں تا پھر وچہ خالق مخلوق مساوکھیائے
تے جو وچہ زمین آسماناں سارا ملک رباناں
جو ثابت کران الوہیت اوہ حق مریم دے کہتے
پار روں اس اعتقاد کفر دے حکم اوہناں نوں بھیجن
اوہ ملک محض اوہی جسو چہ عیسیٰ بھی ہے تسدی ناتی
جیں آدم نوں بن باپوں عیسیٰ مریم شکموں جایا

اوس ہر شے اوپر قدرت عجزوں کل خلقت اقراری
مثنوی۔ دامن او گیر اے یار دلیر
نے چو عیسیٰ سوئے گردوں بر شود
رب الاعلےٰ ہست در دانِ مہاں
عبادہ بن صامت تھیں حضرت شاہ رسل فرمایا
نہ اوسدا کوئی شریک محمدؐ بندہ رب غفاری
بھی کلمہ اوس جو مریم و لے ڈالیا روح آتس نالے
رب جنت وچہ وساؤ جد ایہ چیزاں سبہ منایاں
ہکدن بیت مقدس وچہ سن جمع ہوئے اسرائی
جو او نہاں تے خود عمل کراں بھی عمل تساں فرماواں
جو کسے غلام خریدیا ہووے بھاری قیمت راہوں
پھر اوہ جیہیے غلام کیا کوئی راضی ہووے فساؤ ا
پس تسیں کرو شریک خالق سنگ کسیتی تا ئیں
دو دن جا پڑھو نماز جدن چیت ہور طرف نہ لاؤ
دیویں ہور تراے چیزاں روح البیان لیایا
جو جد لگ ہر طرفوں فارغ نظر نہ غیخ تکاوے
ابن عباسوں ابن کثیر روایت نقل لیایا
داخل وچہ اسلام ہو وواتی کر ہو خوف الہوں
جو بیٹے اسیں خدا دے نالے دوست ربدے سارے

خلق تا ئیں کیا طاقت بیدا یں کماحقہ وچ دم ماری
کو منزہ ہست از بالا و زیر
نے چو قاروں در زمین اندر رود
رب او دیتا در خور آں ابلہاں
جس بھری شہادت جو ہن خالق کوئی معبود نہ آیا
بھی عیسیٰ بندہ ربدا اسدے رسولِ خداجیا سی
ہور بھری شہادت جنت دوزخ حق دو ویں برحا
بھاویں کیہو جیہاں ہور اوس کیتیاں ہون کمایاں
تنہاں عیسیٰ کیہا پچاں گلاں سنگ وحی دے آئی
بیہے شریک کرن خدا سنگ شل او سدی بھاواں
پھر حکم نہ منے مالک والی غیراں جھکے گنا ہواں
ایویں رب تساں پیدا کر کے دتا رزق کشادا
الک چھڈو غیراں نوں جھکیاں تہ کرنا ما ئیں
چیت ہور طرف لگایاں جو دی ہدی تو جیخت دو
وچ حضور جو شیخ اپنے نس چا ہو چیت لگایا
تدلگ فیض تو جیہ لکھی سخوں منبعہ آدے
حضو نبی کجہ سخن یہوداں کیتے بہی
تاکہیا یہو نہ اساں ڈراون دوزخ دی بھاہوں
تاوچہ رد او نہاندے اگلی آیت رب اتاری

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ
بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

له مثنوی شریف ذکر حق کن بانگ غولاں را بسوز چشم نرگس را ازیں کرکس بدوز ذکر حق پاک است چوں پاکی رسید [illegible]
[illegible] می گریزد ضدہا از ضدہا شب گریزد چوں بر افروزد ضیا چوں در آید نام پاک اندر دہاں نے پلیدی ماند و نے اندہاں
فطیر ذکر مولا کن تو از قلب سلیم [illegible] خلوت در انجمن داری [illegible] مثنوی [illegible] عالم [illegible]
ذکر چوں مخفی بکن در ہر زماں [illegible] اے فلاں [illegible] ۱۲

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے اللہ کے ہیں اور پیارے ہیں اوسکے کہہ پس کیوں عذاب کرتا ہے تمکو ساتھ گناہوں تمہارے کے بلکہ تم آدمی ہو او سچیز سے کہ پیدا کیا ہے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اور طرف اوسکی ہے پھر جانا

کہیا یہود نصاریٰ ہاں اسیں رب دے پتر تمامی
کہہ پھر کیوں عذاب کرے تساں اللہ بدیاں راہوں
او بخشے جنوں چاہے تے عذاب کرے جس تائیں
ہے طرف اللہ دی مڑنا آخر عملاں ملن جزائیں
ایہ[1] اہل کتاب اعتقاد آہا جویں وچہ مدارک لیایا
رب رد کیتا اونہاں کہہ محبوبا اہل کتاب بلائیں
تے بنیا نتائیں کیہڑا دستو آپ ہلاک کریندا
تے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ بھی آکھ سناؤ
جو دعوے سچ ہندا تساں بنا وچ عذاب نہ پاندے
بصری سنوں وچہ کتاب الزہد احمد فرمیندے
ہر دنیا وچہ کدیں مصیبت اوس بندیوں پائے
گناہاں بدلے آکھیا نہ جہ سخت عذاب اٹھائے
بلکہ تسیں بھی سار بندے پیدا کیتا اونہاں دی
شرع نبی دیوں ہون مخالف اللہ مول نہ بھاوے
ہے بےشکل انساناں ہکو جیہی فرق نہ جاپے شکلوں
سعدی۔ رہ راست باید نہ بالائے راست

تالے اوسدے دوست ہاں اسیں و لغیں قول گرامی
بلکہ تسیں سب بندے کنوں پیدایش خلق اکھوں
ہے ملک خدا دا زمین آسمان تے جو اونہاں وچہ اشیائیں
کہن مسیح مار ہور زندہ کردا مردیاں تائیں
بنیا نوح الوہیت دا دعوےٰ کردے پایا
جے بیٹے ربدے آہے تاکیوں فوت ہو ہر جائیں
تے بدل گناہاں باندر سو نہ اللہ تساں بنیندا
جو اگے سانوں سا ڑے گا ں کجھ دن ٹھیک الاؤ
ایہ وچہ مواہب نالے ہور مفسر ہن فرماندے
جو نبی کہیا محبوب سبھ کنوں رب علیٰ اب نہ دیوے
تے وچہ مدارک تساں ڈیریاں خسف مسخ جو پائے
تے تسیں جے اونہاں جیہے پھر کیوں کچھ کوڑ الائے
جویں نیکی بدی اونہاں سر تیرے او ہو چال تساں دی
بل دوست رکھتی تنہاں جو نہ حکم نبی دے بھاوے
ہے فرق علم تے عمل خدا دا قرب ڈھونڈن وچہ نقلوں
کہ کار فرہم از روئے صورت چو راست

[1] اس جگہ پر مفسر نے چار قسم کی تاویلیں بیان کی ہیں پہلی یہ جو اسیں مضاف مقدرہے۔ یعنی نحن ابناء رسل اللہ رسل مضاف اللہ مضاف الیہ یعنی ہم فرزند ہیں رسولوں کے بیٹے ہیں جو بنی اسرائیل کے بیشمار پیغمبر گذرے ہیں پس یہود اور نصاریٰ کی یہ غرض تھی کہ ہمارا باپ دادا نکو نحوذ صلی اللہ مثال انکی یہ ہے جیسا کہ پنجابی میں کہاوت ہے ''شکل چڑیاں دی ائے دماغ پریاں دا۔'' دوسرا قول لفظ ابن کا نہایت شفقت اور محبت کے سبب بولا جاتا ہے جس طرح فرزند کو لطف سے بھی نامزد کیا جاتا ہو یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی مقرب اور پیارے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کہتے تھے ہم وہ ہیں جو درمیان ہمارے خدا کے بیٹے گذرے ہیں۔ مثلاً عیسیٰ بیٹا اللہ کا اور عزیر بھی اور چوتھا قول ابن کثیر نے اپنے قیاس کی بنا پر روایت کی ہے وہ اسکے شان نزول میں مذکور ہو گئی ہے۔ پس بہرحال انکا مغرور ہونا ثابت ہو گیا ۱۲

Marfat.com

وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ

[illegible] خوشخبری [illegible] خوشخبری دینے والا [illegible]

له امام جلال الدین سیوطی رح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ [illegible]
کا فاصلہ ہے لیکن بیچ میں اتنی مدت میں کے پیغمبر [illegible]
نبی دوسری نسل سے ہوئے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد [illegible]
[illegible] سال [illegible] گذرے اور [illegible]
[illegible] قمری ہجری ہے [illegible] پانچسو [illegible] سال کا فرق [illegible]
اور قمری میں فرق پڑگیا [illegible]
ایسی [illegible]
[illegible] باقی ہے جو کبھی تغیر و تبدل ہونے والا نہیں [illegible]
[illegible] ہیں جو اس دین متین قرآن مبین کی طرف [illegible]
دین اسلام کی حجت سے [illegible] نہیں [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

نہ کھو جو کوئی بشیر نذیر نہ نبی اسے نول آیا
اللہ ہر شے اوتے قادر چاہے جدوں نداہاں
ابن عباس یہوداں ئیں ہکدن آکھیا یاراں
تسیں پہلی بعثت اوسدیوں او سدے گردیو صفت عیاں
واہب تے رافع کہیا جو اسیں تساں نوں سدے آہے
تا پچھ رو او ہنانے اللہ آیت ایہہ اوتاری
نہ حجت رہی او ہنا نی کہن جو مکن بعد رسولاں
ہن ویکھو وچہ کالیاں راتاں ماہ انور چڑھ آئیا
جے راہ چلو وچ نور قمر دے پہنچو وصل ٹکانے
فقیر مصنف منحرف گشتند چوں اہل کتاب
چوں نہ عہد خویش را کردند یاد
کہیا جبیر آہے اسیں ہکدینہ پاس رسول الٰہی
جو نہیں کوئی معبود خدا بن اوہ ہک بانجہ شریکوں
اساں آہو کہیا تا فرمایا خوش ہو اس محکم پھڑ لو

پس ٹھیک بشیر نذیر تساں ہی ختم رسالت پایا
خلقت نیک کرے ہو جیہڑے تن نبی دیاں اثار
ڈرو اللہ تھیں جانو جو اوہ نبی اللہ اظہاراں
پھرن کیا نبی جو صفتاں کس تن عوثے رو گرداتوں
موسیٰ بعد کتاب نہ نبی بشیر نذیر ہو یائے
ایہہ خازن ویچہ محی السنہ صوفی نقل گذاری
نہ اساں رسول بشیر نذیر خداں تھیں ہوئے نزولاں
جس کل اندھیر گوا کے ہر ہر پاسے چانن لایا
جو اس چن دی روشنائیوں ٹھاہ او وچ بعد یا نے
از رسول اللہ و قرآں خوش خطاب
تا شرر در خرمن شاں حق فتاد
فرمایونے کیا تسیں اسپر دیندی نہیں گواہی
ہیں ہاں رسول خدا اوتے قرآن اللہ تھیں ٹھیکوں
پھر تسیں ہلاک ہو سو بعد اس تاں گمراہ ہو مر لو

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ
ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ
يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

لہ کتاب روح المعانی اور مواہب وغیرہ میں لکھا ہے حرف اذ جو ظرف ہے تعلق اسکا ہے ساتھ فعل محذوف کے واذکر اذ قال یعنی یاد کرو جب کہا موسیٰ نے اور یہ خطاب حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور علیکم متعلق فعل محذوف کے اور ظرف متعلق ہے جار مجرور کے ۱۲ روح المعانی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ
اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ
عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع

اور جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت کئے بیچ تمہارے پیغمبر اور کیا تمکو بادشاہ اور دیا تمکو جو کچھ کہ نہ دیا کسیکو عالموں سے۔ اے قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمہارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنی کے پس پلٹ جاؤ تم ٹوٹا پانیوالے کہا انہوں نے اے موسیٰ تحقیق بیچ اس کے قوم ہے سرکش اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اس میں یہانتک کہ نکل جاویں وہ اس میں سے پس اگر نکل جاویں اوس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہیں کہا دو مردوں نے ان لوگوں سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر انکے داخل ہو تم اوپر انکے دروازے میں پس جب داخل ہوگے تم اسمیں پس تحقیق تم غالب ہو۔ اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے۔ کہا انہوں نے اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز داخل نہ ہونگے اوسمیں کبھی جب تلک ہیں وہ اسمیں پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم دونو تحقیق ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں۔ کہا موسیٰ نے اے رب میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر جان اپنی کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان قوم فاسقوں کے کہا پس تحقیق وہ زمین حرام کیگئی ہے اوپر اونکے چالیس برس سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقوں کے

پچھے ذکر تردید موسیٰ وا قصہ۔ رب اوتارے
جاں موسیٰ آکھیا قوم اپنی نوں یاد کرو رب نعمت
تے وتا تساں جو ناہ لیا کسے ہرگز وچ جہاناں
تے وہ مرجاؤ گے نال پر پس مڑیو اہل دیاناں
اسیں ہرگز نوں اتھے جد لگ اوہ نہ ہوون باہر
کہیا دو شخصاں اوہناں تھیں جو آہے ڈرو جباروں
پس جاں داخل ہوو اسنوں غلبہ ہووے تساں

جے پہلے سمجھ نہ آئی تاں ہن سمجھن خوب ہتھیارے
جاں وچہ تساں دے پیغمبر بھی شاہ کیتی رحمت
اے قوم وڑو وچ پاک زمین جو کارن تساں دیاناں
کہندے اے موسیٰ وچہ اسدے وسدے صاحب تاناں
پس جے نکل نجن اودا و تہاں اسیں وڑساں ظاہر
ہے نعمت رب اونہاں تے داخل وچ ہوون ہتھیاراں
تے رب تے کرو توکل جے مومن اہل اصلاحاں

کہندے ای موسیٰ اسیں ہر گز اُساں بوہیوں نال ہیں
پس دونویں لڑو اوہناں سنگ اسیں اِتھے بیٹھن والے
پر جان اپنی وا مالک ہیں بھی مالک اپنے بھائی
کہیا مدت چالی سال کیتا اساں ٹھیک حرام تناہاں
واذقال موسیٰ شروع کلام اتھ جملہ نواں بتایا
جو رب دے ہوئے انعام تساں پر شکر بجا ہو سارے
یعنی موسیٰ تے ہارون ہو رُت یعقوب تمامی
یا موسیٰ بعد جو وچہ اسرایاں رہی نبوت جاری
وجعلکم ملوکا جعل فیکم تے عطف ایہا ئی
ابی سعید خدری تھیں حضرت شاہ رسل فرماندا
زید بن اسلم تخریج ابی حاتم تھیں پھر خادم تے گھر رکھدا جہڑا
تے دتا تساں جو کسے نہ پایا وچوں اہل جہاناں
تے سنگوں بارہ چشمے من سلوی ہور بہت نعیماں
داخل ہو و پاک زمیں نوں وچہ دمشق شہر دے
بن زید تے ابن عباس سنے ایہہ بیت مقدس کہندے
معاذ جبل نے کہیا جو سنہ عریش فرات مصر دے
جو ہوندے رہے نبی انہیں جا ئیں ایہہ سمجھ مراداں
یا تھکھوں شحطوں پاک یا کنوں گناہاں پاک کراؤ جا ئیں
رب کہیا خلیل تائیں چڑھ او پر کوہ لبنان بیلے

جدلگ اوہ وچ اسدے توں لڑتے تیرا رب سائیں
تاں موسیٰ کہیا نہ مالک ہاں میں ای معبود کمالے
پس ساڈے تے وچہ بریاں رہا گھت فراق جدائی
پھرن حیران زمیں تے تاہ کھاہ غم او پر بدراہاں
پچھے عہدوں دی ناہ ایفا جس تنھاں کمایا
جا لی موسیٰ بعد تساں نوں ہوندے رہے رسول سوہائے
یا شخص جو جھنے موسیٰ نے جہت میقات گرامی
وچ روح المعانی کل دلائل نال خدا دی یاری
جس خادم تے گھوڑے تین ہوندے شاہ گنیندا تس بھائی
جس ہوندی نال اسواری خادم صلی شاہ کہاندا
اوہ اسرایاں وچ شاہ کہاندا کیتا نبی نکھیڑا
جو دریا چیر یا دشمن ڈوبیا چھائو سر ابر عیاناں
عالمین نہ خاص نال اوہناں بلکہ مراد عمیماں
بھی فلسطین اتے اُردن نال حدیث روایت کردے
مجاہد طور زمین کہے سب وچہ معانی وہندے
مقدس کہیا جو شرکوں پاک آیاں ایہہ جا ئیں جتھے
جو غلبہ دشمن تے آیا توں اوس مقام دیاں داں
لکھیا لوح محفوظ اندر رب ایہہ تساں مسکن آہیں
جتھوں تیک لفظ ترددجا و مالک تیرے اوہ سارے

ابن جریر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس ۔ جلالین ۱۲

۱؎ ابن جریر نے قتادہ سے یہ روایت کی ہے۔ درمنثور ۱۲ ۲؎ ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت کی ہے اور اسی طرح روایت کی عبد الرزاق نے ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ درمنثور ۱۲ ۳؎ روایت کی ابن جریر نے ساتھ طریقے مجاہد کے اور اسی طرح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درمنثور اور تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ جب وقت بنی اسرائیل قبطیوں کے غلام تھے پس جب چھوٹ گئے ان سے تب اس خلاصی پانے کو بادشاہی کے ساتھ تعبیر کیا گیا یہ بھی ہو سکتا ہے مگر فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے قبضے میں ملک آیا اور بادشاہ ہو گئے یا وہ طریقے پر انبیا علیہم السلام کے نہ چلتے تھے جو کہ اُنکے ملک میں بادشاہ نہ تھے روح المعانی ۱۲ ۴؎ العالمین میں جو الف لام ہے وہ عہد کا ہے جس سے تمام زمانے قیامت تک مراد نہیں ہو سکتے اس سبب سے انکو اُمت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر فضیلت نہیں ہے جیسا کہ اس امت مرحومہ کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کنتم خیر امۃ یعنی تم بہتر امت ہو اس آیت کی تفسیر بعد میں آ

بھی اولاد تیری دے قبضے ہوون اوہ ملک تمامی
گناہاں دے تے ہو عہد بھنن سنگ دیوں ہوناہیں
تاکہندا اے موسیٰ اتھے قوم زور آور رہندی پائے
اونہاں لمی قد بہادر شکل اونہاں کوئی قوم نہ آہی
ابن جریر تے ابن ابی حاتم ابن عباس سوں لیائے
بھی باراں اونہاں سنگ ٹُرے جاں پہنچے شہر کنارے
اونہاں جا کے ڈٹھے قمعقی اونہاں مع ٹُرن بہت مارے
تاپہنچو باغوں لیائے ویکھے قد ماں کھوج وسایا
پھر اُسنوں سنگ میوہ ظالم خود آستینے پاندا
تا شاہ آکھیا انساں ویکھیا ساڈا کم حوال جو سارا
تا موسیٰ پاس آئے جو ڈٹھا سارا حال سنایا
تے آکھیوس منوں نام نہ میرا کریں کتے اظہاری
پر یوشع بن نون تے کالب دوہاں راز چھپایا
پر یوشع بن نون اگی یوقنا بن افراثیم ابراراں
تاکہندی قوم موسیٰ دی جد آگے ایں اوہ لوک اتھا ہیں
کہیا اونہاں دو شخصاں جیہڑے آہے ڈری آکھو ل
کہیا ابن کثیر عمالقہ تھیں اوہ دو ایمان لیائے
اونہاں کہیا لنگھو دروازیوں اوہ پرویریاں غالب ہو
وچہ اس کم کرو توکل رب تے جے ہو اہل ایماناں
نہ اسرائیلاں کجھ سنیاں دتا صاف جواب بلائیں
شاہ رسل دے یار ہدر وچہ لڑی کویں دل جانوں
عرض کیتی مقدار نہ ہاں اسیں اصحاب مثل اسرائیلاں
اسیں حاضر ہاں جو حکم ہووے اوس کنوں نہ قدم ہٹائیے

تے سنگ قتادہ کہیں گھٹ و شتا فرض ہویا اونہاں تامی
جے وڑیوں پھر سوتاں تساں گھاٹا دو جگ اتھے او تھاہیں
اوہ قوم عمالقہ عادیاں وچوں بچے رہے جو آئے
کو پہ کے اونہاں دی چھاویں شتر سہہ کجھ بھائی
جاں موسیٰ طرف جباراں باراں اوہ سردار چلائے
نقیباں موسیٰ گھلیا خبر جیت ول قوم جبارے
ڈر کے باغ دے جاں آیا اک باغ اتھے پیارے
اُس کھوج دبایا قوم موسیٰ ولوں شخص نظر کر آیا
جا وچہ شہر استینوں اپنی اگے جھاڑ سٹاندا
جا اپنی حاجت نوں چا خوب کرو آشکارا
سن موسیٰ کہیا چھپاؤ شخص کہ سب توں انہاں سنایا
تا ہوئی بولی لشکر وچہ ایہہ خبر گئی کھنڈ ساری
قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ
موسیٰ تے ہارون اونہاں نے ٹریا طرف جباراں
تدا اسیں نہ داخل ہوساں ہرگز او نہیں جا ہیں
اوہ یوشع تے کالب جنہاں گندیا ذکر صحاویں
یا اسرائیلاں تھیں آہی جنہاں انعام خدا دے
جاں تساں قدم اُٹھایا سب تساں دے ہو
جے پیغمبر دی گل نہ منی پھر کویں موسیٰ تساں
جو توں اتے رب جاؤ دویں تے جباراں اسیں اُٹھا
کافر اکثر اساں ایہہ اندک سب ساڈوں
جو پیغمبر نوں اوہناں توڑ جواب آکھیا یاں
تا حضرت دعا کیتی ایہہ ٹُرگئے اوہ خلافت پائیے

ل تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے جو قتادہ نے ابن جریر سے نقل کی ہے عوج بن عنق کا قصہ کئی طرح سے بیان کیا ہے ... صحت کا کوئی بھی اصل نہیں ... ایک جزء اصلو انی ابن جریر و ابن ابی حاتم نے قتادہ ... قالوا یاموسیٰ ان فیہا قوما جبارین کے متعلق ... روایت کی ہے ...

شعر: من نہ آنم کہ سر از بند وفا بر دارم | گرچہ سازند جدا چوں قلم بند از بند

تاں شیخ موسیٰ آکھیا جاں اپنی دا مالک میں سایاں
پس وچہ ساڈے تے بدکاراں کر دیہہ فرق جدائی
تاں رب جبار کہیا ہن ہوئی ایہہ مغضوب تمامی
پھیر حیران رہن توں ایہناں اوپر تاں غم کھائیں
سن تعلیمی آکھیا چھ لکھ لشکر آہا موسیٰ والا
دن سارا ٹردے رہن نہ ہٹیں ہوون رجے جس جائیں
تاں او گنہاراں نوں کھیاوے حق کرن امداد دعائیں
جو کھاونے من سلویٰ رب گھلے راتیں چانن لاوے
چھاؤں کیسے سر تے اُن نوں چھت سقف نہ آہی
جاں پیدا بال ہوے اوتن اوسدے جامے ہومے نالے
سبھی ہوئی نافرمان جنگل وچہ موئے سارے
یوشع تے ہور کالب بھی اولاد جو سی بدکاراں
یوشع نوں سردار بنا کے لایا لشکر مہرے
اونہاں چھ ماہ گھیرا رکھیا اوڑک بھج کن جا کڑنائیں
ڈگ پئی دیوار شہر دی مومن ٹرے تمامی
اک کافر دی گردن تے سل جیہی جو گردن لاہن
سی نزدیک جو سورج ڈبے رات شبنے دی آوے
شیخ سورج نوں آکھیا ہن توں بھی وچہ اطاعت سائیں
رب اسرائیلاں فر شام ولایت بخشی مدت شاہی
جاں ہک سو چھبی عمر یوشع دی فوت ہویا اوہ پیارا

بھی اپنے ہارون بھائی دا میں اختیار تہایاں
مخالفت انہاں تھیں ہوئے اسلوں بھی پڑ آہی
چالی سال اس جنگلوں نکلن انہاں حرام وداعی
جو ایہہ بدکار اساڈے حکموں جانڈ پرے پرائیں
وچہ چھ فرسنگ میدان جو آہا تیتی نام کہالا
موسیٰ ہارون یوشع کالب بھی سن سنگ قوم تداہول
تاں جو برکت نیکاں ہارون ہوئیاں اونہاں عطائیں
ہک نوری تھم جو دکیو وانگوں بلد انظری آوے
وقت پیاس پتھر وچوں چشمہ جاری ساہی
ودھی جوہیں مولود لباس ودہی اوس نال بچالے
نیہہ سالاں تہہیں اوپر نہ کوئی رہیا کھپے نکارے
موسیٰ تے ہارون اونہاں توں ٹریا طرف پہاڑاں
سنگ ہمراہ تابوت اُرچا اوپر پائے گھیرے
جبلا نوں چہ پئی ٹھہر قتلی جنگ بخش پئی بلائیں
نسی فوج کفاراں ہوئی فتح نصیب گراہی
اونہاں اید جستے تاں روز جمعہ کر قتل فراغت پاہن
تاں یوشع دعا منگی تے سورج روشن رہیا شاہی
اتی اہیں بھی ہاں مطیعاں ہدایاں وچوں وچہ جائیں
پھر حضرت موسیٰ فوت عمر سو اوپر ویہاں آہی
افرا شیم جبل وچہ دبیا ورب ہارون سوہارا

۱ اس لئے کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ ع کی تابع تھے اسواسطے جو میں اوسکا بھی مالک ہوں پس معلوم ہوا کہ شیخ کو مالک اون مولی کہنا جائز ہے ۱۲ ۲ اسقدر طول اور عرض والے میدان جنگل میں وہ تب سے ہوئے تھے ۱۲ خلاصہ ۳ ساتویں مہینے کے پہلے ہفتہ کے شروع ہونے میں سے ۱۲ خا ۴ یوشع علیہ السلام نے دعا کی کہ جسوقت سبکے سب دشمن قتل ہو جائیں تو پھر سورج غروب ہو جائے۔ پس اسی طرح ہی ہوا ۱۲ ۵ بعض نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ و ہارون ع کے بعد جنگل میں فوت ہوئے تو بعد آپکے یوشع علیہ السلام نے ملک شام پر چڑھائی کرکے اوسکو فتح کیا ہے۔ اور صاحب خازن نے لکھا ہے کہ پہلا قول بہت صحیح ہے ۱۲

# قصہ وفات موسیٰ و ہارون علیہما السلام

وچہ خانن موسیٰ تھیں ہارون ہکسال وڈیرا آہا
نوں جبل فلانے پڑوسنوں کھڑ دوویں ہوئے راہی
بھی گھر ہک سوہنا ڈٹھیا وچہ دھریا تخت عجیب وسیایا
تاں عرض کیتی ہارون بیرا دل چاہے سوال اتھائیں
فرمایا سوں ہیں گھر والی نال سمبھالاں آپے
تا جد آوے اس گھر والا ساڈہ وہاں غصہ لیاوے
تا چڑھیا اُو تخت آسمانے گھر رکھ غائب تھیندے
کہندے سی ہارون اساں بھی توں اوس ہاریا بھاوے
جاں بہت اصرار کیتونے تا دو موسیٰ قفل گذارے
وکھائیں آسمان اُتھیں اوس ویکھا منا کرے
تے جاں وفات کلیم جو موسیٰ کم کسے نوں جانے
جو شل اسدی کوئی چیز موسیٰ نوں کدی سوال سنائی
موسیٰ آکھیا کسدی ایہ تسیں قبر عجیب بنائے
جو شان اجیہی والا بندہ میں کدی نظر نہ آیا
پر اللہ قبض کیتا تے ملکاں توں پر با اوس قبر نوں
یا ملک الموت موسیٰ ول لیایا سیب کہ جنت والا
نال دعا یوشع بن نون جو سورج رہیا ٹکانے
تے شاہ رسل نبی سی وہ وارا موڑیا شمس چھپاہاں
کہیا موسیٰ یاد کرائی قوم جاں آئو نبی تسانوں
بھی صفتاں نال عرفان دے وچہ ہو توڑ حال صفاؤں
پاشاہ آنا اوہو پوچھ کنوں غلامی والا جہاناں
تے ملیا تساں جو کسے نہ پایا ہے ہمعصر تمہارے
ای خوم توڑ تسیں ہک نزیں یعنی دل قلب صفائی

رب وحی کیتی موسیٰ ول جاہاں میں ہارون سدایا
ہک ہتھیں کھڑ جوا موچیہا اگے ڈٹھا ناہی
تے وچھیا خوب چھاؤں ملن ستے سنگ تے دل آیا
موسیٰ آکھیا سوں کہند آکھو والیؤں خوف کرامیں
عرض کیتی سنگ کیجئے توں بھی سوں اتھے خوف جاپے
جاں دوویں ستے فوت ہویا ہارون خلاف نہ الاوطے
تے موسیٰ آئے قوم وے اوہ اُلٹا طعن کریندے
فرمایا بھائی اپنے نوں کوئی بیوی کھپائے
تے رب تھیں دعا منگی تا اللہ تخت ہارون اتارے
پھر تخت اسمانی چڑھیا ایویں نقل علی تھیں پیڑے
راہ وچ ٹھے ملک اہن ہک سوہنی قبر بناندے
جو رونق سبزی تازی اسوچ اوہ بھی کدے نہ پائی
کہندے ہک پیارا رب دا اسن موسیٰ فرماندے
ملکاں پوچھیا تساں بہ چاہیں بنی آہو فرمایا
وہب منبہ دے پت کولوں لیایا ایس خبر ناں
جاں پہنچیا اوسنوں موسیٰ قبض ہوئی اس نے ڈمان
ایہہ عجب راہوں آہا وچہ خاندے نقل عیانے
ہک خندق دے دن ہوئی عصر جد رتیا شمس تداہاں
نالے شاہ تسانتھیں کیتی سنگ ملایت شاناں
یا تسیں شاہ وچہ لفظاں روشن طلعوت غیبی الہوں
تے جو کچھ وچ اونہانے اوتھیں ہوکے رو گرداناں
جو مکھ موسیٰ ڈیکھ دین تجلی نورانی چمک رہے
سنگ اوس استعداد جو لکھی کسن تساں الہی

Marfat.com

نہ پھر تسیں وے کنداں تاک جسم ول رغبت چاہوں ۔ وچہ حاصل کرن نفس دیاں خواہشاں کے سعی تاہوں
لیہندے ای موسیٰ اتھے وسدے لوک زورآور سارے ۔ یعنے خواہشاں نفس تے بریاں صفتاں نفس آمارے
اسیں ولدے شہر نہ ورتیے جد لگ مرن نفس صفاتاں ۔ تے باجھ ریاضت محنت خود اوہ دور نہ ہوون باتاں
یا مغلوب ہوون جد لگ غلبہ طبع ایہا ئی ۔ تد لگ اندر شہر قلب دے وڑنا مشکل بھائی
کہیا دو جنیاں نے جو ڈرسن انجام بدی ندامون ۔ رب کرا انعام سدھا راہ دسیا دوہاں ہدایت نامون
تے وڑو بوہے نوں دروازیوں جو ملدی قربت والے ۔ اوہ باب توکل والا تے سنگ نیک اعمال او جالے
جو روح دے شہر سندا دروازہ ہے تسلیم رضائیں ۔ جاں وڑسو وچ اوس دروازے تاں غالب ہووو مدامیں
یعنی اپنیاں بدعملاں تھیں پھر تسیں ہوسو باہر ۔ رب تے کرن توکل قلب حضوروں من ظاہر
نشان حضوری مومن اوتے کرن عملاں روشنائی ۔ کہن موسیٰ ناہ وڑدے ہاں اسیں ملدی شہر صفائی
توں اتے رب جا لڑاں مارو یعنی نفس برایاں ۔ ساڈے کولوں کسے نہ طاقت کرنیاں جہد کمایاں
جاں نفس پلید یاں زمین ول ساڈے کریں توانی ۔ تا اسیں اتھے ڈرساں نہیں تے بیٹھانگے اتھے جانی
تے روح دے آسمانوں اتوں من سلوے کھانی پانے ۔ یعنی روحی فیض اوس نوں فائدے رہی اٹھانے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور پڑھ اوپر انکے خبر دو بیٹوں آدم کی ساتھ حق کے جس وقت کہ نیاز لائے دونو کچھ نیاز پس قبول کیگئی ایک کی اُن دونوں میں سے اور نہ قبول کیگئی دوسرے سے کہا البتہ مار ڈالونگا میں تجھکو کہا اوس نے سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگاروں سے

تے دس توں سچی خبر اوہناں نوں آدم بیٹیاں والی ۔ جو ہک دی ہی قبول ہوئی دوہاں جد قربانی کر ڈالی
نہ ہوئی قبول دوجے تھیں کہیوس ماراں تیں ہر سولے ۔ اوس آکھیا بیشک متقیاں دی اللہ نذر قبولے

ل اور جسم کی ذات میں منہ کرنا ۱۲ ک یعنی ملازمت اور پرورش جسم کی جو اس سے آخر کار انجام برا ہی ہوتا ہے اور وہ دو شخص ہیں جو ان سے نہیں ڈرتے تھے ۔ وہ دونوں عقل فطری اور عقل بادل ہے دوسرا ۱۲ ک اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر و اذ قال موسیٰ الایہ کے ہے اسلئے کہ تمہید ہے اُس چیز کی جو آگے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر کرنے نافرمانی بنی اسرائیل کے جو لکھا گیا تھا انکے اوپر کہ آتے انکی طرف رسول پیغمبر کے ساتھ جو انکو دلیلیں ظاہر آرہی تھیں یہ جرات ہے کہ اول خبر دی بیچ قتل کرنے اور پیشدستی کرنے کے متعلق بباعث گناہ ہونے کے ۔ اور ضمیر بیچ علیہم کے پھرتی ہے بنی اسرائیل کی طرف ۔ پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سنادے قصہ اُن دونوں بیٹوں آدم علیہ السلام کا ۔ یا ضمیر راجع ہے آپ کی اُمت کی طرف یعنی اپنی قوم کو دیکھو ۔ روح المعانی ۱۲

جاں آدم آیا زمیں تے لگے ہوون پتر دھیاں
تا بھائی بھیناں نال ضرورت عقد رواسی بھائی
سب تھیں پہلے ہویا قابیل اقلیما سنگ او سجائی
جوناں ہابیل لبوزا جیں ایہ شکلوں گھٹ آہی
بھین قابیل جو سوہنی آہی سنگ ہابیل وواہی
وچ اس کم ہابیل ہویا خوش قابیلے غم لائے
نا اوہ لئی اقلیماں ہک یقین آدم نوں ساہی
وچ اوس زمانے ہک اگ سفید جو نازل ہو آسمانوں
جس قربان قبول ہوندی تس آتش سول نہ کھاندی
قابیل آہا کرسان کی ہک بوری اندی اوہ لیا یا
ہابیل آہا چرواہا بکری لے گیا ہک سچا وال
پس آئی اگ آسمانوں کھا گئی ہابیلے قربانی
ایہ کینہ حسد چھپا اوس تے جاں آدم اہل کرامت
ہابیل ایتھے وچ آہا اوسنوں آقابیل بولاندا
کیوں تیں کیتے نذر تیری مقبول میری رد ہوئی
تا عرض ہابیل کیتی رب متقیاں دی نذر قبولے
کیتے تھیں میری توں مینہ کیتی پار دوں مکر کمالاں
کہیا ہابیل جے ظلموں مینوں ماریں زور دھگانے
یا توں جے ظلم کیتا خود میں نہ ہوسا پر ہیل مکرناں

وچ ہر حمل ہک لڑکا لڑکی جمدے رہی صرحیاں
ہک حمل والڑکا حمل وعجے دے لڑکی ساہی
نے حسن جمال اقلیما سندی حد نہ لکھی کائی
جاں ہوئے جوان نکاح دوہاں دے کردے نبی آلہی
تے بھین ہابیل ملی قابیل جو خوش اقلیما ناہی
تا آدم کہیا کرو قربانی جس دی نوں اگ کھالے
ایہہ کم کیتا ہیں حکم الٰہوں خطا نہ ہوے کداہی
جس دی قربانی اگ کھاندی گئی قبول نشانوں
گزرے تے کھانے اوہ جو رب نوں سول نہ بھاندی
ہیں بھین تھیوں ان نذر قبول ہوے یا ناہ الا با
دل وچ اخلاص رضا رب دی تے کیہ ہیں عمل کماواں
پھر قابیل وو حصے چڑھیا ننت سب حیرانی
گئے زیارت مکے دی قابیل ہابیل امانت
جو تینوں قتل ضرور کراں میں عرض ہابیل سناندا
تے سوہنی بھین میری توں تا نہیں ہیں تحقیق دھوئی
ہیں وس ناہ ایہ گل بھرا او اچھو ہیں تحقیق مقبولے
ہیں بھین تیری مشکل کھاں کیوں تیں نذر دھالا
پر میں ظلم نہ کراں جو کیتا ظالم حرام ....
جو ظلم گناہ وڈیرا ظلموں دائم رب تھیں ڈرناں

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ

لہ ایک سو سال گذرنے کے بعد اولاد کی پیدا ہوتے اور کہا بعض نے کہ یہ جوڑا جنت میں پیدا ہوا تھا ... سلہ
اس امت پر رحمت آلہی ہے جسکو قربانی کے کھانے کا اذن دیا گیا۔ جیسا کہ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے ... سلہ پہلے
آپنے آسمان کو فرمایا کہ تو ہابیل کو امانت کے طور پر رکھ تو اُسنے انکار کیا اسی طرح زمین نے بھی انکار کیا آخر ... دی اور فرمایا کہ
میں کہ معظمہ کی زیارت کے لئے جاتا ہوں تم ہابیل کو امانت رکھو۔ پس اوسنے اس امانت رکھنے کو قبول کیا ...
سمہ یعنی پہلے اولاد تیری فخر کریگی کہ خوبصورت پیدا ہوتی خوبصورت عورت کے حکم سے اور اولاد مذکل میری کے ...

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَلَمِينَ ۝ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ

مِنْ أَصْحَبِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّلِمِينَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ

فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَسِرِينَ ۝ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ

كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَوَيْلَتَى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ

فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّدِمِينَ ۝

اگر دراز کریگا تو طرف میری ہاتھ اپنا تو کہ مار ڈالے تو مجکو نہیں میں دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیری تو کہ مار ڈالوں میں تجکو تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں کے سے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ پھر جائے تو ساتھ گناہ میرے کے اور گناہ اپنے کے پس ہوجائے تو رہنے والوں آگ کے سے اور یہ ہے بدلہ ظالموں کا پس رغبت دلائی اسکو نفس اوسکے نے مار ڈالنا بھائی اپنے کا پس مار ڈالا اسکو پس ہوگیا ٹوٹا پانیوالوں سے پس بھیجا اللہ نے ایک کوا کریدتا تھا بیچ زمین کے تو کہ دکھاوے اسکو کیونکر ڈھانک دے لاش بھائی اپنے کی کہا اے وائے مجکو کیا نہ ہو سکا مجھ سے کہ ہوں میں مانند اس کوے کے پس ڈھانک دوں میں لاش بھائی اپنے کی پس ہوگیا پشیمانوں سے

کہیا ہابیل جے قتل کرنوں توں مینوں ہتھ پاویں
میں اللہ تھیں ڈراں ایہی جو پالنہار لوکائی
میں چاہواں بھار گناہ میرا بھی اپنا سر چاویں
پس یاری دتی نفس اوسدے جو قتل کرے خود بھائی
کُشتا ویکھ ہابیل تائیں سر تس ہک پتھر مارے
پھر گھلیا رب ہک کاں نوں جو اوسنوں پٹ زمین وکھاوے

ہیں طرف تیری نہ ہتھ ودھاواں تا میتھوں جاویں
جو ہے قاتل تھیں معصوم آکو رخازن خود کہیائی
پھر ہوویں اہل النار تے اس ظلم سزائیں پاویں
تا قتل کیتوس پس ہو گیا گھاٹے والیاں تھیں ہر جائی
پھر حیران ہویا کویں لاش نوں دفن کرے ہتیارے
تا لاش برادر اپنے دی نوں ٹویا کھٹ دباوے

۱؎ یعنی حضرت ہابیل علیہ السلام کو سوتے ہوئے دیکھکر ایک پتھر سر کے نیچے رکھدیا اور ایک پتھر اوپر سے مارکر آپ کا کام تمام کر دیا اور پھر حیران ہوا کہ اب لاش کو کس طرح چھپایا جاوے ف اسی طرح قاتل کسی بیگناہ کو قتل کرکے چھپایا کرتا ہے پھر آخر کار سزائے قصاص کا مستحق ہو جاتا ہے ۲؎ یعنی لکھوی صاحب اور اور بھی کئی مفسروں نے رخصت ہی بیان کی ہے سو اس سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ باوجود طاقت کے ہونے کے اپنی جان کے بچانے کے لئے دشمن کا مقابلہ نہ کرے اور جب نہیں امیر المومنین عثمان ذوالنورین دراں حال کہ آپ قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف تھے دشمنوں نے اوپر سے جست مارکر آپ کو شہید کر دیا لاکن یہ ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے پاس کوئی اپنا ساتھی اور نہ کوئی ہتھیار وغیرہ رکھتے تھے پس جس شخص کو کوئی آدمی ایسی حالت میں شہید کر دے تو کیا پھر اوس سے یہ دلیل اخذ ہو سکتی ہے کہ مقتول اپنا بچاؤ نہ کرے اور بس

Marfat.com

ہک کاؤں دوجے نوں مار پاڑو یا کڈھ اسو چہ دباندا
تاکہیا قابیل افسوس ہویا میں گھٹ اس کاؤں دینا لوں
وت ہویا پشیمان رہاں کیوں پھڑا میں دھڑ جائی
تاہیں ظلم حسد تنہاندیوں واضح کیا یہوداں
پر اکثر کہن قابیل ہابیل مواہب وچہ لیا یا
کہن محقق ستیاں قتل کیتا قابیل برادر
اوس کہیا اکھوں مُرتیں ہیں ہبیل نہ وار چلاواں
جو کہن مفسر بعض قاتل نھیں واجب ہے مرجاوے
تسا اپنے تھوں جان بچاون سخت گناہ ایہا ئی
نہ خبر قابیل آہی کیویں ماراں ول شیطان سکھاندا
تا سمجھ قابیل شیطانوں ماریا بھائی مادر جایا
ویہہ سال عمر ہابیل آہی جاں ماریا تس قابیلے
پس چالی دن یا سال اوچگی پھریا بھائی تائیں
قتل کنوں ہابیل زمیں ہی کنبدی صبح شب سارہی
آپچھیا آدم وس قابیلا کتھے بھائی تیرا
فرمایا تس خون زمینوں اساں پوکار سُنا وے
کیتا رب حرام تدوں ندا خون زمیں نوں پیون
ابو نعیم روایت عبد الرحمان کنوں لیایا
دل اوسدا ہی بھیا مرداں دیکھ رہیا حیرانوں
آدم پچھیا وس قابیلا کتھ ہابیل سدھایا

سمجھ آئی قابیل اونویں کڈھ ٹویا لاش چھپاندا
تا لاش لوکاں وار پنچ دی پایا دُکھ کمانوں
ہیا افسوس قتل بھراؤں اوس ندامت کمائی
تے ایسے کارن حکم قتل دا پایا نا مقصوداں
بھی وچہ روح المعانی فاضل بغدادی فرمایا
نہیں تے سی ہابیل قوت وچ کنوں قابیل زور آور
جے ظلموں ہابیل کریندوں میں سر تدھ نہ چھوڑداں
جو ہو مٹے وس نہ روکے ہویا آپ ہلاک اوس جائے
تے قصے عثمانوں اتھ لکھوی غضب وڈا پایا قی
ہک پتھر جیا ور سرا وسدا وسنگوں توڑ وکھاندا
رکھ ہک سنگ سر پیچھا اتوں گھٹ پتھر دو جا مار گوایا
پر خبر نہیں قابیل کری کیا لاش شہید جلیلے
وچہ بصری وڈی مسجد نزد ہابیل شہادت آہی
تے پیتا خون زمیں نے سارا رہیا نشان نکا ہی
کہندا میں کیا جاناں اوسدا پتہ نشان بسیرا
کیوں ماریا توں کہندا جی ہیں کیتا خون وسلے
تا صاف نشان قاتل دا وسے بالکل ناہ ملے
جاں قتل کیتا قابیل بھائی نوں منہ
وچہ ہک روایت بدن سیاہ اس ہویا ...
کہندا میں تس ضامن ناہا پس آدم فرمائی

ف۱ ابلیس نے اپنے تصرف سے جانور کی شکل بنا کر یہ کارروائی دکھادی تھی ۱۲ روح المعانی یا روح البیان ۲
ف۲ یا نو دو پہاڑ پر آیا بصری حدی کے پاس اور یہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور تفسیروں
نے جو اسجگہ لکھا ہے کہ ہابیل علیہ السلام کی لاش آخرکار گندہ ہوگئی تھی یہ اوسکی بد ظنی ہے شہیدوں کے حق
میں اس لئے کہ شہیدوں کی لاش کا گندہ ہونا قرآن اور حدیث کے خلاف ہے معلوم ہوتا ہے کہ ... روایت ... 
سے بعض مفسرین نے نقل کی ہوتی ہے ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ ف۳ بلکہ قابیل جب اتنی مدت اپنے بھائی کی لاش
اٹھائے ہوئے لئے پھرا جس سے اوسکو اس سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر دو کوے آئے اور انہوں نے
اسکو یہ سمجھ سکھادی ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

توں قتل کیتا اوستائیں تاہیں بن سیاہ ہی تیرا
جو پہلے روشن آہا ایسے شامت ہویا اندھیرا[۱]

پھر ابن جریر تے ابن عساکر سالم کنوں لیائے
جاں آدم دے ہک بیٹے ماریا سکّے بانی جائے

تاں بعد اوسدے سٹو سال آیا ہاسا آدم تائیں
غم ہابیل دے لیو چہ رڑکے کڈھے غمدیاں آہیں

پھر پچھے سو سال بشارت بیٹے رب تہیں کی[۲]
تے بغوی[۳] لکھیا بعد پنجاہاں شیث پیدائش آہی

اوسنوں علم وتا رب ساعت وقتاں لیل النہاراں
ہر ساعت وچہ شغل عبادت ڈھوں کم ابراراں

بعد قتل ہابیل درختاں کنڈے لگے آہے
میوے تلخ تے پانی کھارے کھانیاں مزی وٹے

دھرتی گرد غبار ہوئی اتے کبندی رہی بھوچالوں
ایہ خازن دیوچہ محی السنہ کردا نقل کمالوں

بعد اوسدے قابیل اقلیماں لے ول عدن سدہارا
آملیا ابلیس اُتھے اوسنوں کہندا ویر تمہارا

پوجا اگدی کردا آہا حرمت دون سوائی
تاہیں اوسدی قربانی اگ کہاوے قربت پائی

جے توں بھی کریں عبادت اگدی پاویں کل مراداں
تاں آتشکدہ بنائیو سو جہت مریداں ہوشاداں

اگ پوجنی شروع تدوں دی ہوئی روح المعانی لیایا
اولاد اوسدی پُن پوجے حرص ہواؤں رب بھلایا

بیہقی وچہ شعب الایمانے ابن عمر تہیں سبھے
سب دو نسخیاں تہیں نصف عذاب ہوسی قابیل اکلے

غیر اللہ نوں پوجن والیاں جتنا دکھ حشر توں
اوتنا ملے برابر حصہ اوس قابیل گبر نوں

ایہ دار فناہ پر الم مصیبت گوناگوں بلائیں
جیہی شان مصیبت تیہی لاحق ہون بلائیں

[illegible]

دیوان حافظ

دریں چمن گل بیخار کس نچید آری
مکن زغصہ شکایت کہ در طریق طلب

چراغ مصطفوی
براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید

میموں ابن مہران کنوں اتھ کردا نقل وتاتوں
اوہ کہی جو آکھی شعر پڑھے کجہ آدم تدوں مذاقوں

اوس جھوٹھ بہتان لگایا اوپر آدم دے فرما دن
تے لکھوی حاشیے وچہ اوہ عربی شعر لکھے دیاون

ہور کسے ہی نے شعر نہ کہیا لکھوی خبر نہ پائی
روح المعانی تفسیروں اتھ بندے نقل کیتا ئی

## الاشارات فی الآیات من تفسیر روح المعانی جلد ثانی صہ ۲۹

پھر[۴] آدم روح سنگ دل حوا دی پہلے عقد بنھایا
پھر آدم حوا روح دلتھیں رب نفس قابیل اوپایا

۱؎ اسی واسطے گناہ کرنے کے ساتھ وہ ظاہری اور باطنی رونق دور ہو جاتی ہے اور روایت متن والی منقول ہوا ابن جریر سے اُنہے روایت کی ابن سعد سے ۱۲ درمنثور ۲؎ اور اللہ تبارک وتعالے نے سلام بھیجا کہ اس خوشخبری کو آدم علیہ السلام سن کے ۱۲ روح المعانی ۳؎ بغوی نے لکھا ہے کہ شیث کا معنی ہے صاحب علم اور حسن ہونا۔ یہاں پر لکھوی صاحب نے پچاس سال کے پانچ سال لکھے ہیں اور پینتالیس سہو ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲ ۴؎ یعنی آدم روح اور حوا دل۔ پھر اللہ تبارک وتعالے نے ص

اقلیماں[1] لونڈی عشق آہا جو سنگ نفس دی آہی
پھر اقلیماں جو عشق آہا تس حسن جمال نہایت
پس مل ہابیل عشق اقلیماں سنگ ہویا ورتارا
جو مل سنگ خدا نوں پاوے فانی او سوچہ نالے
جو نفس طلب دنیاوی کردا بھی مارن جو چیزاں
پس روح نے عقد قلب (روح البیان) کیتا نال عشق دے بھائی
پس روح نے ذکر کیتا ایہ اگے نفس عقل دے سارا
کہندا نفس عشق میں بھین جو نال میرے جمی
اسیں مٹھے جنت دنیا والے حسن اساں نوں بھائے
تاں آکھیا روح نفس نوں نہیں تیرے عشق حلال کدا ہیں
بھی شہوت لذات نفس دے پچھے پویں تمامی
تاں حکم کیتا روح نفس عقل نوں کردو دیں قربانی
پس نفس گیا لے نذر جو اپنی قوت روح رذالی
تے دل ہابیل چروا ہا لے گیا چوکھے خلق صفاتاں
پس اگ صفتاں سوہنیاں لیاں کھا گئی جان پیارے
نذر نفس مقبول جو لکڑیاں اوہ اوس نار نہ آہیاں
کہیا قلب قبول کرے رب ڈرنے والیاں پاسوں
میں چاہاں جرم اپنا تے میرا پاویں باطل قیاسوں
ایہ بدلا اہل ظلم جو رکھن چیزاں غیر ٹکانے
اور ترک شہوت ناروں دلنوں ماریا نفس امارے
جو غیبی علم اتے کشف مشاہدے نفس نہیں اتھ پاوے
ورت کانو حرص دا آیا زمیں نفس دی پٹ وکھایوس
تاں نفس کہیا میں عاجز ہویا حرص کا تو دی نالوں
پس نادم ہویا نفس جان دو جگ گھاٹا نظری آیا

ہن قابیل طلب سنگ لونڈی عقل لبوذا جمی ساہی
دل سولی دل ہابیل سی اتے جو اوس پاس ہدایت
تے عقل لبوذا دل نوں دسے شکل بری ہویا را
تے نفس تاہیں ایہ عقل لبوذا لگی بری کمائے
عقل لبوذا والیاں تاہیں ناہیں نفس تمیزاں
نکاح نفس دا نال عقلدے ایہ گل نفس نہ بھائی
ناہ منیاں حکم عقل نے روحدا نفس غضب وچہ بھارا
اوہ سوہنی میں او سدا حقدار اتے دلدی بھین نکمی
تے دلدی بھین عقل اوہ مٹھے جنت عقبی آئے
جو عشق ہویا تدھ نیر دے حب دنیا وچ لگیں او تھائیں
پر سرکش نفس ہویا نا روح دا منیوس حکم گرامی
قبول پوی جس نذر عشق دی اوہ حقدار لچھانی
جو کردا آہا نفس زراعت شہوت حرص کمائی
پس عالم ارواحوں اتھے اتری اگ محبت وزناں
تے لکڑیاں اگ محبت والیاں نیکیاں ہین سہارے
نہ اگ محبت ہرگز کھاندی بریاں نفس کمائیاں
جے توں قتلوں عمل کو اسیں ... [illegible]
تاں توں حجاب جدائی ہوویں دلبر وصل ... [illegible]
پس چاہیا نفس جو دلنوں مارے جنگ یا قلب ... [illegible]
پس دو جگ گھاٹا نفس پایا کر قتل اوس قلب سیتے
نہ عقبی وچہ دیدار نہ جنت ناہ نجات نتھم آوے
تاں دفن کرے وچ اوسدے دلنوں تحصیل علم کرا لوس
تاں میں علم سکھاں کجھ تعبیں وچہ اسباب کمالوں
روح البیان اتے روح المعانی وچہ ہاں لکھ سکھایا

[1] اقلیماں عشق ہے جو نفس کے ساتھ (توام) جوڑا پیدا ہوئی تھی۔ اور ہابیل کے ساتھ لبوذا پیدا ہوئی تھی وہ عقل ہے ...

Marfat.com

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ

فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ

اسی واسطے لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے یہ کہ جو کوئی مار ڈالے جی کو بغیر بدلے جی کے یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے۔ پس گویا کہ مار ڈالا لوگوں کو سب کو اور جس نے جلا دیا اسکو۔ پس گویا کہ جلا دیا لوگوں کو سب کو۔

ایسے کارن حکم کیتا اساں اسرائیلیاں تائیں
پس گویا قتل کیتے اوس لوک تمام قتل دے راہوں
مِنَ النَّادِمِیْنَ دے نال تعلق مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ دا آیا
فساد وں کفر مراد ونا وَمحصن رن جو زنا کماوے
جس مارا کسے ولیرسو یا خود نالے ویکھن والے
یا جس قتل نبی نوں بادشاہ عادل مار گوایا
تے جس کر امداد سچا یا نبی بادشاہ عادل نوں
جس مارا یک یا لکھاں ہکو وچہ قصاص موے
نے جس خون معاف کیتا کسے کنوں قصاص چھوڑایا
اسراہاں ایہ خطاب جو آکھر نبی اوہناں مارو نجائے
جو آکھی کہدے قتل ہوئی کوئیں قتل قتل جگسارے
بھی کل عالم دے قتل کرنوچہ ہووں دوزخ ڈیرے
بھی کہیا جو قتل کرن تھیں جرم کسے نوں آیا
وچہ مسلم دین اندر جس پہلے سنت پہلی نکالی
بھی جو عمل کرن اوس او تے روز قیامت تائیں
اودیں رسم کدھی جس گندی لوکی عمل کماوے

جو ناحق جان ونجاوے یا وچ زمیں فساد بنائیں
جو آیا جس اوس گویا لوگ جوائے کل فنا ہوں
تے من دا کتب سنگ تعلق وچہ مدارک پایا
یا رہزن وٹھار ہے جہیڑا اشرح اوسنوں پکڑاوے
جس پہلے رسم کدھی سبھناں بجا اوس کر چالو
گویا اوس ظالم کل نبیاں پکڑ قتل کر جایا
گویا اوس کل لوک جوائے ڈاٹ زن کرنے قتل نوں
تے دوزخ وچہ شر یسی بصری جسنوں نقل دسیوے
اوس شخص گویا کل لوک جوائے فضل آکہوں پایا
جو وچ حقیقت کئی عالم دے ہین برابر پائے
ایہ نال اعتبار عذاب جو کہدی قتل جہنم سارے
جیہا کہدے قتلوں دوزخ تھیا قتل عالم دیوں گھیرے
اوسے قدر قابیل گناہ جو ہیل اوس شروع کرایا
تے عمل کیتوس اوس اپر اوسدا پاوے اجر کمالی
جتنا اجر اوہناں سبھناں اوہناں ہک جس شروع بنائیں
جتنی روسیاہی اوہناں سبھناں اوتی اوس کہ آوے

ۓ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ کا نادمین کے ساتھ تعلق ہے اور مِن کا تعلق کتب کے ساتھ ہے مدارک اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ جملہ مستانفہ ہے یعنی یہاں سے نئی کلام شروع ہوئی ہے پچھلی آیت کے ساتھ جس کا کچھ بھی تعلق نہیں۔ اور اگر وہ ادہیوں سے دو شخص بنی اسرائیل کے مراد ہوتے تو کوے کا زمین کرید کر دکھانا ہرگز صادق نہیں آتا اس واسطے کہ بنی اسرائیل سے پہلے کئی لوگ مر گئے ہوئے تھے اور کئی خون بھی ہو چکے ہوئے تھے پس یہ ضروری طور پر ہابیل اور قابیل کا ہی قصہ ہے ۱۲ مواہب ۲ مگر جو اسلامی حق کے ساتھ قتل کیا جاوے وہ اس قتل کے زمین داخل نہیں کیونکہ ایسا قتل بغیر اسلامی حق کے ہوتا ہے ۱۲ حلوائی

جوزن دی خواہش حرص قابیلوں ناحق خون کرایا
تے ہابیلے نوں اعلےٰ درجہ ملیا صبر عطاؤں
نفس اماّرہ دے لگ آکھے جس کھادل تائیں
جویں وچ حدیث اک ٹکرہ گوشت وچ انسان ایہائی
تے جے اوہ بگڑیا تاں جسم بگڑیا اوسدے پاروں
جو رب نبی دے اولیاواں سنگ کردے ہین لڑائی
تے کرن فسادزمیں وچ روکن سالک راہ سلوکوں
تے سولی دین اوہنانوں سیاں سنگ ہجران جدائی
تے روکن تھیں اوہنا دے واگاں کنوں وصال سوہاری
تے نفی زمینوں کری التفات سالک فنا اوہناندے
ایہ دنیا وچ رسوائی سالک کر کے نظر تناہاں

تاہیں مرن زناں تھیں لڑکے احمق لوک وسایا
نہ دنیا گندی پچھے لگا چھٹا رنج بلاؤں
گویا کل افراد بدن دے گٹھے اوس اوزہیں
جے سنوریا اوہ تاں جسم سارا سوریا فضل الٰہی
اوہ ٹکڑا گوشت دلا ایہی سمجھ حدیث ہنجاروں
اوہ گویا رب نال لڑائی جنگ کریندے واہی
تے قتل کرن خنجر خدا نوں پچھے رکھن وتوتوں
اوپر شاخاں ہریاں کہیا وچ روح معانی بھائی
تے پیکرش اوہناں نال اختلاف ترد و فقروں پیارے
نہ کرے توجہ طرف اوہناں دی روح معانیوں پاندے
تے وڈا عذاب حشر نوں ہوو کے پاروں وڈی گناہاں

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ
لَمُسْرِفُوْنَ ۔ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ
فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا
ع ۵ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور البتہ تحقیق آئے ہیں اُنکے پاس رسول ہمارے ساتھ دلیلوں ظاہر کے پھر تحقیق بہت اُنمیں سے پیچھے اوسکے بیچ زمین کے حد سے نکل جانیوالے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ بدلا اُن لوگوں کا کہ لڑتے ہیں اللہ اور اسکے رسول سے

لہ بالاتفاق فقہا اور اکثر مفسرین کے نزدیک یحاربون اللہ کی مضاف حذف ہے یعنی یحاربون اولیاء ورسولہ

جس طرح فرمایا اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور والذین کہ جو اوپر اوسکے یعنی کہ جو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محاربہ و مخالفت پر کمربستہ ہوں تو وہ مرتد ہو جاویں مخالفت و محاربت کے ظاہر کرنے سے رسول کے ساتھ یہی دلیل ہے اسمیں کہ علماء شریعت و سالکان طریقت کی مخالفت کرنا گویا رسول علیہ السلام کی مخالفت کرنا اور انکو ستانا ہے روح البیان

اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو یہ کہ قتل کئے جاویں یا سولی دیئے جاویں یا کاٹے جاویں ہاتھ اونکے اور پاؤں اُنکے مخالف طرف سے یا کھوئے جاویں زمین سے یعنی قید ہوں یہ واسطے اُنکے رسوائی ہے بیچ دنیا کے اور واسطے اُنکے آخرت میں عذاب ہے بڑا مگر جن لوگوں نے توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر اون کے پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تے ٹھیک اونہاں نوں نبی اساڈے معجزیاں سنگ آئے
تے ٹھیک جزا اونہاں جو رب نبی سنگ جنگ کریندے
جو سولی دتے جان یا اُلٹے ہتھ لتے پیر کپیون
ایہ دنیا وچہ رسوائی اونہاں تے وڈے عذاب حشر نوں
نہ دنیا وچہ اونہاں حد لگی ہور حشر عذاب نہ کوئی
اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ حق وچہ رہزناں دے بھائی
جو رہزن سودی قتل کرن ہور لٹن اہل ایماناں
جے مال لٹن بھی قتل کرن تاں سولی چاہڑن آیا
سجا ہتھ تے پیر کھبا نہ دو ویں جاہن کپائے
تا نفی اونہاں کر قید کچھوے پڑھ تفسیر کبیروں
ایہ ابو حنیفہ لیث اوزاعی مالک شافعی کہندے
کہیا ضحاک ایہ آیت حقو چہ اہل کتاب ایہا ئی
پھر اوہ عہد توڑ لگے راہ مارن ٹھکے وہ ڑے
تے کنوں بخاری مسلم خازن محی السنۃ لیائے
پھر آپ ہمادے دی جاں اونہاں موافق پائی
اونہاں ضد تکم دی آئی ہی وڈا چیاں مل نے شیر ہو اٹھیا
تے ملک اپنی اوٹھ نیکلے چوری یاں گھرے دباے

اونہاں ہنیاں آون جھپے پھر وچہ زمیں فساد کماے
تے جہت فساد زمیں وچہ دوشن ایہن قتل کرنیے
یا دھر تیوں دع نہ کیے جاون یعنی قید رکھیون
پر جو پھری جاون تھیں اول آپ چھوٹ شر نوں
پس جانوں بخشنہارا ایہی رب رحم کنندہ سوئی
جو لڑن خدا دے ولیاں سنگ تی نال رسول آکھی
جے قتل کرن بن لٹے تا اونہاں حکم قتل دا پاناں
جے مال لٹن بن قتل تا پیر ہتھ کپن شرع تبایا
تے جے بن خونوں لٹوں رہزن پکڑے خالی آئے
با ترتیب حکم ایہ چاہیے جاری کریں نظیروں
ایہ شہروں باہر حد نہ لگے وچہ مصر فرمیندے
ہک قوم اونہاں دی مومن ہو کے کیتی صلح صفائی
کلبی کہے وچہ حق بلال پر اس اعتبار نہ پیارے
جو ہو مسلم ہک ل عقل تھیں اس نبی دے لیائے
تاں اونہاں صدقے والیاں نوں چہ اونہاں دے کھایا بھائی
جاں سالم ہو تاں اونہاں چڑ واناں اعتباں مار گوایا
جاں پکڑے آئی تاں اونہاں حضرت ہتھ تے پیر کپائے

[1] حدیث من اذا لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب یعنی جس نے میرے ولی کو تکلیف دی پس تحقیق وہ خبردار ہے یعنی کمر بستہ ہوا ساتھ لڑائی پروردگار کے اور یہ حدیث صحیح ہے بیچ اکثر کتب کے ۱۲ حلوائی [2] فساداً یا مفعول لہ ہے یا یسعون الفساد خواہ مفعول مطلق یعنی یسعون فی حالتہ الفساد اور اس وقت مفسدون کے معنوں میں استعمال ہوگا یعنی یسعون مفسدون ۱۲ خلاصہ [3] شیخ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی کو ظلم سے شہید کیا تو اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر قصاص شروع کر دیا اور انکو آگاہ کیا جو کوئی دوسری جان کو قصاص کے سوا قتل کرے گا ۱۲ ف آیت یہ فرق جو جمہور امت یعنی اہل سنت والجماعت کے خلاف

تے اکھیا نیں پچھر کل مروائے وچ حرّہ سٹوائے

تاں اوہ رہزن قاتل اُس جا موئے کل پیاسوں

جاں ہویا منع مثلہ اکھیاں دی تسمیل اوٹھائی

تاں ایہہ پڑھی خبر اس اینویں ظاہر لکھ سدھائے

مگر صحیح جو بول اوٹھاندا ہولی نجس ایہائی

دوادے کارن بعضیاں ہنوں جائز آکھ سُنایا

جاں کھاون نجس حرام تاں ورتیاں ایہہ اوہنوں شفائیں

ہُن پاروں وحی نہ علم کسے جو پاک شفا ہو جاسی

حدیث قدسی تھیں ثابت صحت ملے نہ نجس اشیاؤں

پس عمل حدیث منع دے اوپر لازم ہویا یاراں

جو حضرت علم آتا ایہہ لوگ رہن مرتد رزالی

بھی حضرت کہیا مدینے کڈھے باہر انج پلیداں

پس اوہناں پلیداں پاک شہر ایہہ ناہ موافق آیا

علی ابن ابی طلحہ روایت لیایا ابن عباسوں

پھر اوہ قابو ہویا پس شاہ مسلّم ہے مختاروں

عطا سعید مجاہد نخعی حسن ضحاک الاون

ایہہ شان نزول تحقیق آکھ ظاہر لکھدے پائے

ایہہ بعد ایماناں کافر تھیک نبی سنگ ہوئے نِراسوں

کستے بول اوٹھاندیوں مثلہ چھپیا ابن جبیروں بھائی

تے لا مذہب ہُن پاک کہن پر مینڈے نظر نہ آئے

جو ہین ہو حلال چوپایاں بول تویں اوتھ بول آکھائی

مگر صحیح جو وچ نجس شئے نہیں شفا فرمایا

جو قصہ پیش کرن اوہ آہا امر یقینی سائیں

جے ظن تے عمل کیتا تا اوہ رجماً بالغیب سداسی

قولی عام تے فعلی خاص برابر کویں بناؤں

بھی اوہ قوم خبیث آہی جہناں پیتا بول اظہاراں

بول اوٹھاندا ایہوں نکلن وچوں شہر کمالی

جویں بھٹی میل لوہے دی کٹے وچ مشکوٰۃ نویداں

تاں بول اوٹھاند اوہناں خبیثاں ہین نبی فرمایا

جس وچ اسلام تھیں باکڈھو اتی راہیاں حرف ہراسوں

قتل کرے یا سولی یا ہتھ پیر کٹے اظہاروں

ایہہ ابن جریر کہیا جو قول انس دیوں عمل لیاون

فرمایا یعنی یہ کہ ساتھ نجس چیز کے شفا نہیں ۱۲ مواہب الرحمان ف زیادہ تفسیر اسکی کتاب جواہر اصفیہ و دیگر ہم میں ہے جو حضرت جنابؐ

لہ یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ قبیلہ عکل یا عرینہ سے حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور بولے کہ ہم ضرع یعنی جنگل کے رہنے والے ہیں اور ہم اہل ارلیف یعنی آبادی کے رہنے والے جہاں زراعت وغیرہ ہوتی ہے نہیں ہیں پس اُنکو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ پڑی اور اُنکے پیٹ بڑھ گئے اور ہاتھ پاؤں سست ہو گئے پس حضور نے اونکو اونٹوں کی طرف جانیکا حکم دیا اسلئے کروہ اونٹوں کا بول اور دودھ پیئیں پس وہ جنگل چل پڑے جب وہ حرہ کے گرد و نواح میں پہونچے جو نزا سنگستان مدینہ منورہ کے باہر ہے۔ تاں وہ مرتد ہو گئے اسلام سے اور قتل کر دیا اونہوں نے ایک اونٹوں کے چرواہے کو اور پھر وہ اونٹوں کو ہانک کر لے گئے پس یہ خبر حضور علیہ السلام کو ہوئی تو آپنے لوگوں کو اونٹوں کی تلاش کے لئے اُنکے پیچھے دوڑا دیا۔ پس حکم دیا آپنے اُنکے ہاتھ اور پاؤں کے کاٹ دینے کا خلاف کے ساتھ یعنی ایک جانب کا ہاتھ اور ایک جانب کا پاؤں اور اونکی آنکھوں میں لوہے کی سیخیں ٹھونک دیں اور حرہ کی زمین کے ادھر اودھر پھینک دیئے تاں وہ اُسی حال میں مر گئے ۱۲ مواہب و در منثور ٤ مثلہ یعنی ناک اور کان وغیرہ قاتل کے کاٹنے ۱۲ ٣ تسمیل یعنی آنکھوں میں آہنی سیخیں ٹھونک کر اندھا کرنا بھی منع اور منسوخ ہو گیا ۱۲ مواہب ٤ اگر اونٹ کا بول کپڑے سے لگ جاوے تو کیا حکم ہے تو سعید بن جبیر نے پہلے قصہ سنا دیا جس میں یہ حکم معلوم ہوتے ہیں ۱۲ مواہب ٥ لنبی آپ علیہ السلام نے شفا وحی کے ذریعہ معلوم کرکے فرمایا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ

یُوحیٰ یعنی آپ خواہش سے کوئی بھی حکم نہیں فرمایا کرتے تھے مگر وہ جو آپکو وحی کی جاتی تھی۔ حدیث خفی اور قرآن وحی جلی ۱۲ مواہب ٦ یعنی جواز کی حدیث فعلی ہے جو اس قوم کے چند لوگوں سے یہ فعل کیا اور حدیث قولی جسمیں صریح

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلُ جے پھڑیوں سُتُّہاں کتاں ئی
جو خون دے بدلے خون لوَن یا مال یا معافی دیون
نہ قید ہووے نہ سولی جو سب حق رب دا ایہ آئے
تے زانی نوں اختیار ایہی انکار کرے جد چاہے
کر بندو کر گفار ونساق اوہ ذکر خدا فرماوے

ناحق معاف خدا وند عیاں اختیار ایہا ئی
تے مال عوض اوہناں دا لے اٹھ ناہ تھہ پیر کپیون
ہوئے معاف توبہ سنگ تی بندیاں حق پیایے
جدے اقرار دنال ثابت اوہو کر انکار ہٹائے
جو شوق اندر عنی جوش لیاوے نرم طلاں کرجاوے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ
سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اوسکی وسیلہ اور محنت کرو بیچ اسکی راہ کی تو کہ تم فلاح پاؤ۔

ای مومنو رب تھیں ڈر وتے اوس ول پھڑو وسیلہ کائی
قرب تے رضا رب جہت وسیلہ صالح عمل کماؤ
بھی جنت وچ ہک درجہ اوسدا نام وسیلہ آیا
بھی اللہ اتے بندیاں سنگ وسیلہ لبھن آیا
جو سنگ تعلیم تے صحبت کامل وصل ملے وربلے

تے کرو جہاد خدا دے راہ تاں پاؤ تسیں رہائی
راضی رب جہانج ہووے ہر اوہ عمل بناؤ
جو بابجھ حضور انور اوہ درجہ ناہ کسے نے پایا
ایویں اولیاواں سنگ رہو وسیلہ پچھن پایا
جویں عارف رومی نے فرمایا وکھیں جہت نشانی

مثنوی رومی۔ قال را بگذار مرد حال شو
گر تو سنگ صخرہ و مرمر شوی
پیش صاحب دولتے پامال شو
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

لہ صاحب تفسیر کبیر نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے امام شافعی رح کے مذہب ہے اور اسی طرح ہدایہ میں بھی امام شافعی رح نے اختلاف کیا ہے کہ اگر رہزن گرفتار ہو جانے کے بعد توبہ کرے تو بھی اگر اس سے حد ساقط ہو جاوے تو ممکن ہے اسواسطے کہ ماعز نے بیچ رجم کے توبہ کر لی تھی جو وقت حضور نے یہ قصہ سنا تو فرمایا تم نے اسکو کیوں نہ چھوڑ دیا۔ جواب ماعز کا یہ ہے کہ زنا اسکے اقرار کر لینے سے ہی ثابت ہوا تھا تو پھر مقر مختار ہے جب چاہے انکار کرے اور وہ انکار معتبر ہے جو اوسکے اقرار کے ساتھ ثابت ہوا تھا اور اب بھی وہی ساقط کرتا ہے۔ خلاصۃ التفسیر
سلہ ترمذی نے روایت کی ہے کہ جب ماعز نے زنا کیا تھا تو پھر روبرو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور اقرار کیا اس سے کہ میں نے زنا کیا ہے۔ پہلے تو آپ نے اعراض فرمایا مگر آخر کار حکم رجم کا دیا پھر جب پتھروں کی بوچھاڑ ہونے لگی تو ماعز بھاگا اور بھاگتے ہوئے ایک آدمی کے نزدیک گر پڑا اس آدمی کے پاس اونٹ کی ہڈی تھی اس ہڈی کے ساتھ اسنے ماعز کو مارا اور وہ مر گیا جب یہ واقعہ حضور کے روبرو پیش ہوا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو کیوں نہ چھوڑ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اوسکو معاف کر دیتا ۱۲ خلاصہ سلہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ یعنی خدا تعالیٰ کی نزدیکی چاہو اوسکی عبادت کے ساتھ اور ساتھ چھوڑنے معصیت کے اور وہ وسیلہ کہ جسکے ذریعہ قرب الٰہی حاصل ہو جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے ان الرجال لہم الیک الوسیلۃ یعنی تحقیق لوگوں کے واسطے تیری طرف نزدیکی ہے پس وسیلہ اوسکو کہا گیا ہے کہ جسکے ذریعے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ خازن مدارک روح المعانی وغیرہم۔ ف پس انبیاء اور اولیاء عظام کے وسیلہ سے قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے جب ایسے خدا رسیدہ لوگ اللہ تعالیٰ کے قرب اور عرفان کا راستہ نہ دکھاتے تو قرب الٰہی بھلا کس طرح حاصل ہوتا ۱۲

جو صحبت راہوں فیض اثر سو عظوں سون ناہیں
ہن اوہو جیہا فیض بھلا دس کسدی لیکھیں بھائی
هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ خود حضرت فرماوے
جو کامل شیخ تے مرشد ہادی بحر وحدت وچہ تریا
جو وچہ ریاضت طاعت رہنا مارن نفس ہوائیں
توں نفس ہوا ایت پوجیں موہوں نہیں موحد کوڑا
کے ظالم نفس ہلاک نہ کیتا باہجوں پیر کمالے

جویں صحبت نال نبی دے ہوئیں ٹاں پائے فیض عطائیں
سو سال عبادت نہیں ہکساعت صحبت نیکو سائی
اوہ لوگ اوہناں سنگ بیٹھن والا ناہ بدبخت سدائے
اُسدی تابعداری تھیں کل مقصد حاصل اڑیا
نال شیطان بچاوہ باجھوں مرشد بند اناہیں
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ہے پتا قرآنوں پورا
لا مذہب کیا سارا ہووے ایہہ بے مرشد منہ کالے

**حافظ** - قطع ایں مرحلہ بے ہمراہی خضر مکن
ظلمات است بترس از خطر گمراہی

**مولوی رومی** - صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند
نفس نتواں کشت غیر از ظل پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

تے بغیر شرع کل پیر شیطانی بھاویں اُڈن ہوائیں
جو سلف خلف دی چال اوہ پرتس دامن نوں نہ تھائیں

**مولوی رومی** - اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

جو حرص طمع وا بندہ دنیا اندر نظر نکاوے
کنہ کبھی حب دنیا ول اوہ ظاہر باطن کامل
ہے اوہ پیر اکسیر جے پاویں ایسا شخص کتھاہیں
اسکے بارہوں بیشک تینوں ہوسی قرب الٰہی
تاں پیر کامل ہی مثل درود شریفوں فیض تھے آوے
مصیبت حاجت وقت وسیلہ نبیاں تے اولیاواں
دعائیں نال توسل استحباب حدیثوں آیاں
پہل نبی تھیں کفاروں مغلوب جاں لوکی ہوندے
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اسپہ وچہ سچیائے
جو منکر ہاں رہ وسیلہ فوتیاں رہ توسل ناہیں
مولوی اسمٰعیل کہیا اج ولیاں ہوت ایہائی

اوہ نفس ہے انوں آپوں پوجے تینوں کد راہ لاوے
فنا فی الرسول ذکر وچہ ہر دم طے کر گیا منازل
تاں تھہ دیویں تنہ آسدا اوسدا بوہا چھوڑیں ناہیں
جے پیر نہ ایسا ملے تاں کثرت نال درود ایہائی
وچہ مدارج اس تفصیل ضروری ویکھن آوے
کہے بابرکت ولی فلان ایہہ ہووے کم ... ناہیں
وچہ حصن حصین بخاری ایہہ لیا بالفعل گواہیاں
تاں سنگ نبی دے نصرت چاہندے وچہ قرآن جو ہکم
کول نعمت دے منکر جے ہن بولے فیر وہ راست
کوئی ثبوت نہ منکر دے تے ایہہ جواب اوستائیں
جویں پل تھیں لنگھ ملن لبرنوں نقص انہیں کائی

سلہ یہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہوا ہے اور عبارتیں اسکی رسالہ محمدی میں فقیر نے درج کر دی ہیں یا مرہ چہ رسالہ امامت خلافت کے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے و نداں جملہ ضمن عبادات است و تفصیل آں ... قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ومراد از وسیلہ ... است اقرب الی ... کما قال اللہ تعالیٰ اولئک الذین یدعون یبتغون

| | |
|---|---|
| وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا لے کبیروں ویکھ حوالے | جو فوتیاں ولیاں پہونچ وچہ بیضاوی نالے |
| تے ترجمہ وچہ مشکوٰۃ محدث عبد الحق لیایا | جو زندیاں پاسوں فوتیاں کویں بہت تصرف پایا |
| شاہ ولی اللہ وچہ رسالے اوہیں لکھیا پیارے | شاہ عبد العزیز اتے شاہ رفیع الدین ایہ کرن نتارے |
| وچہ لے دوجی جلد حوالے سارے گدرے نال صفائی | منکر فوں کد ھو دسیں او تھوں شاید منے بھائی |

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اگر ہو واسطے اونکے جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا اور مانند اوسکے ساتھ اوسکے ترکہ بدلا دیویں ساتھ اوسکے عذاب دن قیامت کے سے نہ قبول کیا جاوے اونسے اور واسطے اونکے ہے عذاب درد دینے والا

| | |
|---|---|
| جے کفاراں کل مال زمین دوں دونا لے حشر نوں | تاجو بدلا دیکر دوزخ دھان عذاب ضرر نوں |
| اوہ نہ پوے قبول جواوسدے عوض عذاب ہٹیوے | تے کارن اوہناں عذاب کھنا نہ تخفیف کچھوے |
| اس آیت وچہ دلیل نہ ہرگز کافر لین رہائی | تے دنیا دا کل مال ہو شامل اس بن محال اجائی |

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

ارادہ کریں گے یہ کہ نکل جاویں آگ سے اور نہ وہ نکل جانیوالے ہیں اس سے اور واسطے اونکے ہے عذاب ہمیش کا

| | |
|---|---|
| کافر جاہن دوزخ ناروں باہر کویں رہائی | پرنا اوہ نکلنہارے اوہناں عذاب ہمیش اجائی |
| نبی لکھیا وچہ دوزخ جاسی کافر یک بولایا | کہن اسنوں تدھ جاگہہ کیہی کافر بری الایا |
| کہن نہیں بھر سونا دیکر عوض رہائی چاہیں | عرض کرے ہاں فرماوے رب توں کاذب ہو پائیں |
| اساں ایدوں گھٹ گوہ آہی سی منگی دیونا ہیں | پھر دوزخ مل اس کافرنوں ابن کثیروں پائیں |
| جویں ہدیوں نہیں نجات کیں تو ں ہم شرس نال | تے مومن عاصی نال شفاعت لین نجات اظہار ال |
| جو نال قرآن حدیثاں ثابت مومن لوگ گناہیں | دوزخ تھیں وچہ جنت نال شفاعت جان سنائیں |
| کشاف والے معتزلہ پاسوں سخت تعجب آوے | کہے ایہ اہل سنت دا آپ حدیثاں گھڑیاں کھاوے |

لے تفسیر بغوی جلد دوم زیر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا آخر آیت تک دیکھو سب مطلب مفصل موجود ہیں ۱۲ حلوائی سے یعنی نہ استقلال کا ملنا انکا ممکن ہو اور نہ دوزخ سے رہائی ملنا۔ ہاں اگر بالفرض محال استقلال انکا پا دیں تو بھی نجات ممکن نہیں اور نہ وہ بدلہ قبول کیا جاویگا ۱۲ حلوائی سے پہلے جو حدیثیں شفاعت کے باب میں وارد ہیں یہ سب اہلسنت نے اپنے پاس سے بنائی ہیں اور یہ حال ہے کہ خود زمخشری مولف کشاف جھوٹی اور ضعیف حدیثیں روایت کرتا ہوا جس جگہ تعصب سے کام لیتا ہوا سمجھا ہے اور منصفہ

وچہ مواہب جابر تھیں جو شاہ رسل فرماوے — جو کجھ قوم دوزخ تھیں نکل طرف بہشت سدھاوے
کہیا ابن جبیر خدا آکھیا کدی ناروں باہر نہ آون — تجابر آکھیا اول تھیں پڑھ آیت پڑھی الاون
یعنی ایہ کفاراں حق اوہ کدی نجات نہ پاون — مسلم وچہ ہور ابی حاتم ابن منذر نقل لیاون
صحاح حدیثاں متواتر ہیں وچہ شفاعت پیاری — شفاعتی لاہل الکبائر نبی کہیا منکر جھوٹا رے
یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وچہ قرآن سناوے — جسدن نبی نوں اہل ایماناں سب رسوا فرماوے
یعنی جس دن کرن شفاعت نبی ہور ولی حقانی — نہ عذاب کرے اوہناں اوسوچ موضع ویکھو پچھاتی
شروع ہوئے ہن حکم چوراں جو صغرا نام سداون — احکام جو کبرے پہلے گذرے روح معانی لیاون

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۞ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ل روایت ہے عکرمہ سے کہا اُس نے تحقیق اللہ تبارک وتعالی جب مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیگا جس میں لکھا ہوگا کہ میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کی ہے اور میں ہی ارحم الراحمین ہوں۔ کہا عکرمہ نے پھر نکالیگا خداوند تعالی دوزخیوں کو دوزخ سے اہل جنت کی مانند یا کہا اہل جنت کی شکل لکھا ہوا اُس جگہ اُنکے اور رات رہ گیا اپنی گردن کی طرف یعنی آزاد کرنا ہے اللہ تعالی کا پس ایک آدمی نے عکرمہ کو کہا یا ابا عبد اللّٰہ تحقیق فرمایا اللہ تبارک تعالی نے یریدون ان یخرجوا من النار وما ھم بخارجین منھا یعنی ارادہ کریں گے کہ دوزخ سے نکلیں اور حالانکہ وہ نکلنے والے نہیں اُس سے فرمایا اہل ہے تجھ کو لوگ تو وہی ہیں جو کہ اہل دوزخ ہیں یعنی وہ کافر ہیں اور روایت کی ابن جریر نے عکرمہ سے کہا عکرمہ نے تحقیق نافع بن ازرق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ دوزخ سے نکلنے لگے فرمایا ویلک یعنی ہلاکت ہے تجھے پڑھ جو اُس سے اوپر ہے اس آیت کا یہ کفار کے لیے اور روایت کی بخاری نے ادب مفرد میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں طلق بن حبیب سے کہا طلق نے کہ میں سخت منکر تھا اور شفاعت کے جھٹلانے میں یہانتک کہ میں جابر اللہ سے ملاقی ہوا اللہ پر میں نے پڑھا سب تمام آیت کیا اللہ نے کہا ہے اور پر اسکے ساتھ ذکر کرتے اللہ تبارک وتعالی کے ہمیشگی کیواسطے دوزخیوں کے بیچ دوزخ کے۔ فرمایا اے طلق کیا دیکھا ہے تو نے کوئی زیادہ پڑھنے والا کتاب اللہ کو اور بہت جاننے والا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کہ تو پڑھتا ہے یعنی نکلیں گے دوزخ سے اہل دوزخ کے۔ نہیں وہ تو مشرک ہیں لیکن یہ وہ قوم ہے جو پہنچے اُنپر گناہ پھر نکل گئے گنا ہوں سے پھر رکھے دونوں ہاتھ کانوں پر پس فرمایا بہرے ہو جاویں اگر نہ سنا ہو میں نے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا حضور نے نکلیں دوزخ سے پیچھے اسکے جو داخل ہو وہ اور ہم پڑھتے ہیں جس طرح تم پڑھتے ہو درمنثور سیوطی علیہ الرحمۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲
ے مدارک میں ہے السارق والسارقۃ مبتدا ہے اور خبر اوسکی محذوف ہے تقدیر اوسکی یہ ہے کہ اس چیز کے جو پڑھا جاتا ہے یعنی تم پر ہے حکم چور مرد اور چور عورت کا یہ خبر جائز ہیں ہوتے ہیں وہ آدمی ہوتے ہیں اور یہ اور مذہب سیبویہ کے ہے اور نزدیک مبرد کے یہ ایک جملہ ہے لیکن فا خبر کیوں داخل ہوئی ہے یعنی خبر کے واسطے شمول معنی جزا کے احمدی صفحہ ۱۲ اس آیت میں مرد کا ذکر پہلے ہوا اور عورت کا پیچھے جیسا کہ سورۂ نور میں الزانیۃ والزانی جواب یہ ہے کہ چوری اکثر مردوں سے واقع ہوتی ہے اور زنا کی خواہش اکثر عورتیں کرتی ہیں اسی واسطے اسجگہ پہلے مردوں کا اور اسجگہ جو تو تھا۔ اور سرقہ تفسیر حسینی جلد ۱ کبیرہ کا نام ہے جو پورانی بادی اور سرقہ ۱۲

اور چور مرد اور چورنی عورت پس کاٹو ہاتھ اُن دونوں کے سزا بدلے اُسکے جو کمایا انہوں نے عبرت خدا کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے اور نیکی کرے پس تحقیق اللہ پھر آتا ہے اوپر اوسکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تے چور مرد ہور عورت پس تسیں کٹو تہہ دوہاں دے
تے رب عزیز حکیم جو چوریوں تائب اوسنوں چھوڑے
ایہ طعمہ ابن ابیرق دے حق آیت رب وتاری
اتھے سجا تہہ مراد حسن اتے شعبی سدی بتاون
سر انگلاں تھیں بند تھاں لگ حد کٹن دی آئی
حکم الٰہی وچہ واجب نے چوراں تہہ کٹاون
ہے پہلا مسئلہ ہر سارق دا ہتھ کٹن فرمایا
سنی ہک عورت کجہ مال چورایا عائشہ کنوں لیائے
نا کہن اسامی ہاچہ نہ جرات کرتا سخن حضوری
کہیا اسامی نوں وچہ حداں ربدیاں کریں شفاعت
تُھیک ہلاک حضرت صرف تحواوہ لوک جو آہے پہل تساہاں
جاں چور کوئی کمزور کریندا اُسپر حد چلاندے
تُھیک جے فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرے کتھائیں
دوجا مسئلہ کتنی چیز چورایاں ہتھ کپیوے
ربع دینار چورایاں یا ہور شئی اس قیمت جتی
مالک شافعی احمد تے اسحاق کہن ترن درہم پیارے
پنج درہم بھی ابوہریرہ نقل روایت کردے

ایہ بدلہ اوہناں کمایا عبرت رب تھیں جہت مدامی
پس توبہ اوس قبول خدا کیس بخشش رحمت لائے
نسا سورت وچہ قصہ اوسدا خازن حال تمامے
تے قرات ابن مسعود ایہو مطلب ظاہر آون
تھکٹن عذاب خدا مل نال النبیؐ عذاب الٰہی
اس آیت وچہ کئی مسئلے ظاہر خاص نوں وچہ فرماون
بن ربیع حق جناں بھاویں چوریں جدیں پایا
قریشیاں غم ایس کوں سفارش پیش بنیدی لائے
جو حضرت اسنوں دوست رکھے جاسفارش لڑی
پھر کھڑے ہوئے پڑھ خطبہ پڑھیا فرمایا اس ساعت
شریف انہاں جد چوری کروی ویندے چھوڑ نتا ہاں
قسم مینوں اُسدی جدے تھ جان میری فرمائے
تاہیں ٹھیک اوسدا ہتھ کٹدا مومن خیال ایہ تھیں
اختلاف علماواں اسوچ اکثر آکھن ملے دیوے
چار یار اتے عمر بن عبد العزیز اوزاعی شافعی رسول الله متی
یا قیمت ترن درہم چیز اوس حد لگے انجارے
وچہ مذہب حنفی دس درہم یا ہک دیناروں چڑھدے

[illegible]

لہ اس جگہ خدا تعالٰی نے یدا ہما نہیں فرمایا اسواسطے کہ دو تثنیہ کا جمع کرنا کلام عرب میں مکروہ ہے۔ اس جگہ ید ایمان ہاتھ مراد ہے اور کتابین میں اجماع اسی پر منعقد ہوا ہے اس لئے کہ ایمان کا اطلاق داہنے ہاتھوں پر ہوتا ہے اور وہ ایک ہی ہوتا ہے پس تثنیہ سے مراد مرد اور عورت ہوئے کے معنوں داہنے ہاتھ کاٹے جاویں ۱۲ فقیر عفی عنہ ۲ہ کرسوع زیرک کیا تھ ایک ہڈی ہے ہاتھ کے جوڑ کی طرف سر انگشت کی جو اوسکو اعلے بولتے ہیں ۱۲ منتخب اللغات ۳ہ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت سرور کائنات فخر موجودات نے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر کلائی کا چوتھائی حصہ پس جو زیادہ ہو اس سے۔ اخرجاہ فی الصحیحین ۱۲ خازن ۴ہ جیسا کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ مین چوری کے جو قیمت اوسکی ۳ درہم ہو روایت کیا اسکو محدثین کی جماعت نے ۱۲ ۵ہ یعنی اس مین کی قیمت ایک درم

ایہ بن مسعودوں کرن روایت صحیح حدیث پیارے
وچہا ابوداؤدؒ جو ابن عباسوںؓ شاہ رسلؐ فرماوے
علیؓ تے ابن مسعودؓ ہور نخعیؒ جعفر باقرؒ سارے
نڈھال جتنی جس قیمت اسوچ تتھے نہ چور کپیوے
پھر خازن تے روح المعانی کردے ذکر سوہاندے
اوہ خارج یاند اقول کہو کسے بھاویں کجھ چرایا
اتے مذہب چوہاں ثابت ہویا نال قرآن حدیثاں
ہرتھےجا مسئلہ کنوں حفاظت غیراں مال چرایاں
جے عاقل بالغ ہوو بچے تے مجنون نکالے
بھی چھپکے مال چراوی غاصب جو چھپوں ناہیں
جو مال لہن او ہناں کچ وجودا اموالاں سنگ بھائی
جے کنوں نصاب ہووے گھٹ چوری مالک شامل ہو ئی
جاں حد و عادل نال گواہاں چوری ثابت ساری
جاں چوری کرے دوبارہ پھر توں کہیا پیر کپاون
نے شافعی کہیا ہتھ کٹاون کرے جے تیجی واراں
جاں کئی وار کرے کوئی چوری ہتھ ہکوار کپیوے

ثوری اتے امام اعظم ایہن اسطرف سوہاندے
پہلے ہتھ کٹیا جس چوریاں وس درہم اوہ آہو
محمدؒ زفرؒ اتے ابو یوسفؒ ہو سلف خلف جے بہانے
ابو بکرؒ بن شیبہ بن عمروں کرے روایت دیوی
ظاہری ہور خوارج ناکجھ قید نصاب لگاندے
جاری حد ہووے اوس اوتے حکم جو مطلق پایا
ہن ہک منکر ہونے حدیثوں ووڈے کمر نبیتیاں
دس درہما دی قیمت راہوں لگسی حد اتھایاں
بھی مال ہووے کسے ملک مباح اموالوں حکم نہ حالی
بھی غیر اہل شریک تو ذو رحم زوجین بچائیں
بھی اوہناں حد نہ آوے مثلے شند اچل کن لائی
تے حد شریعت ساقط و تعیین جے تفسیراں پائی
ماگئوں تھجانتھ کپیوی حکم جیویں جبار سے
جاں تیجی وار کرے تاں حنفی اوسنوں قید رکھاون
تے مالک مال لوے جے صانع چیز کرے اظہاراں
جو کل خطا ابدلہ قطع قرار چکا پادیوے

لہ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈھال سے کم قیمت والی چیز میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور ڈھال کی قیمت دس درہم تھی پس یہ حدیثیں فقیہوں کی دلیل ہیں جو ابن عباس اور ابن عمر نے ڈھال کی قیمت کے بیان کرنے میں خلاف کیا ہو عبداللہ بن عمرو سے یعنی عبداللہ بن عمر نے تین درہم قیمت فرمائی اور اوروں نے دس درہم پس ڈھال کی قیمت میں شبہ واقع ہوا پھر جنہوں نے زیادہ قیمت فرمائی اسی کو احتیاط کے طور پر پکڑنا لازم ہے اسواسطے کہ قیمت دس درہم کی بیچ تین کے شامل ہو گئی نہ دس بیچ تینوں کے پس دس درہم بیچ نصاب کے شبہ نہ رہا اور یہ قاعدہ اصول کا اتفاق کے ساتھ مسلم ہے جو بیچ حدوں کے مقرر ہیں جن شرائط کے ساتھ اگر کسی میں کچھ شبہ واقع ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اسی واسطے جب سات درہموں میں شبہ رہا تو تین درہم کی چوری میں حد نہ جاری ہوگی اور اسناد حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ کے حسن کے درجہ کسی طرح بھی کم نہیں ہیں اور اسکی اسناد میں شیخ ابن نمیر اور عبید اعلی شیوخ بخاری اور مسلم ہیں سے ہیں اور اسحٰق کا ثقہ ہونا ترمذی نے بخاری کی طرف سے بیان کیا ہو اور طحاوی نے اسکو ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور ام ایمن سے نقل کیا ہے ساتھ کھرے اسناد کے ۱۲ مواہب ف پس ہر طرح دس درہم سے کم والی روایات میں ضرور شبہ باقی رہیگا اسی واسطے کثیر چیز قلیل پر حاوی ہوتی ہے تو قلیل کثیر ہو ۱۲ حلوانی عفی اللہ عنہ سے یعنی مال بیچ حفاظت کے حقیقتاً جیسے کوئی اسپر پاسبان بیٹھا حفاظت کے واسطے یا اوس مال کی اتنی حفاظت ہو جیسا کہ صندوق یا کمان وغیرہ کے ہوں پس حافظ وغیرہ وغیرہ خیانت کار پر ہوں نہ چور جو خیانت کریں اوس مال کو ہ خلاصہ سے اسواسطے کہ جبکہ اوسکو حد مم

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ جنہاں ایہہ وچہ بخاری پایا ۔ چوری چور کرے جس ویلے مومن اوہ نہ آیا
وچہ ہک آیت چوراں تے ہے حضرت لعنت باقی ۔ خازن وچہ بخاری مسلم تھیں ایہہ خبر ایہا فی
مراد ظلم تھیں چوری اصلاح چھوڑیون انتائیں ۔ چوری بعد یا حد ول پچھے ٹرپے چنگے راہیں
تا رب گناہ تس معاف کرے جویں مسلم وچ بھائی ۔ عائشہ رضہ تھیں نساء تر جیہڑی چوریوں توبہ لیائی
اس عقد کیتا پھر آ زندگی آہی ویں ول اوہ زنائی ۔ ہیں حاجتاں سیباں پوریاں کروی تمھوں دہائی
تے تونہاں گناہ کبیرے ہون معاف تمامی ۔ نہ طعن کرن تس تائیں کہیا اہل اصلاح گرامی
تے اہل اصلاح نوں مفسد ظالم کہن گناہ ہر جالے ۔ قبل قطع یا بعد قطع ایہہ مطلق حکم کمالے

# اشارات فی الآیات

ای مومنو رہو سب تھیں امر پاک کرن نفسانے ۔ کنوں اخلاق ذمیمہ سے وصف نفس مروانے
وسیلہ اندر حسن اخلاقوں نزدیکی رب چاہو ۔ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ خود صفتاں تے تراہو
تے فانی ہو ذات خدا وچ ولبرے اوصافوں ۔ تا تسانوں فلاح مراد وصل مطلوب ترا سوں
کافر فدیہ دین جے سفلی جہت سبھی اشیائیں ۔ ہور مثل اوسدی تا بچن عذابوں مجر تھیں ممکن نائیں
جو نال موعل کسے نفس توں ہووے جیز چرائی ۔ شہواتوں جو پر نفس خدا تنہاں حرمت لائی
تا کہ تو تھہ نفسانے کھلو شہوت حرص ہواؤں ۔ خجر زہر ریاضت چھڑیوں قدر موافق راہوں
ایہہ بدلہ جو نفس آہے کیتی نفس خرابی ۔ جو چیز چوراں حرام آہی اس چوری لئی شتابی
جو شہوت چوریوں ٹال بچاوے وچہ اصلاح دے آیا ۔ رب تھیں بخشیک غفور رحیم اس تے پھر چاہے فضل کیایا
کیا تو ڈٹھا نہیں تو علوی سفلی جہتاں ملک خدا دا ۔ جس چاہے بعد عذابوں ملے ہویا جو عہد وعدہ دا
جنہوں چاہے قرب دیوی خود پچھے نفس اصلاحوں ۔ جو قدرت رب نوں آہر اوپر اس کچھ اوکھ نہ راہوں
سنے کا سن جھوٹ وساوس نفسانی شیطانی ۔ تے قدم جو چھوڑے کاسن سنن قوائے نفس کے جانی
اوہ قوائے نفسانی جیہڑے تابع نہیں تسادے ۔ قانون شریعت طبع ہواواں کرے بدل نڑاوے

لہ یعنی توبہ ہی تو لفظ اصلاح کا تائب کے حق میں فرمایا اگر طعن کرنا اوسکو جائز ہوتا تو لفظ اصلاح کا یعنی اوسکے نیک ہونے کا اوسکے حق میں استعمال نہ ہوتا ۔ فیقر عفی اللہ عنہ ۱۲ سے یعنی یہ ارشاد مطلق ہے بغیر کسی قید کے یعنی ہاتھ کاٹنے سے اول توبہ ہو یا بعد پس قیاس چاہتا ہے جو کفہ کی صدود گناہ نہ ہونے سے بعد ہاتھ کاٹے گئے توبہ کی کیا ضرورت تھی اور حدیث مذکور میں بھی توبہ بعد قطع کے ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے خلاصۃ التفاسیر سے ہ جہاد کرو خدا کے دشمنوں کے ساتھ اسکے راستہ میں ۱۲ سے یہ فدیہ اونکا قبول کیا جاوے گا یہ اسباب بھی زیادہ کر خود ہیں حجاب دوری کے اور نہیں خلاصی پاتا مجلہ مگر جو طرف جہت علوی کی ہوں ۱۲ شہ یعنی یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس کے لئے ۱۲

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اللہ واسطے اوسکے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
اور بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

| | |
|---|---|
| توبہ جو قبول کرن ایہ بات نہ رہنے بھاری | جو زمین آسمان ہے ملک خدا دا اُس مختاری ساری |
| نافرماناں تھیں جس چاہے کرے عذاب اُستائیں | جسنوں چاہے فضلوں بخشے قدرت ہے رب سائیں |

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ

لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ

مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ

فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ

سلہ یہ خطاب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اور یا ہر ایک کیواسطے جس میں صلاحیت کا مادہ ہو خطاب کے واسطے اور ربط
اسکا پہلی آیت کے ساتھ ہے یعنی مراد اس سے گواہی دینی ہے ساتھ اسکے قدرت باری تعالیٰ پر جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے
کہ عذاب کرے جسکو چاہے اور مغفرت کرے جسکو چاہے اور جار مجرور خبر ہے مقدم مبتدا کی اور ملک السموات مبتدا ہے اور جملہ خبر ہے ان
کی اور یہ جملہ بعہاس چیز کے جو کہ اسکے گھیرے میں ہے قائم مقام دو مفعولوں کے ہے واسطے اس تعلم کے نزدیک جمہور کے
روح المعانی ۔ یعذب من یشاء و یغفر لمن یشاء جو دوسری حدیث میں ذکر ہے سبقت رحمتی علی غضبی اس حدیث
میں رحمت کا ذکر پہلے ہے غضب سے اور یہ آیت کے اسکے برعکس ہے جواب یہ ہے جو پہلے ذکر چوری کا اور چور کے ہاتھ کاٹنے کا
حکم آیا ہے جو محل غضب کا تھا جو اوسکی توبہ کے قبول ہونے کے بعد بیان ہوا۔ جو محل رحمت کا ہے پس ساتھ اوسی ترتیب کے جو پہلے
ذکر عذاب کا ہوا اول محل غضب کا ہے اور دوم محل مغفرت کا جو محل رحمت کا ہے اور اللہ علی کل شیء قدیر بر تقریر مضمون قبل
کی ۱۲ روح المعانی سلہ یسارعون مضارع ہے باب مفاعلہ سے یعنی ایک سرعت پر جلدی کرنی کہ منافق اور یہودی بیچ کفر کے
ایسی کوشش کرنے والے ہیں جو انکا ہر ایک دوسرے پر بڑھتی چاہتا ہے اور بیچ من الذین کے من بیانیہ ہے یعنی وہ لوگ
جو منافقین میں سے ہیں اور من الذین ھادوا اسپر عطوف ہے۔ پس یہ ہوسکتا ہے منافق اور یہودی بڑے جلد باز ہیں
اسلام تو من حجاب ہو ناصل خالوا ہے بیچ للکذب کے لام صلہ سمعی اجل کے ہے یعنی اس لئے خبریں سنتے ہیں جو جھوٹ
ما نسبیان کریں اور خطبات مشہور کریں جو حقیقت ہیں اسطرح نہ سنی ہو مسلم یا تو لعیح محل جگہ صفت ہے قوم آخرین کی۔ اور
یہ فوت الاہ آخر ہے ھادوا کی صفت ہے یا قوم آخرین کی مگر فاسیں ہیں جو منضم ہو یہ کی بیچ ہیکلو ہر اہلمت نازل ہو ۱۲

Marfat.com

اے رسول نہ غمگین کریں تجکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں بیچ کفر کے اُن لوگوں میں سے کہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ
مونہوں اپنے کے اور نہ ایمان لائے دل اونکے اور اُن لوگوں میں سے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہیں واسطے جھوٹ
کے سُننے والے ہیں واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس بدل ڈالتے ہیں باتوں کو پیچھے جگہ اونکی کے کہتے ہیں
اگر دیئے جاؤ تم یہ پس لے لو اوسکو اور اگر نہ دیئے جاؤ تم وہ پس بچو اور جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا
اوسکا پس ہرگز نہ مالک ہے گا تو واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے کچھ

نہ اونہاں نوں غم کھا پیا را جو وڑن وچہ کفر دے
بھی نا غم کھا جو با تون قوم یہود اشرار اں
جو تیرے تو ڑی قوم اجے اوہ حاضر ہوئی نا ہیں
کہن جے دتے جاؤ موافق حکم تا اوس منا ؤ
تے جسدے حق چاہے رب فتنہ یعنی راہ گمراہی
وڑن وچہ کفر دے کرن پیار کفر تا پاکاں
تے لوک یہودی جھوٹھیاں گلاں سُنکے کہن لگا کے
جو سُنکے گلاں حضرت تھیں جا باہر الٹ ہولا دے
تے سُنکے ہددے بدلن جیوں اونہاں آیت رجم چھپائی
کہن یہود خیبر دے جے تساں حکم جلد دا لا دے
جس دے کارن گمراہی رب چاہے کرے حبیبا
ایس شان نزول معالم خازن دیوچہ ایہ فرمایا
اوہ عدولویں قوم شریف آہے وہ وانے ہوئے آہے نالے
کُنہدے یثرب وچہ جو نام محمد رب اوپایا
پھر کئی یہود اونہاں سنگ لیکے طرف مدینے آئے
فرمایا جے منوں ساں کہن قبول اسا ں
کہیا شاہ رسل سنگسار کرو اوہ سن انکار لیا مے
جا رتیل نبی نوں کہیا ایہ گل کوڑ الامان

جو مونہوں کہن نہیں سچ دلوں آ منا ومر دے
جو سُندے کارن جھوٹھ دی کارن قوم خیبر دو اراں
پھیرن اوہ کلمات خدا چھوڑ کئی ہر خود جائیں
تے جی ناہ حکم لگے تساں موافق تا پھر ہیر کھاؤ
پس توں مالک نہیں حق رب تھیں چیز کیوانا ہی
جو مونہوں منع ملون تین کم اہل نفاقاں
یا کوڑ سُنا ون کارن تیرا یاں گلاں سُنن چھپا کے
اوہناں بیچوں پٹھیں جو ملے نہ اجے رسول سو ہو دے
تے جلد اتھے تحمیم عوض قتل لکھ دیندے اُس جائی
تا منو کہیا جو رجم دسے تاں سانوں مول نہ بھائے
توں اوسدی گمراہی تھیں ناتوں کجھ سکے امور حبیبا
یہود خیبر دیاں تھیں ہک عورت مرد زنا کمایا
اوہ عالم رجم نہ چاہن سب جو حکم توریت کما لے
جو کوڑے ہوون کتاب سید پچھ کرن قبول اوہ پایا
یہود مدینے والیاں پچھیا حد محصن دی کیا تی
تا حکم رجم دا وچی لیا یا اوسے وقت اُٹھا یاں
جو جالی کوڑے دی حکم اندر توریت اسان نے پائی
ابن صوریا اونہاں عالم بھاری کر منصف سن جا من

۱؎ یعنی یہود آپ کی باتیں سنکر انکے خلاف ظاہر کرتے تھے ۱۲ رؤفی ۲؎ خلاصہ وہ جو آپ کو نہ ملے تھے وہ خیبر کے یہود تھے ۱۲ ۳؎ تم پیچھے کے
کر جن کلمات کو خدا تعالیٰ نے انکی جگہ پر رکھا ہے پس انکو یہ بدل ڈالتے ہیں انکے بجا لوں سے ۱۲ ۴؎ جلد یعنی کوڑے سے مارنا اور تحمیم
منہ کالا کرکے گدھے پر چڑھانا اور شہر کے گرد پھرانا ہے رجم سنگسار کرنا ہے اور امیروں کے لحاظ کے واسطے کرتے تھے ۱۲ رؤفی

کہیا ابن صوریا نوں شخص فدک وچہ عالم وڈا تساڈا
مدرو غوزمین تے اوس جیہا کوئی عالم علم توراتوں
ایہ گل من یہود سدایا ابن صوریا دے تائیں
فرمایا تدھ قسم اوس جس توریت موسیٰ تے گھلی
تے من سلویٰ کھانے گھلے کیتیاں ہور عطائیں
کہیا صوریئے بیٹی ہی ایویں جس قسم دہا بول
تاں مینوں متے تورت جلاوے وڈریاں سچ الایا
کہیا رجم جے شاہد چار زناہ دی وہون صاف گواہی
کہیا ابن صوریئے ہی ایویں وچہ تورات ایہ حکم کمالا
کہیا شریف زانی نوں اسیں چھڈدے حد نہ لاندے
تا بہت زناہ اشرافاں دی وچہ شرع ہویا اکباری
وت ہور کسنوں عوام کیتا کس شاہ تے پھڑیا آہا
جے شاہ دے چاچے بیٹے تائیں اول رجم کہیوے
پھر کہیا اساں علماواں آؤ سب ہک بات ٹھہرائیے
تاجلدا تے تحمیم رکھے اساں بدلے حد رجم دے
تحمیم وہاں منہ کالا کرچاہڑن دوہاں حماراں
جاں صوریئے دے پتے سچ کہیا تس طعن یہودی کردی
اساں تیری تعریف کیتی توں پردہ پاڑیا سارا
پھر حکم حضور وں مسجد پروویں رجم کرائے
وچ بعض روایت اسپر حضرت چار گواہ بولائے
تے وچہ بخاری مسلم ابن عمر تھیں نقل لیائے
براء ابن عاذب تھیں وچہ مسلم ہور روایت آئی
اماماں ابن امت دیاں پرلا مذہب طعن جو کردے
بھلا مثل یہوداں تجہدیناں فیلاں کد پلٹایاں
انہاں حکم شریعت بدلن کارن تخو عذاب خواراں

جاں ان الوآن انکھیوں کا ثا کہن اوہ جیہا ساڈا
نبی کہیا تس سدو جاوہ کہو منوں تس باتوں
نبی کہیا توں بن صوریا کہو ایویں کہن اسائیں
تے دریا پاڑ بچایا فرعوں نساں وتلی ہور تسلی
کیا حد زانی محصن دی وچہ تساں رجم اہی یا ناہیں
میں ڈریا کوڑ کہاں جے بدلاواں حکم کتاب بول
بھلا اوس کتاب تساڈے دے بیچ حکم کویں ہے آیا
جویں سر مجھو سرسیدائی دیوچہ ویکھیں انکھیں بھائی
پھر حضرت پچھیا کدا ہی تساں کدھیا خصت چالا
غریب لکنگال زناہ جے کردا اوسپر حد جہاندے
تا شاہ ساڈی دی چاچے دی بہت کیتا بیا کناری
شاہ چاہیا رجم کرادی قوم زانی دی سخن دوہرایا
تا قوم ساڈی دے زانی اوتے لاون حد یہودی
بن سنگسار شریف کنگالاں ہکا حد ٹائیے
اوہ چالی واراں رسا گنڈک مارن جلد الم دے
تحم کدھیا نوں منہ کر پھیرن گرد شہر بدکاراں
توں سچ منیا حجب بینہ لائی طعنے جتنے کردے
اوس کہیا تیری شماں تھیں مت میں کجھ نہ دسیا
تے کہیا خدایا حکم تیرے میں سامنے ہن جو آئے
جنہاں آکھیا سیدائی وچہ سر مجھو اساں سامنے
جاں اس قصہ وچہ حکم رجم دا کیتا نبی سوہنے
بھی بیچ صحیح بخاری قصہ ثابت ہویا بھائی
تے نسبت کرن یہود دے اوہناں قہر نمونے ورتے
بلکہ اوہناں کوشش کر کے کیتیاں دین اندر رونابیاں
بن عالم دنیا ایس وٹے کردے ایہہ کرداراں

Marfat.com

حکم اساڈے چھوڑ حدود قانون شریعت والے　جویں رجم جلد ہتھ قطع تے پکڑن واہیات ہور چالے
پھر کرن خیال ایہہ وچ دنیا وچ آئی بدی پیار رہے　تے بخشش ہند قیامت دے لکھ اساں اظہارے

مولوی یوسم ہم خدا خواہی نہ ہم ونیلے معان　ایہہ خیالست ومحالست وجنون
حنفی[1] کہن نہ کافر محصن جلد نہ اوس پر آوے　پر کوڑے اسنوں ہی جاون قتل علاماں جاوے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

یہ لوگ وہ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ پاک کرے دلوں انکے کو واسطے اون کے بیچ دنیا کے رسوائی اور واسطے انکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا۔

ایہہ لوگ نہ چاہیا رب جے تنہاں پاک قلوب بناوے　جو کفر نجاست ہور معاصیوں توبہ راہ نہ لاوے
اونہاں دنیا وچہ سزا رسوائی کر تلوار اسلام اول　ہور جزیہ بھرن اتے روز قیامت وڈا عذاب اول

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

سننے والے ہیں جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہیں حرام کو پس اگر آویں تیرے پاس پس حکم کر درمیان انکے یا منہ پھیرلے انسے اور اگر منہ پھیرے تو انسے پس ہرگز نہ زیان پہنچا وینگے تجکو کچھ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھ انصاف کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو

جو گلاں کوڑیاں سنن یہودی کھاون مال حراماں　جے آون تیں ول حکم اونہاں کر یا منہ پھیر تراماں
جے منہ پھیریں اونہاں تھیں تدھ کجھ بگاڑن ناہیں　تے جے حکم کریں تاں اونہاں حکم انصافوں لائیں

[1] اگر کوئی کہے کہ حدیث میں یہودی پر حد قایم کرنی موجود ہے جواب محصن ہونا فقط نکاح والے ہی کو نہیں کہتے۔ بلکہ پاکدامن ہونا بھی شرط ہے پس حنفیوں نے ساتھ اس نظر کے جو کافر کی پاکدامنی مشتبہ ہے اور شبہوں سے حد قائم نہیں ہوتی اسواسطے کافر کو محصن نہیں قرار دیا اور اسمیں ایک قسم کی توہین ہے کافروں کے لئے کہ انکو غلاموں کے ساتھ ملادیا اور فیصلہ مذکور کا تعلق اس مسئلہ کے ساتھ نہیں ہے اسواسطے کہ خیبر کے یہود دراصل ذمی تھے اور ہمارا حکم ان پر جاری تھا اسی سبب سے انہوں نے خود اپنے اوپر حکم لگایا واسطے زناء محصنہ کے یعنی ان مجرموں پر بھی بعینہ وہی حکم جاری کیا جاوے تو یہ نہ تھا جو پہلے انہوں نے ساتھ حکم قرآن کے محصن بنائے پھر حکم جاری کرے پس یہ دونوں الگ ہو گئے اور یہ رجم توراۃ کے حکم کے ساتھ نہ تھا جو وہ منسوخ ہو چکی تھی بلکہ قرآن مجید

تے بیشک اللہ دوست رکھدا اہل انصافاں تائیں
تے حربی کفار تساں تھیں فیصلے چاہن اجیہے
اُلٹے بناؤ یہود کریندے بھی حکماں بدلاندے
ہک رجم زانی محصن ہک فرق کرو چہ اونے اعلائے
غرض یہود جے حکم کرے تساں سن معمول اساہاں
ظن یہود ایہان پڑھ ناہ کسے خبر کیتی استائیں
تاحضرت تورت منگا اوہناں قائل کرن اتھائیں
تے دل حضرت دے ہے ترود جھگڑ ہاں کنوں یہوداں
جو دساں اوہناں اصول موافق تا ایہہ غلطی آوے
تا اوہناں آتیاں وچہ نبی نوں رب کیتا مختار دل
جو حکم کریں تا کر انصافوں رب جویں فرمایا

سحت دے معنے رشوت ہے جو کسب یہود بلائیں
تا ہو مختار حکم دیہو یا کر و سکوت صریحے
تا پاس ساڈے کجھ جھگڑے اوہناں گھلے فیصلہ چاہندے
جے ساڈے ہو ناگ کہے تے منوں نہیں تے ناہ منالا
تا روز قیامت رب اگے ایہہ حجت کراں تداہاں
پر خبر دتیوے رب حضرت نوں جو وچہ تورت بنائیں
خوار ہوون اتے من آپوں موضع دے وچہ پائیں
جو دساں اپنے دین موافق نہیں نخاں دوواں
جو کجھ نہ دساں تاں رنج ہوون کرن گلہ بھاوے
جو روگرداں اوہناں تھیں ہووے خوف نہیں اسکا ردں
تا ہیں حضرت حکم لگا اوہناں قائل کر مروایا

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۚ

اور کیونکر حکم کریں تجکو اور پاس اونکے تورت ہے بیچ اوسکے حکم ہے اللہ کا پھر پھر جاتے ہیں پیچھے اسکے
اور نہیں یہ لوگ ایمان لانیوالے

تد تھے حاکم کویں بناون خود تورت ہے پاس اوہناندے
جس وچہ حکم رجم دا پھر اوس پچھے بن پھر جاندے

لہ گر جب دو مسلمان یا ایک مسلمان اور ایک کا فریادی یا ایک ذمی اور ایک ستائن یا اور جب خصومت کرنا ہو اور ... فیصلہ کرنا واجب ہے اسواسطے جو انکی حفاظت اور کاروبار کا ذمہ اٹھایا ہے ستائن اگرچہ امن سرداری سے الگ ہو کر دوسرا یعنی ذمی یا مسلمان حق دار ہے پھر اگر فیصلہ کیا جاوے تو ساتھ انصاف کے ہو اور انصاف ساتھ قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہے پس مسلمان کو کسی ذمی یا حربی کا پنچ یا حاکم بنکو بھی خلاف حکم کرنا جائز نہیں ہاں وہ حکم کرینگا جنکے عہد کر لیا ہے جیسا کہ انکے معاملے جو باہم انکے دین کے موافق حلال ہاں شراب اور خنزیر کی بیعت وغیرہ جو اسواسطے بیچ انکے وہ لوگ اپنے طور اور طریقے پر امن اور حفاظت میں رہ سکتے ہیں خلاصۃ التفسیر اور کہا مفسرین نے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور کہا بعض نے منسوخ نہیں ہے پس ہو چکا ہے جو مائدہ میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور دونوں قول ضعیف ہیں یعنے قول نسخ کا اور خاص ہونا اس آیت کا ساتھ آیت رجم کے اسواسطے ہے جو محل اونکا وہ دو پر خاص ہونا خلاف اصل ہے اور کوئی وجہ تخصیص کی پائی نہیں جاتی اور یہ سورہ آخری ہے اسکا کوئی حکم منسوخ نہیں اور نسخ کی کوئی ضرورت بھی ہے ۲ خلاصۃ التفسیر سے اور ... سے ... یعنی اگر حکم نبی صلعم کا موافق ہمارے عمل کے فرماوینگے تو پھر بھی بارگاہ ایزدی میں ہماری سند ہے ۱۲ موضح ... اور موافق تورت کے حکم فرماوے ۱۲ موضح ... اللہ تبارک تعالی نے تعجب سے فرمایا پھر کر یہ کہ پاس کتاب تورت موجود ہے باوجود اسکے آپسے کس طرح حکم پوچھ سکتے ہیں حالانکہ ...

جاں موافق تورات اوہناں سوں ویں حکم الٰہی
تاں نہیں توریت منانے یا تدھ حکم نہ دیندے واہی

ایہناں آئیاں وچ برائی ظلم تے صفت عدل دی آہی
بہی وچ حرام اتے رشوت کھاون ہو جو ذم برائی

جو ہلیا اس حراموں اسنوں او لئے دوزخ نار ال
وچ روح البیان حدیث نبی تھیں ہوئی ہے ظاہر ال

ہن ایہ مرض اندر علماں وال پھیلی ایت زمانے
حق چھپاون رشوت کھاون بعض ملاں رہبر جانے

جو رشوت دے کو لیوے نہ بچالوے جو وچ اوہناں مے
بھناں تے رب لعنت پاوے حضرت خود فرمانے

مثنوی مولوی روم

اے بسا مرغے پرندہ دانہ جو
کہ بریدہ حلق او ہم حلق او

اے بسا ماہی در آب دور دست
گشتہ از حرص و گلو ماخوذ شست

اے بسا مستور در پردہ بدہ
شومِ فرج و گلو رسوا شدہ

اے بسا قاضی بظاہر نیک خو
از گلو در رشوت آوردہ رو

بلکہ در ہاروت و ماروت آں شراب
از عروج چرخ شاں شد سدِّ باب

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

جتھے حاجت وقت قاضی دل ہدیہ شخص کوئی لیجاوے
جو ہدیہ اوس قبولے قاضی اوہ رشوت بنجاوے

جس رشوت کھاوے حق لوں اوہ کافر ہوئیا نکارا
جس حاجت ہووے مسئلہ پوچھن منتی اوس لین یارا

ہو کلیاں آئیاں وچ فضیحت رسوائی مردود ال
پھر غیرت ترغیبوں دلوائی ایہہ اوہناں ہیودال

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا
لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي
ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

لہ ابن مردویہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امیروں کے ہدیے حرام ہیں اور روایت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ درواقع سحت یعنی حرام کے آٹھ ہیں اور سر انکا رشوت کھانی واسطے حاکم کے اور کسب کا اور ثمن میت کا اور شراب اور کتے کا اور سنکھو نجا اور اجرت گاؤں کی آخر حدیث تک ۱۲ در منثور ۱۲ لہ جو شخص دوستی اور محبت کی جہت سے تحفہ دیوے نہ واسطے مسئلہ پوچھنے کے تو وہ رشوت نہیں ہوتی۔ جو کہ فراخی کرتے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ کے تحفوں کے قبول کرنے میں درمیان اپنے اور ہدیہ دینا انکی عادت میں داخل تھا اور کسی سے التماس نہیں کرتے تھے بجز دوستانہ ہدیہ کے اور خوف کرے ہدیہ کے رد کرنے میں جو محبت کی جہت سے ہو پس اس میں رشوت کے معنے نہیں پائے جاتے ۱۲ روح البیان

تحقیق اوتاری ہمنے توریت بیچ اوسکے ہدایت ہے اور روشنی ہے حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبر وہ جو مطیع تھے خدا کو واسطے لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھوائے گئے تھے کتاب اللہ کی سے اور تھے اوپر اوسکے گواہ پس مت ڈرو ان لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اور مت مول لو بدلے نشانیوں میری کے مول تھوڑا اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کے کہ اوتارا اللہ نے پس یہ لوگ وہ ہیں کافر

اساں ٹھیک توریت اوتاری جس اندر نور ہدایت جیہت یہوداں حکم کرن بھی عالم تے ربانی تے شاہد اوپر آہے پس تسیں لوکاں تھیں نہ ڈرو تے جیہڑا حکم نہ کرے اُساں جو اسمد حکم اتارے موسیٰ بعد جو نبی ہوئے سن حکم توریت لگاندے ہُنی عقائد سچے نور احکام توریت نرالے اوہیں حکم داؤد نوں آہا حکم توریت لگاوے خلیفے بنیاندے فقہا ہور عالم جان ربانی جو ضائع نہ ہووے تے حکم توریت نہ اوہ ٹاون وچہ حکم رجم اتے ظاہر کرنے صفت رسول اسلوے نہ تھوڑے ملوں آیتاں ویچن رشوت مسلیاں کھاون جاں احکام توریتوں منکر ہوئے یہود نکارے کہن مفسر کفاراں حق ایہہ تن آیتاں آیاں ابن عباسؓ ضحاک قتادہ دا ایہہ قول ایہائی جو حکم نہ کرے کتابوں تے انکار اُس نال کماوے جے کرے اقرار تے حکم نہ دے اوہ ظالم فاسق آیا بن مسعود اتے نخعی حسن ایہہ آیتاں عام الاون تے حکم خدا دے بدلن وسن بن احکام الٰہی یا حق اوس شخص جانی ٹھیک اتے نص حکم رحمانوں

حکم کرن اُس نال نبی جو تابع رب نہایت نال اوس چیز جو یاد کرائی گئی کتاب حقانی پرہیں تھئیں رو تے تھوڑے مُل آیات خرید نہ کرو پس ایہہ لوگ جہڑے کافر ہوئے کنوں کتاب سوہنے عیسیٰ اتے محمد دونویں صاحب شرع سوہندے حکم انہاں سنگ وچہ یہوداں کرے بنی کمالے تے وچہ زبور اسرار نصیحت آہی وعظ ہور بھاوے نگہبانی توریت سندا اوہناں آہا حکم چھپانی بھی شاہد اوپر آہی سیئے بدلن اوس بھلاون نہ ڈرو لوکاں تھیں تھیوڑ رہو کنوں اخفا افادے جو خوشنودی چاہن لوکاں بناس خاطر فرماون تے فرض نہ جاتو نے احکام تاں وچہ کفر ہے مارے جو بدلن رب دے حکم کبیرہ کفر نہ ہووے کہیاں تہاں آکھن خاص یہوداں حق جو بن ابع داؤد کہیائی اوہ کافر ٹھیک ہویا وچہ خاطر ان گل مذکور ہیاوے ایہہ عکرمہ ابن عباس کہن اتے ٹھیک زجاج سنایا وچہ یہوداں اس امت دے جو جو رشوت کھاون ایہہ کفر فسق تے ظلم سدی ہوا بے طرفے بھائی پھر جان پچھان اوسنوں ورکے حکم دسی خود جانن

لہ وہ نبی مراد ہیں جو موسیٰ کے بعد ہوئے ۱۲ سہ یعنی انبیا اور فقہا اور علما کے ساتھ توریت کی حفاظت کی گئی ۱۲ سواہب م

Marfat.com

تے جتنے رہے پوشیدہ حکم یا کرے تاویل خطاؤں | اوہ وچہ الیس عیدنہ داخل خائن ویکھ صفاؤں

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ
بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ
تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور لکھا ہمنے اوپر اُنکے بیچ اسکے یہ کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو کوئی خیرات کر ڈالے ساتھ اوسکے پس وہ کفارہ ہو واسطے اوسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہی اللہ نے پس یہہ لوگ وہ ہیں ظالم

تے لکھیا اساں اُتے اسرائیل وچہ توریت پیارے
تے بنو نضیر خلاف اس دے لیکھ دو شخص مرندے
تے ونڈ دیلواندے ہوز خاں کا اس دا بدلہ تھیوے
ایہ حکم آہا اسرائیلیاں اینویں ہے وچہ شرع ہماری
پر جو منسوخ احکام ستے اوہناں عمل نکرنا آوے
تو حکم قصاص اتفاقوں اس آیت تھیں نقل کریندے
تو اس جاہگے یہہ قید اُٹھائی کیا عموم خدا نے
تا ہیں اس آیت تھیں لئی دلیل تمام اماماں
جہت عموم آیت اتی ایویں وسیا بہر ہدایت
ایسے تے جہو بھی اتھیں کہیا امام ہمارے

جو کہہ جی بدلے کہہ جی مارن اتھیں وہ نہ سارے
تو اکھ بدلے اکھ نک بدلے نک کن بدلے کن دیندی
جس نے معاف کیتا اوس اُوپر کفارہ ذنب بنیوے
جو اگلیں شرعیں حکم آہی بن ساڈے تے بھی جاری
ہے منتقل شرع اساڈی ایہو قول اصح سوہاوے
پھر بقرہ سورہ وچہ حرّوں حر غلاموں عبد مرندے
عورت بدلے مرد یا مرد کہیوے عوض نسائے
جاں مرد کٹھے زن اوس قصاصوں مرد کیو تاماں
تے مسلمانا ندی خون برابر ایہ بھی کہیا نہایت
جو ذمی کافر مومن بدلے قتل تھیو یکبارے

لہ یعنی ان ہمنو مقرر کیا قصاص جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے ناک کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت پس انہوں نے یہ کہا سچ نکالا ہے تب ہی تو فرمایا جو شخص خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے ساتھ حکم نہ کرے تو وہ ظالم ہے۔ تفصیل اسکی پیچھے گذر چکی ہے ۱۲ سلہ جہاں برابری ہو سکے اُس جگہ پورا عدل چاہئے اور جس جگہ برابری نہ ہو سکے تو اُس جگہ اگر کوئی ہاتھ یا پاؤں یا زبان کاٹے تو اوسکا اُسی قدر عضو کاٹنا لازم ہے۔ یہہ تفسیر ہے بیچ قصاص کی یعنی بدلے میں زخموں کے درمیان اور جس جگہ برابر نہ ہو سکے اوس جگہ قصاص نہیں ہے بلکہ وہ عادل آدمی مقرر کرے جو بجرمانہ مقرر ہو ادا کیا جاوے۔ مواہب وغیرہ و قصاص کرو ہو جب قصاص خواتی نہ لیجاتی تو قصاص مقتول یعنی خون بہا لیلے ۱۲ خلاصہ سلہ لیکن ساتھ اس شرط کے جو مرہ شرع میں دوبارہ نقل ہوئی اور منسوخ نہ ہوئی ہو اور جمہور کا یہ قول ہے۔ ابن ابی حاتم نے حسن بصری کی سے روایت کی ہے کہ یہ حکم بنی اسرائیل کا ہے پر عام ہے ۱۲

غلام وجید امارِیاں قتل ہووے جو فرق نہ کائی
جو وچ بخاری مسلم کنوں علیؓ ایہ کرن روایت
تے بیٹے عوض باپ نہ مولا بدل غلام کہیوے
ربیع نضر دی لڑکی یک لڑکے دے دند نکالے
تسیں بھر جرمانہ عفو کرواساں اوہ انکار لیائے
کہیا انس ربیع دے بھائی کیا اِن دند ربیع دے توڑن
تس نبی کہیا قرآن اندر تا حکم قصاص ہے آیا
تا نبی کہیا کجھ بندے رب دے ہین سوگند جو چاون
تے اکھو نک کن بھی عام اہین پر کجھ مخصوص ٹھہرائے
یا زخم سلکم وچہ آوے ممکن انہہ مساوی نہ آوے

پر جمہور امام مخالف اس جا ہووے بھائی
نہ مومن کافر عوض مریوے اُسدا شان نہایت
نہ مستامن دے بدلے چہنی معاف قصاص بھریوے
دو اگلے دند ربیع دیاں سایاں کہیا تنہاں سجالے
جاں پاس نبی دے آئے حضرت حکم قصاص لگائے
تے قسم خدا ایں دند ربیع دے ہرگز دیاں نہ چھوڑن
تا مدعی راضی ہوکے بدلے پکڑ عفو کر چایا
تاں پوری رب قسم تنہاں کردا وچہ صحیحاں دون
نہ اندازہ جنہاں دے خماندا جویں ہڈ کوئی ٹٹ جاوے
اہنیں جائیں ہے تاواں فقہ وچ ویکھیں آوے

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ

اور پچھاڑی بھیجا ہمنے اوپر قدموں اونکے کے عیسے بیٹے مریم کے کو سچا کرنیوالا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے
تھی توریت سے اور دی ہمنے اوسکو انجیل بیچ اوسکے ہدایت اور روشنی ہے اور سچا کرنیوالی اوس چیز کی
کہ آگے اوسکے تھی توریت سے۔ اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ہے

پھر پچھے اونہاں نبیاں جو سن حکم توراتوں کردے
موسیٰ دی توریت تا ہیں اوہ سچیاں کری نہایت
اوہ سچیاں کری جو آگے اُسدے کنوں توریت پیائے
تے حکم کرن انجیل والے جو اس وچہ حکم اکھول
ہے اسوچہ خوف حکام جہیت جو ملک حکومت کردے
جد قاضی عمل کری اوہ دن قیامت کمد اجیہا پاوے
جاں عادل قاضی دا ایہہ حال کیا وت ظالم حالا

اساں عیسیٰ بن مریم نوں گھلیا صدق نہاندا ہر کے
انجیل وی تی اساں عیسیٰ نوں ہے جہدے وچ ہین ہدایت
تے متقیاں دے کارن ہے انجیل نصیحت سارے
جو حکم نہ کرن اوتاری رب دے نال اوہ اہل گناہوں
وچہ روح البیان نبی تھیں اجا خبر حدیثوں کردے
تا جو وجود انوچہ کسے فیصلہ کرن نہ بھاوے
تے حال کیا جو رشوت کھا دے حق تصنیفا نوالا

Marfat.com

شعر
بوحنیفہ قضا نکرد ببرد
تو بمیری اگر قضا نکنی

حضرت آکھیا تن قسماں دے قاضی ہین پہلے
ہک قاضی اہل جنت دو قاضی اہل النار نکالے

ہک جس جان کراہن اوپر ناحق حکم لگایا
ہک جس خبر نہ فتویاں لا علمی تھیں فتوی لایا

لوکاں دا حق بھنیا او سنے دونویں نرسن بھائیں
تریجا حکم کیتا جس حقوں اوہ وچ جنت جائیں

امام سخاوی وچہ مقاصد کری حکایت بھائی
جو جہت اجرای احکام اپنے وچہ حاکم کرن اسرائی

حاکم تن تباندے جیکر حکم اوپر ہک حاکم
جو مدعا علیہ راضی تاں مل دوجو کمرن اپنا کم

جے دوجو پر بھی نہ دل جمے طرف تریجے جاندے
شاہ چاہیا امتحان کرے تنہاں کہیا عدل کماندے

شاہ لاہ لباس شاہانہ صورت بنیا مرد بیگانے
ہو اسوار ناقہ تے لتھا جا ہک چاہ ٹکانے

تے گاں وچھا اس کھوتے شخص ہک پانی واہن لیایا
جاں پانی پیا چکا تاں چاہندا پچھے رخ پرتایا

شاہ وچھے طرف اشارت کیتی ووڑ ناقہ ول آیا
مالک سد رہیا پر وچھے ماں ول چت نہ پایا

تا مالک آیا مکن لگا بولیا شاہ زبانی
ایہ ناقہ میری وچھا جنیا توں کیویں کھڑیں دھگانے

جاہ ایتھوں چھڈ وچھا نہ کر جھگڑا کوڑ دوہائی
کہندا عجب ایہہ وچھا گاؤ میری دا جنیا بھائی

تا دونویں جھگڑا کردے پہلے قاضی ویلول آئے
تے مالک وچھیوں مہری شاہ ول قاضی پھیرا پائے

کہیا قاضی نوں حق میرے کر فیصلہ وچھے والا
آہنا مال دبال ہیں تینوں قاضی منیا حالا

جاں قاضی شاہ حق فیصلہ کیتا کھا رشوت زہر جاتے
مالک وچھے آکھیا چل ول قاضی دوم عیانے

جاں وچ قاضی طرف گئے تاں اس بھی حق چھپایا
پہلے وانگوں رشوت کرکے وچھا شاہ دوایا

تا مالک وچھے آکھیا چل ول تریجے قاضی بھائی
شاہ اسنوں رشوت دینی چاہی اس انکار کیتا ئی

تا قاضی آکھیا اس فیصلے دی مینوں طاقت ناہیں
جو مینوں حیض آیا اج پاکی وچہ ایہہ ہون نہ تائیں

شاہ کہیا کدھرواں حیض ایہہ ہویا خاص نساں ئیں
کہیا قاضی اٹھ جنے کہ وچھا ہے خاصہ ایہ گائیں

تا شاہ آکھیا دو قاضی دوزخ تے ہک جنت والا
وچہ روح البیان حکایت لکھی اوتھوں ویکھ حوالا

بعد یہود نصاری نوں رب کرے خطاب اتھائیں
جو او بھی اپنیاں غلطیاں ویکھن سنبھل کرن بنائیں

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور چاہئے کہ حکم کریں اہل انجیل ساتھ اسچیز کے کہ اتارا ہی اللہ نے بیچ اسکے اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ

اوس چیز کے کہ اوتارا ہے اللہ نے۔ پس یہہ لوگ وہ ہیں فاسق

| | |
|---|---|
| نصاری تئیں بھی لازم حکم انجیل موافق لاون [1] | جے حکم نہ کرن اُس نال تاں پھر او فاسق نام سداون |
| اوپر توریت یہود نصاری اپر انجیل اطاعت | اونہاں لازم آہی آپو اپنی وقتاں وچ اشاعت |

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

اور اُتاری ہمنے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے کتاب سی اور نگہبان اوپر اوسکے پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا اللہ نے اور مت پیروی کر خواہشوں اونکی کی مڑکر اُس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سی

| | |
|---|---|
| تے اوپر ساڈے بھی ایہاں گھلیا سچ قرآن حضرت | جو سچا کرے کتاباں اگلیاں بھی اونہاں دی حفاظت |
| جو الٹ پلٹ دتیہ اونہاں کتاباں کیا یہود نصاری | قرآن امین محافظ اوسب کردیسی آشکارا |
| تبیین ال احکام قرآن کفاراں دسو حکم خدا دے | نہ خواہشاں من اونہاں دیاں جاندے آئی حق افادے |
| ابن کثیر مہیمن سنی ابن عباس ول لیایا | گواہ امین تے حاکم ایویں جمہوروں دسیایا |
| کہیا علی قرآن امین ہے اپر کتب آسمانی | تے کل کتاباں کنوں فضیلت وچ قرآن حقانی |

[1] اس صورت میں یہ خبر ہے یا یہہ مطلب ہے کہ توریت میں توحید ہے جو عزیر پرستی اور عیسیٰ پرستی کو چھوڑدیں اس میں نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضایل ہیں پس آپ کے ساتھ کفر اور انکار نہ کریں پھر جب توحید اور رسالت پر ایمان لے آئے تو پھر باقی کیا رہا۔ جو فروعات ہیں وہ خود بخود تسلیم ہو سکتے ہیں اور اس توریت و انجیل کو گواہ اوپر اسلام و نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائینگے ۱۲ [2] اسواسطے جو تمام کتابوں کے اصول ایک ہی ہیں یا ان تمام کتابوں کے اصول مطالب اور احکام اسمیں محفوظ ہیں۔ خلاصہ ۱۲ [3] الکتب میں لام عہد کا ہے مراد قرآن مجید ہے اور مصدقا حال ہے کتاب سے من الکتاب اسمیں بھی لام عہد کا ہے مگر مراد کتاب آسمانی اور یہ صفت جملہ کتب آسمانی کو شامل ہو جو نازل ہوئیں اوپر انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور مہیمن حال اور فاحکم امر وجوبی ہے مگر مطلق نہیں بلکہ مقید ہے ساتھ قدرت اور ضرورت کے اسواسطے کہ حکم حکومت کے وجود کو چاہتا ہے اور یہ جو محاکم الیہ خواستگار ہونے یا مصلحت حکومت خود مقتضی ہو پس یہ امر ساتھ ضرورت اور قدرت حکومت کے مقید ہو چکا۔ لا نبی نہی تحریمی ہے اور حال ہے جو شامل ہے ہر شخص کو یعنی کسی شخص پر کسی حال میں جائز نہیں جو حرص کی تابع ہو جاوے اور ہر حق سے منہ پھیر لے ۱۲ خلاصہ ف اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی نام پاک مہیمن ہے۔ دیکھو کتاب شفا فی حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

Marfat.com

جو اسدی صفت مہیمن ہیں اسیہ جامع کل ہدایت | تو شامل کامل کل فضلاں نوں تاوہ اس فضل نہایت

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۚ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ

واسطے ہر ایک کے کیا ہمنے تم میں سے گھاٹ اور راہ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دیا تمکو پس دوڑ کر لو بھلائی کو طرف اللہ کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے۔

اساں ہر اک نوں کا سن وچ کھڑ رستہ شرع طریق بنائے | نے جو رب چاہندا اک امت تساں کر دا سب لوکاں نوں

لہ خازن میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام سے لیکر حضرت رسول اکرم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایک ہی اصول چلا آیا ہے یعنی ایمان لانا ساتھ اللہ تبارک وتعالی کے اور سچا جاننا اوسکو جو لاتے ہیں پیغمبر اور تصدیق اونکی اور یہ جو فرمایا کہ واسطے ہر قوم کے شریعت اور طریقے ہیں پس کہا علماء نے وارد ہوتی ہیں آیتیں بیچ عدم تعارض کے پیغمبروں کی شریعتوں اور طریقوں میں جیسا کہ فرمایا حق تبارک وتعالی نے شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا الی قولہ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنی شریعت بنائی خدا تعالی نے واسطے تمہارے کہ وصیت کی دین سے جسکے ساتھ وصیت کی نوح علیہ السلام نے تا قول سبحانہ یہ کہ قائم کرو دین کو اور نہ متفرق ہو جاؤ اس میں اور دوسری جگہ فرمایا اللہ تعالی نے اولئک الذین ھدی اللہ فبھدھم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالی نے راہ دکھایا ہے پس انکی راہ کی تابعداری کرو پھر منع کیا ان لوگوں کو جو ظاہر میں مخالف ہیں جیسا کہ فرمایا لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا وغیرہ جو اسجگہ مذکور ہیں پس اگر دونوں مطابقت اس طرح ہو کہ وہ آیات دلالت کرتی ہیں اوپر دین اصول کے ساتھ ایمان لانے کے اللہ جل جلالہ پر اور اوسکے فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت کے دن اور ساتھ ہر ایک اوس شئے کے جو خدا کی طرف سے پیغمبر لائے اور مخالف جو اسمیں اور آیات دلالت کرتی ہیں فروع پر اور جو ساتھ ظاہر عبادت کے تعلق ہو پس جائز ہے کہ جو لوگ عبادت کریں اللہ تعالی کی ہر وقت جیسا کہ چاہیں ساتھ فرض ایسے طریقے کے تو پھر کوئی تعارض نہیں رہتا بیچ آیتوں کے۔ اور اختلاف فروعی بندوں کی آزمائش کیواسطے ہے۔ نہیں تو ایک ہی مذہب پر سب رہتے۔ پس فروعی اختلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ کون تابعداری کرتا ہے اور کون نہیں کرتا یعنی تمام ایک ہی مذہب اور ایک ہی دین بنا دیا۔ یہی سبب ہے کہ اماں مجتہدین کا دین میں اختلاف ہونا ایک رحمت ہوئی اس امت مرحومہ کے واسطے جیسا کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف امتی رحمۃ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے اس حدیث کی تحقیق گذر چکی ہے دوسری جلد تفسیر میں پس مجتہدین متفق ہیں دین کے اصول میں اور مختلف فروع میں جو کہ رحمت ہے اور اختلاف فروعی ثابت ہوا ہے ساتھ مختلف صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے اور اصحاب کا اقتدا رسول اکرم صلعم کا ہی اقتدا ہے تابعدار تھے حضور کے اور اسی طرح امام مجتہدین جو ہیں بھی تابعدار ہیں حضور نبوی کے اور صحابہ کرام کے اور خلاصہ میں حسین بن علی مغربی نے کہا ہے کہ اگر چاہتا اللہ تعالی نہ بھیجتا تمہاری طرف اپنا کوئی نبی پس تم عبادت کرنے ساتھ عقل کے تو ہو جاتے ایک ہی مگر اس طرح خدا کو

حاشیہ بر صفحہ ۸۳ ملاحظہ

تکماں منظور کرے آزمایش رب تساڈا ئی — جو مختلف حکماں وچہ اطاعت کردے ہو یا ناہاں
پس مومنوں وچہ احکام اطاعت سبقتیں ٹہری جاں — تے کوشش کرو وچہ چنگیائیں خدا ول سب تسیں رجوع علیا ہو
پھر اوہ تساں خبر کرے جنہے وچہ سن اختلاف تساڈے — ہر پیغمبر کارن ہک ہک شرع آہے وکھ پاندے
نہ جد لگ اوہ منسوخ تبدیل لگ عمل واجب اُس آہا — جاں محمدؐ صاحب شریعت والا آیا صاحب عزت جاہا
تا شرع اول دی ہی تصدیق اطاعت گزرے سمجھائی — اے اہل کتاب جے شرع نہ منوں ایس رسول صفائے
نا راہ سچے تے نہ سول نہیں تسیں کیتیاں روگردانی — مجوس ہنود تے مشرک عرب نہ منن کجھ زبانی
اہل کتاب اوہناں تھیں سچے ہر اک کارن فرمائے — جو بعض کتاب سناون بعضوں بھاویں سنگر پائے
ایہہ ناں مندوہاں مریضاں کارن ہو حکیم سیانا آیا — مصلح اتے مناسب نسخے ودے مجرب لیایا
جو اس دار شفا وچہ وڑ یا گیا نروئیا ہو کے — جس ہنگ کیتا ایس شفاؤں گیا جندوں ہتھ دھو کے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا حق اوہناں دے بھائی — جس مرض نفاق دے وچ تساں وی من ہوندی من آئی

# اشارات

اساں گھلیا نیر نبیل قرآن جدے وچہ علم تمامی — ظاہر باطن والے شامل بھی کل کتب گرامی (کتب آسمانی)
پس حکم اوہناں کر عدلوں جو اوہ ظل محبت آوے — محبت ظل توحید کدی جو وحدت تدہ وساوے
تا ظاہر باطن تھیں کسے پاسے غلبہ دیون ناہیں — ہر یک جہت ہک مورد مورد مثل نفسدی پائیں
جو ہیں مورد قلب تے مورد آیا کارن روح پیارے — تے مثل علم احکام معارف بنی طریقے بھارے
طریق سلوک باطن دی صفتاں جنت والیاں سدے — بھی علم توحید مشاہدہ وسن جو روح دی سنگ وسدے
سلوک طریق فنا کہڑے دل جنت ذات پیارے — جو جا ہندا رب طریق اتی مشرب کرا متفق سارے
مگر جد ظاہر کرے تساں تے بھی وتا تساں موئے — موافق استعداد تساں بھی قدر قبول حوالا
وعدہ اوہناں کہانوں جنہے دلبر میل کراون — استعداد موافق تساں مقرب یار بناون
تساں مرجع طرف خدا دی ہو جدہیں وجود جمیعدے — موافق شان مراتب اعلیٰ درجے نال خشیعدے (عاجزی ۱۲)
پس خبر دیسی تساں اللہ جو وچہ ہو اختلاف کماندے — نال اظہار آثار جو چاہندا اُس اختلاف نہ بھاندے
کر حکم اوہناں وچ حکمت پار مل موافق استعداداں — نال قرآن جو ظاہر باطن بھریا نال ارشاداں

۱ پہلی کتاب تورت سے مراد علم تفصیلی کامل ہے اور دوسری کتاب سے مراد علم اجمالی جو ثابت ہوتا ہے یعنی استعداد کی اور معنی مہیمنا کا محافظ ہونا اور پر اس علم کے ساتھ ظاہر کرنے علم تفصیلی کے ۱۲ روح المعانی ۲ ہر ایک کے لئے طریقہ بنایا ہے واسطے تبدیل عبادت کے جیسا کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی نقشبندی قادری وغیرہم ۱۲ ۳ جو معنٰی تعلق رکھتا ہے ساتھ نفس کے ۱۲ ۴ روح المعانی جلد سوم

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ
عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

اور یہ کہ حکم کر درمیان اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ اوتارا اللہ نے اور مت پیروی کر خواہشوں انکی کی اور ڈرا اون سے یہ کہ بہکاویں تجکو بعضے اوس چیز سے کہ اوتارا ہی اللہ نے طرف تیری پس اگر پھر جاویں پس جان تو سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہ کہ پہونچاوے اونکو ساتھ بعضے گناہوں انکے کے اور تحقیق بہت لوگ انمیں سے البتہ فاسق ہیں

تے کرتوں حکم اوہناں وچہ پیارےیا نال قرآن حقانی　تے خواہشاں کنوں اوہناں دیوں پیارےیا کرتوں روگردانی
ڈر جو بعض امور قرآنوں تینوں مت بھلاون　جے پھر جے حکم تیرے تھیں روگردان ہو جاون
تے جاں چاہیا رب جو پکڑے اوہناں بعض گناہوں　تے بہتے لوکی آدمیاں تھیں نافرمان آکھوں
بنو قریظہ والیاں کہیا شاہ رسل دے تائیں　جو بنو نضیر والے اساں پر کردے زور اداہیں
جاں ساڈی تھیں اوہ مارن تاں سٹھ وسق بجھواندے　جاں اسیں اوہناں دا ماریئے کہو چالی وسق بھریندے
ہے فسق ایہو نجلیا آکھوں ہون دوراڈے　سنگ رویت نفس تے فسق نصارے کنوں یہوداں ڈاہڈے
اوہ لنگھے کنوں صفات حقانی سنگ رویت نفسانی　ایہ عارف بغدادی فرمایا ہے وچہ روح معانی
سن بیہقی وچہ دلائل ابن عباسوں خبر لیایا　جو کجھ سردار یہوداں ہکدوجے سنگ منا پکایا
جو چلو محمد پاس اوہدے کجھ یار بھلایئے راہوں　تاں عرض کرن تم جانیں اسیں عالم اشراف صلاحوں
جے مگر تیرے اسیں لگی لگسن مگر یہودی سارے　اساں سوچی ہک صلاح جو تیر یکارن بھلی پیارے
جو لوکاں سنگ اساں جھگڑے کیا تیری طرف تمامی　جے چاکریں اساڈی تیرے تابع ہوئے تمامی
جاں اساں تینوں من لیا پھر باقی سب مناون　دل وچہ کہیا نہ مومن ہوناں نال فریب رہ جاون

(حاشیہ: روح المعانی)

لہ اسکا عطف الیکا الکتاب پر ہی یعنی اوتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب اور حکم دیا ساتھ اوس چیز کے جو بیچ اسکے ہے اور واحذرہم ساتھ محذوف مفعول مطلق کے یعنی واحذرہم مخافۃ واسطے تاکید حذر کے ۱۲ روح المعانی ؏ اہل کتاب کو جیکر اور بنو قریظہ اور بنو نضیر میں رجم کا حکم کرنا جیسا کہ اوتارا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۱۲ ؏ وسق ایک پیمانے کا نام ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع ڈو سیر چھ چھٹانک اور چار تولہ اور چار ماشے کا ہوتا ہے ہمارے حساب میں ۱۲ خلاصہ ؏ یعنی ایک سو چالیس وسق لیکر پھر عورت کے عوض مرد لیتے ہیں ۱۲ ؏ رجم اور قصاص کے واقعہ کے متعلق کہا یا ایہا الرسول لا یحزنک اور اس آیت کو اس تیسرے واقع کے ساتھ جو بیہقی سے مکرر روایت متن میں مذکور ہوئی ہے پس مکرر فرمانے کے نہایت ہی تاکید ثابت ہوتی واسطے حاکم کے اسلئے کہ رشوت یا لحاظ کے ساتھ فیصلہ کرنا حرام ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

تاکوڑی لالچ سنگ بنی دے چاہن قدم ڈولائے — تاں رب کہیا ایہناں خواہشاں گرنہ لگن عہد سوہائے
تے ہک مرد یا دو مرد آہے عوض غلام کو ہندے — ابویش غماں ساڈیاں نداوہناں نصف ٹھہرایا پاندے
پس فیصلہ کرو اساں نوں حضرت تدے خدا فرمایا — کر حکم او ہناں نوں رجم قصاص جیویں نندھ رب سمجھایا

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

کیا پس حکم جاہلیت کا چاہتے ہیں اور کون شخص بہتر ہے اللہ سے حکم میں واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہیں

جاں بنونضیر تے بنوقریظہ جھگڑے بنی بنڑے — تاں بنونضیر کہیا اساں تھیں ساوی قبول نکھیڑے
توں ساڈا دشمن نئیں ہو مخالف نا ایہہ رب فرمایا — ای قوم یہود کیا تساں ہن اج حکم جہالت پایا
جاں ایہہ چن انور چڑھیا نا ہا جگت اندھیر آہا — ظلم کذب تے ہر ہر پاسیوں حق نوں گھیر اساہا
ہن الیس سراج منیر بشیر نذیر سحاب کرمدے — چڑھدیاں ہی ظلمات گوائی ساتے عرب عجم دے
پر کیہڑا سہت چنگیرا جانوں اندر حکم الٰہی — ایہہ حسن خوبی اس قوم دے جو کرن یقین صفائی

شعر | کجا ایں نشتر نفسانی کجا ایں مکر شیطانی — کجا ایں حکم ربانی کجا ایں ماہ لاثانی

ہے نیک نظر کوئی ویکھن والا مکھڑا دلبر والا — چام چڑکاں بدبختاں کد وسے یار نرالا

شعر | وہ حسن ازل پردے میں مستور نہیں ہے — ویکھے اسے ہر آنکھ میں یہ نور نہیں ہے

ابن عباس سوں ابن کثیر روایت نقل لیایا — جو نبی کہیا مغضوب ودڈا او نزد خداوندے آیا
جو با دولت اسلامی وت تراضی حکم اسلاموں — طور طریقے جاہلیت دے ڈھونڈے بدانجاموں
وچہ ترغیب بیاج کھاون نعیس آون کھال کرا کے — تے رعب نامردی رشوت راہوں کو سمجھ دل لاکے
نبی کہیا پنج شیں غنیمت مہر پنج اشیاؤں — جوانی پیریوں پہلی جو مری وچہ عمل بناؤں
ہور تندرستی بیماریوں مہرے گمن غنیمت آئی — جاں ہل نہ سکیا پھر اس قدرت اپر حال نکائی
تے فرصت وقت غنیمت ہے مشغول ہوون تھیں بھائی — راتیں فرصت پڑھیں نماز ونے وچہ صوم صفائی
قیام لیال سیال صیام ہنار غنیمت بیارے — اوڑ غنا تنگدستیوں مہرے سمجھیں لٹ سوہارے

لے انہوں تے سبت ہی ناخوش ہو کر کہا یعنی اُنپر رعب اور نامردی ۱۲ ٭ ۲ نقل کی یہ حدیث بخاری اور ابن عباس رضوان اللہ تعالیٰ عنہما سے درمنثور
اور روایت کی ابی حاتم نے جو آئی ایک عورت حضور علیہ السلام کے پاس اور کہا اُسنے کہ زنا نے جاہلیت میں تھا ایسا ایسا تو نازل ہوئی یہ آیت
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ درمنثور ٭ ۳ حافظ صاحب گوئیں اسم اعظم بکند کار خود اے دل خوش باش کہ بتلبیس حیل دیو سلیمان نشود
نخفر وسولیہ صحبت بدراہ تباہ دیکند ہو رنگ سیاہ ۱۲ مثنوی دوم تو بہ بیب در مثنوی در پیشم خود بحق ذات پاک
اللہ الصمد کہ بود از مار بد ہر طلبید مار بد جان بستاند از سلیم یار بد آرد سوئے نار جحیم مار بد جانت زند بس از شرر یار بد ایمان تو زند از
مکر و بجہاں نبود بتر از یار بد ۱۲ از یدال گبر خرد آنچہ اعلا خرد کہا سید شریف نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر ۔ اے جان پدرم

تے زندگی ہو توں بیشیں جو سوہاں قدرت علاں ناہیں — سوئی چاہن جو مُول دنیا رکھت کراں او ڈیں
اہو ڈھونڈن بحکم جہالت والا جو اوہناں نفس نشانہ وے — نال جبل سرکشی نہ علم الٰہی دے راہ پاوے
حافظ بگذشت فرصت ابر او کرم رو چہ سیغ باشد — ورنہ با عمر کس عزیز ہست گر فوت شود دریغ باشد

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود کو اور نصاریٰ کو دوست بعضے اُنکے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی دوست پکڑے اونکو تم میں سے پس تحقیق وہ اُن میں سے ہے۔ تحقیق اللہ ہدایت نہیں کرتا قوم ظالموں کو

اے اہل ایمان نہ یاری لاہو نال یہود نصاری — بعض اوہناں دے دوست بعضیاں مومناں دشمن جاری
جو کنوں تساڈے نال اوہناں دے یاری الفت لاوے — پس اوہ ٹھیک اوہناں وچوں پورا گنیا جاوے
تے رب ٹھیک ہدایت کردا اہل ظلم دے ناہیں — جنہاں پیار پایا سنگ اہل کتاب عنید اوہناں سخت اتھاہیں
عبادہ بن صامت نے آکھیا اے محبوب خدا دے — جو رب نبی دی یاری اوپر کفایت کرن زیادے
اُبی منافق آکھیا میں اوہناں نال بگاڑاں ناہیں — جو تاں دے علوم کویں واہ میرا ایہیں نال تنہائیں
تاں کہیا منافق نوں ناہو یوں اہل کتاباں — جویں صامت حاصل اس پایا لوں تو ہیں سانبھاں
اُس آکھیا بہتر تا ایہہ آیت خالق پاک اوتاری — رب مومناں کہیا یہود نصاریٰ نال نہ لاہو یاری
عبد حمید حذیفہ کولوں کرے روایت بھائی — کہیا اک ساڈا ڈری جو مری یہود نصاریٰ کائی
یا ابولبابہ بن منذر حق اوس نزول سوہاوے — علکھ تحقیق جویں ابن کثیر اتے در منثور لیاوے

لہ اور وہ نہ جانتا ہو پھر پڑھی حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ نے آیہ کریمہ ومن یتولهم منکم فهو نه منهم اور روایت کی ہے امام بیہقی نے عیاض سے ان عمر امر ابا موسیٰ الاشعری ان یرفع الیه ما اخذ وما اعطی فی ادیم واحد وکان له کاتب نصرانی فرفع الیه ذلک فعجب عمر وقال ان هذا لحفیظ هل انت قاری لنا کتابا فی المسجد جاء من الشام فقال انه لا یستطیع ان یدخل فی المسجد قال عمر اجنب هو قال لا بل نصرانی تا آخر حدیث حاصل مطلب یہ ہے کہا موسیٰ اشعری نے کہ کہا میں نے عمر بن الخطاب کو کہ نصرانی میری کتابت کرتا ہے تو فرمایا انہوں نے اے موسیٰ کیا ہو گیا اوہ ہلاک کرے تجھے اللہ تبارک تعالیٰ تو نے پاکیزہ کاتب کو کتابت کرالی ہوتی کیا تو نے اللہ جل جلالہ کا قول نہیں سنا یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیهود والنصاریٰ اولیاء یعنی اے مومنوں نہ پکڑو یہود ونصاریٰ کو دوست تو کہا میں نے ساتھ اوسکے دین ہے اوسکا اور واسطے میرے ہے کتابت اوسکی تو فرمایا ابن عمر نے نہ بزرگی کرو انکی اسواسطے جو اہانت کی اللہ تعالیٰ نے انکی ونہ بعید و انکو اسواسطے کہ دور کیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے۔

ہو کفاروں یاری اہل کتاب منع کیوں زیادے
دو جہاں نعماں اثر نہیں جو پھر اثر کریں اوہناں لٹ سی
من تشبہ بقوم فھو منھم حضرت شاہ رسل فرمایا
اہل اسد دی صحبت اثروں ہووے دلاں صفائی
الحب للہ والبغض للہ بھی حضرت فرمایا
بیبیاں پیاریاں نال محبت پاروں حب الٰہی

اوہ اس کا سن جو اثر اوہناں ٹر ری ہووے دو جیوں لٹے
وچہ کمان دنیا دینی پاوے اوہناں اثر خواری
جو ہووے تشابہ قوم کسے سوا اوہناں وچہ گنایا
بھی دنیا دی صحبت میٹھیاں دو جگ وچہ رسوائی
جس حب عداوت اللہ کا سن رکھن عمل سوہایا
تے ربیاں وبیریاں نال عداوت کا سن رب ہویائی

آنچہ در فرعون بود اندر تو ہست
چاہ خرابت مے کند نفس لعین
آتشت را ہیزم فرعون نیست

لیک از در ہات محبوس چہ است
دور می انداز دست سخت این قرین
زانکہ چوں فرعون او راعون نیست

نفس و شیطان و قوی جملہ کبود
غرض آمد دور بود زیں تمام
گر تو در دل حب فناں را جا دہی

در وجود ت چون نصاریٰ و یہود
از موالات این ہمہ ابعد مدام
تا ز وصل حق شوی دور اے اخی

ہن ایت نامی کلمہ گو گمراہ فرقے جو بھارے
جیہا ضرر اثر اوہناں مسلماناں تے ہووے صحبت اہوں
اوہ اہل قبلہ بن کلمہ کہکے مکروں ڈنگ چلاندے
ہو گھر دے چور خطر عظیم جو بیبیت انہاں معلم سارے
چور بیگانہ کدی کدائیں ڈرداچوری کردا
ہُن بعضے بیدین بلانے جلسے کرن سالانے

روافض خوارج مرزائی چکڑالی نجدی سارے
نہ اہل کتاب اتی اہل کفر دا ایسا خطرہ بنا سل
گھر بیٹھیاں نجویلاں الیں لیاسوں پیٹے بنادے
اوہ گوجھیاں جویلں کرن اجائن تنہاں آون پیارے
بھی اود قابو آون تے نہیں گھر دا چوریوں ڈردا
تے گمراہیں سنگت پر عزت منبراں وچ جانے

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن
تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ
فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ

پس دیکھے گا تو اُن لوگوں کو کہ بیچ دلوں اُنکے کے بیماری ہے جلدی چلے جاتے ہیں بیچ اُنکے کہتے ہیں

سلہ وہ جانتا تھا کہ مجھ کو سمجھ کر چھوڑ دیگی اگر نقد پرا قابو بھی آجائے نہیں تو اوس کا قابو آنا مشکل ہو کہ وہ بعیت سے چوری کرتا ہے ۱۲
صمدانی عفی عنہ

Marfat.com

ڈرتے ہیں ہم یہ کہ پہونچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی پس قریب ہے اللہ یہ کہ لے آوے فتح کو یا کچھ بات اپنے پاس سے۔ پس ہو جاویں اوپر اوس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلوں اپنے کے پشیمان

پس ویکھیں ای محبوب دلوں جنہاں مرض نفاق ایہا ئی — اوہ الفت یاری وچہ اونہاں دے کوشش کرن سوائی
کہن اساں نوں ڈر دے مت اساں گردش آوے زمانے والی — جو کم محمد[1] دا ہے وچ ایہناں مُڑ کے اساں طرف کمالی
جب اللہ فتح لیاوے یا کم ویر یا تے خود پا سول — جو نفسا نوں چھپاون اُس پر نادم ہون ہر اسول
مراد فتح تھیں فتح مکہ یا قریظے قوم یہوداں — یا فتح ویریاں تے مطلق غلبہ اہل اسلام سوداں
یا اپنی طرفوں حکم کرے رب شاہ رسل دیتا ئیں — وچہ ظاہر[2] کرے اہل نفاق یا کاسن قتل بلائیں

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ۝

اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جو قسم کھاتے تھے ساتھ اللہ کو سخت قسمیں اپنی کہ تحقیق وہ البتہ ساتھ تمہارے ہیں نا پید ہوئے عمل اونکے پس ہو گئے ٹوٹا پانیوالے۔

تے اہل نفاقاں جان وچہ سخت قسم سن کھاندے — تاں کہن تعجب تھیں ایہناں قسماں چایاں سن جانے
قسماں سخت جو ٹھیک اساں تھیں سو مناں سنگ ہمراہی — تے سو مناں نال آہے وچوں اوہ منافق واہی
بھسم ہوئی اونہاں نیک کمائی وڈا خسارہ پایا — اوہ وچہ حقیقت کافر نہ کوئی عمل قبول اونہاں آیا
سگوں دنیا نوں خوار ہو وچہ قیامت آتش ناراں — ایہ آتھی اوتھے وچ جگ کھاتا اہل نفاق شراراں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

[1] یعنی جس طرح آپ سے پہلے ہمارا کام پڑا ہوا تھا ایسا نہ ہو کہ بعد میں بھی ہو۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ڈھیلا یعنی سست ہو جائے اسی واسطے ہم یہود کے ساتھ نہیں بگاڑ سکتے ۱۲ خازن

[2] اس سے معلوم ہوا جو آپ کو منافقین کا اندرونی حال سب کا سب معلوم تھا مگر اونکے ظاہر کرنے کا حکم نہ تھا پس جب حکم ہوا تو آپنے اونکو ظاہر کر دیا جو فلان فلان شخص منافق ہے اگرچہ آپکو تمام علم تھے مگر جب تک کسی شے کے ظاہر کرنے کا حکم نہ ہوتا تب تک سکوت فرماتے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ سورہ نجم علو اقی عفی عنہ ۱۲

Marfat.com

## وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم میں سے دین اپنے سے پس البتہ لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہے اُنکو اور پیار کرتے ہیں وہ اوسکو نرمی کرنیوالے ہیں اوپر مسلمانوں کے سختی کرنے والے ہیں اوپر کافروں کے جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نہ ڈرینگے ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والے سے یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے اوسکو جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا

اے اہل ایمان جو مڑسی تسا تھیں اپنے دینوں کائی
جو دوست رکھے اوہناں تے اوہ دوست رب بناون
راہ خدا وچہ کرن لڑائی خوف نہ کرن اسلاموں
مرتد اوہ جو بعد اسلاموں کرے اختیار کفر نوں
کہیا وچہ کبیر اوہ یاراں ٹولے مرتد ہوگئے جیہڑے
یک ذوالحمار اسود عنسی جو نبی بیچ تھیں سابھی
مسیلمہ ملعون جا جنہوں وحشی کینا قتل بیا رے
خلافت وچہ صدیق ہوئے مرتد ست ٹولے انکے
جنہاں دوست رب فرمایا اوہن لوک نبیدے پیارے
یا موسیٰ اشعری سندی قوم ایہ ابن کثیر لیا یا
بصری حسن کہیا اوہ جے صدیق رفیق پیارا
جدوچہ صدیقؓ خلافت ہوئی منکر کئی زکوتوں

پس اللہ بھیجی ایک قوم لیاوے جو خالق نوں بھاوے
مومناں اوتے نرم کفاراں اوپر سخت ہو جاون
ایہ بیعہ افضل ہے دیوے جس چاہے واسع داتا اوں
اذلہ جمع ذلیل مراد انھانہ رحمت پڑھ کولوں
ترن گروہ حضور انور دے سامنے دکہی پھیڑے
اوہ شہراں یمن دیاں تے ہو مسلط آیا واہی
تریجا بہنی اسعد جو مدعی ہویا نبوت ظاہر سے
ہاں وچہ خلافت عمر خلافت اندر سب تہائے
یا فارسیہ دے لوگ مجاہد جنہوں جیہیں انھائے
وچ کبیر اوہ حضرت علیؓ تے اوہ اشیر الا یا
دوئیں جنت مفسر لکھدے ہے ابوبکر رضی سو بھی
اوہناں نال جہاد کرنوں گیا صدیقؓ سنا توں

۱ے لکھی ہے پہلی جسکا سردار اسود عنسی ذوالحمار جو یمن کے شہروں پر مسلط ہو گیا مگر تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] نکال دیا اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا جادو اور کہانت سے اپنے جاہلوں کو اپنا مسخر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اور [illegible] اور تھوڑے ہی دنوں [illegible] اسود عنسی قتل کیا۔ یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی وفات سے پہلے [illegible] کی نبیح اور ذوالحمار کے قتل اور تباہ ہونے کی اپنے صحابہ کو مدینہ منورہ میں خبر دی تھی [illegible] وفات شریف کے بعد [illegible] کبیر ۲ مسیلمہ نے حضورؐ کو لکھا تھا کہ ہم اور تم دونوں شریک ہیں آپ تقسیم کر لیں ۱۲ خلاصہ ۳ طلیحہ بن خویلد کی قوم سے جو حضرت خالد ابن ولید کی تلوار سے مردار ہو چکا تھا ۱۲ خلاصہ ۴ لکھا ہے مبارک ہیں دلیل ہے بیچ اسکے اوپر خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جنکے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ کافروں پر سخت ہیں لیکن کس طرح سختی کی صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کے منکروں کے ساتھ پس رافضی جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے انکار کرنے کو کفر کہتے ہیں انکا اس آیت شریف سے توبہ منہ کالا ہوا اور واسطے کرنے صدیق اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کوئی بعد حضرت اسلم کے نہیں ہوا کفار سے سختی کرنے والا ہوا ایک [illegible] وخلاصہ ۱۲

سن عمرؓ نبیؐ دی یار کہن ایہ کلمہ پڑھن زبانوں
نہ جدتاک کرن زکوٰۃ ادا اوہناں تک تیاک نہ چھوڑاں
تاں پھر تلوار صدیقؓ اکلا ٹریا کرن لڑائی
جو کرن کرامت پہلے اوہناں سبھناں فیر سلاہیا
جو قتل نبیؐ دی اُٹھ اکلا ٹریا طرف کفاراں
رافضی سنگ علیؓ عداوت عمرؓ و صدیقؓ پھرے اسلاموں
لامذہب سنگ دکھ اماماں وچہ حسد سڑ موئے
ایہ رب دا فضل ویوی جس چاہے اپنے لطف احسانوں

کویں اوہناں نوں قتل کریں سن کہیا صدیقؓ عیانوں
پہلے کہن ایہ مومن اوہناں قتل کرن کریں لوڑاں
وت ہولا چار ٹرے سب مگروں ونگی فتح آئی
جو بعد نبیؐ دے ابوبکرؓ دے قتل نہیں کسے بھایا
خازن ہور معالم دیچ لکھیا برخورداراں
خارجی علیؓ عداوت راہوں ہوئے بدانجاموں
نبیاں ولیاں دے ایہ ویری سخت بلا وچہ ڈھوئے
فضل اتے لطف فراخ خدا دا اسفت علم اسجانوں

| حافظ | سکندر را نمی بخشند آبے | بزورِ زر میسّر نیست ایں کار |
|---|---|---|

ہک سالک طے ایہ پردے کردے پچھے ستر سالاں
ہک وچہ مہینے طے کرن ایہ فقر منازل بھارے
بعضے وچہ طفلی حاصل کردے بخشش فضل الٰہوں
جاں معجزہ موسیٰ ڈٹھو نے سب ترت ایمان لیائے
ابویں کامل لحظے دیوچہ نال توجہ بھاری
ابراہیم ادھم اتے رابعہ بصری حال چتاریں

بعضے وچہ ونہہ سالاں بعض ہک سالوں ہون کمالاں
بعض جمعہ وچہ بعض گھڑی وچہ ایہن گذرہنارے
جویں جادوگر فرعونی ہوئے جھٹ نعیم عطاوں
پلو وچہ عارف باللہ ہوئے مرشد تار وکھائے
نتّے ورھیاں دے کھوٹ گوا کے بخشے فیض بکباری
چھڈ دنیا کیا زہد کمایا ہناں تے فیض اہناریں

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

سوائے اسکے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ ہے اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ کو۔ اور وہ رکوع کرنے والے ہیں

| جو ادا نماز زکوٰۃ کرن بھی کرن رکوع نتولے | | ہے مددگار تساڈا رب رسولؐ اتے ایماں والے |
|---|---|---|

ملہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیچ سورت انا فتحنا کے۔ محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم یعنی آپکے جو اصحاب ہیں وہ کافروں پر سخت تر ہیں اور آپس میں رحیم ہیں لیس یہ آیت تفسیر ہوئی آیت اذلّۃ علی المؤمنین۔ اعزّۃ علی الکافرین اور نہ ڈرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کے ملامت کرنے سے اور نہ ڈرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور یہ صفتیں انکی ہی ہیں جیسا کہ سورہ نور میں فرمایا مثل اسکی۔ فافہم فتدبر ۱۲ حلوائی عفی عنہ

نماز پڑھو وضو آکھوں دین زکوٰۃ وجودوں
وچہ ہے کبیر عبادہ بن صامت دے حق آیت آئی
رب تے نبی فقط محبت کافی ہوئی اساہاں
تا قوم اسدی تے چھوڑیا کہن نہ ملئے سوال ستائیں
جو مینوں جدا ایہوداں کیتا کوئی نہ ملیا چاہے
تا رب فرمایا رب نبی تے مومن دوست تیرے
وچہ دستور علی تھیں جاں ایہ آیت رب اُتاری
ڈٹھا یار نماز اندر ہک سائل ملیا بھائی
سائل کہیا نہ دتا کسے مگر جو وچہ رکوع دے
جاں وچہ نماز انگوٹھی ڈٹھی علی سائل دے تائیں
تا تھیو کرن نبی دی اہل ایماناں کارن ثابت ہوئی
محبت ربی وچہ عداوت جو نسٹے غیر الٰہی
محبت حضرت نال عداوت نفس خلاف ہوا دے
بھی کہیا مومن ہر کوئی جد لگ نا میں حب کمالوں
تے اہل ایماناں سنگ محبت ہی وچہ دین پیارے
بھی نبی کہیا ہے مومن اوہ جو کارن مومن بھائی
جو سٹی جانے نفس اپنے حق بھی مومن حق جانے

باقی نال خدا دے روح معانی وچہ موجودوں
جاں ابن ابی کہیوس مینوں لوڑ یہود نکائی
وچہ خازن ابن سلام جاں آیا وچہ اسلام پناہاں
تا خدمت وچ شکایت لیایا کنوں یہود بلائیں
تے گھر اصحاباں دور نہ ممکن اوہناں ملن ہویائے
کہیا عبد اللہ میں راضی ہویا جو تن بیلی میرے
تا حضرت نکل مکانوں آئے مسجد طرف سوہری
فرمایا کسے تینوں دتا ہے کجھ نا نہیں کائی
ڈٹھا شاہ سیل تاسن اوہ علیؓ جو اہل خشوع دے
تا صفت رکوع دی نال خدا سن کیتا یاد اُتھائیر
جو سنکر عدو انہاں تھیں اوس دی گل نتی کوئی
فانہم عدو لی الا رب العلمین آہے جو بھی خلیل گواہی
لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا جو بن سیا بحر سنا دے
جان تے مال اولاد اپنی تھیں بھی سب لوکاں نالوں
انما المؤمنون اخوۃ جو ہیں وچہ قرآن تمامے
پیاری جانے اوہ شئے جیہڑی نفس اوسدے خوش آئی
ہن اپنا نفع تکن اتے بھائی مومن حق نیانے

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور رسول اُسکے کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے وہ ہیں غالب

جو دوست رب نبی دا نالے اہل ایماناں
محبت رب نبی دی کرنی ایہناں فرمانبرداری

پس ٹھیک نے اوہ لشکر اوہو غالب ذیشاناں
مومناں کنوں مراد مہاجر تے انصار اظہاری

لہ یعنی اللہ تبارک وتعالے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان والے بیچ اس آیت کے خبردار کیا ہے اُن لوگوں کو جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء عظام کی اولاد سے منکر ہیں ۱۲ احمد الی عفی عنہ لہ یعنی نہیں مومن ہوتا کوئی تمہارا جبتک تابع نہو خواہش نفسانی اوسکی لما جئت بہ واسطے اس چیز کے جو اسکو میں لایا ہوں ۱۲ روح البیان لہ من عام ہے یعنی جو کوئی اُنکے ساتھ دوستی رکھے وہ ہے غالب بیچ جہاں کے ۱۲

جو دین خدا دے مددگار اوہ حزب خدا دا آیا
حزب خدا دا یار نبی دے بھی تابعین تمامی
جنہاں دین غلبہ نوں ہر وقتی جاتوں مالوں ہتھ دھووے
یعنی نفس ہور شیطان اندر دنی دشمن ہار سارے

اوہو غالب رہن ہمیشہ وچہ خسارن فرمایا
بھی جو تبع اونہاندی مجتہدین امام گرامی
بھی جو راہ اونہاندے ٹریا دیریاں غالب آوے
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ جویں وچہ قرآن اشارے

مثنوی
عکس روحانی ہمہ روشن بود
عکس ظلمانی ہمہ گلخن بود
عکس ہر کس رابداں اے خود بیں
پہلوئے ہم جنس مے باید نشیں

تے نصرت غلبہ مول نہ ہووگ مگر تاثیر انکہوں
رب عزت دیون والا اُسنوں عزت کل بناؤں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو ان لوگوں کو جو پکڑتے ہیں دین تمہارے کو ٹھٹھا اور کھیل اُن لوگوں میں سے دیئے گئے ہیں کتاب پہلے تم سے اور نہ کافروں کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

اے اہل ایمان سنیار بنا ہو اونہاں لوکاں تائیں
ہور اہل کتاب تے کافر مشرک نہ کرے یار بنا ہو
ہن دوستی اہل ایمان کفاراں ہکو جیہی کر سنیے
جنہاں سیر سلوک تسادا دینوں ہے پکڑیا ٹھٹھا بازی
اوہ پہلے اہل کتاب جو اُنکے نقط ظواہر اُپّر
تسے کفاراں پچھے حقوں پاروں نفس تنہانے

جنہاں دین تسادا کھیڈ بنایا ٹھٹھے کرن بلائیں
اونہاں نال نیاری لاہو رب تھیں ڈرنا ہو
بھی دنیا سنگ ہریاں لاگی ناحق دین وگنجیندے
تے اونہاں طعن تیغ ٹرے کیتے ہور زبان درازی
مثل یہود اتے باطل اُپر کھڑے نصارے منکر
اوہ دوست رکھن وچہ احوال جدائی غرق جو جانے

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

لہ روح البیان میں لکھا ہو کہ سراج کی رات میں اللہ تعالیٰ اُمت مرحومہ کی بابت حضور علیہ السلام کے آگے شکایت کے طور پر فرمایا کہ میری آنکہ کل کے دن کی کوئی تکلیف نہیں دی جو مانگتے ہیں مجھے کل اور پرسوں کے دن کا رزق تحقیق بنے انکا رزق کسی غیر اللہ کے سپرد نہیں کیا پھر کیوں خیانت کرتے ہیں میری اور صلاحیت کرتے ہیں میرے غیر کے ساتھ اور اُٹھاتے عمل اپنے میرے غیر کی طرف حالانکہ کھاتے ہیں میرا رزق دیا ہوا اور شکر کرتے ہیں میرے غیر کا میں نے عزت دینے والا ہوں اور وہ عزت میرے غیر سے طلب کرتے ہیں بنے ہر کافر کی خاطر دوزخ کو پیدا کیا ہے پس وہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ اپنی جانوں کو اس میں ڈالیں پس جنہا ہو انفس اور ہوا کا اور پاک نہیں کرتا نفس کو پس کوشش کی اُس نے میرے دشمنوں کے ساتھ ملنے کی ۱۲ روح البیان

Marfat.com

اور جب پکارتے ہو تم طرف نماز کے پکڑتے ہیں اوسکو ٹھٹھا اور کھیل یہ سبب اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے

جاں طرف نماز سد وشرا وہناں ٹھٹھا اسی کردے | ایہ اس کارن جو کافر لوکی دینی سمجھ نہ دھردے
مدینے وچہ جد بانگ ملے تاں یہود او نصاریں | محمد رسول اللہ دین کہندا جھوٹی ساڑیائی بجائیں
پس خادم اسدے تھیں دگی اگ قضا ول | تے ایہ سب گھر وچہ سڑ کے سارے ہوئے فنا ہوں
جاں بانگا بانگ کہے تس ول تھیں سنو قبولو سارے | نہ ٹھٹھا ہاسا کرو خدا دا غضب پوے مت سائے
جو سنکے بانگ نہ ول تے لاون مسجد قدم نہ پاندے | سلہ اوہ لایعقل بے سمجھ جو سن اذان ہاسا کرجاندے
جاں شاہ رسولاں وچہ مدینے قدم رنجہ فرمایا | تاں کھلم کھلے لوک لگے سب کرن نماز ادایا
کرن صلاح جو وقت اُپراسیں چانا قوس بجائیے | تاں جو جمع ہووے ہر کوئی وقت اُپر آجائیے
کسے آکھیا بوق وجائیے جو معمول یہوداں آہے | حضرت عمرؓ کہیا ہک شخص پکارے وقت جماں آوے
تاں عبداللہ بن زید ڈٹھا وچہ خواب ہک شخص نورانی | سبز لباس لگا تن منہ چہ اوس ناقوس ڈٹھا سی
ہیں چھپیا اس وچہیں کہندا کیا کرسی اسناہیں | ہیں آکھیا او وقت نماز لوکاں سنگے اسیں اسدا
اس آکھیا میں تھیں بہتر دساں صلاح بتاواں | میں پچھیا اوہ کیا تسے کہنا آکھہ جو سخن الاواں
تاں بانگ ساری دے کلمے اسنے ہیں اسوقت سکھائے | تاں فجرے سو عرض کیتی وچہ خدمت سن سرور فرمائے
ایہ کلمے دس بلال تاں اس جو اوس طبعہ آوازہ | تاں سنکے عمرؓ کہیا تاں میں بھی ڈٹھی خواب
اجابت بانگے واجب پھر جو باہر ہووے مسیتوں | اوہ سب کلمے دیتال اونوں ہر کلمہ کہے بجا
جو مسجد وچہ جواب دیون اوس استحباب الایا | ایہ کنوں ٹھاوی وچہ خلاصے فتح محمد لایا
وچہ ترغیب عثمانؓ حضرت شاہ رسل فرمایا | جو سن اذان مسیتوں باجھ ضرورت نکل
نہ ایہ نیت جو پھر آسنگ جماعت ملاں شتابی | تاں فرمایا اوہ شخص منافق سمجھ حدیث
ایہ ظلم تے کفر نفاق جاں سنکے طرف نماز منادی | پھر سنکے بانگ نہ حاضر ہووے جہت نماز ادا دی
کہیا ابن عباس نماز نہ اسدی جو سن بانگ نہ آوے | پر جو عذر ہووے کوئی وچہ تفسیراں حال دسائے
بانگا چاہیے خوش آواز جو سنکے پاں شوق دلاوے | نہ دے آواز بہو کرن کراہت جیوں رومی فرمائے

| مثنوی | یک مؤذن داشت بس آواز بد | درمیانِ کافرستاں بانگ زد |
|---|---|---|

سلہ اگر بانگ سنکر خفیف سا ہنسے اور کھیل جانے پس یہ کفر ہے اسلئے کہ سنت کی اسمیں اہانت ہوئی اور اگر غفلت کے ساتھ بے پرواہی کو کام میں لایا نہ بلاوے نہ ہنسی اور کھیل کے تو لایعقل یعنی خفیف العقل ہے یا کم فہم ۱۲ خلاصہ سلہ ناقوس کا بجانا نصاریٰ کا معمول ہے اور کسی نے کہا بوق کو بجانا چاہیے جو یہود کا معمول ہے ۱۲ خلاصہ ف اللہ جل جلالہ سے ڈرو اگر تم سننے والے ہو ۱۲ سلہ کہا امام نووی نے مستحب ہے ۱۲ روح البیان ؞

Marfat.com

چند گفتندش مگو بانگِ نماز　کہ شود جنگ و عداوتہا دراز
او ستیزہ کرد و پس بے احتراز　گفت در کافرستاں بانگِ نماز
خلق خائف شد ز فتنۂ عامۂ　خود بیامد کافرے با جامۂ
شمع و حلوا با چناں جامہ لطیف　ہدیہ آورد و بیامد چوں الیف
بُت پرستاں کیں مؤذن کو کجاست　کہ صدا و بانگ او راحت فزاست
دخترے دارم لطیف و بس سنے　آرزو مے بود او را مومنے
ہیچ ایں سودا نمی رفت از سرش　پندہا مے داد چندیں کافرش
ہیچ مے سودے ندانستم دراں　تا فرو خواند ایں مؤذن آں اذاں
گفت دختر چیست ایں مکروہ بانگ　کہ بگوشم آمد ایں دو چار دانگ
من ہمہ عمر ایں چنیں آواز زشت　ہیچ نشنیدم دریں دیرِ کنشت
خواہرش گفتہ کہ ایں بانگِ اذاں　ہست اعلام از شعارِ مومناں
باورش نامد بپرسید از دگر　آں دگر ہم گفت آری اے پدر
چوں یقیں گشتش رخِ او زرد شد　از مسلمانی دلِ او سرد شد
باز رستم من ز تشویش و عذاب　دوش خوش خفتم دراں بے خوف خواب
راحتم ایں بود از آوازِ او　ہدیہ آوردم شکر آں مرد گو
چوں بدیدش گفت ایں ہدیہ پذیر　کہ مرا گشتی مجیر و دستگیر
گر بمال و گر بہ ثروت فروے　من دہانت را پُر از زر کردمے

وچہ حدیث جنت وچہ اول وڈسن بنی گالے　شہید جھیوں وت وٹے بلال موذن کجھ آلے
پھر بانگا بیت مقدس پھر جو مسجد نبویؐ والا　پھر کل بانگے عمل موافق قدر ہووی ہر اعلےٰ
جو بلند بانگ دیوے سائن خوف اُس نبی اکبر دا　وچہ ہر حدیث اوہ مثل شہیداں فرمودہ سرور دا
نہ حضرتؐ بانگ کہی اس جہت جو کر ہو اجابت ناہیں　اوہ کافر ہووے تے خود دعویٰ تشہد ہووے بنائیں
وچہ اشہد الف نے چھکن سانگ پوے رحمانوں　اکبار جے پتے مد ہووے تا بندہ نام شیطانوں
پھم انگوٹھے اکھیں دہرنے وقت شہادت ثانی　ایہ فعل صدیق اکبرؓ دا حجت ساڈے کہن جانی

سلہ یعنی اگر آپ اذان فرمایا کرتے اور کہتے اشہد ان محمدًا رسول اللہ تو اس جگہ وہم پڑتا ہے کہ شاید اور بھی کوئی نبی ہے ۱۲ سیح البیان
ٹہ یعنی وقت اشہد ان محمدًا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲

وچہ موضوعات کبیر ایویں ہے علی ؒ ملا فرمایا ۔ بھی عبد الحق محدث اوسنوں ثابت کر وکھلایا
وچہ جمع البیان کہیا ایہ ہر چند خبر ضعیف ایہا ئی ۔ پر وچہ فضائل اعمال اسنوں رونق کر و اکائی
تنویر عینین ساڈا وچہ تحقیق اسدی ہے بھاری ۔ لامذہب ہن بدعت کہندے غفلت وحشت ماری
بھلا فعل صحابی داکس عالم بدعت لکھ وکھایا ۔ جو بدعت کہو صحابہ سنت اُس نے دین ونجایا
تے شافعیاں وچہ ترجیع رہ اوچہ حنفیاں منع ایہا ئی ۔ جو کریں اک بولی کہیں اُچی کرن آوازاں وچہ بھائی

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَٰسِقُونَ

کہہ اے صاحب کتاب کے نہیں عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف ہماری اور جو اُتاری گئی پہلے اس سے اور یہ کہ بہت تمہارے فاسق ہیں

اے اہل کتاب نہ عیب ساڈا کوئی ڈھونڈو ہاں ۔ مگر جو رب اساں منیا تے جو نازل طرف اساڈے ہاں
تے جو پہلے ساتھیں اُتریا اوہ بھی اساں منیا ۔ تے ایہہ جو اکثر اہل کتاباں ظاہر فسق کمایا
کہیا ابن عباسؓ رسول اللہ دل ٹول یہوداں آیا ۔ پچھدے کیہڑیاں منیاں اُپر نہیں تُوں صدق لیایا
تاں نبی کہیا میں اللہ منیاں تے جو میں لاں نازل ۔ بھی آیا طرف خلیل اسحاق ذبیح اللہ دی کامل
جاں نام لیا عیسیٰ دا ہوئے روگردان تمامی ۔ نہ منیئے اسیں جو ایس منیا کرو قسم گرامی
تاں ایہ آیت رب گھلی صوفی خازن وچہ لیایا ۔ نہیں عیب گنوں جو رب اساں منیا تے جو رب بھیں آکھیا
ایہہ دین اساڈا سچا تے راہ سدھا سچ نتارے ۔ پھر ایس گلوں کیوں عیب لاؤ انہاں کہو محبوب ہمارے
کہہ ایہہ اہل کتاب نہیں تساں ویر انکار اساں تھیں ۔ مگر اس جہت جو ظاہر باطن آہے عمل اساں تھیں
اوہناں ندماں بازو آتساں گئے اُو دی مرتفعا منظر رہے ۔ ہے ایہہ نعمت بابرکت اوہ جیٹ سیوں تساں سدے
پس بھلا وتے اوصاف تہاں اساں تساں گ صاحب جواناں ۔ لذت غیرت شہرت حرص نے پوجن کنوں شیطاناں
ہو غیر ادی کارن تابع عاجز ہوئے نالے ۔ بھی انہاں پوجیا ورم ونیاں تہ نے فیقیتے جالے

ملہ یا یہ ترجیع ہے جو بعد اللہ اکبر کے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے آگے اشہد ان محمدا رسول اللہ بھی چار چار دفعہ کہے جیسا کہ مشکوٰۃ کتاب الاذان میں ہے اور اسکے معارض بھی حدیث صحیح موجود ہے جو اسکے منسوخ پر دلیل ہے اور عبد الحق محدث نے جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ترجیح دی ہے ۔ کما لایخفے علے الماہر جو شخص معنون طریق پر بانگ نہ کہے اوسکو روکا جاوے اور موذن پرہیزگار اور متقی ہونا چاہیئے جو کہ اوقات نماز کو اچھی طرح پہچانے اور خوش آواز بھی ہو کذا فی کتب الفقہ ۱۲ ملہ اور جو یعقوب اور اسکی اولاد کی طرف پس پڑھی آپ نے ساری آیت ونحن لہ مسلمون تک جو پہلے ربع ۲ میں گذری ہے ۱۲ خازن ملہ اور جو پہلے ہم سے تھا ۱۲ خازن۔

Marfat.com

| | |
|---|---|
| اوہ بُرے ٹھکانے ولوں استعداد بھلی بدلائی | سنگ گمراہی دوری وچہ سچ راہ معانیوں جائی |

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ
وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

کہہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے جو میں نزدیک اللہ کے وہ شخص کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور غصہ ہوا اوپر اُسکے اور کئے اُن میں سے بندر اور سور اور بندگی کی شیطان کی یہ لوگ بدترین جاگہ میں اور بہت بہکے ہوئے ہیں راہ سیدھے سے

اہناں کہو ایمان سبھو جے تسیں ساتھوں بُرا منا ہو
تسیں اپنی خبر لیو تساں بدتر آکھن لوک تیرے
ذ غضب جے پایا اوہناں اُپر جیہڑے باندر سور بنائے
کہہ دین ولوں بداو ہو لوک جے ایہ اوصاف رکھاون
ایہ حال اوہناں دا جو دن ہفتے مچھیاں پھڑدے آہے
جواں باندر تے بڈھے خوک ایہ خازن وچہ فرمایا
کرن موس شرمندہ اکثر قوم یہود استر اراں
بن مسعود نبی تھیں پچھیا باندر سور جو وہندے
جو مسخ کیتی رب قوم اوہناں دی اگے نسل نہ ہوئی
تے مسخ شدہ جن سب ایہن ایہ ابن عباس گواہی
تے وچہ روافض خوارج تائے خسف مسخ بھی جائی
کل حزب بما لدیہم فرحون جو ہر یک فرقے والا
پرحق ایہو جو تابعدار بنے او نہہ حق جو پاوے

ہور بغض عداوت رکھو پس ایں جو چاہاں سو پا ہو
جو کئوں نسا فرے تے جو رب دی لعنت اندر گھیرے
تے پوجیو نے شیطان ایہ سخت بُری گمراہ ٹھہرائے
لعنت غضب جنہاں تے ہویا باندر سور سداون
اسدا منع شکار آہا اوہ بندر منہہ دی سا ہے
یا مائدہ دے ناشکر ہوئے ہونے اوہ سور بنایا
ای بھائیو خوک تے بوزنیاں جو کنوں کیہڑ بنایاں
کیا ایہ نسل اوہناں دی ہیں یُن شاہ نسل فرمیندی
ہی ایہ رب دی مخلوق علیحدہ ابن کثیر کہیوئی
تے پوجا شیطانی جو وچہ پوجیو نے گمراہی
بھی لاند سب مردالاں تے حالت سخت وہائی
جو سمجھ اوسدی وچہ آوے اسپر خوش نادان رہوالا
پس مومن تائیں لازم جب اتے چنگا عمل کماوے

لہ یعنی میں تمہیں بہت بُرے شخص کی خبر اُسکے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دوں سو وہ وہ شخص ہے جسپر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غصے ہوا اسپر اور کئے اللہ تعالیٰ نے بعض اُنمیں سے بندر اور بعض سور اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی یہی لوگ ہیں جنکا بُرا ٹھکانا ہے بہت ہی گمراہ ہیں سیدھے راستہ سے ۱۲ خلاصہ و رؤفی و موضح ۱۲ سہ جب کوئی اُنکا بڑا مرجاتا تھا تو اوسکی شکل پر ہی اُسکا بُت بنا کر پوجتے تھے یہ خلاصہ ہے حدیث بخاری کا جو جلد ثانی میں مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

بھی سب صفات حمید رکھی جویں حضرتؐ فرمائے
سب نبی شہید اونہاں عزت راہوں کجن بے زخمے
اسیں لِلّٰہ اونہاں دوست کھٹ سن حضرت فرمائے
قسم خدا دی منّا اونہاں روشن نوری ممبراں اوپر
عبداللہ صالحی تھیں پچھیا کیونکر ولی پچھاناں
گھٹ اعتراض کرے اتی عذر قبولے اہل عذر دے

جو ناہ بندے نبی تے ناہ اوہ کنوں شہیداں آئے
یاراں پچھیا کون اہین اور کیہڑے عملاں تر دے
جویں اموال ارحاموں للہ رکھن حب سوائے
نہ خوف اونہاں ہے لوکی ڈرسن نہ غم کھان اڈنبر
کیبا نرم کلام تحمل خلق چنگیرا اس مکھ جیہڑہ جاناں
تے شفقت بہت لیاؤ لوکاں نال سخاوت پڑھدے

| | | |
|---|---|---|
| | تاج شاہی طلبی گوہر ذاتی بنما | در خود از گوہر جمشید فریدوں باشی |
| سعدی | دلِ خانۂ مہر یار است و بس | درومی نہ گنجد درہ کین و کس |

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا
بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝

اور جب آتے ہیں تمہارے پاس کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اوسکے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اوس چیز کو کہ چھپاتے ہیں

منافق لتے یہود جاں آون خدمت وچہ تمہاری
بھی حالت کفر وچ سن نیز لیں اہین باہر جاندے

تا کہن اسیں مومن ہے اوہ حالت کفر ون آن اڑی
تے بونہہ جانے رب جیہڑے ہُن اوہ مکر فریب چھپاندے

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو انہیں سے جلدی کرتے ہیں بیچ گناہ کے اور تعدی کے اور کھانے اوسکے حرام کو البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

توں بہتیرے ویکھیں اونہاں کنوں جلدی کرو یوچہ گناہاں
تے ہداں بدیاں لنگھن نالے کھان حرام نیاناں

سلہ اثم جھوٹی اور منع بات کرنی اگرچہ وہ اللہ جل جلالہ کے شان میں کیوں نہ ہو جیسا کہ شریک کرنا یا کفر بکنا خواہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حق میں ہو جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلیمانؑ اور عزیر اور نبی آخر الزمان علیہم الصلوۃ والسلام کی کل الآن کا انکار کرنا خواہ علوم دین سے انکار جیسے قرآن شریف یا دین میں جھوٹی تاویل سے کام لینا اور دل سے وضعی حدیثیں گھڑ لینا اور جھوٹے قصے بنانے بیجو تھے فیصلہ تبدیل کرنا سُحت یعنی رشوت یا سود یا غصب خیانت چوری اور حرام کی اجرت بیوع فاسدہ اور دنیے فریب کی آمدنی ہضم کرنا غرض یہ ہر حال میں سحت حرام ہے ۱۲ خلاصہ سلہ بعض نے کہا کہ یہاں وہ یہودی مراد ہیں جو انہوں نے اوسکو کہا آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار اور انکا یہ قصہ سورۂ آل عمران میں لکھا گیا ہے ۱۲

ایہ بیشک بہت بُرا جو مُن اوہ مند ے عمل کماندے
اثم جو کنوں تورت چھپایا تی عدواں جو واہدے
پھر بعد الزام یہو نصارے عاماں رب ڈراوے

سحت بیاج یا رشوت آہی موضع وچہ فرماندے
سحت جو رشوت یا جو جہ کسی کھاندی منکر ڈاہڈے
ربانی علماواں حقوں ایہی خاموش جو ٹھلے

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

کیوں نہ منع کیا اون کو درویشوں نے اور عالموں نے بولنے اون کے سے جھوٹ کو اور کھانے اُنکے
کے حرام کو البتہ بُرا ہے جو کچھ تھے کرتے۔

بولن کو حرام کھاون تھیں کیوں نہیں منع کریندے
نصارٰی عالم ربانی احبار یہودی عالم
ہوندیاں سوندیاں علم کتاب تے پھیر مریداں واہی
ایہ وڈی بُرائی سی جو گھتی ربانی علماواں
کہیا علی صدیق اکبر میں سُنیا حضرت بحر عطاؤں
تا عام عذاب کرے رب اپنا ابن ماجہ ایہہ لیایا
گناہ ہوون جس قوم اندر تے قوت ہٹکن آوے
تے وڈی سبب عذاب یہود نصارٰی ایہو آہی
تاہیں حضرت شاہ رسل تے کہیا معاذ دیتا ئیں
جاں کرن عوام گناہ تے عالم ہوون گنگ بانوں
جاں علماواں خاموشی حق پوشی تا عام لوکائی
عالم فاضل صوفی حاجی تے درویش تمامی
جے عمل نہ کیتے ظاہر باطن ہویا مطابق ناہی
جے ایہ صفتاں بھی عمل کدائیں آوندیاں کم پیارے

ربانی تے عالم ٹھیک بُرا جو ساہن کرینیدے
احبار حبر دی جمع بمعنی عالم ویکھ معالم
کنوں حرام کلام خبیث نہ کیتی اونہاں مناہی
با لوگ عوام یا دوہاں فرقیاں کیتا فعل کو ہلا دا
جو وچ گناہاں لوکاں ویکھ نہ ہٹکے تہناں بلاؤں
پھر کہیا ابن جریر جو سنیم شاہ رسل فرمایا
جے نہ ہٹکن رب سوٹیں ہیں اونہاں وچہ عذاب چھپاسی
کھان حرام تے کوڑ سوا ایہہ وڈی خبیث بناہی
جو کھاوہ حلال اتے سچ کہہ پھر تدھ ہوون قبول دعائیں
یا ہم زبان اونہاں ہو تاوونہیں ہوندے اہل نبانوں
گر مجوشی وچہ فسق فجور تا کل پکڑیون بھائی
صرف انہیں لوں صافیں مشہور تے وچہ باطن خامی
تا سخت وبال قیامت نوں اس ہر ہک لئے لو اہی
یہود نصارٰی عالم کیوں پھر ایس وعید لتاڑے

سلہ اس آیت میں علما کو تنبیہ کے طور پر فرمایا کہ جس کی برکت دین سے تم لوگ عالم اور مخدوم مرجع انام بنے ہو اور نذرانے لیتے اور حلوا مانڈا کھاتے ہو اسکے خدا ہی بھول کی
دین اور فقط قرآنی نظم سے غافل رہنا کیا تمکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ نہی عن المنکر میں چشم پوشی کرنے کا کیسا بُرا انجام ہوتا ہے ۱۲ خلاصہ سلہ اس
آیت میں تین امر بیان فرمائے اول باوجود قوت اور قدرت کے گناہ دیکھکر نہ روکنا جو کہ حدیثوں سے معلوم ہوا اور دوسرا حرام خوری اور
جھوٹ بولنا تیسرا جب عام لوگ گناہ کریں اور عالم خاموش رہیں تو سب ایک قسم ہی عذاب میں ہی گرفتار ہوتے ہیں ۱۲ خلاصہ سلہ پھر دعا کر گئے

Marfat.com

مثنوی مولانا روم

پس بکش تو زیں جہان بیقرار　جوق گرواند قطار اندر قطار
کار ہادی ایں بود تو ہادئے　ماتم آخر زماں را شادیئے
ہیں رواں کن اے امام المتقین　ایں خیال اندیشگاں را کے یقیں
خیر در وم تا بصبر سہمناک　تا ہزاراں مردہ روئید ز خاک

علماواں تے قوم اپنی نوں لازم کرن ہدایت　اس دی ترکوں پکڑے جاسن نال صحیح روایت
فعل عمر صدیق کرن بعینہ کوشش اہل علم دے　نہ واںگوں اہل کتاب دے ہن چپ حقوں اہل حکم دے
وچہ کوچے بازار کرن ہشیار جو غافل پاون　رب تے رکھ توکل ناہ کسے چیزوں خوف لیاون
طرف ملامت تے رسوائی خیال نہ ہرگز لیاون　باہجہ رضا تسلیم الٰہی ہر شے دور ہٹاون
لایخافون لومۃ لائم صفتاں اوہناں قرآنوں　اینویں صفت اوہناں علماواں دی مہیاند سلطاناں
نبی کہیا میں قسم اوسدی جس قبضے جان اساڈی　تسیں برائی تھیں روکو تسو چنگے عمل رضا دی
نہیں تے رب عذاب گھلے تساں اتے نہ پھیر دعاواں　پھر ترمذی کنوں حدیث خلاصے دیوپہ ویکھ بناواں

مثنوی　ہیں تو گلزار آں شفا رنجور را　تو ز چشم کور عصائے کور را

کہیا ابن عباس تے عکرمہ ہور ضحاک قتادہ بھائی　جاں نال زراعت وچہ یہوداں رب فراخی پائی
جاں پھر اوہناں حق حضرت نبی چھپاندے واہی　تاں نال فراخی برکت کھیتیاں رب اوہناں کنوں اٹھائی
کہیا فنحاص ہاتھ ربہا رزق نہ دیوے سانوں　تاں اگلی آیت گھلی رب وچہ معالم خازن جالوسا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ
يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ
فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝

اور کہا یہودیوں نے ہاتھ اللہ کے بند ہیں بند کئے گئے ہاتھ انکے اور لعنت کئے گئے بسبب اس چیز کے کہ کہا انہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ

لہ غیر قوم پر اگرچہ التفات نہ کریں یا نہ کریں جیسا کہ ارشاد ہوا لا ینہاہم نہ منع کیا انہوں نے اپنی قوم کو ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

اوسکے کشادہ ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو اُنمیں سے جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر اور ڈالدیا ہمنے درمیان اونکے عداوت اور بغض دن قیامت تک جسوقت جلاتے ہیں آگ واسطے لڑائی کے بجھا دیتا ہے اوسکو اللہ اور دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنیوالوں کو

ڈِگہن یہود ہو تہہ رب نے خرچ نہیں بُن دیندا
پارس اوس جو کہیا اونہاں نے مندی سخن کو لاہی
تے اللہ بھیک ڈھاسی اکثر اونہاں یہود بلائیں
اساں بغض عداوت وچہ اونہاندے الیا قیامت تائیں
لے وچہ زمین فسا کھلارن جہت اسلام مٹاون [1]
تہہ بند کنوں غرض ہووان جسمانی نتہ پیارے
ربہ ابن کثیر روایت لیا یا حضرت ابن عباسؓوں
کہیا یہود عذاب ہوسی اساں اُتے روز حسابوں
تا رب جواب دتا رہی تنگی حالت نت تساڈی
آکھسن جی پاس آہا جو ونڈیا گیا تمامی
ملکہ تہہ خداوے کھُلّے نت بھرپور خزانے
کل خلقت نوں جو کجھ بخشیا اج لگ پاک الٰہی
اسیہو کروڑاں حِصّے چاہے کرے عطا کسے تائیں
سن ابوہریرہؓ وچہ بخاری مسلم نبیؐ الاوے
تے فرمایا تہہ بھری خداوی خرچ نہ اونہاں گھٹاوے
جو انبر وصرت اوپائی جدوی کتنا خرچ کیتا ئی
عرش او سدا پانی تے دوجے تہہ میزان ایہائی
جویں جہے بیاں وہ مطلبوں متشابہا الفاظ بیانوں
ید خداوی صفت اسیں مثّے ساق وجہ جویں بہائی
بدھے تہہ یہوداں نیکیوں لعنت رب کریندا
بلکہ دونویں تہہ کھُلّے رب دے کرے خرچ جویں چاہے
جو تیں ول رب تھیں آیا پاروں سرکشی کفر بنائیں
جاں جہت لڑائی اگ جلاون سرد کرے رب سائیں
نہ اہل فسا دخدا نوں بھاون جو ایہ صفت رکھاون [2]
بلکہ تہہ بند کنوں مراد بخل جویں ہن وچہ عرب بولارے
تے فخر الدین امام کہیا پھر وچہ کبیر نرا سوں ل
جنے روز وچہا اساں پوچھیا وت تہہ بند عذابوں [3]
یا دوزخ وچہ رہوتت وانجے رحمت سبھیوں ڈاہڈے
ہن اُسدی پاس نہیں کجھ ہی ایہ کلمہ کفر خنامی
سو جاں دیوے تجھ کرم داہر ویلے ہر آنے
کنوں خزائن ایہ عطاؤں گھٹی نہیں شئے رائی
تا بھی اوس پرواہ نہیں کجھ نعمت اوڑک نا ہیں
جو فرمایا رب خرچ کریں توں خرچ اُپر تیں آوے
وینہ راتیں ہے خرچ کتنا کیا اونہاں خبر نہ بھاوے
تے جو کجھ سی وچہ تہہ جے رب اوہ نہ کہیا کائی
جس چاہے شان بلند کرے جس چاہے پست بنائی
تو یں اس حدیث اندر متشابہ فرض اونہاں ایہلنوں
مراد اونہاندی ربنوں علم کیف سپرد الٰہی

[1] یا حضرت صلعم کے ذکر کے محو کرنے میں فساد کرے جو کہ اُنکی کتاب میں تھا ۱۲ خازن [2] یعنی حضور علیہ السلام کے انکار اور مقابلہ سے اونکو بہت ہی برے دن دیکھنے پڑینگے اور سیاہ دل اور گنہگار ہوتے جائینگے ۱۲ [3] یعنی بعد اس مدت مذکور کے خدا تعالی کے ہاتھ بند ہو جائینگے ہمارے عذاب کرنے سے ۱۲

جو کریٖ اعتقاد تھا ندیوانگوں تھیں ربّ جسمانی
اتھ بلکہ سمجھے خبر نہیں کیا یدٗ مراد الٰہی
ایہ مذہب سلف تے خلف کرن تاویل توافق راہوں
تا اعضا نہ سمجھن ربّ دے لوگ عوام اجساموں
تے عرش اُسدا جویں بیت اسد ایاتاقہ او سد آکھندے
وچہ ورمنشور کتاب آسمانی ہیں جہناں حکم لگایا
توریت یہوداں کارن تے انجیل نصاریٰ کاہی
پھر سبھناں کارن بعد نبیدے مصحف کافی آیا
جدٗ وی وگری لوگ یہودی چھوڑ کتاب آسمانی
خواری حال شکست چروکی رہی اونہاں نوں چہ پیارے

اوہ الیس عقیدیوں کافر ہویا مسئلہ یک پچھانی
کیف مراد اس سونپ خدا نوں من آیا جویں بھائی
جو محکم نال متشابہ کرن برابر وصل الٰہوں
جو لیس کمثلہ شئی ثابت ہو یا پاک کلاموں
جہت شرافت مومن ہر جا وہم مکان اوہ نیندی
تا بغض عداوت وچ انہاں دے خالق پاکھنڈ ایا
ہے قرآن اساڈے کارن پاک کلام الٰہی
چاہیئے چند قانون جہالت اُستے عمل کمایا
تدوی فتح نہ جنگ اونہاں نوں پیلی نصرت جانی
بھی حضرت وقت شکست جنگاں وچ ہن اگوں ہاری

مثنوی مولانا روم

چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش
چند گاہے او بپوشاند کہ تا
بارہا پوشد پئے اظہار فضل
تا کہ ایں ہر دو صفت ظاہر شود

وآنکہ تخم است بروہ یا نند خدا اش
آمد ت زاں کو پشیمانی حیا
بارہا گیرد پئے اظہار عدل
آں بشیر گردد ..... ایں منذر شود

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ دور کرتے ہم اُن سے برائیاں اونکی اور
البتہ داخل کرتے ہم اونکو بہشتوں میں نعمت کے

تے جو اہل کتاب منندے نبی اتے ہور قرآنے
تے ٹھیک اسیں اونہاں داخل کردے وچہ باغاں نعیماں

قصور دے تا اسیں معاف کریندے اونہاں گناہ زیانے
نہ ہا لطف وا بند نہ کیے ۔ عنایت خاص کریاں

لہ یہود میں یہ تفرقہ پڑ گیا تھا کہ وہ مختلف فرقے ہو گئے تھے اپنے دین میں ۔ چنانچہ بعضے جبری اور بعض قدری اور بعض مشبہ ہو گئے تھے ۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اپنے دین میں مختلف ہو گئے تھے چنانچہ بعض ملکانیہ اور بعض نسطوریہ اور بعض یعقوبیہ مگر یہ فرقے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے شائع ہوئے ہیں جو نہ بدعتی کہلاتے ہیں ۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ کا عیب آیت ظاہری میں مذکور ہے ۔ ۱۲ خازن شریف سلہ جیسے کہ بخت نصر بابل کی لڑائی میں جبکہ مجوسی تھا اور طیطوس رومی کے مقابلہ میں بھی ذلیل اور خوار ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجوسی وقت اور یہود نے حضور صلعم کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن شکست اور ذلت ہی اٹھائی ۱۲

| | |
|---|---|
| ایہ فیض عموم جو آوے پاوے بندش تاکدا ہیں | آمنو مطلق چھوڑیا اس وچہ عمدہ رمز بتائیں |
| فقط توریت انجیل تے موسیٰ عیسیٰ من پیارے | پر لفظ نہیں تا وجد لگ من نبی قرآن سوہارے |

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ
رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۗ مِنْهُمْ
اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۗ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ع ۹

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اُتارا گیا ہے طرف اُنکی پروردگار اون کے سے البتہ کھاتے اوپر اپنے سے اور نیچے پاؤں اپنے کے سے بعض اونمیں سے ایک جماعت ہے بیچ راہ کی اور بہت اُنمیں سے بُرا ہے جو کچھ کہ کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| تے جے اوہ قائم رکھدے حکم توریت انجیل تمامی | تے جو اوہناں کتاباں رب تھیں اُتریاں ہین گرامی |
| تاکھاندے اُپر ہیٹھ تلیوں بعض اوہناں دے لوک میانے | تے بہت اوہناں دے لوک جو کردے بد اعمال زیانے |
| طرف اُپر دیوں برکت بارش تلیوں کھیت جمیوے | اوہ روزی بہتی برکت وال جو اُتوں تلیوں تھیوے |
| باغاں تے میوے رکھاں باغاں تلے اناج زراعت | برکت عمل کتاب حقانی فضل وہی ہر ساعت |

مثنوی شریف

| | |
|---|---|
| ہر کہ در مکر تو دارد دل گرو | گردنش را من زنم تو شاد شو |
| بر سر کوریش کوری ہا نہم | او شکر پندارد و زہرش دہم |
| چیست خود آلاجق آں ترکماں | پیش پائے نرہ پیلان جہاں |
| آں چراغ او بہ پیش صرصرم | خود چہ باشد ای مہیں پیغمبرم |

| | |
|---|---|
| معلوم ہویا جس قوم اطاعت کیتی اُپر شرع دے | اوہناں برکت حاصل وافر رکھیا تاہیں غیر شرع دے |
| جاں رب رسول دسارن لوکی چلن چال بُرائی | تاہینہ ہوسے فلکوں کھیتوں برکت وانجو بھائی |
| قحط وبال طاعون امراضاں ہر یاں ہین گناہوں | جے قائم ہون شریعت اُتے ہووے فضل الٰہوں |
| جو کجھ تنگی سختی آوے شامت بد اعمالاں | نہیں تے رب توں کیا حاصل وچہ پاون دکھ زوالاں |

۱ یا دوسری آسمانی کتابیں جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئیں یا جو ہمارے نبی علیہ السلام پر ۱۲ ۲ فوقہم سے آسمانی برکات مراد ہیں جیسا کہ مینہ وغیرہ اور تحت ارجلہم سے مراد زراعت روئیدگی غلات وغیرہ زمین کے دفینے مقتصد متوسط میانہ چلنا جو کہ گناہوں میں غلو نہ کریں اور نہ عبادت میں حد سے گذریں ۱۲ خلاصہ ۳ یعنی اگر وہ پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آویں تو عین مقصود ہے اور اگر وہ اپنے ہی پیغمبروں کی کتابیں مانیں اور سچا جانیں تو بھی حضور علیہ السلام کے در دولت پر جھکنا ضروری ہو یا جو اُنکی ہدایت کے بھی ضروری اس دروازے پر جھکنا پڑیگا وہ کتاب یا وہ پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| جے بستی والے بندے ڈردے برکت پاندے بھاوے<br>تاہیں سختیاں اُتّن چنگے وقت نہ بارش بھائی | | | ولو ان اھل القریٰ آمنوا واتقوا لفتحنا علیہم خود اللہ فرماوے<br>ہُن قحط ہدایت والوں ہویا سخت کھندی گمراہی |
| کہ رائے پیر از بخت جواں بہ | | جو اتا لمر ستاب از پند پیراں | مثنوی |
| تاں رب فرمایا حکم اساڈے لوکاں نوں پہونچائیں<br>تاں آیت اگلی نازل ہوئی خازن وچ فرماون | | | بصری حسن کہیا جد ملی نبوت تجھ عطائیں<br>تاتنگ ہیا ول حضرت ڈرینہ لوکی متے چھٹاون |

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسٰلَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے رسول پہونچا جو کچھ کہ اوتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے اور اگر نہ کرے تو پس نہ پہونچایا تو نے پیغام اوسکا اور اللہ بچا ویگا تجکو لوگوں سے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم کافروں کو۔ کہہ اے صاحب کتاب کے نہیں تم اوپر کسی چیز کے یہانتک کہ قائم کرو توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ اوتارا جاتا ہے طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ کریگا بہتوں کو انمیں سے جو اوتارا گیا ہے طرف تیری رب تیرے سے سرکشی اور کفر پس مت غم کھا اوپر قوم کافروں کے

| | | |
|---|---|---|
| تے جے نہ سب پہونچائیں گو یا توں پہونچایا ناہیں<br>نہ اللہ کرے ہدایت قوم کفاراں نامسعوداں<br>جو کہے محمد نبی چھپایا جہوں کجھ تس کوڑ کہیائی | | اے نبی جو تیں ول رب تیں آیا سب لوکاں نوں پہونچائیں<br>تے اللہ آپ بچاوے تینوں قتل کنوں مردوداں<br>مسروق نوں وچ دوہاں صحیحاں آکھیا عائشہ مائی |

لے یا یہود کے حق میں جو حضور نے انکو طرف اسلام کی بلایا تو یہود نے جواب دیا ہم تو پہلے ہی سے مسلمان ہیں اور حضور کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور کہتے کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے پکڑیں جیسے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ کو پکڑا ہے۔ پس جب حضور نے یہ حال دیکھا تو آپ چپ رہے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی خازن ۔ لے یعنی مسروق نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ چھپائی ہے کوئی شے حضرت صلعم نے اس سے جو کہ نازل ہوئی اونکی طرف پس جھوٹ بکا اسنے پھر پڑھی ام المومنین نے یہ آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک نقل کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ۱۲ خازن ۔ ۱۲ اللہ مدارک میں لکھا ہے کہ اگر ایک حکم نہ پہونچایا تو گویا سارے ہی حکم نہ پہونچائے اسی لئے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ جب ایک بھی حکم چھپا لیا تو گویا اسنے سارے حکم نہ پہونچائے کیونکہ تمام حکم ایک ہی شے کا حکم رکھتے ہیں پہونچانے میں اور چھپانے میں بسبب اخلال ہونے اس حکم کے

کہے ابوہریرہ شاہ رسلؐ تھیں دو علم سکھائے
ہک اوہ علم کراں جے ظاہر گلا میرا کٹ جائے

جو وقت ضرورت عالم حکم الٰہی دسنے ناہیں
تا نیک عمل اس عالم دے سبب جنہوں ہم سم اٹھائیں

جو پیغمبر ایداسی کم بھارا حکم خدا پہنچاون
پھر اوہ جد کم نہ کیتا تا خود وعدے عمل نجاون

جو اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ شاہ رسلؐ فرمایا
عالم لوک تہاں نبیاں وارث وچہ تبلیغ الایا

بھی عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بنی اسرائیل حدیث وسائے
جی اسرائیلاں وانگ امت میری دے عالم آئے

دینی علم سکھاون لوکاں فرض کفایہ پیارے
جے بعض وسن تاں چنگا نہیں تے سارے عالم مارے

جو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً جویں وچہ بخاری آیا
بھاویں اکو آیت میں تھیں پہنچاؤ فرمایا

ہے دینی علم چھپاون حرام جو شاہ رسلؐ فرماوے
جو حق چھپاوے سائل کنوں لگام آتش اس آوے

ہے موجو لوگ اظہار کرن یا استحباب اشاعت
اس جہوں زن محرومی بدبختی امر کریں ہر ساعت

وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نزول اسدے تھیں بہرے
یار نبیدے پہرا وا ہے رہن ہر وقت چوفیرے

عائشہؓ تھیں وچہ دوہاں صحیحاں شاہ رسلؐ فرمیندہ
وچہ سفر مدینے جو جو کوئی ہوندا سچا صالح بندہ

تا اوس راہ چلدیاں کھڑک تھیا سداں توں آیا
تا نبیؐ کہیا توں کون کہیوس سعد وقاص آجایا

فرمایا تدھ کس اٹھ آندا اسن اوہ عرض گذارے
میر پوچھ آیا مت کوئی ویری تدھ پچھاڑے

تا آئیم جو اجدن پہرو تھیواں ماہ انور دا
تا نبیؐ دعا کیتی حق اوسدے خاص خیراں کردا

اس آیت وچہ اشارت جس خالق دے امر سنائے
خلقت دی ہر شر ضرر تھیں اسنوں رب بچائے

| سعدی | تو ہم گردن از حکم داور مپیچ | | کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ |
|---|---|---|---|

جویں شاہ رسولاںؐ سن صدیق اکبرؓ وچہ بچائے
کیوں ہجرت کر کے حضرت یثرب طرف سدھائے

جویں فرمانبرداری رب دی بولی عصمت بچہ اضر بلاؤں
توہیں سنگ وسیلے شاہ رسلؐ دے ہو وامن صفاؤں

ے یعنی وہ ایک علم ہے اگر میں اوسکو ظاہر کروں تو لوگ میرا حلق کاٹ لیں سو محققین نے وہ علم اسرار و حقائق اور علوم ربانی قرار دیئے ہیں ۱۲ خلاصہ اور دوسری حدیث میں جو آپؐ نے نالائق کو فرمایا کہ جو شخص اس علم کی لایق نہ ہو اوسکو علم کا سکھلانا ایسا ہی جیسا کہ خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار ڈالنا ۱۲ مشکوۃ ۔ اور وہ علم اجتہاد اور اصول فقہ اور قرآن مجید کے دقائق و اسرار وغیرہم ہیں پس ظاہر طور تو آیت اور حدیث میں تعارض معلوم ہوا جو آیت کہتی ہے پہونچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور حدیث کہتی ہے نالائق کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے خنزیر کے گلے میں ہار ڈالنا پس آیت اور حدیث میں مطابقت کس طرح ہوتی ہے جواب آیت میں حکم ساتھ جو پہونچانے کے وقت حاجت اور ضرورت کے مقید ہو گیا ضروری امور دینی جو انکے ساتھ حاجت تھی عوام کو اور انکا سیکھنا قابل فہم عوام کے بھی تھا پس وہ ظاہری علم سوائے تخصیص کے سکھایا گیا اور علوم باطنی جو کہ اجتہاد ہی سو وہ تعلق رکھتا تھا ساتھ خواص افہام کے پس وہ علوم ایسکو سکھائے جائیں جو انکے سیکھنے کی لایق ہو اوسکو تعلیم فرماوے اور اسبات کا یقین کرنا چاہیئے جو علوم ظاہری اور باطنی ایک دوسرے کی شرح اور تفسیر ہیں اور ان دونوں میں کوئی مغایرت نہیں ہاں بعض بعض اسرار وہ ہیں جو وہ قاضی ہو گئے واسطے حضور صلعم کے فقط پس

**سعدی**

یکے دیدم از عرصہ رود بار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چناں ہول زاں حال بر من نشست — کہ ترسیدم پای رفتن ببست
تبسم کناں دست برلب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
محال است چوں دوست دارد ترا — کہ در دست دشمن گذارد ترا

## متعلق طغیانًا وکفرًا الخ

اس آیت وچہ اشارت ایہہ جو دین حقیقت ساری — اوہ ظاہری باطنی احکاماں تے ہے منحصر شہادی
تے تربیت سنگ اعمالوں ظاہر باطن دین اسلامی — بن جذب الٰہی تے تربیت شیون ایہ سب خامی
بھٹی دنیا تے جو شے دنیا وچہ منہ پھیرن ہر آوز — اوہ کرن توجہ طرف خدا دی صدقوں ترک ہر گلوں
تے روک نفس نوں ہر بدخلق برے اوصاف اوصافوں — تے نال اوصاف چنگے دلبوچ متصف ہون نظافوں
ایہ بن تربیت مرشد کامل حاصل ہووے ناہیں — تے قوت نصرت شاہ رسل بن مُرد گلاں ایہ پائیں
تے کافر قوم جو منکر ظاہر دین فقط اوہ پھر دے — تے بن ظاہر عرفان خزائن وتے نظر نہ کردے
اس گلوں اوہ پہلی پھر دے وچہ انکار رسیدہ ہوئے — بلکہ ہر ظاہر نوں باطن روح البیان الائے

روح البیان

**مثنوی**

فائدہ ہر ظاہری خود باطن است — ہمچو نفس اندر دوا ہا کامن است
ہیچ خطاطے نویسد خط بفن — بہر عینش خط نہ بہر خواندن
کنہ بینش را نہ بیند غیر ایں — عقل او بے سیر چوں نبت زمیں
بنت ما چہ خواندہ چہ ناخواندہ — بنت پائے او بگل در ماندہ
گر سرش جنبد بسیرش یا درو — تو بسر جنبانیش غرہ مشو
آں سرش گوید سمعنا یا صبا — پائے او گوید عصینا خلنا

تے جد سب انکار نبیوں مثل یہود نصارے — پس پاکی نفس غرور کرو ایہ صفت گندی آشکارا

## حکایت

یک شاگرد فضیل قاضی دے وقت نزع جد پایا — فضیل سرہانے او سدے شروع کیتی لیسین بتایا
تاں کہیا فضیل تائیں شاگرد نہ پڑھ حضرت لیسین نوں — سن جیب فضیل شہادت کلمہ کرن لگا تلقین نوں
کہیا شاگرد بیزار تھیں ناہیں پڑھاں کداہیں — پس وچہ انکار گیا مر چلیا دتا دین ازائیں

گھر بیٹھے فضیل رباں دن سارا باہر قدم نہ پائیا — پھر وچہ خواب تماشا گو جو دوزخ طرف سدھایا
پچھیا کیہڑی گلوں ہو توں نور عرفان گوایا — تے سیاں شاگرداں تھیں تیرا آہا عالی پایا
کہیا ہک غیبت یاروں آئم سخن الاندا — یاراں آپنیاں اگے الٹ اس جو نہ سنیا جاندا
دوجا حسد غضب غرور یاراں باعث آفت پائی — ترے جا مرض آہی میں طرف طبیب گیا سال جاتی
میں پچھیا اوس علاج کہیا تس خمر پویں ہر سالے — تا تدہ صحت ہوسی تا موں جان دسیں ہر حالے
پس پیندا رہیا شراب آئیں تا میں دین گوایا — منہا جوں وچہ روح بیان اسدی نقل لیایا
بعد کفر ایمان ہک فیصلہ با تفصیل خدا نے — اگلی آیت وچ فرمایا لوکی سمجھن دانے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور بیدین اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور کام کرے اچھے پس نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوینگے

ٹھیک زباں جنہاں سناں لوں منایا ناہیں — تے جیہڑے ہوئے یہود تے صابی ترسا سنگ تنہائیں
جس منیا رب اتے روز قیامت چنگے عمل کمائے — ناہ کوئی خوف انہاں نوں اوپر ناہ غم تنہاں ستائے
اس آیت دی تفسیر سیپارے پہلے وچہ آہی — ان الذین امنوا والذین هادوا اوجہ پارہ وچہ ویکھیں آئی

مثنوی

لاتخافوا ہست منزل خائفاں — ہست قدر خور ازبرائے خائفاں
ہر کہ ترسد مر ورا ایمن کنند — مر دل ترسندہ را ساکن کنند
آنکہ خوفش نیست چوں گوئی مترس — درس چہ دہی نیست او محتاج درس

دولیاواں نوں غم اندوہ نہ خوف حشر دن آیا — اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جو رب فرمایا
قرآن اوپر جنہاں ظاہر باطن رہیا عمل سوہاوے — دنیا چھیڑ کر جہد ریاضت نفس مع اسباب مارے
دکھ مصیبت سختی آفت سنج جدوں کوئی پاوے — تا تسیں ق کدیں ٹٹ نہ پاوے خوش ہو صبر کماوے
اوہ ہر حالت وچہ نال خدا دے چھٹے نفس ہواؤں — چاہیئے مومن مرض قلب دا کرے علاج دواؤں
تا بریاں صفتاں نفس دیاں چھڈ چھٹے مرض نفاقوں — جان پاوے صحت قلبی تا پھر سوہا ابل نفاقوں
ابراہیم خواص کہیا پنج اہین قلب دوائیں — پڑھن قرآن ذکر تدبر سوچن معنیاں تائیں

تے خالی رکھن شکم طعاموں راتیں نفل عبادت ۔ زاری عجز خدا دے اگے وقت سحر سعادت
دے صلحاؤں سنگ صحبت مجلس عجب علاج سوہاوے ۔ دے وچہ حقیقت مصلح دلدا آپ اللہ ہو جاوے
دے کل دواؤں ہو نہ تاثیراہی وچہ ذکر خدا دے ۔ جو دلاں آرام اللہ دے ذکروں وچہ قرآن آندا وے
اس خوشخبری جس پڑھیا علم تے اسپر عمل کمایا ۔ جس عمل نہ کیتا پڑھکے اس جیہا کوئی برا نہ آیا

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ

عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

البتہ تحقیق لیا ہمنے عہد بنی اسرائیل کا اور بھیجے ہمنے طرف اونکی پیغمبر جس وقت کہ آئے ان کے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے تھے جی اونکے ایک فرقہ کو جھٹلایا اور ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہیں اور گمان کیا انہوں نے یہ کہ نہ ہوگا فتنہ پس اندھے ہو اور بہرے ہوئے پیچھے ساتھ رحمت کی پھر اللہ اوپر انکے پھر اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے بہت انہیں سے اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہیں

اساں اسرائیلاں تھیں عہد لیا اتباع توریت بھیجیا واں ۔ بھی بھیجے بہت ایمان اتے کھلو تم طرف کملاواں
جاں بنی تنہاں نوں حکم لیاندی جو تنہاں نفس نہ چاہندے ۔ تا اونہاں بعض رسول جھٹلائے بعضیاں جان گواندے
دے سمجھیا اونہاں بیدینیاں اساں ہوگ آزمائش ناہیں ۔ پس انھے ڈورے ہوگئے مڑ رب وت اپر تنہاں ئیں
بھی انھے تے ڈورے ہوئے بہت اونہاں تھیں واہی ۔ تے اللہ اس شے دیکھن ہر جو کروے عمل کمائی
جو حق دیکھن انھے ہوئے ڈورے سنن خطابوں ۔ پردے غفلت دے تنہاں اکھیں کنیں بوجہ خرابوں
اوہ استدراج نہ سمجھن جو تنہاں ڈھل ملے سرکاروں ۔ جو ظلمت عصیان ہوون کالے کفر زنگاروں
اوہ کرن گمان تھیں ملے ایہہ جہت اساں بھلیائی ۔ نہ آمحق جانن چار دیہاں تھیں پچھے پوسی پھاہی
اوہ کرن گمان تھیں ملے اساں نوں ایہہ بھلیائی ۔ نہ آمحق جانن چار دیہاں تھیں پچھے پوسی پھاہی
وچہ اسفل السافلین ڈگے اوہ اعلیٰ علیین تھوں ۔ جو حد بہتندی تا اوہدے خود تقصیر تقلیتوں

ملے تاکہ ان کو قابو کرکے بیدینی سے بچائیں اور گمراہی کے گڑھے سے باہر نکالیں ۱۲ ملے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اصلاح کرنے کے واسطے تشریف لائے پس یہود گمراہ ہوگئے اور مسیح علیہ السلام کی تکذیب و توہین کرنے اور عیسائی بھی حد سے باہر نکل گئے اور دونوں فرقے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بے نور ہوگئے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

کیہا فضل جو آخرت والا سفر نبیڑیا چاہے ۔ اوہ یاد رکھے رنگ موت کنج سیاہ سبز سفید جو آہے
موت سندا رنگ چٹا بھکھوں کالا ذم لو کائی ۔ سرخ مخالف ہوں شیطانوں سبز مصائب بھائی
جاں اسرائیل وچ اتحاد و را ہوندا مرد پیارے ۔ پس گمراہ ضرور ہووے تاہ پوے ہدایت کارے

مثنوی معنوی

کور را ہر گام باشد ترس چاہ ۔ با ہزاراں ترس می آید براہ
مرد بینا دیدہ عرض راہ را ۔ پس بداند او مغاکِ چاہ را
ماہیاں را جز نگذارد بروں ۔ خاکیاں را جز نگذارد دروں
اصل ماہی آب و حیواں از گلست ۔ حیلہ و تدبیر اینجا باطل است
قفل زفت است و کشایندہ خدا ۔ دست در تسلیم آں اندر رضا

دوویں ٹول یہود نصاریٰ حدوں لنگھ سدھائے ۔ جویں اگلی آیت وچہ تنہاں دا حال خدا فرمائے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے بیٹو یعقوب کے عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور جا گہہ اوسکی آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار

اوہ کافر ٹھیک ہوئے جنہاں ابن مریم نوں رب بنایا ۔ تے حال ایہی خود عیسیٰ نے سی اسرائیلیاں فرمایا
تسیں خاص اللہ نوں پوجو جو رب میرا ہور تساڈا ۔ جو شرک کرے سنگ خالق جنت اوس حرام خدا دا
تے دوزخ وچہ ٹھکانا اوسدا بھیڑے شرک تباہی ۔ نہ اہل ظلم دے کارن ہے کوئی مددگار پناہی
جنہاں شیخ کہے رب واحد پوجو گل مریداں تائیں ۔ جو اوہ سب چھوڑن غیراں پوجن کوئین کافر آہیں
جویں اگلی آیت وچہ خدا نے کفر اسنوں فرمایا ۔ ہے واحد رب اکلا اوس بن کوئی معبود نہ آیا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَھُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اور اگر نہ باز رہیں گے اوس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگے گا اُن لوگوں کو کہ کافر ہوئے اُنہیں سے عذاب درد دینے والا

اوہ کافر ٹھیک جو کہن تیجا رب گنے ترنہاں معبوداں
جو اس بہتانوں باز نہ آون ہین شریک جو کر دے
بعض عیسائی آکھن عیسیٰ رب آپے بن آیا
تے ایہ سب باطل کوڑا ہی پر وچہ کبیر نیتا ے
ہک آکھن ہوئیت روح قدس ایہ اللہ ہے مجموعی
نہ صفتاں ربیاں غیر خدا مخلوق مکھ الاون
جو تسیں باز نہ آون تاں تساں ہوں عذاب کجانے
اوہ بھاویں نال انکار رسالت حضرت قائل ہوئے
فرق اجیہاں عیسائیاں وی ہے مُوار ٹھہرائی
جان تے صفت سنگ صفات الٰہی اوہناں مسیح نوں پایا
جُسہ کی اجتماع تفرقہ فعل امتزاج ناسوتوں
عارف عاشق ویکھ دلائل صدق یقین کرینے

تے نہیں معبود کوئی بن ہک رب کو زکہیا مرد طلق
تا لگسی نہاں عذاب کھاند ایدے ایں کفر دے
بعضیاں ترئیے حصے وارب نال شریک ملایا
ہک عیسیٰ مریم اللہ ترنہاں آکھن سب نکارے
جیوں سورج شعاع حرارت ترنے کھو ہین ہر سوئی
تے اہل اسلام اُپر عیسائی خام اعتراض جماون
استھیں ثابت بعض قائل ہن تثلیث اوہناں دے
عذاب جو تثلیثوں وچہ اوکسے ناہ اوہ جاون ڈھوئے
جو تائب شرکوں اوہ حل وچہ اہل کتاباں جاتی
اوہناں اس شیہوں خالق نوں چھڈ عیسیٰ رب بنایا
تے کرن حلول بر جلوت تہیں کر حاصل کی ذاتوں
جو ضد اتی نہ اتی تشبیہ نہ خالق نوں ہین وینے

اَفَلَا يَتُوبُونَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ
مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ

لہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ پکڑو مجھکو اور میری ماں کو دو خدا سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پھر فرمایا کہ اس شرک کی بات کو رد فرمایا کہ کوئی بھی معبود نہیں مگر ایک معبود ۱۲ کبیر شہ یعنی وہ کہتے ہیں قتل اگر عقیدہ کے تمہارا بھی عقیدہ ہے جیسا کہ تم کہتے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے صفات مثل قدرت حیات ارادہ سمع بصر علم ہیں مگر اس کا یہ غلط ہے کیونکہ مسلمان او سکو خدا کی صفات کہتے ہیں اور ذات باری جل جلالہ سے یہ صفات علیحدہ جانتے ہیں ۱۲ خلاصہ ہیں اسی طرح آیا ہے۔ سے اسمیں اشارہ ہے کہ جو لوگ یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ اس عذاب سے محفوظ رہینگے ۱۲ کبیر شہ جو ذکر سبق میں گزرا تھا کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے اوس سے مراد یہی اہل کتاب موحد مراد ہیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں نہ مشرک عیسائی جو اس زمانہ کے درمیان تثلیث یعنی تین خدا وغیرہ ہونے کے قائل ہیں ۱۲ ملو ائی عفی اللہ عنہ شہ اس آیت شریفہ کے درمیان نصاریٰ کی حماقت ظاہر فرمائی کہ وہ تین خدا ہونے کے مدعی ہیں یہ صاف بطلان ہے۔ بھلا جو شخص کھانا کھائے سو بھوکا پھرے۔ پاخانہ پیشاب کرے وہ کس طرح خدا بن سکتا ہے ۱۲ خلاصہ

کیا پس نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کی اور بخشش مانگتے ہیں اوس سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہیں مسیح
بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اوسکی صدیقہ تھی یعنے اولیا، دونو کھاتے تھے کھانا
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے انکے نشانیاں پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں

کیا پھر نہ رجوع کرن رب ول ایہی تس بخشش چاہن نالے　تے ہے رب بخشنہار اوہی رحم کنندہ فضل کمالے
نہیں مسیح بن مریم مگر اوہ آہا نبی الٰہی　اس پہلے گذرے بہت نبی تس ماں صدیقہ آہی
طعام دوویں اوہ کھاندے آہے پھیر کویں ایہہ کہندی　ویکھ اسیں کویں دلیلاں لیائے تاں بھی الٹے ویندے
جویں ہور پیغمبر آئے اویں عیسیٰ نبی الٰہی　تے مریم ہے اوسدی ماں پیاری اُلٹے شرک واہی
صدیقہ ہونہ سچی یا اوس آیتاں رب سچایاں　وصدقت بکلمات دبہاوچ خازن ہین گج ایہیاں
ایہہ عجز انسان ہوتے ضعف بشر ارب ظاہر فرمایا　رسول ایہی بن مریم جسنوں ماں صدیقہ جایا
جو جن جن تھیں پاک ایہی رب تاں ایہہ کھاندے کھانے　جاں صفتاں حادث رکھدے پھر کویں تہاڈا رب ہو جانے
جے توبہ استغفار کرن اس تہمت شرک وبالوں　تاں رب غفور رحیم ایہی تساں بخشاں خاص نوالوں
جو کر اعتقاد ربوبیت تس ویکھ اوصاف کمالاں　تاں پورے مشرک ہو سو شر سو دوزخ نت ہر حالاں
بابہجوں الیس کہن وے سب اے صفتاں جھوٹ آیاں　شاہ رسول ہو لائق جہڑیاں سچیاں ہین گواہیاں

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کہو کیا عبادت کرتے ہو تم سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں اختیار رکھتی واسطے تمہارے ضرر اور نہ نفع اور اللہ وہی سننے والا جاننے والا

کہہ کیا پوجو باجھ اللہ جس وس نہ نفع خسارا　تے اللہ اوہ جو کفر سنے تساں جانے کھوٹ تمہارا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ
قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ع ۱۰

کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو

ل جیسا کہ نصاریٰ نے اپنے نبی کو خدا بنا لیا اور بعض نے خدا کا بیٹا پس تم بھی اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نہ ٹھہرا اسکے سوا اور قسم کی تعریفیں بجا ہیں والتفصیل بردہ۔ سلہ غیر الحق صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی یہود اور نصاریٰ دونوں حد سے نکل گئے حق کو ترک اور لڑھائے جیسے بیچ ہوا کی جو لیجاوے طرف نفسانی خواہش کی کہا شعبی نے جیسا کہ قرآن میں مذکور ہو سو وہ مذمت کے لئے ہے اور خطاب ولا تتبع الھواء کا واسطے یہود اور نصاریٰ کے ہے جو کہ حضرت صلعم کے وقت میں موجود تھی پس ان پہلوں کی تابعداری منع کی یعنی جنہوں نے کہ بدعات نکالی تھیں ۱۲ معادن شریف۔

خواہشوں اس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوئے پہلے اس سے اور گمراہ کیا بہتوں کو اور بہک گئے راہ سیدھے سے۔

کہہ اہل کتاب دین اپنے وچہ لنگھو حد کدا ہیں
جو ہے ٹھیک نشان تہیں مہری بھی بوہنہ لوگ بھلائی
تفریط افراط غلو نہ کریو مثل یہود نصارائے
غلو نصاریٰ کہن جو عیسیٰ پسر خدا دا آئیا
جاں قوم نصاریٰ عقل معرائی طرف مسیح نگانے
جو منتی تھیں گھر صورت پھیر اوڈاوے اوستے تائیں
تی خبر دیوی جو کھاون لوکی بھی جو گھریں رکھیندی
تے ہک کہن جاں پاکی نفسوں لنگھ گیا تا سوتوں
ایہ امت مرحوم نال اطاعت ختم رسالت ۲
تا استدلالاندی تحقیقات وہہاں تہیں اٹھ سدہا و

بانہہ حق آئی مگر نہ جاؤ خواہشاں نفس بلائیں
تو گمراہی وچہ پئے سدھے راہوں بھل سدھائے
مخالف دینوں ہو پھر کیتیو نے اصرار آشکارا
غلو یہود عیسیٰ نوں کہن ایہ نبی نہ ربدا پایا
بن باپ ہوون تھیں کہن لگو تاپت ربدا اُٹھ جانے
انہیاں کو ٹہلاں صحت ویندا زندگی مرئے تائیں
ایہ صفتاں ربدیاں اپچ ربدا پت اوس نمے منیندے
تی پہنچا وچہ لاہوت ہویا تد خاص خدا لاہوتوں
وچہ طریق سلوک ہوئے جذبات الٰہوں حالت
پاون تنہاں وصال ویلاں جیوں تجلی دریا دے

مثنوی

چوں شدی بر بامہائے آسمال
آئینہ روشن چو شد صاف و جلی
پیش سلطاں خوش نشستہ بس قبول

نیست باشد جست وجوئے نردبال
جہل باشد بر نہادن صیقلی
زشت باشد جستن نامہ رسول

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ

لعنت کئے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے۔ ایک دوسرے کو منع نہ کرتے برے کام سے کہ کر رہے تھے اسکو البتہ برا تھا جو کچھ کرتے تھے۔

لعنت کیتے سیجو کافر ہوئے کنوں اسرائیل | زبان کنوں داؤد عیسیٰ ایہہ اس جہت سزایاں

۱ جو بیٹا باپ کا سر ہوتا ہے۔ نوع البیان
۲ جب اسے دھویا اپنی کتابوں کو وضو کے پانی کے ساتھ تو کہا اس نے یہ بہت اچھی دلیل ہے۔ مگر ایہ نقل چاہے ساتھ دلیل کے پیچھے حاصل کرنے تدلل کے۔ ۱۲ روح البیان

جو خداں لنگھدے آہے نالے کردے نافرمانی — نہ منع کریندے آہے پاسوں بدافعال زبانی

نہ ہٹدے جے نوں فعل بری تھیں منع کریندے آہے — ہو بیشک بہت برا جو آہو کردے عمل کولائے

جو دن ہفتے حد لنگھیو لعنت پئی تنہاں واؤدول — جو مائدہ دتی ناشکر عیسیٰ نہیں لعنت اوتہاں وائ دعو

ولقد علمتم الذین اعتدوا جیہلے وچہ سیپارے — ہفتے والیاں کر جو آیتاں آخر مائدہ پارے

بعلم سو یا جو کل اسرائی ناہ اجیہے آہے — بعصیانداسی جرم تہانوں اتھ گمراہ کہیا ہے

جو داؤد زبانوں لعنت ہوئی یہود اشراراں — حقیقت وچہ اوہ بدی لعنت قرآنوں اظہاراں

وما رمیت اذ رمیت جو سی سنگریزاں مٹھ چلائی — طرف کفار نبیؐ رب کہیا مٹھ میری اوہ آئی

مثنوی شریف

این نہ گوئی تو کہ من کردم چنیں — ای صفاتت در صفات ما دفیں

ما رمیت اذ رمیت گشتہ — خویشتن در موج چوں من ہشتہ

کہ ترا از تو بکل خالی کند — تو شوی پست او سخن عالی شود

گرچہ قرآں از لب پیغمبر است — ہر کہ گوید حق نگفت آں کافر است

نبیؐ کہیا ہن قیامت لوگ اس امت بعض قبوروں — طرف خدا دی آونسن ہو کے شکلاں باندر سوروں

ایہہ او لوک ہوسن جہناں ویکھ برائی ہٹکیا ناہیں — تے شکل دی اوہناں طاقت آہی پر چپ ہوندا ہیں

بہی صحبت جو دیکھ برائی پردہ گھت چھپاندے — تے اس دے الٹ ابرار کریندے روح البیان الاندے

ہر کسے کو از صفِ دیں سرکش است — میرود سوئے صفِ کو واپس است

اے تو گفتارِ تعالوا کم مکن — کیمیائے بس شگرف ہست آں سخن

گر مسے گر دو ز گفتارت نفیر — کیمیا را ہیچ از وے وا مگیر

ایں زماں گر بست نفسے ساحرش — گفت تو سودے کند در آخرش

قل تعالوا قل تعالوا اے غلام — ہین ان اللہ یدعوا الی السلام

مومن شخص نوں ہے لائق صحبت کرن نہ نال کفاراں — فاسق فاجر غافل جاہل چھوڑے کل اشراراں

سلہ یہود اور نصاریٰ کی جو مذمت بیان ہوئی ہے انکی بابت فرمایا کہ انکا تابع نہو ۱۲ خلاصہ سلہ اور دوسرا یہ کہ مومن اور کافر ایک جنس نہیں ہیں کافر کے ساتھ دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے اس لیے کہ کفار کی دوستی واجب کر دیتی ہے کہ اولیاء اللہ سے عداوت رکھی جائے اور انکی صحبت سے بیزاری ۱۲ روح البیان سلہ قصہ انکا پہلے پارے دوسرے ربع میں گذرا ہے اور مائدہ والوں کا سورہ مائدہ کے اخیر میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حلوائی عفی عنہ سلہ اور عدوم یہ جو اللہ تعالیٰ نے گناہ کا نام رکھا ہے گناہ یہ اسلیئے کہ واجب کئے کا انکار کو اور عبادت کا نام عبادت اسلیئے ہے کہ واجب کرتی عبادت معرفت کو اور گناہ پر سبقت کرنا ہے ۱۲ روح البیان یعنی کافر اور مومن کے ساتھ ایک ہی جنس سے دوستی کرنی یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث ہوتی ہے اور دوستی کفار کی اولیاء اللہ کی عداوت کو واجب کرتی ہے مجلس لائق ہے جو مومن کو کہ انکی صحبت اپنے بچے کی تھی اسے کیا معلوم تھا جنوں کی بات ۔ جب کہ اوستی کو صحبت سے پہلو تہی کرے ۱۲ روح البیان

مثنوی شریف

میل مجنوں پیش آں لیلیٰ رواں
گفت اے ناقہ چو ہر دو عاشقیم
نیست بر وفق منش مہر مہار
جاں ز ہجر عرش اندر فاقہ
چوں کشادہ سوئے بالا بالہائے

میل ناقہ پس پئے طفلش دواں
با دو ضد پس ہمرہِ نالائقیم
ترک باید از تو صحبت اختیار
تن ز عشق خار بن چوں ناقہ
در زدہ تن در زمیں چنگالہا

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ
اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

توں ویکھیں بہت منافق دوست رکھن ہو کفاراں
ہو برا جو اگے بھیجیا اپنی جہت او نہاں جاناں
جو رب نبی نوں منندے تے جو طرف نبی دی آیا
ضمیر کثیراً منہم والے اہل کتاباں کردے
جو کعب بن اشرف ستر شخصاں نال مکے ول جاندا
تے نبی مراد محمد ما انزل قرآن ایہا ای
اس آیت وچ اشارت اللہ اتھے ظاہر فرمایا
جو جنس ازل دی فطرت اندر سوا ہے کوئی جاوے
ہک اولیاواں رحمانی دے سنگ پیار محبت پاوے
کفار اندی جنبوں والم غضب خدا دا آوے
جو رب نبی قرآن منن سو ولیاں دوست رکھدے
خب ہووے وجہ اللہ نال نفسانی حب رکھیوے
گمراہ فرقے جو ظاہر ہوئے دشمن ہین خدا دے
جو بگڑے چال قدیم اولیاواں اوہ بندہ رحمانی

یا ویکھیں نال کفار قریش یہوداں پیار اظہاراں
جو غضب کیتا رب اُپر تنہاں نت لعنت عذاب اتناں
تے بار کفار ہمیشہ پھر ہونہہ تنہاں فسق کمایا
ویکھیں بہت یہود جو مشرک مکیاں دوست پھڑدے
اہل شرک نوں مسلماناں سنگ کرن جنگ اُٹھاندا
تے بہت انہاں تھیں فاسق امر آکھوں نکلے واہی
جو جنس ہووے دل جنس اپنی ولے کفر ایمان جو آیا
جو ویرانہ دو سنگ پیاری جو جنس جنس ازل جد
ایہہ رحمت اوہ جنب رحمت ورن وڈی شانے
تے نال محبت اہل اللہ دی بندہ رحمت پاوے
پر اکثر فاسق لوک خدا دیاں ویریاں الفت رکھدے
رب دے ویریاں ویر کریں سنگ پیاریاں پیار رکھیوے
سلف صالحاں دے راہوں نکل تابع ہوئے ہوا دے
نال اسدے حب اللہ کرنی ہے ایمان نشانی

+ترجمہ دیکھتا ہو تو بہت کو ان میں سے دوستی کرتے ہیں اُن لوگوں کی جو کافر ہوئے البتہ بُرا ہے جو کچھ آگے بھیجی ہے

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا
وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ
بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

البتہ پاویگا تو زیادہ سب لوگوں ہی عداوت میں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہود کو اور اُن لوگوں کو کہ شریک کرتے ہیں اور البتہ پاویگا تو نزدیک اونکا دوستی میں واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اُن لوگوں کو کہ کہتے ہیں تحقیق ہم نصاریٰ ہیں یہ اسواسطے ہے کہ بعضے اُن میں سے پڑھے ہیں اور عبادت کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے۔

توں پاویں سخت زیادہ سب تھیں دشمن مومناں سندے
تے لوکا تھیں نہ نیڑے پاسیں حب اندر اتنکارا
ایہہ پیار ایہی ہن جہت جو عالم عابد بعض تھناں مے
اتھے ہن مراد نجاشی بھی تس دوست یار تمامی
تے نال نجاشی اکثر اوسدے یار ایمان لیائے
تا شاہ نجاشی ستر عالم گھلے طرف نبیؐ دے
تا سورۃ یٰسین مبارک تنہاں نبیؐ سنائے
آپس وچہ کہیں قرآن مشابہت تام رکھیندا

لوگ یہود تے مشرک جیہڑے وچہ شرک دے گندے
اہل ایماناں کارن جیہڑے کہن اسیں ہاں نصارے
حق قبول کرن وچہ خود وڈیائی ناہ دکھائے
جو جعفر تھیں قرآن اوہ سنکر ہوئے نرم گرامی
ہک کہن جاں جعفر جیہڑا جانب غیرت اٹھائے
جاں تہ سو چہ شاہ رسل اوہ پہنچے نیک عقیدے
اوہ سنکے بہت روئے بھی کل احکام اسلام منائے
نال اُس چیز جو عیسیٰؑ اوپر نازل ہویا دیندا

| حافظ | کارے کنیم ورنہ خجالت برآوریم | روزے کہ رخت جاں بجہان دگر کشیم | |
| --- | --- | --- | --- |

مومناں کارن دشمن بھارے لوگ یہودی آئے
مرتے حیوانیوں وت ڈوگے مرتبے وچہ جما واں
اینویں مشرک غیر سہو جو پوجن بتاں تائیں
وچہ ہو گئے غصے غضب ادی ہن اس جہت نصاریٰ

وچھڑے نوں جنہاں رب بنایا راہ توحید بھلائے
جو آکھیو تے اوہناں نو آگ اساں کارن رب بنا واں
اوہ بھی وڈے دشمن کارن اہل ایماناں تائیں
جنہاں ویکھ عیسیٰؑ وچہ آیتاں رب کہیا اظہاری

۱ نہیں تو دوسرے نصاریٰ بھی مسلمانوں کے قتل کرنے اور اسلامی ملک کے خراب کرنے میں کم نہ تھے پس یہاں ٹھیک مراد شاہ نجاشی اور اوسکے دوست ہیں ۱۲ تفسیر نبوی ۲ یہ قصہ سورہ آل عمران میں گذر چکا ہے ۱۲ ۳ یعنی جس طرح انہوں نے ہمارے پیچھے آدمی کو رب بنا لیا ہے تو بھی ہمارے لئے کوئی رب بنا دے۔ جیسا کہ خود ہی اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اوسکی ۱۲ ۴ جس وقت انہوں نے بچھڑے کو اپنا رب بنا لیا جس میں کہ کوئی بھی صفت خدائی کی نہ تھی اور کہا انہوں نے کوئی خدا ہمارے واسطے بنا۔ اور نصاریٰ نے کم درجے کے مشرک ہیں اسلئے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات الوہیت کے نشان دیکھکر مسیح علیہ السلام کی ربوبیت کے قائل ہوئے۔ پس یہود اعلیٰ درجہ کے مشرک ٹھہرے بہ نسبت نصاریٰ کے ۱۲ تفسیر عرائس البیان

Marfat.com

ہی وچہ معالم خازن کیتی متنے قریش بلائیں
تا ہر جا مسلماناں دکھ دیوے گونا گون سزائیں
تے ابو طالب نوں رب حضرت وا مددگار بنایا
جاں یار ڈٹھی وچہ رنج تکلیفاں ہر سو ہاں حیاناں
تا یاراں اتوں تایاں حضرت جس طرف دوڑایا
اوہ شاہ منصف اُتھے وچہ لگ رب نے کجھ فرمائی
ایہ چھیویں سال نبوت پچھے ماہ رجب پیارے
پھر شولی ہوئی سو تیاسی نال زناں بھی یاراں
تا کہیاں جا تا حبشی زور پایا ہن مسلماناں
تا لوک جو قوم اپنی دے جا کر شاہوں موڑ لیاوے
بھی بھدلوک جو لائق خالق شاہ ولی اوہناں گھلے
تنہاں شاہ نوں راغب کیتا کہن اوہناں دین نواں بدلایا
تے عیسیٰ بن مریم دے حق ایہ سخن اولے کردے
جو دین نواں وچ دھو آگاہاں موڑ ایہناں اس راہوں
پس سن ایہ سخن نجاشی آکھیا سد و یار مہاجر
تا جعفر سجدہ شاہ نوں کیتا بھی سجدہ او سدیاں یاراں

جو مسلماناں تنگ کریندے تاں اُو ہناں دشمن دین بنائیں
تاں ہک مرتد ہوئے ہک ثابت قدم رہے اندائیں
پچھے عبد المطلب دی اُس سرور سا تھ نبھایا（یعنی بنی ہاشم بنی مطلب）
تا منع جہاد آ تا بن صبر نہ چلے زور جواناں
جو شاہ حبش دا نیک تساں اُتھے ہووے امن سوایا
تا یاراں[1] مرد اتے چار زناں چھپ گئے حبش ول بھائی
ایہ پہلی ہجرت لنگھ دریاؤں پہنچے حبش سو ہائے
جمع ہوئے وچہ حبش زمین جیویں روضے وچہ اخباراں
تاں ہک سفیر تا میں وی تحفے کرے حبش رواناں
پچھر[2] عمرو عاص ولیجو او نہاں فصیح بلیغ سداوے
تا دین نویں تھیں شاہ موڑے ایہ وہناں وسیاں تھیں چلے
نہ موسوی ہین نہ عیسائی وکھ نواں طریق ٹھرایا
سینیا نوں سردار قریش اُمیداں شاہ تھیں دھروے
تی سنگ اساں ہمراہ کر کے ول اوہناں موڑ اسا ہوں
تا جعفر بن ابو طالب آیا سن اصحاب بہادر
جاں سجدہ ہوتی فرمندو تہیں سجدہ کیا نہ شاہ ایراں[3]

سلہ حضرت عثمان اور رقیہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبیر بیٹا عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن مسعود اور مصعب بن عمیر اور حذیفہ مع اپنی بیوی سہلہ کے اور عامر بن ربیعہ مع ام لیلےٰ کے اور شاہ نجاشی کا نام اصحمہ تھا جسکے معنے حبشی زبان میں عطیہ کے ہیں اور شاہان حبش نجاشی کے خطاب سے نامزد ہیں جیسا کہ شاہان فارس کا قیصر خطاب ہے ۱۲ تفسیر معالم و خازن وغیرہ

سلہ سوا لڑکے اور لڑکیوں کے ۱۲ سلہ خازن اور روح البیان میں لکھا ہے کہ ام حبیبہ بیٹی ابو سفیان کی بہن امیر معاویہ کی اپنے خاوند کی ہمراہ حبش کی طرف گئی تھی اور اوسکا خاوند فوت ہو گیا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوسکی طرف حبشہ میں ہی نکاح کا پیغام بھیجا پس شاہ نجاشی نے اپنی کنیزک کو آپکا یہ پیغام دیکر ام حبیبہ کی طرف روانہ کیا تو ام حبیبہ یہ خوشخبری سنکر اسوقت اپنے گلے سے پھولوں کا ہار اتار کر اس کنیزک کے گلے میں ڈال دیا اور حضرت خالد ابن ولید کو نکاح کا اذن دیا اور چار صد دینار مہر مقرر ہوا سو نجاشی نے زر مہر اپنی گرہ سے ادا کیا پھر ام حبیبہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کی گئی اور حضرت جعفر مع اپنے دوستوں کے کشتی پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف آئے اور پیچھے اُنکے نجاشی نے اپنا بیٹا ازہب بمع جماعت کے آپکے روبرو ایک خط دیکر روانہ کیا جسکا مضمون یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا بیٹا حضور کی خدمت میں بھیجا ہے پس میں نے حضور کی بیعت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کر لی ہے اگر آپ حکم دیں تو میں خود اعلیٰ حضور میں شرف حاصل کروں اور میں حضور میں اپنا سلام عرض کرتا ہوں پس کشتی جسمیں اوسکا بیٹا مع ساٹھ آدمیوں کے سوار تھا دریا میں غرق ہو گئی اور حضرت جعفر مع ستر آدمیوں کے خدمت اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچے اور تمام آدمی یمن کے تھے

جو بن معبود نگانے غیراں سجدہ کرن مناہی
شاہ پچھیا دس جعفر پہلے دین تساں کیا آہا
ہن طرف اساں رب ہادی گھلیا جنہے کل نیکی
صلہ رحم اخلاق حمیدہ پڑھے کتاب الٰہی
تاں نبی اجازت بخشی جا ہو طرف نجاشی پیاری
سن کہیا نجاشی اوہ کلام الٰہی کہڑی آئی
ایسے جذبے جوش جعفر پڑھی کلام غفاری
تاں حق او ہناں ڈرنے والیاں دے نہیں اگلی آیت آئی

ایہ کلمہ حق دے اُنہاں دے سبب مجلس والیاں آئی
کہندی شل قریش آہے سب اسے وچہ گمراہی شاہا
راہ اسلام توحید سکھایا صوم صلوٰۃ یقینوں
جاں کفاراں تنگ کیتا بدی راہوں روکن واہی
اسیں حفظ ایس وچہ کوئی دن جا کے گزارے
تاں جعفر پڑھ بسم اللہ سورت مریم اتھے سنائی
جو نرم ہوئے دل مجلس والیاں آنسو ہوئے جاری
کلام الٰہی اثر جنہاں دل ہویا نال صفائی

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ
مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

اور جب سنتے ہیں جو کچھ اتارا گیا ہے طرف رسول کی دیکھتا ہے تو آنکھوں اونکی کو کہ بہتی ہیں آنسوں سے
اوس چیز سے کہ پہچانا ہے اُنہوں نے حق سے

تو جاں اوہ سنن قرآن جو تیں ول بھیجیا اللہ باری
اسکا سن جو حق پچھانے اونہاں شان خدا دی
عداوت نصرانیاں سنگ مسلماناں اس کا سن نہیں
بھی عاجز اہل تواضع تے جد سنن کلام الٰہی
ایہ اللہ والے ہون نہ دشمن اللہ والیاں سندے
جاں قرآن سنایا جعفر شاہ نجاشی تائیں
کھول کتاباں اسمانیں تاں کرن موافق ساری
تاں زار و زار روون سن کے نیر چھپا چھم جاندے
تاں کہیا نجاشی قسم خدا دی ایہ کلام ربانی
تاں عمرو عاص نوں کہیا مخالف ہیں عیسیٰ دے پیارے

توں وچ کھیں کنوں تنہاں دیاں اکھیں ہنجوں وہن جاری
ہے آیت لا یحب اللہ سنگ ایس تعلق جو ایہے
جو بعد انہاں وچہ عالم زاہد کرن پرہیز بنائیں
تائیں سرکدا اکڑ دے وگن تنہاں ایہ عادت اہل صفائی
ایہہ یار نجاشی تے جو اوس دی راہ ٹرے سن بندے
راہب تے احبار آہے تس گرد اگرد اودے تائیں
قرآن تائیں جاں اُنہاں دلکش سنی کلام پیاری
واہ ہراں تنہاں چ یاں ترسنو صحائف کتب تنہاں دے
جو نازل ہوئی موسیٰ تے اُس نال ملے لاثانی
تاں شاہ پچھیا حق عیسیٰ دے گیا ایہن ظن تمہاری

۱ یہ روایت ابن جریر اور ابن حاتم نے ابن عباس رضی سے اور اسی طرح تفسیر در منثور میں بھی ہے ۱۲ ۲ یعنی یہ مدح اور ثنا عام نصاریٰ کی نہیں ہے بلکہ خاص حضرت نجاشی رضی اور آپکے یاروں کی ہے اور ان نصرانیوں کی جو ان کے قدم بقدم چلے ۔ خلاصہ ۱۲

| | |
|---|---|
| تاجعفر کہیا رسول اللہ دا اوہ جویں رب فرمایا | تے بندہ زندہ کیتا ہویا ہے خالق دا آیا |
| تے کلمہ رب دا حکم خدا دا شاہ سن سخن بلالایا | وچہ[1] ایس کلام اتے انجیل نہ ذرہ فرق وسایا |
| بھی شاہ کہیا ای عرب جنانوں صد شاباش تساہاں | بھی اوس شمع انور تے جیکر پروانے تسیں آہاں |
| تسیں جیکر پاسوں آئے ہو تس ہون ہزار ثنائیں | ہین یاں شہادت ٹھیک اوہ بھیجیا رب اجر عطائیں |
| بھی وچہ انجیل اونہاں دیاں صفتاں نے خوشخبریاں پایاں | رہو جتھے بھی تسیں چاہو ناہ تساں خوف بن کجھ بلایاں |
| جے مینوں اس بادشاہی دی ناہ تعلق ہوندے | تامیں بھی حاضر ہوندا خدمت وچ رسول سوہندے |
| تے جوتی چکدا اُس لبڑدے تے میں وضو کراندا | وچہ[2] تصدیق تنہاندے اگلی آیت رب فرماندا |

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ع ۱۱

کہتے ہیں اے ہمارے رب ایمان لائے ہم پس لکھ ہمکو ساتھ شاہدوں کے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ ایمان لاویں ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ آیا ہمارے پاس حق سے اور طمع رکھتے ہیں ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو رب ہمارا ساتھ قوم صالحوں کے پس ثواب دیا ان کو اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا تھا انہوں نے بہشتیں چلتی ہیں نیچے اونکے سے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ اونکے اور یہ ہے بدلہ نیکی کرنیوالونکا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیوں ہماری کو یہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہیں

| | |
|---|---|
| اونہاں ربانی علماواں کہیا سُن قرآن حقانی | اساں ربا اوسنوں سنیا جو ایہہ ہے کلام ربانی |
| پس[3] اُمت احمد وچوں کراساں جیہڑے ہین شہادت | کل اُمتاں حق روز حشر دے نال ثواب سعادت |

[1] نجاشی رضی اللہ عنہ نے ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھا کر انجیل الوں رہبان او قسیسین کو کہا کہ تم سب لوگ متوجہ ہو کر سن لو کہ اس پاک کلام (قرآن) اور انجیل میں اس لکڑی کے برابر بھی فرق نہیں ہے ۱۲

[2] اور یہ کہنا انکا کہ یعنی شہادت ... انہوں نے ذکر امت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا پایا تھا اور ذکر ... شہادت کے ... ۱۲

تے کی ہویا اساں رب نبی تے ناہ ایمان لیائے ۔ تے نال محمد شاہ رسولاں تے قرآن جو پائے
تے اسیں طمع کریندے جو اساں داخل کرے الٰہی ۔ قوم نیکاں سنگ یعنی اُمت وچوں بحر صفائی
پس بدلہ دتا رب تنہانوں بدلے آکھن اونہاں ۔ باغ تلے جنہاں نہراں جاری نت ہن وچہ جہاں
تے ایہو بدلہ نیکو کاراں تے جنہاں کفر کمائے ۔ تے آیتاں ساڈیاں جھٹلایاں سو دوزخ جا ہن پائے
جاں سُنن اقسام توحیداں وسدے نیر تنہاندے ۔ جاں نال دلیلاں تے ریاضت سوچن اہل ولاندے
جو رب تعین کیا طرف نبی دے تس من نال یقیناں ۔ تے آکھن لکھ اساں کنوں گواہاں بندیاں صاحبیاں
تا کہن کویں مفصل مجمل اسیں ایمان لیائے ۔ جاں اہل بقا سنگ ملندے اسیں طمع چہ ٹھکائے
پس لے اوسدے تن تجلیاں سنے علوم تنہاندے ۔ بخشیاں رب ایہہ محسن بدلہ سنگ شاہدے پاندے
تے جنہاں کفر کمایا ہے محجوب اوہ ذات الٰہوں ۔ نہ جانے کنوں توحید لائل سڑدے دوزخ بھاؤں
اوہ بالکل محروم ہوئی بن پاروں نفس حجابے ۔ تے بریاں صفتاں نفس دے وچہ ڈبے ڈول خرابے
صفتاں بریاں حیوانات شیطاناں دے الیاں پاندی ۔ اوہ انہے ودے سُنن نہ ویکھن ذکر شغل ہاکاندے

خوئے بد در ذاتِ تو اصلی نبود ۔ کہ بد اصلی نیاید جز جہود
آں کہ بدی عارض باشد کہ او ۔ آمد اقرار و شود او توبہ جو
ہمچو آدم زلتش عاریہ بود ۔ لاجرم اندر زماں توبہ نمود
چونکہ اصلی بود جرمِ آں بلیس ۔ راہ نبودش جانبِ توبہ نفیس

[1] یعنی ہم کسلئے انکی تصدیق نہ کریں وما لنا مبتدا ہے اور لا نؤمن حال ہے یعنی مومن نہ ہونیکی حالت میں ونقولون وما لنا قاعًا اور و نطمع حال ہے فاعل سے جو موجود ہے نؤمن کے بابین وغن فاعل نطمع کا پوشیدہ ہے ۱۲ مدارک [2] یعنی ایمان لانیکے ساتھ حالانکہ ہم طمع رکھتے ہیں ۱۲ [3] مدارک میں لکھا ہے کہ جو دلیل ذالک جزاء المحسنین میں ہے کہ ایمان کا اقرار زبان کے ساتھ کرنا ایمان میں داخل ہے جیسا کہ فقہاء کا مذہب ہے اور فرقہ کرامیہ اسکے مخالف ہے وہ کہتے ہیں کہ فقط کہنا ہی کافی ہے کہ ایمان لائے ہم جیسا کہ نجاشی کے یاروں نے کہا پس اسکا جواب یہ ہے کہ انکی آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور رونا ہی احسان کرامیہ فرقہ کے قول کو اور فقط کہنا کہ ہم ایمان لائے یہ معتبر نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے پارہ کے پہلے ربع میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی بعض لوگ ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور قیامت پر اور حال یہ ہے کہ وہ ایمان والے نہیں اس خاطر کہ انکے اس کہنے پر انکے دل کی تصدیق نہیں ۱۲ مدارک۔
[4] اور کہتے ہیں اے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ یعنی آپکی اُمت سے جو لوگ اس اُمت کے گواہ ہونگے قیامت کے دن جب رسولوں کی رسالت کا انکار کریں گی انکی اُمتیں پس اسمیں اس اُمت مرحومہ کی بیشمار فضیلت ہے۔ تب ہی تو کہدیا تھا نصاریٰ کے علماء اور انکے زاہدوں نے کہ اے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گواہی دینگے اپنی اُمت پر پس اسمیں بھی آپکو فضیلت ہے تمام پیغمبروں پر یہ خلاصہ ہے حدیث جو درمنثور میں نقل کی ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے [5] وہ تین تجلی ہیں (۱) ظلم پر صبر (۲) وعا کرنی اور عطا کے (۳) قضا پر راضی رہنا ۱۲ مدارک [6] یعنی مشاہدہ کرنیوالے واسطے وحدت الٰہی جل جلالہ کے ساتھ اور رکھ کثرت میں استقامت اللہ جل جلالہ کے ۱۲ روح اور زندگی

جاں تبرِ زیارت بایزید آیا ہک شاہ تداہیں
کہندا شیخ میرا جس ڈٹھا شے نہ اوہ وچہ ناراں
تے شیخ تیرا اوہ وی نہیں نبی تھیں کہی مرید جوابوں
یعنی جانوں ایہہ ہک طفل یتیم ابو طالب دا
تا دوزخ وچہ نہ سڑدا ویکھ طرف بلقیس پیارے

کہندا ہک مریداں ئیں شیخ حالات سنائیں
تاشاہ کہیا بوجہل نبی نوں ویکھ سڑ کیوں خواراں
بوجہل نبی نوں ناہ ڈٹھا پر فقط یتیم حسابوں
جے صدق یقینوں منہدا ہندا ابھیجیا ہو یا ربدا
جو خط[1] سلیمانی و مہندیاں صدق نوں مومن ہوتے تارے

مثنوی شریف

چوں سلیماں سوئے مرغانِ سبا
یک صفیرے کرد بست آں جملہ را
جز مگر مرغے بدے بے بال و پر
یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر
نے غلط گفتم کہ گر گوہر نہد
پیش وحی کبریا شمعش نہد
چونکہ خود از دل و جانِ عزم کرد
بر زباں رفتہ ہم افسوس خورد
ترک مال و ملک کرد او آں چناں
کہ بترک نام و ننگ آں عاشقاں
آں غلامان و کنیزانِ نیاز
پیش چشمش ہمچو بوسیدہ پیاز
باغہا و قصرہا و آب زود
پیش او از عشق او گلخن نمود
عشق در ہنگام استیلا و خشم
زشت گرداند لطیفہائے بچشم

صدیق بلال صہیب جیہاں ان ہیں اکھیں ڈٹھ رسایا
اونہاں اکھیاں نال جو ویکھے تس کل مطلب پایا

گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی
کز تو مجنوں شد پریشان و غوی
از دگر خوباں تو افزوں نیستی
گفت خامش چوں تو مجنوں نیستی
دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا
ہر دو عالم بیخبر بودے ترا

ابن عباسوں طبرانی سُن نقل حدیث لیایا
تے ابن جریرتے ابن حاتم بنس ترمذی سن لیایا
کہیا ابن عباس ہک شخص نبی نوں کہیا جاں گوشت کھایا
تاں شہوت زناں ہو وے میں خود پر لحم حرام ٹھہراواں
تاں اگلی آئت نازل ہوئی رب صاحب فرمایا
جو چیزاں کیتیاں ربّ حلال انہاں کرن حرام نہ آیا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

[1] حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کو بلقیس نے دیکھکر اپنے وزیروں کے ساتھ مشورہ کیا تو انہوں نے کہا ہم اسے قتل کر دیتے ہیں تو بلقیس نے کہا اسنے نبوت کا دعوی کیا ہے اور سنا ہے کہ نبی بزرگی والے ہوتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالی کے بندے ہیں انکو کوئی بھی قتل نہیں کر سکتا پس وہ اس امتحان کے بعد ایمان لے آئی ۱۲ روح البیان ۱۲

Marfat.com

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاکیزہ اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے
اور مت نکل جاؤ حد سے تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانیوالوں کو۔ اور کھاؤ
اُس چیز سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے وہ جو تم ساتھ اسکے ایمان لانیوالے ہو۔

اے مومنو کرو حرام نہ اپنے تے تسیں پاک اشیائیں
ٹھیک حداں لنگھن ؑ الیاں دوست رب رکھیندا
تے رب تھیں ڈرو کرو حرام جو کیتا رب حلالوں
ابن عباس ؓ وں ابن جریر اتے ابن حاتم نقل لیاتے
بھی کہندے دنیا لذاتاں شہوتاں وعدہ ہٹائیے
پس شاہ رسل ؐ ایہ گلاں سن تنہاں آ کر یاد کرایاں
سن نبی ؐ کہیا میں روزہ رکھاں بھی افطار کریندا
پس جو چلے چال میری تے اوہ ساڈے تھیں آ تیا
ابو داؤد وہو ابن جریر ابہ مالک کنوں الاندے
اوہناں چیزاں شہوت والیاں اپنے نفس حرام ٹھہرایاں
پھر ہور روایت عکرمہ کولوں ابن جریر لیایا
ڈ گوشت کھاون چھوڑ ٹُلو نے بھی چھڈیاں عورتاں
ہور نخعی ابراہیموں حضرت ابن جریر نتارے
پھر ابن جریر سدی تھیں کرو اہو روایت بھائی
جو تیں نصاریٰ نفس اپنے تے شیئیں حرام ٹھہرایاں

جو کیتیاں رب حلال تساں نوں تے حد لنگھو ناہیں
کھاؤ اوتھیں جو تساں رزق حلال طیب رب دیندا
اوہ اللہ سنگ جسدے لیائے تسیں ایمان کمالوں
جاں کجھ یاراں ذکر کیتا وچہ رسل ؐ تے پکائے
تے چیزاں تھیں پھر تے رہیاناں جوں پھر دیاں پائیے
تاں یاراں عرض کیتی ایہ بیشک پاک لگائے بھایاں
بھی پڑھاں نماز نالے ہاں سوندا عقد نکاح اسہیدا
جو سنت پڑھو نہ ساڈی ساڈے تھیں اوہ باہر سدیا
جاں ابن مطعون عثمان تے اوسدے یار حرام ٹھہرائے
بھی کیتیاں نار حرام اتے کئیں ذکر اپنے کجھ بھائیاں
جو بعضیاں یاراں خصّی ہو جاون تے متا پکایا
تاں فرمایا رب تسیں حرام نہ کرو حلال سجاتاں
جو گوشت تے خوشبو کجھ یاراں وچ حرام ٹھہائی
جو بعض نبی دیاں یاراں پہایاں ایہ گل آکھ سنائی
ایویں اسیں حرام کراں خود اوپر بعض اشیایاں

ـلہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ بعض صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے
حضور صلعم کے بعض حرموں سے حضور علیہ السلام کی عبادت کا حال دریافت کیا کہ چپ کر کیا کرتے تھے۔ سنکر بعض نے کہا
کہ ہم گوشت نہیں کھائینگے اور کہا بعض نے کہ ہم عورتوں کو نکاح نہیں کرینگے اور کہا بعض نے کہ ہم نہیں سوئینگے سب بچھا کریں
یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گذار ہوئی تو فرمایا آپ نے کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہیں سے بعض نے ایسا ایسا کہا۔ مگر
میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں یعنی کبھی میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور کبھی افطار کر دیتا ہوں اور میں سوتا بھی ہوں
اور قیام بھی کرتا ہوں اور گوشت بھی کھاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پھر جس نے میری سنت سے منہ پھیر لیا پس وہ ہم میں سے
نہیں ہو ۱۲ درمنثور صفحہ ۳۰۵ ج ۲ ـلہ حضرت عبدالرحمان سے ابن ابی شیبہ اور ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میں تم لوگوں کو ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ تم قسیسین اور رہبان ہو جاؤ بلکہ یہ حکم دیتا ہوں کہ میرے قدموں پر
چلو اور اسلام کے حامی اور مددگار بن جاؤ ۱۲ درمنثور

حرام کیتا کے گوشت چربی خواب حرام کہ کرے ہک تناں حرام کرن جو بن مظعون نہیں پڑھدے

وچہ خانہ اُن کہدن حضرت حال سنایا یاراں ذکر قیامت سنکے ڈاہڈا خوف پیا ابراراں

تا بن مظعون دے گھر اندر کیتا کٹھ اصحاباں ابوبکر علی تے بن مسعود ابوذر معقل احباباں

عمر تے ابن عمر سلمان مقداد سالم وس تلے راضی رب جنہاں تے ہر اک تھیں کرن صلاح سب پیارے

پھاٹ لباس لاوتن اپنے راہب جیونکر پیارے ہلت کنو روزے رکھیے نت عبادت سارے

نہ گوشت چربی کھاوسانوں اوپر فراش نہ کائی نہ پاس زنانے جاسی خوشبو ترک کرو سب بھائی

گھر باہر چھڈ بجو نکلے پھریئے ہوسی نہ اں رہائی سن ایہ گل نبی آ پچھیا تساں صلاح پکائی

آکھن آہو ٹھیک اساں کیتی نیکی سنگ ارادے فرمایا میں حکم نہ انہاں کماں کنوں خدا دے

ہے نفسا تھا بھی حق تساں پر وسیا انس پیاراں کدی روزہ رکھو تے کدی چھوڑ کھاؤ نیک شماراں

خواب کرو بھی قیام تے بن ایہ دو نویں ل کردا بھی گوشت چربی کھاواں صحبت نال زنانہ کردا

جو سنت میریوں پھردا پس اوہ ساڈیوں چل ناہیں پھر یاراں نوں کر کٹھیاں خطبہ پڑھیا جے مطائیں

ہو کیا حال اونہاں جنہاں نے حلال حرام ٹھیرایاں ترک خوشبو زناں تے کھانا نعمتاں رب بنایاں

میں راہب بنے قسیس بن وانگھم دیواں کسو ناہیں جو ترک کرن ایہ چیزاں دین سنڈیوچہ روانہ آہیں

ف۱ یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عثمان بن مظعون علی ابن ابی طالب ابن مسعود مقداد بن اسود اور سالم مولا ابی حذیفہ کا اتفاق ہوا یہ سب گھر میں عورتوں سے الگ ہو بیٹھے اور لباس ٹاٹ کا پہن لیا حرام کیا حلال پاک چیزوں اور لباس کو مگر بنی اسرائیل کے سیاح کی مانند کھاتے اور پہنتے اور قصد کیا کہ اپنے خصی ہو جائیں اور رجوع کیا راتوں کے قیام پر اور تمام ملکوں کے روزوں پر یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت ۔ تفسیر منثور ف۲ اور حضرت عثمان بن مظعون مروی ہے کہ ایک عورت کے پاس آئی وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہ رض کی خدمت میں اور بولا اس کا نام تھا پس ام المومنین نے [illegible] دوسری امہات المومنین یعنی حرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا حال ہے تیرا [illegible] ہو رہا ہو اور تونے بالوں کو کنگھی اور خوشبو کیوں نہیں کی ہوئی سو وہ بولی کہ کس حالت میں ہو میرا شوہر [illegible] ملنے سے پھر ماسن سے بھی نہیں [illegible] امہات المومنین ابھی یہ گفتگو کر رہی تھیں [illegible] بھی گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا کہ [illegible] عرض کی [illegible] اپنی واردات بیان کی پس بلا بھیجا آپ نے عثمان بن مظعون کو ارشاد ہوا کہ اے عثمان تیرا کیا حال ہے [illegible] رسول اللہ میں نے اپنی عورت کو اللہ کے لئے چھوڑ دیا ہے اس واسطے کہ میں عبادت کے واسطے فارغ ہو جاؤں [illegible] پھر فرمایا آپ نے اے عثمان رجوع کر اپنی بیوی کی خاطر اور داخل ہو اور پیار کر [illegible] عثمان نے عرض کیا کہ حضرت میں روزہ دار ہوں فرمایا [illegible] افطار کر پس [illegible] کر دیا اور اپنی عورت پر داخل ہوا پھر وہ عورت حضرت عائشہ رض کی طرف [illegible] خوشبو لگائے ہوئے [illegible] عائشہ رض نے فرمایا کیا حال ہے تیرا [illegible] کہا کہ [illegible] وقت یہ [illegible] ہوا [illegible] حضرت صلعم نے [illegible] کیا حال ہے کہ جنہوں نے اپنی عورتیں اور کھانا سونا حرام کر دیا حالانکہ میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں پس جو شخص میری سنت سے منہ پھیرا وہ ہم میں سے نہیں ہے تو اترا اللہ نے یہ آیت ۔ در منثور ف۳ فرمایا آپ نے جس جس بات سے منع کیا ہو وہ سب سن لی ہے اور منثور ف۴ یعنی حلال چیزوں اور لذات کا ترک کرنا مثل راہبوں اور قسیسوں کے ۔ اور حجرہ کی چار دیواری کو اختیار کر لینا یہ ہمارے دین اسلام سے ہرگز ہرگز نہیں [illegible]

ہو رہبانیت اُمت بہری کرن جہاد لڑائی
پوجو ہک خدائوں کرو شریک اُس نال نہ کائی
نہ خود جاناں تے سختی کرہو جیونکر اگلیاں چالے
ابو الشیخ ابی بن منذر ایویں عکرمہ کنوں الاوں
جال چیزاں پاک اُنہاں نفساں اپنے تو سبتے حرام ٹھہرائی
تحریم حرام کرن کوئی شے جو نفسوں منع کچیوے
ہو طیب پاک لذیذ جو جس تے فتوی شرع لگاوے
حلال شئیں نوں نال عقیدے کرو حرام نکائی
ایہ ظن اصحاباں حق کرنا روا نہ ہرگز بھایاں
بلکہ بر روں عمل کرن تنہاں چھوڑن لذاتاں دا
تے تحریم ہوا تہیں لا نترکوا بھی سمجھیا جاوے ناہیں
یعنی ترک نہ کرو حلال چیزاں نوں ۱۲
تنہاں سخت مجاہدہ کرکے نفسانی شہوت ڈرائے
جے حرمت اعتقادی کیتی ہوندی اہل سخائے
بل لا تحرموا وے بعد مقدر کلمہ پیارے
شل حرام نہ ست چیزاں نوں جو حل چیزاں آیاں
ہا کرو نہ لازم حرمت نال قسم دی حل اشیا واں

تے روزے رکھن اُنہاں کارن جنگل پھرن ایہا ئی
عمرہ حج زکوٰۃ نمازاں روزے کرو ادائی
ہلاک ہنگے اوہ سختی راہوں خازن وچہ جوائے
تہاں یار غبیت ساچکا کجھ شئیں حرام ٹھہراون
فلا تحرموا احل اللہ مومناں ہو یا خطاب تہایاں
نہ شرعی حرام جو اس حرمت تحلیل حرکفر لگیوے
یا جو پاک سداوے اتے حلال جو دلنوں بھاوے
نہ حد شرع تھوں ودہو نہ ترک حلال کرن بھلیائی
جو شئیں حلال اُنہاں نال عقیدے ہون حرام بنایاں
تنہاں ٹھیک ارادہ کیتا آہا چھوڑن شہوتاں دا
جو سلف خلف دی صوفیاں آکھو چھڈن تو ہم اشیا میں
تے لذتاں نفسانی چھڈ مشاہدے دلبر والے
تاں نال ایمان خطاب کیتا کیوں انہاں اللہ خدا نے
علے انفسکم یعنی خود نفساں تے کرو حرام نہ سارے
یا احباراں قسیساں ونگ نہ لازم ترک بنایاں
یا سختی نال نہ خود نفساں تے کرو حرام بناواں

[illegible]

لہ جب انہوں نے اپنی جانوں پر سختی کی تو بہر سختی کی اللہ تبارک تعالی نے اُن پر پس یہ بقایا ہے شہر دیں میں حجروں کا ملنا تو نازل کی اللہ تبارک تعالی نے یہ آیت ۱۲ سلہ یعنی اپنے حق میں حلال کو حرام کی طرح سمجھکر ترک نہ کرو اور مکروہ نہ جانو اور اسکے ترک کرنے کو اسلام کا طریقہ نہ ٹھہراؤ اور سبب [illegible] الہی کا جانو پس لا تحرموا اگر اپنے ظاہری معنوں پر ہے تو پھر تعلق اسکا اعتقاد کے ساتھ ہے مگر یہ آیت کے شان نزول سے پایا نہیں جاتا۔ اور ساتھ ترک کرنے حلال کے حکم اسکا تعلق رکھتا ہے اسلئے کہ شان نزول اسکا سبب ہے قصد اور مشورے اصحابوں کا جیسا کہ روح البیان اور خازن وغیرہ سے ظاہر ہے ۱۲ سلہ پس اس آیت کا تعلق اس سورہ شریفہ کے ساتھ ساتھ واقع مذکور کے صحیح نہیں ہے جو وہ حضرات حلال کو ساتھ عقیدہ کے حرام نہ کرنے والے تھے ۱۲ سلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ شہوات و لذات کے ترک کر دینے میں سخت مجاہدہ کرتے رہے ۱۲ سلہ اسواسطے جو قطعی حلال کو حرام جاننے والا ساتھ اعتقاد کے کافر ہوتا ہے ساتھ اجماع امت کے پس انہوں نے ہرگز اعتقاد کی رو سے کوئی شے بھی حرام نہ کی تھی۔ نہیں تو مومنین کا خطاب نہ ہوتا ۱۲ سلہ فقہا متفق ہیں کہ حرام کو حلال کرنا قسم ہے اور لازم ہوتا ہے موافق قسم کے عمل کرنا نہیں تو کفارہ ادا کرے مگر حدیث میں آیا ہے جو شخص قسم کھائے ایسی چیز کی ترک کرے جسکا اختیار کرنا کر لینے کی ترک سے افضل تھا تو پس قسم کو توڑ کر اسکا کفارہ ادا کرے اور اس بہتری اور فضیلت کو نہ چھوڑے اور گناہ کے کام پر اگر قسم کھائی حالانکہ اسے گناہ بھی جانتا ہے پس اسکو چھوڑ دے اور اگر ہر ایک مباح چیز کا چھوڑنا گناہ ہوتا تو پھر کوئی قسم عہد وفا کرنے کے لائق نہ ہوتی پس یہ اتفاق ہی باطل ہو۔ پس معلوم ہوا کہ وعدہ وا لئے ساتھ قسم کے کسی قاعدہ یا محض اپنی خوشی سے حلال چیز کو چھوڑ دینا جائز ہے طبع کی نفرت سے یا علاج کی خاطر یا کسی مروت سے یا کسی اور وجہ سے

یاں چیزاں حکم نہ حرمت لاؤ جنہاں حرمت ناہیں
پر ناں خوشی جے ترک کرے کوئی لذاتاں نفسانی
کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل جیویں کیہا رب جلیلی
حرام کیتا خود اپر کھاناں شرح چہارم پارہ
جو بعضے چلہ نشین اتے عابد گوشیاں بیٹھن والے
جیوں تاں لذات ایہہ رہبانیت ہووے ناہیں
جو راہب ہے قسیس آہے اونہاں واہم ترک کریندے
تے استعمال تہاندیوں کہندے ہو ضرر عظیم ایہا ئی
لوک جو گئے وچہ مجاہدے ریاضت وال سو ہارے
جیویں نبی کہیا جو عقد نکاح دے قدرت پاوے ناہیں
لباس منقش سنگ سی پڑھی نماز نہ کہ بحر عطا ئیں [۲]
تے میرا موہا گا ہر اکپڑا الیا تو خود فرماوے
شہوتاں لذاتاں خوشیاں لوین بجھن بھائی
اتے حیاتی دنیا والی لہو لعب ہے ساری
کدی خوف حساب جے ہین ترک دو ترک لذات جہانی
جیویں حضرت عمر ہو لغدا ہور مسلم رکھن پایا
تے صالح لوک فقیر جنت وچہ داخل ہوسن گھیرے
جابر آکھیا عمر دے ہتھ گوشت پکڑیا پایا
کہیا جاندل چاہدے تیرا اندر وہ جگیں گوشت نائیں

طرف حلال اشیا میں روح معانیوں لکھیا پائیں
سمجھ حلال سو تاں جائز کرن جیویں رحمانی
حلال اسرائیل طعام آہے بن مگر جو اسرائیلے
الا ما حرم اسرائیل رب کیتا صاف نتارا
بھی جاہل لوک ہر دیکھو دیکھی ترک کرن ننوالے
وچہ الیس نظام نانکدی سنبھل پیاریا قدم ٹکائیں
تے اوس چھوڑن تاں میں موجب برکت ہن سمجھندے
جیویں بعضے جاہل ختم خضر پڑھنے والے واہی
اونہاں لئی ہو سبھل چھوڑیاں جیویں اصحاب صفہ دے پیارے
اوہ روزے رکھے جو سنگ رنڈیاں خصی ہوون پائیں
لاؤ اسنوں فرمایا دیہو ایہہ ابو جہے دے تائیں
پس معلم ہویا زینت زیب تھیں دور ہٹاوے
ایہہ زینت حال حیاتی دنیا دسیا پاک الٰہی
متاع الدنیا عوہ جیویں ہے حکم خداوندا ری
تا نعمتاں بے نیکیاں سایاں تھوں جاون عیاں نے
تا وقت حساب او کھت ہووے ترک لذات بھیرایا
پنج سوالاں پہلے دولتمند یوں نشان اخیرے
پچھیوس کیا فتے کہندا اج مان لوحتے دل آیا
قوم لیش اسمان تھیں جدا کھے نیل عزرائیں

[۱] کہ ان کو موقعہ اسعاش کا نہ ملا کبھی علاج کے ساتھ ترک ہو جاتی ہیں ۱۲ [۲] یہ دو حدیثوں کا مضمون ہے۔ خلاصہ اور روح البیان اور انہوں نے مجھے فرمایا اور کہا تھا عثمان نے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی عورت خولہ کو طلاق دیدوں فرمایا مت طلاق دو اور فرمایا ہجرت کرنا ہماری امت میں یہ ہجرت کرے ہر اس چیز سے جو حرام کی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اس کے یا ہجرت کرنا میری طرف میری زندگی کے درمیان یا میری وفات کے بعد میری قبر کی۔ مثنوی میں کمش خود را خصی رہبان مشو + زانکہ عفت ہست شہوت را گرو + نے ہوائے از ہوا ممکن نبود + غازی بمردگان نتوان نبود + پس کلوا آمد برائے شہوت است + بعد ازاں لا تسرفوا آں عفت است + چونکہ رنج صبر نبود مر ترا + شرط نبود پس فرو ناید جزا + چند اں فرط و شادی آں جزا + اس جزائے دل نواز جان خزا۔ اللہ فرمایا نے مجھ کو میری نماز کی بابت اخیل نیل آگاہ ۱۲ ... حلال اجے حرام و حلال کی تحقیقات سو خات لے کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم یعنی پھر تم پوچھے جاؤ گے اس دن نعمتوں سے خلاصہ ۱۲

تیں جزا الفت والیاں انہاں ہن دنیا وچہ پایا
نبی کہیا جس شخص ہووے وس کپڑا زینت والا
خلعت رب کرامت والی اس نوں حشر پہناوے
کُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ کنوں امام کہیا وسیاوے
جو کوشش کوئی طلب رزق وچہ کرن نہ موہن ٹھاوے

قِی قائدی تساں اٹھائی وچہ خلاصے ہین گواہیاں
جہت لغل لتے کسر نفس دے چھوڑ دتا فی الحالا
بھی معلم ہو یا بعضی وجہیں چھوڑن اجر وساوے
جاں ضامن رزق سندا رب تاں بندیاں واجب آوے
جو کرنی خلاف نہ وعدیوں اللہ نال احسان مٹاوے

| | | | |
|---|---|---|---|
| حافظ | تا آبروئے فقر و قناعت نمی بریم | با بادشاہ بگو کہ روزی مقدر است | |
| صائب | رزق اگر برآدمی عاشق نمی باشد چرا | از زمیں گندم گریباں چاک می آید چرا | |

موسیٰ اشعری آکھیا ڈٹھم شاہ رسل ﷺ تائیں
کہو عائشہ فالودہ حلوے حضرت کھاندے آہے
کسی کہیا حسن بصری نوں ڈٹھی میری پٹے فالودہ ناہیں
تاحسن کہیا وہ پانی ٹھنڈا پیندی ہے یا ناہیں
جو نعمت سدی پانی ٹھنڈا فالودیوں ودھ آئی
خوراکی لحم خبیص اجیہیاں ترک لیاون
بہتے کوہ رکھیا ہے جو کھاویں صرف حلالوں
تے صلہ رحم نہ کتے رحمت کرنی سنگ ہمسایاں
تے وقت غضب نہ کرن تحمل کدے نظر نہ آوے
تے کرن احسان نال تیرا جو آوے پیش ہمسایوں
ترک انہاں چیزاں تک اپنیاں دیوں اشکل آوے
تے بالکل چھوڑیوں جو پاک لذیذ حلال اشیائیں
جاں طبیعت نوں ضعف ہو یا نوں سی خلل خرابی
اور سبب ہوون جاں قلب ضعیفی پاتی

تربوز تے کھیرے گوشت ککڑی کھاندے عطائیں
اتے حلوے شہد کھاون نوں نالے فالودہ کہدے آہے
فرمایا کیوں کہنا اکھیوں ست شکر نہ ہووے ادائیں
کہندا ہاں تاں فرمایا اوہ لونڈی جاہل پائیں
فضیل کنوں کسے پچھیا چیلیاں آکھوں نال چھپاتی
کہیا او سنوں افسوس تیرے کہیا ہو چیزاں بھاوں
ایہ نیکی ہا پیاساں کرن تھے تیرے گئے کماون
بھی حرمت شفقت مسلماناں سنگ کتھے سمجھاں ایں
تی کرنا ظلم معاف تیرا کتھے جاں تدھ کوئی دکھاوے
تی تکلیفاں وچہ صبر تیرا کتھے ناہ جھڑنا ایویں
وچہ روح البیان ایہائی لکھیا سوہن نظر دوڑاوے
ضعف جنہاں تھیں قلب دماغ اعضا رئیسہ تائیں
وچہ اوس کمال جو اوہناں قوت ماہوں ملی صحابی
تمامی من آلِ اللہ قلب سلیم نہ رہندا بجائی

له الله تبارک و تعالیٰ تو اس شخص سے بہت کریم ہے جو عہدہ خلافی کرے اور اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسکے طلب کرنے میں اجمال کرو ۱۲ روح البیان ٢ وقال ان المؤمن من الحلو یحب الحلاوۃ وقال ان فی بطن المؤمن زاویۃ لا یملاھا الا الحلو ۱۲ ٣ خوراکی جاء مضموم دواو مشددہ وگندم کے میدہ کو کہتے ہیں اور جو میدے کا سفید طعام بنا ہوا ہو اور لحم گوشت کو کہتے ہیں اور خبیص ایک طعام ہو جو خرموں اور مکھن سے بنایا جاتا ہے ۱۲ صراح وغیرہ ٤ اسی طرح رہبانیت کرنے سے دنیا کی بھی ازحد خرابی ہے جیسا کہ ندامت اور رسل کا ترک کرنا جو عمارت دنیا اور آخرت کی منسوب ہو ساتھ چھوڑ دینے رہبانیت کے اور معاظبت کرتی اوپر معرفت کے اور محبت اور عبادت والے پس حکمت نہیں چاہا کہ مت حرام کرے انسان جو م

مگر سوچہ اشارت ہے جو رکھو چال میانی
وچہ کھاون پیون لئے ریاضت اوسط چال رکھائیں
وچہ شرع سلوک عملی اوگوشت چربی بند کراوے
پر روغن طبع موافق چال میانی نال پیارے
اک زن خدمت غوث اعظمؒ وچہ لیائی طفل پیارا
خدمت وچہ تساڈی ایہ بھی شیخ ولی بن جاوے
جاں کجھ مدت پچھوں زن ملن طفل نوں آئی
تے اوسے افرزند کھاندا آہا ٹکڑا خشک تداہیں
تیں لحم مرغ دا کھاہوتے پت میر اگڑے سکے
جاں جمع استخوان کیتی ہا اوس حضرت ہڈیاں نوں فرماوے
پھر بھی نوں فرزند و حضرت پت تیرا جدا ہائی

نکل تاثیر بچ کھاں ش بالکل کرنا ترک پچھانی
کیا ڈٹھا نہیں توں مرشد کامل کہو مریداں تائیں
ہور اجیہاں لذتاں ہا سوں مرشد روک ہٹاوے
جو وچہ ریاضت محنت ہے تاثیر عظیم سوہوے
کہندی ہاں رکھیں اس شیخا تا ایہہ طفل سوہارا
کرزن طفل سپرد جناب آپ گھریں مڑ آوے
کیا ومنہدی جو لحم مرغ دا حضرت کھاندے بھائی
کہندی زن یا شیخ کیا انصاف ایہو صلحائیں
سن گل فرمایا خادم نوں ایہ ہڈیاں مرغے چکے
اٹھ بحکم الہوں مرغا اٹھ کھلا پر چھنڈے
اس وچے نوں پہونچو گوشت مرغ ایہ بھی خود کھائی

مثنوی شریف

یک زن آورد طفل خویش را
تاکہ او ضافت گزیند ایں صبی
بر گزیدش آں ولی مجتبیٰ
بعد مدت آں زن شد پیش شاہ
شیخ بود آں وقت مشغول طعام
گفت شیخا تو خوری مرغ سمین
ایں چہ انصاف است ای محبوب ما
استخواں را جمع کرد شیخ زود
زندہ شد آں مرغ پس پرواز کرد
پس بفرمودش کہ ای زن طفل تو
چوں زخود فانی شود باقی بحق
احمدا توصیف آں عالی جناب

گفت شیخا وا ایں درویش را
بو کہ گردد ایں صبی شیخ و ولی
امر فرمودہ ریاضت مرورا
دید طفل خویش را زار و تباہ
مرغ میخورد آں ولی با اہتمام
[illegible] نان جوین
[illegible] واوای مطلب
[illegible] اللہ گفتہ شیخ زود
[illegible] آں زن از وہ غش تاز کرد
چوں شود قابل خورد ایں نو بنو
خورد ہر گونہ لوط طبق
کہ کراماتش فزون است از حساب

سلہ ۱۰ طبیعت ریاضت کے ساتھ اصلاح پکڑتی ہے ایہہ بڑی بھاری مہم ہے سالکوں کے باب میں اور روکنا چاہئے ارباب ظواہر جیادواروں کو ریاضت سے سطلق اور تحقیق اشارہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ذکر عثمان بن مظعون وغیرہ کے تمام کافی ہے پس ارشاد کا عام کو طریقہ نیک کی طرف سوائے افراط اور تفریط کے ۱۲ - روح البیان ۱۲

ایہہ اہل سلوک خطاب ہویا جو واصل دلبر پیارے ۔ تا رعکیاں اوہناں ٹُرن پچھاہاں شروع منزل اول والے
تے کھاؤ پاک حلال معارف غیبی گنج جو ملیا ۔ تے پاک اوہی جو دل طاقتور شوق سجن وچہ چلیا
یا کھیا حلال جو کرن مشاہدہ دلبر اپنے تائیں ۔ یا سنگ ذکر دلبر دی کھاون پاک حلال بنائیں
اتے غفلت ویلے کھان جان شروع سلوک ایہا ئی ۔ یا پاک حلال جو دائم رہنا وچہ تسلیم رضائیں
اتے حرام جو حِصّت نفس دے کری جہاد کوڑ الواں ۔ وچہ روح معانی ایہہ اشارہ لکھدا شیخ سچا والاں
جنہاں نال قسماں کیتیاں آہیں کہندے حضرت تائیں ۔ اوہیں قسماں کھاویاں توں کیا کرو تا اللہ فرمائی

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ
ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

نہیں پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہاری کے ولیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسموں کی۔ پس کفارت اوسکی کھلانا دس فقیروں کا درمیان سے اوسچیز سے کہ کھلاتے ہو تم اپنے لوگوں کو یا پہنانا اون کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے تین دن کے یہ ہے کفارت قسموں تمہاری کی جب قسم کھاؤ تم اور محافظت کیا کرو قسموں اپنی کی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی تو کہ تم شکر کرو۔

[1] یعنی وہ جو واصل ہو کر رجوع کرنے کا ارادہ کریں سلوک والوں کی ابتدائی حالت کی طرف اور نیز مجاہدین اور ریاضت والوں کی طرف ۱۲ روح المعانی [2] حلال وہ ہے جو پہونچایا گیا معارف کی طرف غیبی خزانوں سے سوا تکلیف کے اور طیب وہ ہے جو دل کو قوی کرے حق تبارک وتعالےٰ کے شوق میں اور ذکر کرے اوسکی بزرگی کا ۱۲ [3] فرمایا الجوع طعام اللہ یحیی بہ ابدان الصادقین بھوکا رہنا طعام اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے زندہ ہوتے ہیں ساتھ اسکے بدن صدیقوں کے ۱۲ [4] یعنی حلال طیب یہی جو دیکھتا ہے عارف تقدیر کے خزانوں میں پس پکڑے اوسکو ساتھ رضا اور تسلیم کے یعنی جانتا ہے کہ یہ کا نصیبا ہوگی پھر اوسکو خوشی سے قبول کرتا ہو اور تسلیم کرتا ہے ۱۲ روح المعانی [5] یہ جو فرمایا لا یؤاخذکم اللہ آخر آیت یہ دلیل ہے حنفیوں کی جو قسم ساتھ دل اور ساتھ اقرار زبان کے ہوتی ہے وہ قسم کمل ہے اور جو بے اختیار

Marfat.com

تے پکڑے ناہ تساں نوں اندر قسماں لغو الٰہی
کفارت اوس میلے دہ مسکیناں طعام کھواون
یا کرن غلام آزاد یا تن من روزے رکھنے آئے
رب کریم بیان تساں قسماں قسم قراریاں تسیں گذارو
لغو قسم دینال عذاب کفارت بھی تس ناہی
پتا لگا وت کوڑ آئی گل جس تے قسم اٹھائی
ایہ کنوں مجاہد لیائے اپر حنفی مذہب پیارا
وچہ ہر گل عارف اللہ بانسہ ایہ کم کراں بنائیں
جے قصدا قسم کریتاں اسکے الٹوں خاص آئے
دس مسکین کھواون قوت پروپی ان ہر ہر دا
ایہ ابن عباس اتے ابن عمر بھی زید انصاری کہندے
تے اہل عراق دو مد کہن جو ٹوپا نصف نیوے
ٹوپا چوں اوہ ٹوپا کنک امام اعظم فرماوے
چاہے دس مسکیناں کھانا ہکو وار کھواوے
پر مالک طعام سند اکر دیون روا نہیں فرمایا
جو بیچ رہیا طعام اوہ کھانا مالک مالکے ہی دوے
پر پھر ہے تساں اس نال جو قسموں گند وتی تسا کائی
جو خود گھر جنہاں کھواون ہمیشہ یا جامے پہناون
تے کرو حفاظت قسماں کر سوگند نہ توڑن بھائی
معنے لغو جو سخن بیہودہ بے اعتبار شمارو
پس لغو ایہی جو نال گمان سچائی قسم اٹھائی
نمو قسم اس نال رکھو حکم تعلق بھائی
توں شافعی کہے بن قصد زباناں قسم جو کوئی آشکارا
انہو مرجانت وچہ قسم لغو دی جو کفارت ناہیں
انہو نال اتفاق کفارت لو ندی مومن تک نہ پاوے
اوہ یک رطل تے ثلث رطل جو مد نبی شمروہا
بھی قاسم حسن سعید عطا ہور ابن یسار بتانے
پس عمر علی ایہہ کرن روایت ہر ہر ان سندکوں
یا شام صبح دو وقت ہر کھانا یا قیمت پکڑ لوے
یا مستحق یا یک دس روز کھوان سوار سے
بلکہ اجازت کھانے دیون کافی ہو وسیا یا
وچہ جامے دیون شرط جو ملک فقیر سند اکر جاوے

لہ یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی گئی ہے اور یہ کہ نازل ہوئی آیت لا یؤاخذکم اللہ الآیہ عبد اللہ بن رواحہ کے حق میں اور حال یہ کہ وہ اُسکے گھر میں مہمان تھا اس کی عورت نے کھانے میں ڈھیل کی پس کہا اُنہ نے کر دیئے حرام کیا اس طعام کو اور عورت نے بھی قسم کھالی اور مہمان نے بھی سوگند کھائی کہ نہیں کھاؤنگا جب تک کہ وہ دونوں نہ کھالیں پس کھا لیا عبد اللہ بن رواحہ نے اور کھالیا ساتھ اوسکے اُن دونوں نے بھی پس حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا آپ نے بہتر کیا تو نازل ہوئی آیت لا یؤاخذکم اللہ الآیہ اور قسم غموس یعنی جو گذری ہوئی بات کی قسم اسے کھائی اور اُسے جھوٹ جانتا ہے پس یہ قسم غموس ہے اور اس میں گناہ کبیرہ ہے نہ کفارت ۱۲ کذا فی التفسیر ۱۲ یہ دلیل ہے حنفیوں کی جو قسم ساتھ دل اور اقرار زبان کے ہوتی ہے نہ کہ وہ جو بے اختیار نکل جاوے زبان تحسین از روح البیان
عہ جو اناج اکثر لوگ کہ شہر کے کھاتے ہوں یعنی گاؤں اور شہر میں جس جس اناج کھانے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو وہی اناج معتبر ہے اور دوسرا ناقص اناج دینا جائز نہیں ہے ۱۲ مد بضم میم نام ایک پیمانے کا ہے اور وہ دو رطل کا ہوتا ہے یا ایک رطل اور تہائی رطل کا یا دونوں ہاتھ جوڑ کے پانی سے پر کر لینے کہا صاحب قاموس نے تحقیق دونوں کف ستوں کو جب بھر لیا یہ اُس پیمانے کا نام ہے نہ اسنے یہ پیمانہ پایا منتخب ۱۲ خہ اسواسطے جو اباحیت ہی کافی ہے نہ ملک شرط تھا اور کھانا کھلانا عام ہے جو بطور ملک کے ہو یا بطور اباحیت کے یعنی مباح کر دینا۔ خلاصہ ۱۲

Marfat.com

یا کرن آزاد ہک گردن جاں کسے توڑی قسم اٹھا کے
کہیا شافعیؒ وچ کفارت قتل جو قید مومن آئی
تے حنفی کہن نہ مطلق نال مقید حمل کچیوے
بھی قسم کفاریوں قتل کفارہ آیا سخت بیاے
جے تھوڑے تو ٹن بھری کفارت شافعی جائز کرنی
وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ آیت جبر
پس جیہڑی بعض مسافر ہویاں باجھ نہ صادق آون
إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ جد آون جمعہ جاوے
ایویں قسم توڑ جد پہلے بعد کفارت آئی
تے جامے پہناون وچہ بھی اختلاف اماماں پایا
اوہ چادر یا چادر ہک ٹوپی ہے ابن عباس سوں
تے مالک آکھیا جسیں جامے سنگ نماز روا ئی
جہاں طعام اتے رقبہ کسو کوئی نہ پاوے ناہیں
شافعی کہیا جچکدن ناہیں قوت ہووے جس پلے
تے حنفی کہن زکوٰۃ دیون دے لائق جیہڑا ناہیں
تے وہن کفارہ فرض نا ہیں روا امام بتایا
اتے نگاہ رکھو تسیں یعنی قسماں توڑو ناہیں

تے کافر مومن وچہ سدھی قید نہ کجھ بچیا کے
اوہو قید بھی ایتھے ہک نال قیاس کہیا ئی
جو رقبہ اتھے مطلق اتے مقید ٹھیک نہ بھیوے
پھر کیوں مسافر ہووے وچہ روزیاں باجھ محل سوہا ئے
تے حنفی کہن نجائز تو ٹن پہل کفارت بھرنی
جے ہووے مریض یا سفری پھر افطار کرے اوہ بھائی
ہوروناں نوں وچہ روزے رکھن جاں قسم توڑ آون
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ بعد اس دے وقت صادق آوے
کفارت نعصب تراخی سمجھ کریں ہر جائی
ہک آکھن ہک ہک مسکینے دین سو ہا یا
طاؤس مجاہد حسن عطا ہور شافعی کہن نہ سوں
مرد نا ئیں ہک کپڑا اتے دو جہت سوائی بھائی
تا روزے تن رکھے اتوا تی خازن وچہ وکھائیں
تے دہ مسکیناں نوں اودہ ہووس ہونے اوہ نہ ملے
اوس ہنڈی رکھ آکھیا وچ مسکیناں دے پائیں
غلام غنی لئے نہ وی ناہیں دو جہاں منع ٹھہرایا
تمر جاں بہتر دیکھو تسیں وچہ صحیحاں پائیں

سلہ شافعیوں کی دلیل حدیث مسلم کی ہے جو فرمایا کہ جب قسم کھالی پھر دیکھا بہتر اس سے غیر اسکا تو پھر قسم کا کفارہ ادا کرے قسم اپنی کا اور اچھی باتوں پر عمل کرے جو بعد تسلیم کرنے دلالت کے خوف خیر کے واسطے تعقیب کے آتی ہے نہیں دلالت کرتی اوپر ترتیب کے ۱۲ تفسیر روح المعانی اور آزاد کرنا مرتد کا بالاتفاق ناجائز ہے بیچ کفارہ کے خواہ غلام کے آزاد ہو نہیں سلامتی بھی ہو جیسا کہ مکاتب مگر حضرت امام اعظم کے نزدیک مکاتب جائز ہے اور ام ولد جیسے خرید اہو ساتھ شرط آزاد کرنے کے وجوز والحنفیۃ عتق القریب فی الکفارات اور اسی طرح سلامت ہو رقبہ ہر عیب سے وہ عیب جو کام کے کرنے میں مضر ہو نہ کرے گا عیب کو ۱۲ خازن سلہ یعنی جسے تمام آجاوے کپڑا پہننے کا ۱۲ خازن سلہ اور کہا سعید بن مسیب اور دین پہننے ہر ایک فقیر کو دو کپڑے دو کیا اور ابراہیم نخعی نے سارے کپڑے اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ازار بند اور کرتہ اور چادر ۱۲ خازن سلہ پس پہلے تینوں میں اختیار ہے چاہے جونسا ادا کرے پس کھانا یا غلام یا پوشاک تینوں میسر نہ ہوں تو پھر روزے رکھنے چاہیے ۱۲ خازن سلہ یعنی تو پھر ادا کرے کفارہ ہی دینا لازم ہے ۱۲ خازن سلہ اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر نقل ہو چکا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر قسم کے توڑنے سے پہلے ادا کرے تو ادا ہو جاتا ہے زکوٰۃ کے ادا ہو جانے کے قیاس پر جو کہ سال گزرنے سے پہلے ادا ہو جاتی ہے اور امام اعظم نے فرمایا اگر اسی طرح کوئی کرے تو دوسرا کفارہ پھر نا ضروری ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلا کفارہ واجب نہ تھا جو توڑنے کے بعد واجب ہوتا ہے جیسا کہ اسکی تفصیل بھی گذر چکی ہے ۱۲

جو کھاوے قسم گناہ تے اوسنوں توڑن لازم آیا
جو قسم اچھی کھاوے جیسو چہ شرط ہووے کوئی خاصوں
یا کوئی غلام آزاد میرا جی میں ایہہ کسب کماواں
اتھے نال کفارے ہووے خلاصی قسم اچھی وٹوں
شکر جو اس اُمت نوں بخشی رب کفارت راہوں
جو ایہہ تخفیف کفارت والی اگلیاں آئی ناہاں
نا اسدی شکر عبث فرمایا کرو اطاعت سارے
قسم کھاوے جس ہووے تھیں پاسوں پاک آہی
اوہ دس مسکین جو اس باطن پنج پنج جو ظاہر والے
طعام اونہاندا شوق محبت صدق اخلاص پیارے
تے اوسط ذکر فکر ہور شوق توکل سارے آئے
ظاہر باطن جنہاں نوں سبھ کھانے ایہہ ورتاون
یعنی پوچن حرص جو اوس گرون نفس چھڈاون
پس ہی پہلا روزہ تھیں توں جس قصد اُٹھایا
تے سچا روزہ مرن خدا اول جیہڑا سبھناں اغیاراں
تکمن اوہ جو گذرے گئے کر توبہ کل گناہوں
تے سچا روزہ وچہ عبادت ثابت قدم ٹکاون

اوہ قسم جنہے پھر پھری کفارت وچہ خلاصے لیایا
جیویں کہی جو ایہہ کم کراں تاں ہووے طلاق میری زن [illegible]
یا حج فرض ہووے میں اُپر انتھوں اوہ حکم نہ پاواں
جدا لگ اللہ اند کری جو لازم کیتوس اپنی گلوں
جو تھوڑی دنیا روز قیامت نال خلاصی چاہوں
کیتا تدبیر بلن دی سوہنی اس اُمت اصلاحاں
ہر کم وچ رب نبی تا ہوون پار اوتارے
کفارت اوس دہاں مسکیناں دی طعام ایہا ئی
سو اوسط ما تطعمون من اھلیکم ول سرِ اخفیٰ جاپے
تے کہن رضا تسلیم شہود کشوف طعام سوہائے
کرن عبادت خوف رجا ایہہ طعام جو اس تباہے
یا تقویٰ دال لباس نفس آزاد کرن فرماون
جو اونہاں قدرت تاں تن روزے اُتو ائی آون
تے روزہ رکھن بیہودہ چھوڑن کل فرمایا
تے ان تنوں کل عمر تیری ہو کریں حساب شماراں
درجہ سوم جو حاضر ون سب غفلت چھوڑ اہلاحول
اوہ دوہ دوہ رات دہاڑ پیارے جنگے عمل کماون

| | | | |
|---|---|---|---|
| | مکن عمر ضائع بافسوس حیف | | گر دوست عزیز است والوقت سیف |
| مثنوی | اے کہ صبرت نیست از دنیائے دون<br>چونکہ توبے شرب کم داری سکون | | چوں تو صبرت نیست از خدائے دوست چوں<br>چوں زابرار نداز ولشتہ بوں |
| | جان وکلو مما رزقکم اللہ حلالا طیبا ہویا ایہہ انعام عطائیں | | ربیاں نیاں پھیر کیتا کرا انعام اسائیں |

لہ اور لشاد یچ لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم [illegible] قسم کی تاہے واسطے [illegible] کرنے نفس کے اور وہ واسطے [illegible]
[illegible] دونوں خواہش نفسانی اور نفس کی سرکشیوں کے اور لغو قسم یعنی بیہودہ باتوں پر قسم کھانا [illegible] اور جلال
اور نماز کے وقت مجھے شوق اور ذوق حاصل کرنے کے تاکہ اسے حاصل اللہ جل جلالہ کے اقبال اور وصال ہے [illegible]
[illegible] رضا [illegible] اور سبب تسلیم کے اور وہ [illegible] کہ تقاضا [illegible] قول [illegible]
مجری۔ فائدہ [illegible] اللہ تعالیٰ قسم کھانیوالے کو [illegible] علم کے [illegible] ضعف حال [illegible]
من ذالک [illegible]

پھر اس دے شکر کارن فرمایا کرو اطاعت سارے　|　ہر کم وچ رب نبی دے تاہوں ان چھکارے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور تھان بتوں کے اور تیر فال کے ناپاک ہیں کام شیطانوں کے سے پس بچو اُس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ۔ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض بیچ شراب کے اور جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کی سے اور نماز سے پس کیا ہو تم باز رہنے والے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور ڈرو پس اگر پھر جاؤ تم پس جانو یہ کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہونچانا ہے ظاہر

اتے مومنوں خمر جوا تے تھان بتاں نے تیر فالاندے
چاہی ٹھیک شیطان جو وچہ تساں ڈالی بغض عداوت
تے ذکر الٰہی اتے نمازوں روک رکھی تساں تائیں
تے کرو اطاعت رب نبیدی حکم کرن جیویں جاری
نے کرو پرہیز مخالفت رب نبی دیوں تسیں مداماں
خمر ایہی جو عقل دباوے اندر لغت دساوے
وچہ خازن ابن عمر تھیں صحیح فی السنۃ لیایا
جے خمر پیوے وچہ دنیا بندہ ہے واجب تائیں
کیا طین خبال کیا جا نوا وہ نچوڑ کا اہل النار ال

ایہہ نجس شیطانی کم ایہناں تھیں کو فلاح نہ پاندے
خمر پیا جوا کھیڈو اکے شیطوں اہل شقاوت
پھر کیا ہن بھی باز نہ آؤگے ای اہل صلاحیں
نفس وی نے خوش نا ہر حالت وچہ تابعداری
جے نہ موڑ تساں جانوں نبی نے ہی پہوچان پیغامار
خمر تدی اس نام جو کجے ڈھکے عقل وچھاوے
جو کل مسکر حرام حضرت شاہ رسل فرمایا
جو طین خبال پیاوا دسنوں دوزخ اندر سایئں
تے مالک اوہ جی نوں ابن عمر تھیں وچہ معالم ساراں

لہ فاجتنبوہ کا ضمیر نجس دلونکی طرف پھرتا ہے ۱۲ لہ اس آیت کی تفسیر سورہ بقرہ شریفہ میں گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۴ منزل اول وجلد اول لہ اور ہاتھ اپنے مالک کے ہاتھ میں دیوے ۱۲

جو حضرت آکھیا پیکے خمر جو بن توبہ مرجائے
بھی ابن عمر تھیں وچہ معالم وسیا بحر عطائیں
ہور وچن آتی خرمین والی بھی جو چک لیجاندے
جو پیکے خمر جاں مست ہوون تاں کرن فساد لڑائی
ہے ابو امامہ سوں وچہ ترغیب جو وسیا پاک نبیؐ نے
تے مجری اُٹھسن صورت بنکے باندر سُوراں والی
تے پتھر مینہ فلکوں لوکی مجری کرن پکارا
بھی گھراں فلانیاں والے لوکی دھسگئے وچہ مندی
بھی تنہاں گھراں قبیلیاں اُتے پتھر فلکوں آون
ایہہ سبھ عذاب جنہاں بی پاروں خمر پیون لوں سارے
تے کاون والیاں پگڑن کارن سو کھاون تھیں لے
زانی ہور شرابی تھیں رب دور ایمان کریندا
جابر بن عبداللہ پاسوں بیہقی نقل لیاوے
ناہ عمل اونہاں دے چڑھن آسمانی ہک غلام اُٹھ وپائیں
دوجی زن جس خصم نہ راضی جد لگ ناہ مناوے
ولا یدخل الجنۃ عاق ولا مدمن خمر خود حضرتؐ فرماتا
شرابی سنگ سل کھانا کھاون منع نبیؐ فرمایا
تے چوری بھی گھٹ نشے کنوں جو اوہ ایہا سکری
تے نبیؐ کہیا تن شخص جنت وچ داخل ہوسن ناہیں
تریجا جادو سندی جیہڑا کر تصدیق منیوے

روز قیامت خمر بہشتی ہرگز کدی نہ پائے
رب لعنت کری خمر تے بھی جو پیوے اُسدے تائیں
جو کڈھے خمر کڈھاوی گل کھاوے سب لعنت پاندی
وچہ جو مے مال جو باون کہناں گھر ہووے ہر بھائی
ہک ٹول اُٹھ اُست رات گذاری اندر کھانے پینے
تے بگڑوسین وچہ زمیں دے کہیا رسول کمائی
جو قوم فلانی وسس گئی راتیں وچہ زمیں آشکارا
تے پتھر فلکوں مینہ تنہاں جیویں لوطیاں قوم سُنیندے
ہوا چلے او ہناں اُتے عادیاں تے جیویں جلو آون
تے ریشمی جامے پہنن کارن مرداں جان خواری
ہور قطع کری جو صلہ رحم نوں سن تھے زین موکالے
سر اُتوں جیویں کُرتہ اپنا گل تھیں دور کریندا
جو نبیؐ کہیا تن شخصاں رب نہ قبول کراوے
جو مالک اپنیوں نٹھا جد لگ مڑ گھر آوے ناہیں
تریجا جان نشئی اوہ جد لگ ہوش حواس نہ پاوے
ناں پابیاں بیفرمان شرابی وڑساں جنت جانال
تھا ابن عمر تے چوریوں کرن زناہ ہو لا تبتلا
ہک وقت آوی جو غافل اسوچہ کنوں اللہ بہتر تے
ہک مست شراب جو پیوے دوجا قاطع رحم بنائیں
جو پیندا خمر ہویا سو نہر غوطہ دا پانی پیوے

ۂ نہر غوطہ اُس پانی کا نام ہے جو زانیہ عورتوں کی فرجوں سے جاری ہوگا جس کی بدبو سے تمام دوزخی اذیت میں ہونگے۔ فرمایا والخمر ام الخبائث ابکا عجیب بت پرست۔ ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں شراب پینا اور اس لونڈی کی پرستش کرنا برابر جانتا ہوں اور آپ نے اُسے مفتاح کل شر وجماع الاثم اور ام الخبائث فرمایا یعنی ہر برائی کی چابی اور گناہوں کا مجموعہ اور سب خبائث کی ماں۔ سالم اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات خواجہ کائنات ابوبکر اور عمر اور بہت آدمی بیٹھے اور بڑے بڑے گناہوں کا ذکر کرنے لگے تو اسکی تحقیق کے لئے عبداللہ بن عمرو کے پاس مجھے بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اعظم کبائر شراب پینا ہے جب میں نے یہ مسئلہ آکر بیان کیا یہ مجمع ابن عمرو کے پاس گیا تو ابن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص سے کہا کہ تو خواہ شراب پی یا خون ناحق کر یا زنا کر یا گوشت سور کا کھا نہیں تو تجھے ہم قتل کردیں اسنے شراب پینے کو اختیار کیا مگر جب

پھر نبی[1] کہیا جو خمر پیوے نت اوہ اگے ملے خدانوں
تے تاہیں ام الخبائث نام اس رکھیا ختم رسالت
رب خمر شراب تاہیں سنگ بتاں اسجا بیلیا بھائی
شارب الخمر کعابد الوثن ناہاں دسیا ختم رسالت
حضرت علی کہیا شطرنج بھی جوئے وچوں آ گیا
بھاویں بگڑ نہ لڑکیاں پتناں فکی پکڑے جاسن
تے جیٹھیاں باون نام کسے تے نام جدا آ جاوے
تے خرطوں شطرنج کھیڈن نال اجماع حرام الایا
انصاب اوہ بت جنہاں دی پاس آ ہو قربانیاں کردے
جے جہت عبادت غیر کرے تاں ٹھیک حرام ذبیحہ
ازلام زلم دی جمع جو کانیاں رکھدے پاس مجاور
واطیعوا اللہ کرو اطاعت رب دی نال فناہ دی
تے ڈر دے رہو جو وسواساں نوں نظر نہ کرو کدا ہیں
جداں خمر حرام تاں ڈٹ ران پچھیا سوں شاہ ابرار ان
تا اگلی آیت اتری فرمایا تنہاں جرم نکائی

جیویں بت پرست جو جنہاں چھپیا ہو یارا ہدا نوں
بھی اعظم الکبائر کل گناہوں ڈوا ہے ہر حالت
سو حرمت خمر جوئے دی بھاری اتھیں ظاہر پائی
اس آیت تھیں سمجھ الا بادو رہیں ہر حالت
جو لڑکے سنگ اخروٹاں کھیڈن اوہ بھی جوا پایا
جو منع نہ کرن اوہناں جو تھکن تاں ٹن تا چھڈ آمن
اوہ نال لوئے جیویں ایس نانے جو آ سب سدا وے
بن شرط اختلاف مگر مکروہ تحریموں گشت نہ پایا
جہت تقرب عظمت بتاں وچہ تفسیراں پڑھ صدے
جو طاعت رب دی روحاں اجرتاں سمجھ حلال صریحے
کافر فالاں پاندے سنگ جنہاں دے احمق خاسر
واطیعوا الرسول اطاعت بعد فناہوں نال بقا دی
نال ظہور فنا بقا دی رج معانیوں پائیں
جو جیٹھ حراموں مومن پینیدے سو کیا انہاں سارا ان
جو کھادا پیتا پیش منع تھیں کل معاف اینہاں

ام رحمت کیتے جاؤ گے یعنی شیطان کے مکروں سے خلاصی پاؤ اور برے عملوں کی برائیوں سے ۱۲ مروح البیان

[1] ظاہر آ معلوم ہوتا ہے جو انگدا تاں اصل حرام کی کمائی سے ہوتا ہے اگرچہ مال لگا دی بانہ لگا مکر ۱۲ مواہب الرحمن۔
[2] یعنی اسکی تفسیر پیچھے گزر چکی ہے سورت مائدہ کے نمبر ۲ معین اعلوا سے اور تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ خمر تحقیق تیغ ہے اسلئے کہ عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اور وہ روحانی ہوتا ہے سفلی خلقت سے ہے اور جو تابع ہوا اور عبودیت میں رہا اور تواضع واسطے رب اپنے جل جلالہ کے تو مثل ملائکہ کی ہے اور اوسکی ہوائے ظلمانی نفسانی سفلی صفتوں سے ہے اور جو تابع ہوا سرکشی اور مخالفت اور انکار اور تکبر کرنے اور اپنے رب کی عبادت سے مثل شیطان کی پس جب ڈھک لیتی ہے خمر عقل کے نور کو تو بہرہ ہو جاتا ہے مغلوب ہے اور حق کی طرف نہیں دیکھتا اور اسکے طریقے کی طرف پھر غالب ہو جاتی ہے ظلمت حرص کی تو ہو جاتا ہے نفس حکم کرنیوالا ساتھ برائی کے اور نفس اس امر میں ظلمانی ہوا ہے مدد لیتا ہے تو تابع ہو جاتی ہیں ساتھ ہوا سفلی کے تمام نفسانی شہوتوں اور اوسکی حیوانی سفلی لذتوں کے پھر اسکے ساتھ شیطان طلوع کرتا ہے اور واسطے جو آدمی کو بیچ تمام مخالفتوں اور گناہوں کے اسی واسطے فرمایا حضور صلعم نے کہ شراب ماں ہے پلیدیوں کی اور اسی سے تمام پلیدیاں پیدا ہوتی ہیں اور خون اور جوئے کی رو سے اکثر بڑی صفتیں راہ لگتی ہیں اور وہ حرص اور بخل اور تکبر اور غضب اور عداوت اور بغض اور حسد اور کینہ آدمی بھی مثل انکی ایسی ہی بری صفتیں ہیں اور ساتھ انکے گمراہ ہو جاتا ہے آدمی سیدھے راستہ سے اور اصنام کی خدا کے سوا پرستش کرنا ہو لیس ہوتا ہے شرک ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ازلام پر بھروسا کرنا اور غیر اللہ سے امید رکھنی خیر اور شر کی نہیں اللہ تعالیٰ ہے حقیقی نافع اور ضرر دینے والا۔ اور فرمایا یہ پلیدیں ہیں سبھے سب شیطانی افعال گمراہ کرتا ہے جنکے ساتھ آدمی کو حق کی راہ اور ہدایت کے طریقے سو بس پرہیز کرو شیطان سے اور نہ قبول کرو تم اسکا وسواس اسی پر چھوڑ دو اور اعمال بد لئے ترک پکڑو تو بہتر تم ہو

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا

مَا اتَّقَوا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا

ع وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

نہیں اوپر اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے گناہ بیچ اُس چیز کے کہ کھایا انہوں نے جس وقت کہ پرہیزگاری کریں اور ایمان لاویں اور کام کریں اچھے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لائے پھر پرہیزگاری کی اور احسان کیا۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالوں کو

نہ مومناں پر گناہ جنہاں نے نیک اعمال کمائے
اچھے عمل کیتے پھر تقوی ہور ایمان وہاراں
پہلا تقوی ترک معاصی کفر شرک افعالاں
دوجا تقوی ترک ظلم کر کنوں عبادت آلہی
جو محسن ہویا پیارا رب دا اوہ محبوب صفاتوں
ناہیں حضرت ختم رسالت نے بیٹھ اوسے
احسان نمانوں پوچھن جبریل تکیا ستائیں
جان غیب ایمانوں بندہ جیہڑا [illegible]

جو پہلے خمر پیا پھر بعد اوہ دوسرے ایمان لیائے
تیجا تقوی احسان کیتا رب دوست نیکو کاراں
دوجا تقوی ترک شبہ جو باحرمت چالاں
یا ترک صغائر کرنے پھر احسان نماون بھائی
نے درجہ تیجا بیت والا اچھا سب درجاتوں
وچہ [illegible] اچھا کیا نیک احسان صفات
جو احسان تے ہووی تب ایہہ شاں پائیں
حارث ایمان شہودی جیہڑے قیداں کل نماذاں

مثنوی

محسناں مرغند و احسانہا ہمانند
ظالماں مرگند و ماندان ظلمہا
گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او
مرد محسن مرد و احسانش نمرد

[illegible]
واسے جاتے کر بود [illegible]
[illegible]
[illegible]

لہ اور تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ یہ بعد [illegible] اس کا یہ ہوا کہ حرمت خمر کی [illegible] اور بعد حرمت بیجیر ہونے کے سبب سے اول کی طرح استعمال کرتے رہے ۱۲ تفسیر کبیر ۔ سہ [illegible] اسکو اس اطلاق سے پھر اسنت پورا ہو جاتا ہے [illegible] ہر دو جہان میں اس [illegible] قیاس کیا جاتا اور اسکے [illegible] اسوقت مرحبا تا کا۔ جیسا کہ فرمایا مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز نے ۱۲ روح البیان

| | |
|---|---|
| وائے آنکہ مرد عصیانش نمرد | تا نہ پنداری کہ برگش جاں ببرد |
| وچہ ذابح وہاں کھے پہلے کرن خیرات فقیراں | بو بہہ احسان اہی سب روح بیانوں وچ نظراں |
| سعدی باحسان آسودہ کردن دلے | بہ از الف رکعت بہر منزلے |
| تقلیدی جو ہوئے اوہناں کیتے عمل شرعدی<br>اسرار نوں تے تشبیہوں لگ بجے من بہانا تھیں<br>ثم اتقوا شرک انانیت واکل گواکے<br>صفات نفس دی نہ کوں رکے وچہ فنا دے آئے | نہیں گناہ تھانوں ہاروں کھاوں طعم مباحدی<br>تے ایمان تحقیقی لیائی کیتے عمل ولانتھیں<br>نے نال ہویت مومن ہوئے خودی غرور بجائے<br>واحسنوا پھیر بقا باللہ وچہ ہو کے خوب سہائے |

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَيَبْلُوَنَّكُمُ ٱللَّهُ بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلصَّيْدِ تَنَالُهُۥٓ أَيْدِيكُمْ

وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ ٱللَّهُ مَن يَخَافُهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ

فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزماویگا تمکو اللہ ساتھ ایک چیز کے شکار سے کہ پہونچے ہیں اسکو ہاتھ تمہارے اور نیزے تمہارے تو کہ جانے اللہ اوس شخص کو کہ ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے پس جو کوئی حد سے نکل جاوے پیچھے اسکے پس واسطے اوسکے ہے عذاب درد دینے والا

| | |
|---|---|
| اے مومنوں نال شکار آزمائش اللہ کرے نسائیں<br>بن دیکھے جو ڈرن اوہوں پس جو حد لنگھ جائے<br>جاں سال حدیبیہ دے مومن محرم ہو کے آئے<br>جتھاں پہونچن تھہ ہو تیچے نکڑے آندی جانور اندے<br>نو ودی شرع تے بچیراں نیزیاں نال شکار کرندے | جتھاں پہونچن تیراتے تے نیزے تاں جانوں رب صلحائیں<br>پچھے اسکے پس اوس جہت عذاب کھاندے آئے<br>تاں وحشی جنگل ڈیرا نوچ آجاندے بوہنہ فرمائے<br>سنگ پھاہی جالی کنڈی نگرن بھی کجہ نال ہتھا ہے<br>ایہہ محرم روا شکار نہ جنگل اہل الحق فرمیندے |

ے مسکین کو صدقہ دینا تو وابح کو پہلے عشرہ ہیں پس وہ ایسا ہے جیسا کہ آستے نبیوں اور رسولوں کو صدقہ دیا اور مریض کو پوچھنا گویا اولیاء اللہ کا پوچھنا ہے اور جنازہ کے ساتھ اندنوں میں ملنا ایسا ہے جیسا کہ شہیدان بدر کا جنازہ پڑھا گیا ہے اور مومن کو کپڑا پہنائیگا اوسکو اللہ تبارک وتعالی بہشت میں جنتی لباس پہنائیگا اور جو یتیم کے ساتھ لطف اور پیار کیا وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے کھڑا ہوگا اور اہل علم مجلس میں حاضر ہونا ایسا ہے جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کی مجلس میں حاضر ہونا فی روضۃ العلماء روح البیان ۱۲ سے قلب کو غیر اللہ سے اور صدق اور اخلاص اور توکل اور تسلیم وغیرہ کے اور انکی ضد سے الگ ہونا ۱۲ روح المعانی سے ہویت یعنی سوا ذات باری جل وعلا کے کچھ نظر نہ آئے ۱۲ سے وانتم میں واو حالیہ ہو پہلی یعنی حال احرام کا اور من مخصوص ہو تشا محارم کے عام نہیں فتعمد احال ہو جزا مرفوع ہو ساتھ تنوین کے یعنی جزا اور جرے واجب تنوین کی اور مثل مرفوع ہو اپنے مضاف الیہ کے ساتھ اور صفت ہو جزا کی اور یہ دو منسوب بھی پڑھتے ہیں اور جزا خواہ متعلق ہے جزا سے ۱۲

Marfat.com

## اشارات

اور اس آیت میں اشارہ ہو کہ خداوند تعالیٰ نے دوستی کے لئے بلاء کو اسطرح بنایا ہی جیسے سونے کے لئے آگ کو بنایا ہے اسی واسطے فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن لوگوں کی طرح جو خدا کی محبت ہیں دنیا سے قطع تعلق کر کے اسکی تمام حرص و ہوا سے بچے ہیں لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ آزماویگا تمکو خدا سلوک کی راستہ میں بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ کسی قسم کے شکار سے یعنی دنیا کی محبوب چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ تَنَالُهٗٓ اَیْدِیْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ جسپر تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ تاکہ خدا کو معلوم ہو جاوے کہ کون اُس سے بے دیکھے ڈرتا ہے یعنی اُن لوگوں میں تفریق اور تمیز کر دیوے جو خدا کو ڈھونڈنے میں دنیا کی محبوب چیزوں کو ترک کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ یعنی پھر جس شخص نے خدا کو ڈھونڈنے کے بعد ہی دنیاوی چیزوں کی طرف رغبت ظاہر کی فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اُسکے لئے دردناک عذاب ہے یعنی وہ پھر خدا کو نہیں پاویگا وہ خدا کی درگاہ سے دھکیل کر نکال دیا جاویگا کن افی التاویلات[1] اپنے وقت کے شیخ یگانہ ابو عبداللہ شیرازی قدس سرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جو شخص خدا کا راستہ پہچان کر چل پڑا پھر لوٹ کر آگیا تو خداوند تعالیٰ اُسکو سخت عذاب کرے گا کہ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو ایسا عذاب نہیں کریگا۔ الخ المثنوی

| | | |
|---|---|---|
| مثنوی | قلب چوں آمد سیہ شد در زماں<br>دست و پا انداخت زر در بوتہ خس | زر در آمد زرگرے اورا عیاں<br>در رخ آتش ہمی خندد خوش |
| حافظ | ترسم کزیں چمن نبری آستین گل | کز گلشنش تحمل خارے نمیکنی |
| | ہوا رحمار وحشی لیتے ابوہریرہ محرم سا ہی | تیر لگا اس کو بیاب چھپا اگلی آیت آئی |

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ
مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا
عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ

[1] پس معلوم ہوا کہ جب سالک سلوک کا راستہ طے کرتا ہوا پیچھے کو واپس ہو پڑے تو اسوقت لائق ہوتا ہے عذاب دردناک کے بلکہ سالک کو لازم ہے کہ عشق کی منزل میں محکم قدم رکھے جسکو کبھی بھی جنبش نہ ہو۔ مولا کے عشق میں آگے پیچھے ہٹ جانا سخت بے ادبی اور کم نصیبی ہے۔ (تفسیر حلوائی)

عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت مار ڈالو شکار کو اور تم احرام میں ہو اور جو کوئی مار ڈالے اوسکو تم میں سے جان کر پس بدلا اوسکا ہے مانند اوسکی جو مارا ہے جان کے جانوروں سے حکم کریں ساتھ اوسکے دو صاحب عدالت تم میں سے قربانی پہونچانے والے کعبہ کے یا کفارہ کھلانا مسکینوں کا یا برابر اوسکے روزے تو کہ چکھے وبال کام اپنے کا معاف کیا اللہ نے اوس چیز سے کہ گذرا اور جو کوئی پھر کریگا پس بدلا لیویگا اللہ اوس سے اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

اے مومنو! قتل شکار نہ کرو وقت احرام کدائیں
جو عمداً کرے شکار تساں تھیں بدلہ بھری تداہیں

جو کیتا قتل شکار اُس جیہا عوض بھری حیوانوں
جو حکم کرن اُس نال دو منصف نال مثل نشانوں

جو منصف کہن جناو بھیج اوہ ہدی کری قربانی
نئے چھ مسکیناں تے یا اوس برابر روزے جانی

تاوچہ احرام شکار کریندا بدلہ محرم چاہے
تو رب معاف کیتا جو وقت جہالت کردوسا ہے

تے جو مڑ کرے دوبارہ اُتھیں بدلہ لوے الٰہی
تے اللہ اُس تے غالب بدلہ لیونہار جو چاہے

بن منذر ابی حاتم بیہقی ابن جریر تمامی
حضرت ابن عباس کنوں سبھ ایہہ نقل گرامی

جو محرم کرے شکار اوہ عمداً سہواً خطاً بھاویں
ہے حکم مثل اُس جہت جو مڑ پھر عمداً قتل اٹھائیں

تا جلدی اوس عذاب ہووے پر کرے معاف جے سائیں
جے آہو قتل کرے تا بکری اُس دے عوض کہائیں

جے بکری نا ہو میسر نا دیہہ کھانا چھیاں فقیراں
جو کھانا بھی نا ہووے تاں تن روزے رکھ نظیراں

جے اوٹھ قتل یا مثل اوسدی تا بدلہ گاؤ الایا
جے گاؤ نہ لبھے دینہہ مسکیناں طعام وہون آیا

جے نا طعام توفیق تا اوس تریہہ روزے رکھن آئے
تے مُد مُد دیون ہر اک آیا جس تھیں بری ہو جائے

حسن مجاہد کہن جے یاد احرام رکھیندا
پھر قصداً قتل کرے تاں اوسدا بدلہ مول نہ تھیندا

پر مذہب جمہور مفسراں ہور فقیہاں پیارے
ہے عامد ناسی دوہاں بدلہ خازن وچہ نتارے

جس مثل نہ لبھے قیمت اوسدی دیون سنوں آوی
کہو ابو حنیفہ واجب اوس تے رحمت رب وساوی

؎ ہدیاً حال ہے جزاء سے اور بالغ الکعبۃ صفت ہے اور اسکی کفارۃٌ مرفوع معطوف ہے اوپر جزاءٌ کے طعام مسکین اسکا عطف بیان ہے۔ خلاصہ ۱۲
؎ اپنی بدلہ ہو واسطے اُن کے اور پھر کے دوبارہ عود کرے طرف شکار کرنے کی تا جلدی اُسکو عذاب ہو مگر جب معاف کرے اسکو اللہ تعالیٰ ۱۲
درمنثور ؎ طعام ہر ایک کو مُد مُد دینا اور اندازہ مُد کا مذکور ہو چکا ہے ۱۲ ؎ جو قصداً قتل کرنا اسمیں بڑا بھاری گناہ ہے جو کفارہ سے اسکی
ادا نہیں ہو سکتی بخلاف سہواً قتل کرنے کے ۱۲ خازن ؎ اس جانور کی پیدائش کے مشابہ کوئی جانور جو حیوانات میں سے
پس وہ اسکا بدلہ ہے بموجب تفسیر مذکور کی مماثلت کے ساتھ اعتبار خلقت اور صورت کے ہوگی اور ابن جریر نے حضرت ابن مسعودؓ

Marfat.com

تے موذی جانور اندر تناوں واجب کجھ نہ تھیوے
جو موذیاں دفع ضرر دیکارن ایہن قتل کرنیدی
بھی یا لو جنگی وچہ شکار نہ داخل کرے بھائی
جانور وچہ مقتول جیہا ور بدلہ قیمت آوے
یا قیمت او ہدی مسکیناں نوں لیویو ہر یک بندے
جو ہدی لوہ ل ﷺ کرن تس یکیوں باہر نہ آیا
تے جنگلی حیوان شکار اس بھاویں کھاون ناہیں
اتے حد حرم دی ہیلی وچ جی جلدن ویکھن آئی
ہے اور واحرف احتیاجہت جو اتھ کریجویں چاہی
جاں دنیا چھڈ تسیں طلب خدا دی بجھ احرام کھلوئی
یا عارف لوک جو قتل ہے نفس قتل دیا او نہاں ناہیں

وچہ بخاری مسلم جیونکر نقل حدیث دسیوے
نہ جہت شکار انکیر تکوڑ سومیاں کجھ نہ دیندے
صید اطلاق ودراں جیس کسی جبلیوں پھڑدی بھائی
گاؤ او ٹھ بکری تے رل جاکے ذبح کراوے
صدقہ عید فطر دے جتنا استھیں گھٹ نہ ونڈے
تے کھانا روزی سو ہر جگہ بھی دہن جائز فرمایا
تے شافعی کہن جو کھانا اتھاوے وچہ مواہب پائیں
پھر محرم حرم اندر یا باہر حکم ہکو ہر جائی
مثل اوسدی یا طعام دیوے یا تی بار وزے ہو رکھیا ہے
تاں کرو شکار نہ شہوت نفس اتے لذات جو ہو
جو قتل کرے تس یعنی اوسنوں لا دیو دنیا راہیں

لہ کاٹنے والا کتا اور سانپ اور چیل اور کوا اور خونخوار اور بچھو اور بھیڑیا یہہ ذکر کئے گئے ہیں حدیث میں اور صاحب خزن نے کہا ہر ایک کاٹنے والے جانور کا نام ہے ۱۲ خازن وخلاصہ سے جو اس قسم کے جانور خود بخود ہاتھ کے تلے آکر جاتے ہیں خلاصہ اور مواہب میں ہے جو جان بوجھ کر یعنی احرام کے یاد ہوتے اگر شکار کرے اسکو گناہ ہوا اور مثل اوس شکار کی بدلہ نہیں پڑتا اور اگر خطا کے ساتھ کرے یعنی کسی ... کو تو تیر اس کو لگ جائے کسی اور جانور کو نہیں اور پر اسکے بدلہ گناہ ۱۲ مواہب الرحمان سے اسواسطے جو بدی خاص ہے سو مکان معین یعنی کہ معظمہ جو وہ اندر حد یا اور وقت میں یعنی سواد سویں بارھویں یا ہیں تاریخ کے جائز نہیں بخلاف کھانا کھلانے اور روزہ رکھنے کے کہ یہ مخصوص نہیں ساتھ اس جگہ یا وقت کا اور ہیں اس ہی کے چھوٹا جانور بھی جائز ہے جو صحابہ نے یا وہ بزغالہ یعنی بادہ بچھوری کو بھی جائز کہا ہے اسواسطے کہ اگر قربانی نہو تو یہ طعام ہی ہو جائیگا ۱۲ خلاصہ سے اور ابن جریر نے عطا سے روایت کی ہے کہ قربانی اور طعام بیچ مکہ ہی دینا لازم ہے اور روزے جس جا چاہے اور ایک روایت میں ہے روزے جلدی ادا کرے مستحب ہے تفسیر جو ایک دفعہ شکار کرے اوسکا بدلہ ہے اور جو دوسری دفعہ کرے تو بدلے اسکے پاس سے حساب لے ... منتقم اللہ تجزاہ علیہ فیہ مرۃ واحدۃ فان عاد لم یقال لہ ینتقم اللہ منک کما قال اللہ عزوجل رواہ ابن جریر وابن منذر من طریق علی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی جس نے قتل کیا جان بوجھ کر حکم کیا جاوے اوپر اسکے اسکے قتل کرنے کے متعلق ایک دفعہ پھر جب دوسری مرتبہ قتل کرے تو نہیں کہا جاوے اوسکو بدلہ لوے اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ سے جس طرح فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے روایت کیا اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے طریقے علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ۱۲ شہ یعنی قیمت کا اندازہ کرکے غلہ خرید کر ہر ایک مسکین کو اگر گندم نصف صاع اور اگر کوئی اور ہو تو ایک صاع دے یا اس طعام کے برابر روزے رکھے ہر مسکین کے بدلے ایک ایک روزہ اگرچہ اس طعام کی توفیق ہو یعنی جب توفیق ہو مساکین کو وہ طعام حصہ میں آتا تھا اتنے مساکین کا اندازہ کرکے روزے ادا کرے اور اگر بعد ایک مسکین کا پورا کھانا نہیں ہوتا تو پھر اسقدر طعام صدقہ کرے ۱۲ مدارک ومواہب ۵ اور عوام اہل دنیا ہیں صلاح ہے جو بخوف ... اور وہ عام لوگ ہیں جو راضی بخوشی ہیں اخر کمال کو ساتھ اعمال نیک کے اندوئے قصد اپنی نفس کے اور حرام تے شکار اور موسوس ... کے ہیں دنیا کو حرام کرنیوالے اور کعبہ کی زیارت کا قصد کرنیوالے معرفت تے وصل کا ۱۲ روح البیان

Marfat.com

قسمت آگے اوہ واقف تجو صبر کنوں دنیا دے
تے ونجان کریسن جس کچھ حصول نفسوں پایا
اوہ وچہ ریاضت محنت اوسنوں اسی قدر کھپاوے
ایہ حکم کرن دو منصف جیہڑے ہوون کنوں تساہاں
ایہ قیماں تسم ریاضت دسن گھٹ پیا گھٹ کھاون
خلوت گوشے بیٹھن وسن قابو کرن حواساں
یا کھاناں دی مسکیناں روح سر عقل غنی دل تائیں
طرف خدا اوہناں صدق توجہ سنگ اخلاص گرامی
یا روزے رکھن بند ہو رہنا وکھن نہیں اغیاراں
جو ہو چکا سو معاف ایہانی ہن جو کری دوبارے

تے جانے جو نکو دنیا وچہ ہن ڈبے اہل ہوائے
پس جیہا نفسوں حظ اوٹھایا تیہا بدلہ پایا
لذت شہوت کارن چاہئے بدلہ فقر اٹھاوے
اوہ روح اتے قلب ایمان بموافق حکم دیون اصلاحاں
خرچن مال خدا دی راہیں ترک طمع فرماون
ہدیا بالغ الکعبہ کارن اللہ عمل اخلاصاں
ایہ کل مسکین غذا روحانیوں وچہ احرام بنائیں
خلقوں روگردان اتے وچہ تکلیفاں صابر تامی
ایہ لذات شہوات کھاری روح ہیانوں ساراں
اوتھیں بے لوی خود بدلہ دو جگ ہوس خسارے

| | | | |
|---|---|---|---|
| مثنوی | عاشقِ صنع توام در شکر و صبر<br>عاشقِ صنعِ خدا با فر بود | | عاشقِ مصنوع کے باشم چو گبر<br>عاشقِ مصنوع او کافر بود |
| | طالب صادق نوں ہے لائق توڑ علاقے سارے | | ڈھونڈے وصل اوسے دلبر دا شان جہدی بوہتہ بھاری |

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار دریا کا اور کھانا اوسکا فائدہ واسطے تمہاری اور واسطے مسافروں کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تلک کہ رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ سے وہ جو طرف اوسکی اکٹھے کیے جاؤ گے

| | | |
|---|---|---|
| جائز تساں شکار بحر دا بھی کھانا دریائی | | نفع تساڈے کارن ہے بھی سفر اہل جہت ہوبائی |

سلہ جو عمل کریں اسکے لئے قبولیت کی دعا کریں اور فتنے کا لحاظ بالکل اٹھا دیں ۱۲ روح البیان سلہ اور شکر کرتے ہیں دی ہوئی چیزوں پر اور مقدرات پر راضی ہیں اور انکی احکام تسلیم کرتے ہیں وغیرہ ذالک ۱۲ روح البیان صفحہ ۹۹ جلد اول یعنی شکار کرنا دریائی جانور کا واسطے تمہارے نفع اٹھانے کے تمہیں حلال ہے اور طعام دریا کا بھی جو فقط مچھلی ہے تمہیں حلال ہے اور دریائی جانور وہ ہے جو بجز پانی کے نہ زندہ رہے اور ہمارے امام کے نزدیک مچھلی کے بغیر دوسرے دریائی جانور کا کھانا حرام ہے بخلاف دوسروں کے اور کہا سراج المنیر والے نے مچھلی تازہ کی قید ہے اور طعام ہے جیسا کہ موسیٰ ؑ توشہ لے گئے تھے ملاقات کے وقت خضر علیہ السلام کی طرف ۱۲ سلہ طعام کا ضمیر طرف بحر کی پھرتا ہے متاعاً حال ہے یا مفعول لہ اور یہی مناسب تر ہے مادمتم حرما متعلق ہے صید البحر کے ۱۲ خلاصہ سلہ خواہ پانی میٹھا ہو یا کھاری پس لفظ مطلق عام ہے اور معالم میں یہی قول صحیح ہے بخلاف بعض کے جو انہوں نے فرق

حرام شکار جنگل تساں پر تسیں محرم جد لگ آؤ
بحری اوہ جناور پیدا ہون جہڑے وچہ پانی
شکار مراد جو زندہ طعام مراد جو موئی ماہی
صید جناور بحری سب جو ہون حرام یا حلوں
تو کل دریائی جانور اندا جدا شکار عیاناں
حرام شکار جنگلدا وقت احرام نہ نت حراموں
نا صید بحری دے نال تعلق مادمتم حرما دا
پھر طافی ماہی جو وچہ پانی مر کے ترے کدا ہیں
زیلعی دی تخریج اندر ہی نقل روایت پیارے
جو حضرت نے آکھیا کھاؤ جنہوں دریا ڈالے باہر
پر طافی بحر اندر جو مر کے پانی تے تر آئی
نچے کسے شکار کیتا اُس وچوں محرم جائز کھاون
معارف عالم روحانی دی صید حلال تساہاں
تے جنگلی صید حرام تساں نوں ہین جہڑے نفسانی
تے ڈرو خدا تھیں سیر تے وچہ تے ایہ ٹھیک پچھانو
پس وچہ سلوک کرو سب جہد نال صوافع ہارو

تے ڈرو اللہ تھیں جیہوں ستار کٹھے کیتے جاؤ
جو کھو سمندر حوض تلاؤ وچہ دریا نہراں جائی
ایہہ ابو بکر صدیق اندر در منثور گواہی
تے مچھی طعام حلال محرم نوں کھان فقط ہر گھول
مچھ کچھ ڈڈو وغیرہ کل اونہاں بھی روا شکار رہناں
مادمتم حرما اُسدے نال تعلق آیت ناموں
جو بحری صید حلال ہمیشہ جیوں فرمان خدا دا
کہیا امام حرام اُس کھاون وچہ خلاصے پائیں
عبد اللہ بن جابر تھیں اوہ جنہیں نقل شماری
یا پانی خشک ہوواں یا ہٹیاں ماہی مردہ ظاہر
اوہ مچھی مردہ معل نہ کھاؤ نال حدیث گواہی
جو ناہ سنگ امداد یا شارت محرم صید بناون
طعام جو نافع علم ایہہ حق اخلاق اخلاص مناہاں
جو جو سوات حظوظ نفس دے آکھیا روح معانی
جو طرف اللہ سب کھچو سو نال فنا دے جانی
ہو رب آساں کنندہ اسدے ہین سامان ترو

۱ صاحب تفسیر کبیر نے اس قول کی تعریف کی ۱۲ اسکو اور یہ صحیح ہے یعنی وہ شکار کرنا بھی جائز ہے ۔ ۱۲ خلاصہ ۲ صید البحر وطعامہ عام تھے پھر احناف نے طافی مچھلی کو کس طرح حرام کہا ہے ۔ جواب مچھلیوں کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو زندہ پکڑی گئی ۔ دوسری جسکو دریا باہر پھینک دے ۔ تیسری وہ جو پانی میں مرکر تیر آوے اور طافی ہے اسمیں ہی کلام ہے حنفیہ کرام نے اسواسطے جو صید البحر میں شکار کا جواز ثابت ہوا اور طعام سے کھانا اور طعام اپنی ذات کے ساتھ محرمات کو شامل نہیں کرتا پس یہ دلیل پکڑنی ساتھ آیت کے صحیح نہیں باقی رہی حدیث والحل میتتہ یعنی حلال ہے مردار دریا کا ۔ پس یہ حدیث بھی مطلق کے شامل نہیں اسواسطے جو طافی وہ ہے جو ساتھ اپنی موت دریا میں مرگئی ہو پس وہ دریا کی ماری ہوئی نہ مری بلکہ دریا کی مری ہوئی ہوئی ۔ اور جو مچھلی دریا باہر پھینکے یا پانی خشک ہو گیا البتہ یہ مردار دریائی ہے اور حلال نہیں ہے ۱۲ خلاصہ ۳ اور جو پہلے احرام سے شکار کیا ہو وہ بھی جائز ہے اور نزدیک مالک امام شافعی اور احمد رضوان علیہم اجمعین کے جو صید واسطے محرم کے کیا گیا ہو وہ محرم کو کھانا جائز نہیں انکی دلیل ہے جو روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور احناف نے اسکا جواب دیا ہے جو روایت کی امام محمد نے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اور تخریج ابن المنکدر سے انے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو کہا ہم گفتگو کرتے تھے بیچ اسکے جو کھاوے محرم شکار اور حضرت صاحب سوئے ہوئے تھے پس بلند ہوئی آواز ہماری تو بیدار ہوئے آپ خواب سے اور فرمایا تم کس چیز میں جھگڑتے ہو سو ہم نے کہا حضرت شکار کا گوشت آیا اسے محرم کھاوے پس حکم فرمایا انکے نہ کھاوے اور روایت کی یہ حدیث حافظ عبد اللہ جس نے امام اعظم اور امام محمد

| | | | |
|---|---|---|---|
| مثنوی | کار دَم من گر زبان کردست کس<br>کار تقویٰ دار و در دین و صلاح | | در رہ ایمان و طاعت یک نفس<br>کر بود باشد بدو عالم فلاح |
| | کرے ناہ ترک جو شہوت ہوا نوں<br>جے چاہیں جان جاں قرب الٰہی | | کدے راضی نہ ہاوے گا خدا نوں<br>تا دوڑیں نیکیاں ول باصفائی |

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ

الْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

کیا اللہ نے کعبہ حرمت والے کو باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے اور مہینوں حرمت والوں کو اور قربانیاں اور گلے میں پڑے والیاں یہ واسطے اسکے ہے کہ جانو تم یہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا۔ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو چھپاتے ہو تم۔

| | | |
|---|---|---|
| رب کعبہ کیتا گھر حرمت واجہت قیام لوکاں دی<br>ایہ اسکا سانتے جانو ٹھیک اتے اللہ سب کجھ جانے<br>جانو ایہہ جو ٹھیک اللہ ہے سخت عقوبت والا<br>نہیں رسول اوپر ہے مگراں حکم دسن اظہاراں<br>کعبہ معنی ارتفاع ایہی یعنے اٹھن والا | | حرمت والا ماہ بھی ہدیٰ قلائد جہت تساں دے<br>ہے جو کجھ وچہ آسماناں زمیاں بھی ہر چیز پچھانے<br>تے ایہ جو اللہ بخشنہارا مہر محبت والا<br>اتے اللہ جانے جو تسیں کردے ہو چھپ ظاہر کاراں<br>پاروں قدر بلندی عزت ہور جلالت اعلے |

لہ جعل اگرچہ ساتھ معنی خالق کے ہے یا موجد کے اور بیت الحرام خواہ مفعول ثانی ہے اور قیاماً حال ہے یا بدل ہے کعبے سے یا اوسکا عطف تفسیری ہے اور قیام مفعول لہ بھی ہو سکتا ہے۔ شہر الحرام اور ہدی اور قلائد یہ سب معطوف ہیں اوپر کعبہ کے پس صفت حرمت اور قیام کی ہر ایک واحد کے ساتھ متعلق ہو جاویگی ذالک اشارہ ہے جعلے کی طرف یعنی یہ بنانا۔ سلہ بلا اندرونی چوکوشہ ہونے کے یا ۔۔ ویڑاول ہونے کے کل بنیا دوں سے اور اسکے بلند بخوسے ۱۲ روح معانی۔ اور کعبہ اونچا ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ ٹخنوں کو کعب کہتے ہیں از روئے اونچا ہونے کے اور جوان عورتوں کو بھی کواعب بولتے ہیں از روئے انکی چھاتی کے ابھرنے کے۔ تفسیر روح معانی ۱۲

ذیقعد محرم رجب ذی الحجہ ماہ حرمت دے چارے　　تے ہری ایہی قربانی گا اُٹھ بکری سمجھ پیارے
قلائد جمع قلادہ یعنی پٹا جو گل قربانی　　جہت[1] شناخت گل پاون بھی کارن حفظ نشانی

مثنوی

آں توکل کو خلیلانِ خدا　　تا بروئے تیغیت اسمٰعیل را
آں کرامت چوں کلیمت از کجا　　تا کنی شاہ راہِ قعرِ نیل را

کعبے دی ایہ شان جو اس جا بنن فقیر تمامی　　تشکل نماہنا مندی کر جھکدے طرف اُس بیت گرامی
زمین آسمان اوہا ہے جد بن خالق پاک تعالیٰ　　روز قیامت تائیں رب تُس کیتا حرمت والا
بھی نبی کہیا ایہ اُمت جد تک اس گہر ستدی عظمت　　کر دی[2] رہسی ندلگ نت اوہ رہسی وچہ خیریت
جاں ہار سدی تعظیم گوان ہون ہلاک تداہاں　　بن ماجہ تھیں وچہ خلاصے نقل حدیث سناواں
بھی نبی مخاطب کر کے آکھیا خاص مکے وچ تائیں　　جو تیں تھیں ہو نہ محبوب پسند کوئی شہر اساں تا ہیں
جے میری قوم نہ تیری وچوں مینوں کر دی باہر　　تا ہور کسی[3] شہر نہ جا رہندا میں تینوں چھوڑ سراسر
ہو کعبہ دل مومن وا ایہو بیت ایہی رحمانی　　حرام خدا دے باہجہ وساون غیر انہوں اُس جائی
قیاما للناس[4] جو موت حقیقی کرن ہوئے[5] بلاؤں　　حاصل اُس کعبے دے راہوں یعنی قلب صفاؤں
شہر حرام انوار جو چمکن نال قلوب صفائی　　حرام[6] تہاں تے ظاہر کرنیاں صفتاں نفس ہوائی
ہدی نفس[7] مذبوح جو مار یا ہویا نال فنا دے　　جو اوس تجلی پار دن پاون بندی قرب خدا دے
قلائد[8] نفس مُطیع جو سرکشیاں چھڈ تابع ہویا　　ذٰلک لتعلموا جانوں جو تساں حاصل ہوئے پایا

[1] یعنی قربانی کا جانور سمجھکر اوسکو کوئی بھی چورا کر نہ لیجائے ۱۲ تفسیر رؤفی [2] جو حق اوسکے حکم تعظیم کا ہے ابن ماجہ [3] اور طبعی نور تو نکی طرف التفات کرنا ۱۲ [4] فانی ہوا ہو ساتھ واردات الٰہیہ کے جو اوسپر وارد ہوتی ہیں ۱۲ [5] روح انسان میں ہے کہ کعبہ دل ہے بیچ باطن کے واسطے خاص اور خاص الخواص کے ۔ کہ شاد کرے ساتھ وسیلے اُسکے ... ہمیشگی ذکر کے اور ساتھ دور کرنے وسواسوں اور خطروں کے اور ساتھ ثابت کرنے ربوبیت اور توحید الٰہی ... وہی ذات پاک اور نہیں ہو حقیقی مگر اُسیکا اور نہیں محبوب مگر وہی اور نام اوسکا بیت اللہ اسواسطے ہے کہ معلوم ہو کہ یہی حقیقی بیت اللہ ہی پس حرام ہی جو داخل کرے اسمیں غیر کو پس نگاہ رکھو اسکو اوغیر اللہ سے اور غیر کی محبت اور غیر کی طلب کرنے سے یہاں تک کہ کھولے اللہ تبارک و تعالیٰ دروازے رحمت اور فضل اپنے کے اور شہر الحرام مراد وہ وقت ہے کہ اسمیں طلب اور سیر الی اللہ کے حرام ہے طالب کو ملنا جلنا ساتھ خلقت کے اور ملاحظہ کرنا اوسکا اور غیر حق بل وعلی کا [6] اور ہدی نفس ہمیشہ ہے جو چلائی جاتی ہے دل کے کعبہ کی طرف [7] اور وہ پٹا شریعت کے ارکان ہیں پس ہلاک کر دیا جاوے نفس ساتھ دل کے عتاب کرنے کے اور آداب طریقت کی چھری کے ساتھ حیوانی لذت اور شہوات سے ذٰلک لتعلموا اسمیں اشارہ ہے کہ جب آدمی دل کے کعبہ میں پہونچگیا تو دیکھتا ہو نور اوسکے اور جلال اور جمال اوسکا پس اُن نور کے ساتھ گواہی دیتا ہے زمین اور آسمان کے بیچ اسواسطے جو اوس وقت دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ تبارک و تعالیٰ کے پس جانتا ہے حقیقت کے اور تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنیوالا ہے ساتھ پردہ پانے کے واسطے غیر اصحاب کے جو دنیا کی طرف جھکے رہیں اور منہ پھیریں اسکی زینت اور شہوت کے ساتھ اور غفور رحیم ہے ساتھ کھولنے دروازے اور ساتھ اُٹھانے اُنکے پردوں کو ۱۲ روح البیان

جاں ہوں حرام خمر اکدن لوکاں نبی سنایا　تاں اک اعرابی خدمت حضرت وچ آئے عرض الایا
میں خمر تجارت کیتا ہا اے سردار جہانی　اوہ مال جمع کجھ ہویا جو تس خرچاں راہ ربانے
تاں ہن سال ہیں کجھ اجر کہیا رب پاک قبول کریندا　جویں آیت اگلی نازل ہوئی روح معانی کہندا

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝　ع ۱۳

کہہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو بہتایت ناپاک کی۔ پس ڈرو اللہ سے
اے صاحبو عقل کے تو کہ تم فلاح پاؤ

کہو نہیں برابر پاک پلید حرام حلال جو مالوں　بھاویں ہوں بہتا خوش لگو تدھ جو مال حرام زوالوں
پس ڈرو خدا تھیں اہل عقل ہچھ کرن حلال حراموں　تاں تساں اجر عظیم آکھیوں ہے انعام خراموں
جاں ہوا الاندی حب لا نوچہ رکھی ہو رب سائیں　تو پاک پلید حرام حلال نہ کرے لوک نکاہیں
تاں فرمایا تسیں کو جیہا جانو پاک پلید اں　جے مال حرام جائے وہ بھاویں ہین اعتبار مزیداں
حرمت ہے دو قسم اول جو نجس حرام ایہا ئی　جیویں خوک خمر مردار وغیرہ نفع منع کل بھائی
دوجا قسم حرام جو پاک ہو اوہ بھی دوا نواعوں　ہک جس حرمت خلقی سم الفار جیویں ہو ناؤں
ہور چیز انہہ حیوان نفع اوہناں چیزاں کپڑن آ وی　پر کھان حرام اہین ایہ چیزاں چہ خلاصی لیاوے
دوجا قسم جو عارضی حرمت کے سببوں آئی　پھر شکلاں سدیاں لکھیا تو کجھ خلاصی وچوں جائی
ہک حرمت مملوک جیویں بیع فاسد ہورا جارے　بھی جو شئ اوہناں انفع دوجا بن مملوک ہاوے
جیویں شہوت غصب آ چوری بھی آو شئ اوہنا مے　تے نفع ہووے جو مال حراموں سب حرام الانمے
حرام حلال برابر جانن کفر صریح ایہا ئی　تے کرن اختیار حرام ہو کھاون فسق ہوا ہی بھائی
کنوں خبیث مراد ایہن جو کل حرام اشیائیں　تے مال حرام ذریعہ نصرت سمجھن غلطی پائیں

سلہ فرمایا اگر خرچ کریں جہاد یا حج میں وہ مچھر کے پر کو برابر بھی نہیں ہو گا اور اللہ تبارک و تعالی نہیں قبول کرتا مگر پاک چیز ۱۲
روح المعانی سلہ یعنی ہر قسم کا فائدہ اس سے پکڑنا جائز نہیں ۱۲ سلہ پس بیع مملوک حرام کے فقط اللہ تبارک و تعالی
کی مخالفت کا الزام باقی رہتا ہے اور دوسری کی ملک میں بھی یہ منتقل ہو سکتے ہیں اور بیع اسکے زکوۃ فرض ہے علاج اسکا یہ ہے جو تمام
مال خیرات کرے نادم ہو اور بیع حرام غیر مملوک کے حق تبارک و تعالی اور حق بندی کا دونوں ہیں اللہ نہیں ملک دوسرے
کی ہو سکتی ہے اور اسمیں زکوۃ فرض ہے اگر اس مال کے حقداروں کو جانتا ہو تو ان کو دیوے اور توبہ کرے اور اگر
نہ جانتا ہو تو اس نیت سے جو اسکا ثواب مال کے مالک کو پہونچے اور توبہ کرے شاید رحم کیا جائے ۱۲

Marfat.com

ہو رزق حلال جو حرکت فکر نفس بن آپوں آوے
بھاویں طرف نیک یا بھاویں فاسق ولوں تھاوے

یرزق من حیث لا یحتسب ہے نام اسیدا آئیا
ایہو ہے مقبول جو بھیجیا سائیں لٹ اس مندا پایا

تے مال خبیث او جس تھیں حق خدا دا اوتا ناہیں
تو طیب ہے جس تھیں سحول ربے ہوون حقوق ادائیں

بھی جو خرچیں فاسد وجہیں جان خبیث اوہ لالاں
جو خرچیں وچ عبادت ربدی جان اوہ مال حلالاں

ہے طیب مال جو وقت ضرورت خرچ ہووے فقراواں
جاں بعد غنا فقراواں دیویں جان خبیث کوڑاواں

بھی نیک اخلاق ہے طیب تے بد خلقی خبث پچھائی
پہلا رہے حول دوجا فضول اوہ نوری ایہ ظلمانی

**مثنوی**

ہیں مرو اندر پئے نفس چو زاغ
کو بگورستاں برد نے سوئے باغ

نفس گرچہ زیرک است وخردہ داں
قبلہ اش دنیا است اورا مردہ داں

علم شہ فقہ است وتفسیر وحدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں باشد خبیث

عمل صالح ہے دیدار پاک داں
ہر کہ کردی غیر ازیں نے سوزاں

بخاری مسلم ترمذی ابن جریر تے نسائی ساریں
بھی ابو الشیخ تے بن مردویہ سب آکھو کرن شماری

انس کہیا جو ہکدن ساتوں خطبہ نبی سنایا
جو اوہو جیہا خطبہ ناہ کدی سنیوہم غرض الایا

جو کہیں میرا باپ نبیا آں سرور کہیا فلانا
تاں اگلی آیت جی لیایا ہو یا حکم ربانان

پھر کنوں ہے طریق قتادہ او سنوں راوی نقلاں کردے
وچہ شان نزول اس آیت سوال جو منہ نبی دے کردے

تاں جو سائلاں گھیر ایا پایا اوپر ختم رسالت
اسدن حج ہو یا تاں بیٹھے نبی منبر اس حالت

تے فرمایا پچھو خبر اج ویاں جواب تمامی
ایہ سنیاں قوم جاتو نے واسع علم رسول گرامی

سجے کھبے ویکھو رہے سن نبی جو کوئی الاوے
سب کپڑیاں نال ڈھکے ڈھکے رہان کوئن سوال اٹھاوے

ہک شخص آیا تس پچھیا کیہڑا میرا باپ ایہا ئی
فرمایا تدھ باپ حذافہ تے اوہ مرگیا ... بھی

اوہ پیو ایہی بن ہور کسے دا پوتر سی سدواندا
رضینا باللہ ربا والاسلام دینا ... نبیا عمر الاندا

اللہ راوی آکھیا ویکھی حضرت جو تیں ویکھو ناہیں
تے شئے جو تیں نہ سندوا ایجا آیت اگلی پائیں

سلہ فقط اسواسطے کہ ساتھ اشارات النفس کے معلوم ہوا جو مال خبیث کا اعتبار مت کرو اسلئے کہ اسمیں کوئی بھی شرعی فائدہ نہیں اسواسطے اُس مال کو دین کی نصرت کا ایک آلہ سمجھنا بھاری بے سمجھی ہے ۱۲ حلوائی سلہ روایت کی عبد اللہ ابن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ۱۲ درمنثور سلہ یعنی انہوں نے گمان کیا کہ ہر ایک چیز آپکے روبرو حاضر ہے ۱۲ فقیر درمنثور سلہ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ اللہ تعالیٰ کے فتنوں کی برائی سے کہا راوی نے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے اس قسم کی کبھی نیکی اور بدی میں نہیں دیکھا تھا کہ میں دیوار کے باہر سے دیکھتا تھا دوزخ اور بہشت کو ۱۲ درمنثور سلہ کہا راوی نے اُس وقت آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا الآیہ — درمنثور ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کی جاویں واسطے تمہارے ناخوش لگیں تمکو اور اگر سوال کروگے اُنسے جب اُتارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے معاف کیا اللہ نے اون سے اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے تحقیق پوچھا تھا اونکو ایک قوم نے پہلے تم سے پھر ہو گئے ساتھ اوسکے کافر

اے مومنوں تسیں نہیں پچھو سوال اوہ اشیائیں
جو تسیں کرو سوال جدوں قرآن اُتارا جاوے
ٹھیک سوال کیتا ہک قوم جو پہل تساں تھیں آہی
جاں حج دا حکم ہویا بن مالک پچھیا مڑ رہا سوں
جاں تن واری آکھے دیپا ایہ کیا سوال تداہاں
جو ہر ہر سال نہ حج تساں تھیں نہ ہو اسوں وائی
ہر کر سوال ضرورت سنگ جویں عرس جا فرمایا
حین ینزل القرآن جو وچہ زمان رسول صفائی
وت اوہ تکلیفاں شرعی پچھو کرن تنگ تساں نوں
جنہاں توہاں کرکے سوال نقصان اپنے اوپر ٹھہرایاں
جیویں قوم موسیٰ دی موئی کر کر بہت سوال دوبارے
جرم وڈا اوس مسلم تے ہے شاہ رسل فرمائے
مغیرہ بن شعبہ طرف معاوہ دی لکھ چلایا

جے ظاہر کیتیاں جاہن تساں اوہ بُرا کرن مل تائیں
اوہ ظاہر ہون تساں اونہاں تھیں عفو خدا فرماوی
پھر کافر ہوئے عمل نہ کیتے حکم جو اُتری ساہی
اساں تکو سوال فرض حج ہویا ہر ہر سال اخلاصوں
فرمایا جے ہوں کردا بندی سخت تساہاں
ایسے دی تائید اندر ایہ آیت رب فرمائی
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون جویں سیایا
کر ہو پچھو او سکارن ہوں جاں نازل حکم الٰہی
تسیں سوال بہت نیوں پھر پچھوں ہو سخت زیانوں
پھر نا ہووے پاروں لے گیاں چوڑ کمایاں
تے سختی جھلی تھے بقر اندر جیویں ہوئی نا ہے
جو جسدے پچھن پاروں چیز کسے نے حرمت پائی
جو نبی نے تساں گلاں پاسوں ایہی روک مٹایا

لہ لا تسئلوا نہی تحریمی ہو باب فتح یفتح سے اور بعد باب نصر ینصر سے اصل تبدو تبدو ہولام ساتھ علت جزم کے گر گیا اور تسؤ ھن نصر ینصر سے ہے اور اشیاء غیر منصرف ہے ۱۲ خلاصہ سلہ یعنی قرآن اُترنے کے وقت تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ ترا ان متقین سے معاف کیا ہے تمکو تم اتنی تکلیف کیوں کرتے ہو اگلی اُمتوں نے سوال کئے پھر جو انپر حکم نازل ہوئی عمل نہ ہوسکا تو منکر ہو گئے ۱۲ سلہ جیسا کہ صالح کی قوم نے ناقہ کی بابت اور قوم موسیٰ نے سوال کیا خدا کے دیدار کا اور عیسیٰ کی قوم نے مائدہ کا سوال یہ روایت کیگئی سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یعنی جو مسلمان سے بہت ڈرتا ہے از روئے گناہ کے وہ مسلمان ہے جسنے سوال کیا کسی چیز سے جو پہلے وہ حرام نہ تھی پھر از روئے سوال اُسکے کے وہ شے حرام ہوئی ۱۲

Marfat.com

ہک جھگڑا کرن لگے دوجا اپنا ضائع مال گواون
معاذ نوں کنوں روایت ہے جو حضرت روک ہٹایا
غرار الناس اہیں جو کچھ ہن بسیار مسائل
ابی برغفے ایہناں والیو سائل ہودو ناہیں
جو اوہ غیبی اشیا حقائق آون نظر تسانوں
اوہجاں تساں سمجھاں وچہ نہ آون سوت انکاری
جو بن غصے غضبوں شیر الہی پکڑ مردتن مارن
جو شروع سلوک اندر تس ہیٹے کرن سوال نہ آئے
تے کر سوال قرآن جو جامع اندر باطن ظاہر

تر بجابت سوال کرن وچہ معناں صحیحاں پاون
اغلوطات[1] کنوں تے اینویں ای ہریریوں پایا
تا غلطی عالم سنگ اونہاں مارن ویکھو دلائل
ہے جہناں ایمان عیانی نالے نہاں چھو غیب اشیائیں
تا بارہوں سمجھ قصور تساں کرن ہلاک بچھانوں
تو لیاں اپنیاں کاسن غیرت ناک ہوو ارب باری
تویں لیاں بارہوں غضب خدا دا وچہ حدیث نتارن
کامل پیر کنوں غیبی اسرار جو مخفی آئے
وچہ اسدے ضمن جواب ملن تساں ج کجھ بچھو چاہیں

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّ
لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

نہیں حرام مقرر کی اللہ نے کان پھٹی اور نہ سانڈھ اور نہ اونٹنی لا بدلی اور نہ دس بچے جنا نیوالا اونٹ ولیکن وہ لوگ جو کافر ہوئے باندھ لیتے ہیں اوپر اللہ کے جھوٹ اور بہت اُن کے نہیں سمجھتے اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُنکے آؤ طرف اُس چیز کی جو اُتاری ہے اللہ نے اور طرف پیغمبر کی کہتے ہیں کفایت ہے ہمکو جو کچھ پایا ہم نے اوپر اس کے باپ دادوں اپنے کو کیا اگرچہ تھے باپ دادے اُنکے نہ جانتے کچھ اور نہ راہ پاتے

[1] اغلوطات مشکل مسائل جن میں بھی سلامتی درمیان علماء احناف کے ۱۲ ستہ روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہنے سوال کئے گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کئی چیزوں سے۔ پس فرمایا حلال ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور وہ حرام ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اور جس سے سکوت فرمایا اور مباح ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یعنی اولیا کے بارے میں سخت پکڑ ہے خدا تعالیٰ کی اور فرمایا ہے حق تبارک و تعالیٰ نے پس نہ تکلیف کرو تم اُن کے درمیان ۱۲ جامع الوصول

نہ اللہ حکم بحیرے کیتا ناہ سائبہ وا لایا
گمراں کافر لوگ خدا تے جوڑن کوڑ بہاں باتاں
جاں نہاں اکھیوے آؤ طرف قرآن اتے شاہ رسل دی
بھلا بھاویں کجھ نہ عقل کھیندے ہووِن باپ تنہاندے
وچہ خازن ابن عباس کوں کہن بحیرا اوہ اچی تائیں
نہ کترن جت نہ لدن اوسنوں نا روکن گھا پانی
جو مادہ ہوے کن چیرن تس کھلی چھوڑن اوہ اچی
سوائیاں بعد ہوندی کھل کھاون سب سل م وزنانی
جیویں کہن بیمار رہو وے جے صحت یا گھر آوے غائب
وصیلہ جیسے یا بکری اوہنی جان ست سوئی جائے
وصیلہ کہن اس جہت جے بھائی مادہ نال ملایا
جو مادی ہو وڑ ایڑ وچہ وس فارغ چھوڑن خالی
حامی اوہ اچی وس سوئی پورے جس تے ہوئے
حامی اوسنوں کہن جو اپنی پچھ بچارے بچاروں
جو اوہ مرے نا لحم اوسدا اس مرد زناں سب کھاندے
ایہہ رسماں کڈھیاں عمرو خزاعی شاہ کہے اوہ آہا
بحیرہ سائبہ حام وصیلہ اوسے بت بنا کے
نہ حکم وصیلے کیتا بھی ناہ حام حکم فرمایا
تے اکثر لوک نہ عقل کریندے بھلے راہ نجاتاں
نا کہن اساں اوہو کافی جس راہ وڈکے آپے چلدے
ناہ کجھ اونہاں ہدایت پائی تاں بھی مگرے جاندے
جاں بچے پنج جنے اوٹنی کن تس چیرن سائیں
جے پنجواں بچہ نر ہووے سب کھاندے مرد سوائی
زناں نہ چکھن ناہ وہ وچہ پیون تس مرد اس سب کھل آئی
تو سائبہ اوٹھ جو نذر بتاں وت اوسنوں سا ہن بنائے
ناہ اچی یا اوٹھ میرے کھلے کھاون پیون سائب
جے ستواں نر اوس ذبح کر مرد زناں ہر کھائے
اس غیر حرام زناں نے گندی گوشت روا ٹھہرایا
جے نر مادہ جوڑا نر نوں ذبح نہ کرن نرالی
لدن اوس نہ مڑ کے سائبہ شل آزاد کھلوئے
ناہ گھا پانیوں روکن بھی ناہ لدن چڑھن اظہاروں
ایہہ کفار اندیاں رسماں آیاں وچہ تفسیراں پائے
اوسے پہلے اسماعیلی دین چھوڑ ایا آہا
قرشیاں وچ گمراہی پایا سچا دین چھوڑا کے

---

لہ ماجعل اللہ یعنی نہیں حکم نازل کیا یا نہیں امر کیا خدا تعالیٰ نے ساتھ آنکے اور بحیرہ بھی نکالا ہوا ہے اور وہ مادہ شتر کو بحیرہ کہتے ہیں اسکے کانوں کے چیرنے کے سبب سے پس یہ فعیلۃ ہے ساتھ معنی مفعولۃ کے اور وصیلہ ملے ہوئے کو کہتے ہیں یعنی جب بکری مادہ بچہ جنتی تو آپ رکھ لیتے اور اگر نر بچہ جنتی تو اوسکو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور انکی ہی نذر کر دیتے۔ اگر نر اور مادہ دونوں اکٹھے پیدا ہوتے تو پھر ذبح نہ کرتے تو کہتے یہ وصیلہ ہے یعنی دونوں ملے ہوئے ہیں یعنی اپنی بہن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یا اگر بکری کا ساتواں بچہ نر ہوتا تو پھر اوسکو ذبح کر کے کھاتے اور مادہ کو ریوڑ میں چھوڑ دیتے۔ اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے تو انکو ذبح نہ کرتے۔ بلکہ کہتے کہ یہ اپنی بہن کے ساتھ مل گیا ہے اور نیز دستے وصیلہ کے زندگی میں مردوں کے لئے خاص ہوتے۔ اور مردوں کے مرجانے کے بعد عورتوں کے واسطے ہوتے اور سائبہ وہ جانور ہے جو بتوں کے نام پر بطور نذر چھوڑ دیتے تھے اور اس سے کوئی بھی فائدہ اٹھانا جائز نہ سمجھتے۔ جس جگہ جاتا پڑا چگتا۔ جیسا کہ ہندو لوگ سانہہ چھوڑ دیتے ہیں اس ہمارے ملک میں پھر جس وقت وہ مرجاتا تو پھر مرد و عورتیں اسکو کھاتے اور حام یعنی محافظ جس نر اونٹ وغیرہ کے دس بچے پیدا ہوتے اوسکو مثل سانہہ کے آزاد کرتے جب وہ مرجاتا تو مرد و عورتیں ملکر اوسکو خوب نوش جان کرتے ۱۲ کبیر و احمدی و زاہدی و معالم و خازن و خلاصہ وغیرہ۔

بنی کہیا وچہ خواب ڈٹھا میں عمرو خزاعی تائیں　　وچہ دوزخ اوسنوں چوٹیوں کھچن لیندا سخت سزائیں
بین اہل النار او سدی بدبو تھیں وچہ تکلیفاں پائے　　ایہ وچہ بخاری مسلم نالے خازن وچہ دسائے
جاں شاہ رسل نے آ فرمایا ایہہ سب کم کفر دے　　نہ رب نے حکم کیتا ہے کتھے ایہہ سب راہ ضرر دے
جاں طرف قرآن پیغمبر سدیا جاوے اہل کفر نوں　　تاکہن اساں تقلید پیو انڈی کافی ہے ہر ہر نوں
کہہ تقلید کرن کفاراں و ڈکیاں خود بے پیراں　　نہ بھاویں علم ہدایت پائی ہووَن اُنہاں ٹھیراں
اوہ جاہل تے گمراہ آہی پھر چلین جو گمراہ ونہاندے　　اسوچ نفع نہیں کجھ ہرگز بلکہ عذاب دکھاندے
پیروی کرن علماواں جیہڑے دسن راہ ہدایت　　ہو اسوچ نفع جیہنی اتے رؤفیوں ویکھ ہدایت

**نظم**

پیروی جاہل کی کرنا جہل ہے　　کیونکہ وہ گمراہ خود نا اہل ہے
راہ بتلانے کو عالم چاہئے　　حکم پر اللہ کے قائم چاہئے

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ[1] آخر آیت تائیں　　نیکاں ندی تقلید سراسر رحمت ہے رب سائیں
تے نذر نیاز تقرب غیراں کارن شرک ایہا ئی　　جو جہت تقرب خالق ولیاں روح ثواب پوہنچائی
ہے ایہ درست صحیح پر کوئی اچھا ہوسی ناہیں　　اہل ایمان جو جہت عبادت غیر دیوین سائیں
جو بارھویں حضرت عبدالقادر کارن مشہور پیارے　　ایہ جہت تقرب غیر نکروی پوچھو کرو نتارے
ایہ پیٹھے چھپیا ہے صفحہ ۳ مسئلہ بالتفصیل ایہا ئی　　منزل اول جلد بھی اول طالب ویکھے بھائی
گمراہ علماواں دی تقلید جو نکلی ایت زمانے　　ایہہ صاف ایہی گمراہی اوہناں پاس میٹھ سیانے
ہک پیر جہال غمر ے جو آپوں پھاتے وچہ گمراہی　　جو تابع ہوتے تہاندی اوہ بھی شامل وچہ تباہی
پیر حقانی ایت زمانے تھوڑے نظری آون　　آکر شرع طریقوں خالی جاہل ملک سبھاون
جو سکّر سیاسے بھال کرن اوہ پیر طریقت والا　　جو حکم چال نبی تے باقی ساریاں دا منہ کالا
جو ہووے مخالف کنوں شریعت اوہ مرشد شیطانی　　گمراہ ونہاندے لگن ہر جا ہووے سخت زیانی

بروے ریا خرقہ سہل است دوخت　　گرش باخدا در توانی فروخت
بنزدیک من شبرو راہزن　　بہ از فاسق پارسا پیرہن

ہن اکثر مدعی صوفی وچہ حقیقت صوفی ناہیں　　جاں صفتاں پاک انہاندیاں رکھن تیس تدیں آہیں

[1] یہ آیت سورہ یوسف کی ہے۔ حکایت کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی یعنی یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا واتبعت ملة آبائی ابراهیم و اسحاق و یعقوب یعنی پیروی کی میں نے یواں اپنیاں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب دی۔ پس نیکو کاروں کے مذہب پر ہونا کس طرح برا ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہدایت کرے گمراہوں کو ۱۲ تفسیر حلوائی۔

مذہب کجھ ایت زمانے نکلے وچہ جہانے ۔ اوہ مذہب کنوں اماماں عکس کرکے کمر عیانے
خود گرو اونہاں دے پہلے آہے مذہب چہ اماماں ۔ کوئی مالکی کوئی حنفی شافعی حنبلی کوئی خراماں
جو کتب حدیث مصنف اوہی مذہب اندر آہے ۔ لا مذہب کوئی انہاں نوں چوں گزریا سول نہ ساہی
جو ۲ تقلید اندر ہن آیت لوک ایہ پیش کرنیدی ۔ اوہ کل تفسیراں اہلسنت چھڈ معنی الٹ کرنیدی

**مثنوی**

مجتہد در خلق دان نائب رسول ۔ ہم چو خود آں را بدانی ای جہول
در نوشتن گرچہ آید شیر در شیر ۔ لیک در ہر دو تفاوت ہا کثیر
در گلو خود حلقۂ تقلید مار ۔ تا بکعبہ چوں ہدی گردی نثار
نے ہوئی با قلائد خوف وزد ۔ بے قلائد را بگیرد نا سزد

ناکیتا حکم بحیرہ دا رب ناہ سائبہ دا کائی ۔ تا حام وصیلہ حکم وتا رب شیطوں خلق بھجائی
کن پاٹے نفس بحیرہ سنئے جہت محالفتانے ۔ سائبہ مطلق نفس جو شہوت باغوں کھلے کھانے
وصیلہ نفس اسیداں رسیاں جسیداں لیاں آیاں ۔ کہہ وچ جو سنگتے اونہاں استعداداں حشر ونجایاں
حام نفس جو طرف عبادت ہویا رجوع کدائیں ۔ تے دروازہ وصل او سکارن ہرگز کھلا ناہیں
پھر شیطوں پا وسواس کہن نوں جو کیتا ندہ کافی ۔ باجھ اُنہاں اعمالاں کوئی ہور حل نہ آئیا صافی
ہن خوش کر نفس لسے نوں ہے توں منزل تور چڑھائی ۔ تاں بھا مجاہدیاں سوں رکھو اپنا نفس ہٹائی
یا حیدری آئے قلندری گھلے ہین بحیرہ سارے ۔ جو کناں وچہ کر چھپیک لئے ہو دی مندری پاوہنارے
تے چھوڑن شرعیت والے جیہڑی سنت چالے ۔ سائبہ پھرن جو گھلی دھرتی چور شرع منہ کالے
وصیلہ اوہ جو اپنیاں نوں چھڈ غیراں نال ملیندے ۔ سنگ اتحاد محبت صلہ رحم چھڈ بنے بہندے
حام نفس مغرور خدا سنگ کری گمان گدا فوں ۔ جو پائم ٹھیک سکان حقیقت ضرر نہ رہیا خلافوں
جاں اونہاں آکھیوا طرف احکام خدا تعالے ۔ تے طرف اطاعت ختم رسالت تا ایہ کرن مقالہ
اساں کافی او ہو جو اساں وڈکے کم کرنیدی موئے ۔ کہ اوہ بھا دین شرع نہ جانن طرف طریق نہ ڈھوکے
سن وچہ کیر جاں آیت پچھلی نازل ہوئی آکھوں ۔ تعالوا الی ما انزل اللّٰہ والرسول جو آخر تک اصلاحوں

لہ مگر خاندانہ مدشل ابن حزم اور داؤد ظاہری وغیرہ کے سوا ایسے لوگو نکا کیا اعتبار ہو جنکے بڑے محدث کسی کسی مذہب میں ہوں لعبہ بجز تقلید شخصی کے انہنی چارہ نہ دیکھا ہو ۱۲ حلوائی سگے اتخذوا احبارہم ورہبانہم من دون اللہ یعنی پکڑا انہوں نے عالموں اور درویشوں کو رب بجز خدا تعالیٰ کے ۱۲ سے یعنی سنو استعداد قوت کو ہلاک کیا اور اس مذہب کے تو رسو ۱۲ روح المعانی شہ یعنی اب ہمکو شریعت کی مخالفت کچھ بھی ضرر نہیں کرتی ۱۲ سہ یعنی سالکان شریعت کی اتھو اور ۱۲ سے جس وقت مومنوں کے دل نورانی ہو گئے تو کفار کو نہایت ہی کٹھن اور بڑی معلوم ہوئی تو پھر مومنوں کو ارشاد ہوا تم اپنا کام کرتے جاؤ خلاصہ از معارف میں ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے یعنی تم لازم پکڑو اپنے نفسوں کو نہ ضرر دیگا تمکو جو گمراہ ہوا اہل کتاب سے تم ان سے جزیہ پکڑو

| | |
|---|---|
| تاں کہیا کفار سیں سماں ڈھکیاں ہرگز چھوڑے ناہیں | تاں اگلی آیت نازل ہوئی کافر لیں سزائیں |

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو محافظت کرو اوپر اپنی جانوں کے قائم رہو یعنی احکام الٰہی پہ نہ ضرر کرے گا تمکو جو کوئی گمراہ ہو جاوے جب راہ پاؤ تم طرف خدا کی ہے پھر جانا تمہارا سب کا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسکے کہ تھے تم کرتے۔

اے مومنو تسیں لازم پکڑو جاناں اپنیاں تائیں
ہے طرف اللہ دی مڑن تساں سب اسول مڑ سو آخر
ہے خاتن وچہ جو کہدن حضرت ابو بکرؓ فرماندے
میں سنیا حضرتؐ تھیں جد ویکھن لوک وچہ گناہاں
تے بدلی دے ماتحت کریں تساں وی جو سخت سزائیں
تے اہل اسلاموں ویکھ برائی کرنے عیب نہ آئے
نال تے ول تھیں براجانن ایہ ادنیٰ درجہ پایا
جے رد انکار کرن نا چاہے اپنا آپ بچائیں
جو امر بھلائیوں منع برائیوں کرن بنیؐ فرماوے

نہ ضرر دیوے تساں گمراہی کسے جاں تسیں وچ صلاحیں
پھر خبر دیسی تساں جو تسیں آہے کرتے عمل سراسر
ایہ آیت لوگ پڑھن اتے الٹے معنے ہین ہولانے
تے نا روکن تاں رب تھاں کرے عذاب تداہاں
پھر کرن دعا تساں اجھو تے اوہ کرے قبول نہ سائیں
نال زبان یا سنگ نہ ہاندے روک جے قدرت پائی
کہیا ابن عباسؓ جے لوک منن ناں واجب کہنا آیا
تے ابن مردویہ معاذ جبل تھیں کرے روایت پائیں
جاں تیں ویکھو بخل اطاعت جیو دنیا پوجی جاوے

ف۱ اسکا معنی یہ ہے جو نگاہ رکھو تم اپنی جانوں کو گناہوں کے جمع جانے سے اور گناہوں پر اڑ رہنے سے یعنی ان چیزوں کو لازم پکڑو اور اپنے آپ کو ۱۲ ف۲ یعنی نیکیوں کے ساتھ امر کرنا اور برائیوں تے روکنا واجب ہے اور نکالا [illegible] کے ابن ابی شیبہ اور احمد اور عبد بن حمید اور عدنی اور ابن منیع [illegible] بیچ اپنی [illegible] اور ابو داؤد اور ترمذی اور صحیح کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے اور ابن جریر اور ابن حاتم اور ابن ابی حاتم اور ابن حبان اور دارقطنی نے اپنی افراد میں اور ابن منیع اور ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ضیا نی نے مختارہ میں اور قیس سے کہا قیس نے جو کھڑے ہوئے تھے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس حمد کی آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی پھر ثنا بہی اوسکی اور فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو یعنی یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم اور تحقیق رکھتے ہو تم اوسکو غیر ٹھکانے اوسکے کے اور تحقیق سنا ہے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو فرماتے تھے کہ جب گناہ دیکھیں آدمی اور نہ تغیر دیں ان کو تا نزدیک ہو جو عام کرے اللہ تبارک و تعالیٰ اوپر انکے عذاب ۱۲ وسہ ۲۳ در منثور ف۳ یعنی جب معلوم ہو کہ بخل کی تابعداری کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کریں اور ہر ایک شخص اپنی رائے فاسد پر مغرور ہو تو اسوقت جائز ہے کہ اپنا آپ علیحدہ کیا جاوے نہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروری ہے ۱۲

Marfat.com

جاں خواہش نفسانی دی پیروی لوکی کرن حجابوں
تاہیں تساں جان سنبھالن اپنی ضرر نہ کرسی تساہیں
تاوین سنبھالن مشکل ہوسی جیوں مٹھ وچ پھڑن انگیارہ
پس اوہ انگوں عمل کرن سو کنوں تساں اج اوہ دن ناہیں
کسے اس آیت تھیں پچھیا پاسوں بن مسعود پیارے
پر ہے نزدیک جے البتہ اوہ آوے وقت شتاباں
پس اس وقت تساں نوں اپنے آپ سنبھالن آئے
اے مومنو ڈک کرو تسیں جے جاناں ہنیاں تائیں
جو منکر ہویا اتساں تھیں پچھے پا کے نفس ہدایت
بغض عداوت حسد نہ آہے اندر اگلیاں لوکاں
ہن پیا اندھیر حرف نصیحت جے کوئی کسے سنائے
بن عمر کہیا ایہہ آیت اوہناں لوکاں کارن آئی
کہیا ابی بن کعب قریب قیامت وچہ اخیر زمانے
جدا کے دل تساں ہک تنداں اگ حکم کرو بھلیائی
کہیا بصری حسن رضی اللہ عنہ اک مومن پاس منافق رہندا
تمیم داری اتی عدی ہور بدیل چلے ول شامی
ہویا بدیل بیمار سفر وچہ کاغذ اوس منگایا
جاں سخت بیمار ہویا تاں کرے وصیت ساتھیاں تائیں
انہاں پھول اسباب اک جام چاندی دا نقش سنہری والا
جاں گئے مدینہ مال بدیل دا گھر اوس دے پہنچایا
بھی اوہ پیالہ لکھیا اُس وچہ تے اوہ لدھا ناہیں
کیہا مال فروخت کیتا سی اُس دوہاں آکھیا ناہیں

تو کریو اپنے پر خود راستے ٹرائے خود جوالٹ جوابوں
غیر اندی گمراہی وقت جیڈا ہووے تداہیں
جو اوس زمانے عمل کرے تنہا نوں چوں ہو افسکارا
آہے عمل پنجاہ تساڈیاں اجر اس ہون عطائیں
تا فرمایا ای لوکو تہیں ایہہ اوہ زمان اظہارے
تسیں کرو حکم نکویاں تا اوہ کرن قبول ثواباں
نہ ضرر ہووے تساں کوئی گمراہ جاہن متاں راہ پاوے
جو ہاکی نفس تساڈیوں بھلا پکڑن اوس تساہیں
ہے اوس دا ضرر اوسے دے سر تے جر بی دکھ نہایت
اوہ امر نہی تھیں ہر ویلے وچہ جگاں نیدی ہوکاں
اوہ نفسانی شیطانی الٹا ووٹ متھے تے پاوے
جو واعظ دی پند نصیحت کرن قبول نہ کائی
وقت آوے ایہہ صادق اینویں بن مسعود کہیا نے
جاں مختلف ہون قلوب تساں خود نفس بچاؤ بھائی
جو عمل مومن ہے درسند جانے وچہ مواہب کہندا
بدیل مہاجر مومن آہا اوہ دوئیں ول خامی
ہک لکھ فہرست اسباب بدی دی کاغذ خرجی پایا
جو مال بیر اگھر کر کر دینا پس اوہ موہیا تھائیں
کڈھ لیا جیوں ترے سو سی مثقال کمالا
اوہناں کھول اسباب فہرست ڈٹھی جے سب کجھ لکھیا پایا
تا پاس تمیم عدی دے آکے کہن بدیل کتھائیں
پھر کہندے کیا بہت ونانداریا بیمار کتھائیں

۱ کہا سعاف نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس زمانے کے پچاس آدمی کا فرمایا بلکہ حضور ؐ کے زمانے کے پچاس آدمی کا جو کہ ہو آپؐ یعنی آپ سے ۱۲ ۲ جیسا کہ اس وقت کے جاہل اور نادان لوگ جو نصیحت سُنکر آگے سے ناصح کو ٹھٹھے اور مخول میں اُڑاتے ہیں اور کلمات کفر بکتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک مگر جب سمجھ جانے کہ میری نصیحت کسی پر کارگر نہ ہوگی تو نصیحت کرنا چھوڑ دیوے اور اگر کچھ امید ہو تو کرے ۱۲ مواہب الرحمان۔

تے مال اساں کچھ لیا ویس غور پرکھن ایہ بات نہ آئی
تے کاغذ وچہ ہے لکھیا ہویا بولے خبر نہ کائی
وت کہیا اوہناں ظرف چاندی اک اساں ملے نہ بھائی
جاں پیش حضور مقدمہ لیائے آیت اگلی آئی

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ
الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ
فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ
فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى
وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی درمیان تمہارے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم میں سے موت وقت وصیت کے دو شخص ہیں صاحب اعتبار تم میں سے یا اور دو سوائے تمہارے اگر تم چلتے ہو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو مصیبت موت کی بند کر رکھو ان کو پیچھے نماز عصر کے پس قسم کھاویں دونوں ساتھ اللہ کے اگر شک میں پڑو تم نہ مول لیویں گے ہم بدلے اس قسم کے کچھ مول اگرچہ ہووے صاحب قرابت اور نہ چھپاویں گے ہم گواہی اللہ کی۔ تحقیق ہم اس وقت گنہگاروں سے ہیں

ایہو حکم سنو کہ تساں نوں جس دم موت کدی آ جاوے
یا وچ غیر پرائی قوموں موت ہے وچہ سفر دے
یا بعد نماز دوہاں قسم اللہ دی ہوئی اوہناں دی پلہ سوں
جو قسم اللہ دی عوض اساں کچھ مول نہ لیتا ہاں
اور بھاویں خویش قریبی ہووے تاں بھی نال نہ لیتے
پھر حضرت بعد عصر دے اوہناں دوہاں قسم چوائی
پھر کجھ دن بعد جو صندوق دا اوہ جام لیا قابو آئے
تاں کہیا اوہناں اساں کنوں لیا ایہ جام خرید یا آہا

تاں وقت وصیت کرن تساں دو شاہد اپنے آئے
آ جائے تاں شک رکھو دوہاں بعد نماز عصر دے
تو تساں شبہ کر جاون بھی اس قسم کرانا
یعنی لے ویکھے کہ انکوں قسم وت تاں کچھ کرنا
تاں شاہدی رہی کچھ پا بیعت ہیں عاصی ہوئے
[illegible] گئے گھر اپنے نوں بھائی
نوں میرے وت شرع مقدمہ وچہ حضور سدائے
تاں اس وقت نہ پاس اساں کوئی حضرت شاہد ساہ؟

سلہ یعنی تم میں سے یعنی مسلمان ۱۲ سلہ یعنی جب ایک کسی تمہارے کو سفر میں موت ... تو وہ مسلمان گواہ بناؤ اور پر وصیت کے ۱۲ سلہ جو عصر کے بعد ... واسطے دعا کے ... نیک ... اور وہ وقت برکت والا ہوتا ہے ۱۲ تفسیر رؤفی سلہ یعنی کہیں ... تم ... نے جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اگرچہ وہ قرابتی ہو ۱۲ تفسیر رؤفی سلہ یعنی اگر ایسا ہم کریں تو اس وقت ہم گنہگار ہیں ۱۲

| | | |
|---|---|---|
| جو اسیں ستم ہووے پھر تاں اسیں کروں طلب گواہاں اشہاں اسکارن انگا کیتا تد جو اساں خبر نکائی | | شاہد ہوئن ہوند تا اسیں دیندی جام انہاں تا اگلی آیت دیو چہ کیتا نازل حکم الٰہی |

فَإِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ

اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع ۱۴

پس اگر خبر ہو وے اوپر اس بات کے کہ ان دونوں نے حق ثابت کیا ہی گناہ سے پس اور دو شخص کھڑے ہو ویں جگہ انکی ان لوگوں میں سے کہ حق ثابت کیا تھا اوپر انکے جو نزدیک اُسکے تھے پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے البتہ گواہی ہماری بہت سچ ہی گواہی ان دونوں کی سے اور نہیں حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم اسوقت البتہ ظالموں سے ہیں یعنی مرتے وقت یہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ لاویں گواہی اوپر طرح اسکی کے یا ڈریں یہ کہ پھیری جاوینگی قسمیں پیچھے قسموں انکی کے۔ اور ڈرو اللہ سے اور سنو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو۔

| | | |
|---|---|---|
| پھر جے معلوم ہیں اہناں کیتا ثابت حق گناہ ہول | | تا کھلی ہوون دو وعجے شاہد جا ہگ انہاں گواہوں |

سلہ جو کوئی منکر علم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کہے کہ اگر آپکو غیب کا علم ہوتا تو حال انکا ظاہر فرماتے جواب یہ ہے کہ وہ مقدمہ واسطے فیصلے شرعی بیٹھا ہوا تھا پس جو شرعی گواہوں کے متعلق ہے۔ تو علم باطن کے پس سنت جاری ہوگئی جو شرعی فیصلے ساتھ کشف اور کرامت کے نہیں ہوسکتے نہیں تو وہی طریقہ دلیل شرعی بن جاتا۔ اسلیے خیرخواہی امت کے شرعی معاملات میں باطن کا دخل نہیں فرمایا ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ۔ سلہ اور روفی میں ہے آپنے تمیم اور عدی کو عصر کی نماز کے بعد ممبر کے پاس کھڑا کرکے قسم کھلائی تو قسم کھا گئے کہ ہمنے بدیل کا مال نہیں لیا ہم یہ سچی قسم کھاتے ہیں آپ نے چھوڑ دیا پھر بدیل کے وارثوں نے کچھ مدت کے بعد وہ کٹورا ایک زرگر کی دوکان پر دیکھا اور پوچھا تمنے کہاں سے لیا ہے کہا اسنے تمیم الداری سے مول لیا ہے پھر وارثوں نے اُنکے ساتھ جھگڑا کیا اُنہوں نے کہا ہمنے بدیل سے خرید کیا تھا اور ہمارے گواہ نہیں پھر آپ کے پاس فیصلہ آیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی از یوم فان عثر تا الآیہ سلہ یعنی اگر معلوم ہو کہ اُن گواہوں نے گواہی میں خیانت کی ہے تو اُن کی جگہ دوسرے گواہ کھڑے ہوں واسطے ادا کرنے شہادت کے اُن لوگوں سے جنکا حق مارا گیا اوپر اُنکے جو زیادہ حقدار اور قریب ہیں گواہی دینے میں اُن دونوں بیگانوں سے کیونکہ اپنے نزدیکی نہیں ۱۲ روفی

اونہاں تھیں جو حق تنہاں تے ثابت ہو یا جاوئن
تاقسم اللہ دی کھا آکھن اساں حق شہادت سچے
قدموں اسیں نہ لنگھتے تا پھر ظالماں تھیں اسیں آہیں
قوڑن جو کوڑ گواہیوں سو اہون نہ شل تناہاں

جو حقوالے وہے بہت قریبی یا اولی حق داؤں
اونہاں گواہاں تھیں جنہاں دتی کوڑ گواہی اگے
ہو امید اس طور وں اُو اشہادت کرن صلاحیں
ڈرو اللہ تھیں سنو نہ اللہ راہ دے بدراہاں

## يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا

## اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

جس دن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبروں کو پس کہوگا کیا جواب دیئے گئے تھے تم کہیں گے نہیں علم ہم کو
تحقیق تو ہی ہے سو غیب کا جاننے والا

جمع کرے رب جس دن نبیاں پھیر اونہاں فرماوے
ٹھیک تو ہیں ہی جان ہر انبیاں سے پیاں تائیں
ہیو واتقوا اللہ نال تعلق اس آیت منقولاں
وچہ حشر سبھاں سوالاں جان رب کر کے جمع الائے
جاں نبی معلوم کرن جو رب نوں سب علم ایہائی
بھی علو لکھے تا ظلم کریسی اتے حلیم سدا اوے
پس اوہ سے لیہی وچہ چپ ہن دیہ پیش علام غیوبی
تاکہن نہ ساں نوں علم توں جاننہار غیوب الٰہی
یا علم نہیں اساں جو بعد حکمت ایس سوالوں آئی
جو لکھوی کنوں سالم سچا نقل حدیث لیاوے
میں او ہناں سچیاں نال فوائد غائب آب لہاں راہو یر
ابن عباس کہیا جو ہول قیامت ہوش لیجاسی

جو کی تساں حکم قبولیا لوکاں کہن اساں علم نہ آوے
ہے غیب نسبت خلقت نہیں تحقیق غیب کجھ رب تائیں
یعنی ڈرو اسدن تھیں جمع کرے جد رب رسولاں
تسا طرف توحید جاں قوم عمدی کیا انہاں جو اُمتاں نوں
جو خوب ہم جواب دتے اساں جہل نہ او سنوں کائی
تا جانن اُتھو بولیاں ناہ کجھ خبر نہ سٹ رہاوے
تو سو نہیں علم بھی مل اوسدا ایسے وچہ ہے خوبی
یعنی جو اساں علم ترے تھیں نہیں پوشیدہ کائی
یا جو توں جانے علم نہ ساں نوں او سدا علم نہ کیا
جو نبی کہیا کجھ لوگ مت اتھیں حوض سرپئے آدی
کہن نہ تینوں خبر جو اونہاں کیتا پچھے تیرے
اوس ہولوں کجھ جواب دین ہو حق تناں پھر آسی

له اور کہتے نہیں کہ گو ہم تحقیق جو ایسا کام کریں اسوقت ہم البتہ ہو جاوینگے ظالموں سے جو جھوٹ کو حق کی رکھیں پھیر فرمایا کہ ہے اور عمرو بن العاص اور مطلب بن وداعہ دونوں نے قسم کھائی خدا تعالیٰ کی بعد نماز عصر کے کہ یہ کٹورا بدیل کا تھا اور انہوں نے خیانت کی ہے تو حضرت صلعم نے بدیل کے وارثوں کو دلادیا ۱۲ روفی سے جن جن اقوام نے او پر انچو پہنچ پیغمبر کا طریق برتا تھا وہ انہیں معلوم ہی نہ تھا سوائے کسی حیلہ قرآن شریف میں مذکور ہوا ہے یہ سوال اقوام کی رسوائی کے لئے ہوگا ۱۲ مواہب الرحمٰن سے او وہ حلیم ہے نہ سفیہ ۱۲ سے روح البیان ۱۲ سے یعنی جس طرح کوئی کو بھلا تو نہیں جانتا بلکہ جانتا ہے ۱۲ سے یعنی محشر میں اللہ تعالیٰ کا ہول دیکھ کر سب کچھ بھول جاینگے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ ان اقوام کو جو حوض پر جاینگی پس اللہ نے ہول قیامت کا انکا علم شاید نہ رہے جیسا کہ کسوٹی ابن عباس کی روایت سے ثابت کیا ہے بولوگ حضور کے علم غیب

پھر آپو اپنی اُمّت کارن دیسن نبی گواہی　ایہ لکھوی کنوں عالم لیایا نفی علم وی ناہی

تے وچہ حاشیئے لکھوی لکھیا اتھیں ثابت ہویا　جو سارا غیبی علم نبیاں صفحہ ستتر وچہ آیا

جس تھیں ثابت ہووے نبیاں اکثر علم غیوبی　جو کل زمن اکثر سٹن تا بھی ہے ایہ خوبی

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ

الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ

اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

جسوقت کہوگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری اوپر اپنے اور اوپر ماں اپنی کے جسوقت کہ قوت دی میں نے تجھکو ساتھ جان پاک کے باتیں کرتا تھا لوگوں سے بیچ جھولی کے اور ادھیڑ اور جسوقت کہ سکھایا میں نے تجھکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جسوقت کہ بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا بیچ اسکے پس ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادر زاد اندھونکو اور کوڑھی کو ساتھ حکم میرے کے اور جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو لایا تھا انکے پاس دلیلیں پس کہا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے انمیں سے نہیں یہہ مگر جادو ہے ظاہر

جس دن رب فرماوی عیسیٰ مریم بیٹے تائیں　کر یاد انعام جو کیتے تیں پر بھی تدہ جاں عطا ئیں

جاں روح پاک انجیل یا جبریلوں دتم تدہ یاری　بھنگوڑے وچ بھی جاں ہوویں سخن کریں آشکاری

تے جاں تدہ سکھایا تم لکھنا علم نبوت نالے　بھی توراۃ انجیل سکھائی ہوئے فضل کمالے

سے سبحان اللہ اس جگہ لکھوی صاحب نے اکثر علم غیب کا مانا ہی واسطے انبیا علیہم السلام کے اور حقیقت میں انہیں اکثر علم کا تھا ساتھ تعلیم اللہ جل شانہ کے نہ مستقل نہ از روے احاطہ نیے کے اور تفصیل اس مسئلہ کی جلد دوسری منزل اول میں موجود ہی اور بیچ ایک مستقل رسالہ مسمی بہ شمول الوھابیہ فی سرقۃ النجدیہ کے بھی لکھی گئی ہے ۱۲

بھی توت بخشی ایڈ جا ور شکل اوپا کے خاکوں
تے انھے کوڑھے مادرزاداں جاں تندرست بناویں
تے جاں بنی اسرائیلیاں[2] سوں تینوں روکیا آ ہا
تاں اوہناں کفاراں آکھیا ایہ نہیں ایہہ مگراں جادو ظاہر
کہیا ابن عباسؓ جاں تریہہ سالاں دی عمر عیسیٰ دی آ ہی
پھر طرف آسمان اٹھایا اللہ خازن معالم لیا ہی

پھر اسوچ پھوکیں پس اوہ زندہ ہووے حکم خلاقوں
ڈگوار انوچوں مردیاں اوں تے تیر تیجے تیں جا ویں
جاں معجزے اوہناں پاس لیا ویں تمام نشان تدا ہے
تاں جاہر لیا تد اسمانے کر گئے کفار اوں باہر
تاں لئی نبوت وہ تی سال رہے وچہ قوم کہیا فی
وچہ آل عمران تفسیر دی اسدی ہے تفسیر سوہنے

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا
وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۞ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اور جس وقت وحی بھیجی میں نے طرف حواریوں کی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہا انہوں نے ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو ساتھ اوسکے کہ ہم مسلمان ہیں جس وقت کہا حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہا
ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے

اتے حواریاں نے دل جاں اساں پایا منتوں سچت
ایمان آندا اساں تے رہ شاہد مسلم ہاں اسیں پکے
جو مائدہ اسماناں تھیں نہ بھیجے ساڈے یکاراں کھانے
انہاں حالت شروع ایمان آہی اجے کامل ہوئی نا ہا
جو ڈرو اللہ تھیں ایہے ادبی کرو نہ ذات الٰہی

جنہوں انہے رسول پیغمبر نوں سن ایہ سخن لوکا رے
یعنی عیسیٰ
بال آکھیا حواریاں نے عیسیٰ بن...
آکھیا عیسیٰ تسیں ڈرو خدا تھیں جے مومن ہووے
جو قدرت وچہ شک لیا عیسیٰ تیری الا... سانہ
آکھیا ابن کثیر فقیر آہے جنہاں مائدہ طلب کیتا ہی

[1] منزل اول جلد دوسری صفحہ ۶۶ تک آسمان پر اٹھائے کا ثبوت [illegible]
سے صفحہ ۲۳۳ تک موجود ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر [illegible]
موجود ہے اور مرزا قادیانی کا رد اختیار کے ساتھ [illegible]
[2] یعنی گواہ رہو تو اے عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
یعنی [illegible] ہے تو نے رب سے [illegible]
اور اتنی جرأت نہ کرو خلاصہ [illegible] ۱۲

سوال کیتا اس جہت جو بانجھ مشقت پا کے کھالے
کراساں دعا تساں جہت مگر ہے ڈر نا بہتر آیا
ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ رب جہت جو انہیں ڈرندا

کر فارغ دل کرن عبادت کہیا رسول ترابتے
جو ایہہ سوال نہ کر ہو شاید پچھ ہووے فرمایا
راہ خلاصی کڈھے رزق بس جہت ظن نہ دھردا

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ. قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا
وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

کہا انہوں نے ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ کھاویں اسمیں سے اور آرام پکڑیں دل ہمارے اور جانیں ہم یہہ کہ تحقیق سچ
کہا تونے ہمسے اور ہوویں ہم اوپر اسکے گواہوں سے۔ کہا عیسٰی بیٹے مریم کے نے یا اللہ پروردگار ہمارے اتار اوپر
ہمارے خوان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے
اور رزق دے ہمکو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے

اونہاں آکھیا خواہش اساں جو کھانا اس مائدہ تھیں کھائیے
تے اسیں اس مائدہ نوں نعمت اوپر ہوئے کنوں گواہ
تا عید ہووے اساں پہلیاں پچھلیاں کا سن اوس طعلوں
تے توں سب رزقاں تھیں بہتر روزی دیون والا
تا فرمایا ترشیہ روزے رکھو روزے رکھالائے
توں اوہ رب تھیں منگ تا عیسٰی کمل اوس دعا مے

تے دل اساں کرن آرام تے جانیئے سچ تیرا آزمائیے
تا عیسٰی آکھیا ربا فلکوں مائدہ گھل اساں
تے تیری طرفوں ہووے نشانی دیہ اساں رزق العامل
ابن عباس کہیا جاں کیتا قوم سوال فلالا
جس خاطر اساں روزے رکھے اوہ کہ رزق کھائیے
دعا کیتی اساں ربا مائدہ کر انعام بجھلے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ع ۵

رب کہیا میں نازل کرساں مائدہ اپر تساں ہیں
ایہا سخت عذاب جہ ناہ کسی کرساں اہل جہانی

جو اس پچھے کفر کرو تسیں دیساں سخت سزائیں
یعنی سب جہاناں وچوں سخت عذاب اس ہانے

لہ یہ آپکی بات منظور کرکے فرمایا بھلا دعا کر بیچے واسطے تمہاری ۱۲ سلہ یعنی موجب نقصے اور عذاب کا مت ہو یہہ
نعمت واسطے تمہارے ۱۲ سلہ یہ روایت حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۱۲

ص ترجمہ کہا اللہ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں اسکو اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے پیچھے اسکے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کروں گا......

Marfat.com

پس مائدہ والا خوان فرشتے فلکوں لیکے آئے
ہک بیچہ بل کہے پر تھا کہیا عیسیٰ روسا تائیں
دیکھی نعمت اسرائیاں کدی اگے نظر نہ آئی
عیسیٰ کہیا جو نیک زیادے اوہ کھولی اُستائیں
تاں وچہ نماز کہلا کر وضو عیسیٰ عجز نیازوں
اوہ مچھی بریاں نظری آئی روغن سر تھیں جاری
مگر داگرد اسدے ترکاری رکھی ہر انواعوں
دوجی اوپر شہد تیجی تے گوشت بریاں پایا
تاں عرض کیتی شمعون اوسو ملے پیش عیسیٰ متوالے
منہ دنیاوالا طعام نہ عقبے مائدہ پاک الٰہی
لوکاں کہیا عیسیٰ نوں پہلے شروع کرو تسیں کھانا
اوہ تیرہ سو بندے رج کھاوا مچھی اوتویں آہی
ہوئے فقیر غنی سب تھیں چالی روز ان تائیں
جو کھاکے ودھی چڑھی آسمانی نظروں غائب ہوندا
بعضیاں چوری کیتی اُسو چہ آیا قہر قہاری
پس بچا ہئے موہن سمجھ کرامت حاجت چاہیناہیں

خوانچہ سرخ دو بدلیا نوں وچ لہندا نظر پیائے
ایہہ رحمت کراتے شاکر مینوں فتنے وچہ نہ پائیں
خوشبو خوب عجائب جیہڑی کسے دماغ نہ پائی
تاں عرض کیتی شمعون تسانتھیں ہنر کون اتھائیں
بوہنہ روٹی پڑھ آسم خدا سرپوش اٹھایا رازعل
سرہنے نمک تے سرکہ دم دل ناہ چھلکا کنڈیاری
تے روٹیاں پنج آہاں ہک اوپر سی زیتون عطاؤں
چوتھی اوپر مکھن پنجویں اوپر پنیر ٹکایا
ایہہ دنیا طعام یا عقبی کہیا جواب مسیح کمائے
قدرت اپنی نال ایہہ کھانا پیدا کیتا بھائی
عیسیٰ ناہ کیتی سب بھکھیاں کھوائے مردریانا
جس بیمار کھاوا اوس صحت بخشی ترت الٰہی
اوہ ہکدن لہندا ہکدن ناغہ وچہ خلاصی پائیں
پھر لوکاں شک کیتا کسو ٹھٹھا نظر بدی کوئی ہکسنا
سور بنے ہکدن وچ تن سوتن ون وچہ کل ہاری
جو شکر گذاری اوسدی مشکل وچہ رہو فی پائیں

مثنوی معنوی

باز چوں عیسیٰ شفاعت کرد حق
مائدہ از آسماں شد آمدہ
باز گستاخاں ادب بگذاشتند
بدگمانی کردن و حرص آوری
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق
آں گدا رویاں نہ دیدہ ز آز
من و سلویٰ ز آسماں شد منقطع

آں فرستادہ غنیمت پر طبق
چوں کہ گفت اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَة
چوں گدایاں زلہا بر داشتند
کفر باشد پیش خوان مہتری
گردد اندر وادئ حسرت غریق
آں در نعمت برا ثیاں شد فراز
بعد ازاں زخ ان شد کس منتفع

[illegible]

ل بعض نے کہا کہ یہ مچھلی تھی اور بعض نے کہا کہ وہ بہشت کے میوے تھے ۲ شہ روٹی میں ہے کہ کہا شمعون نے اے روح اللہ اگر اسپر اور معجزہ بھی دکھاؤ تو ہمارا ایمان اسپر اور زیادہ بڑھ جاوے تو حضرت نے اس مچھلی بریاں شدہ کو فرمایا زندہ ہوجا تو فوراً وہ مچھلی حرکت کرنے لگی پھر فرمایا ویسی ہی بریاں ہو جا پھر ویسی ہی ہو گئی۔ پس حواری ڈر گئے اور انہوں نے اوسکو نہ کھایا تو آپ نے۔ روح البیان

هرکہ بے ادبی کند در راہ دوست　رہزن مرداں شد و نامرد اوست
از ادب پرنور گشت است ایں فلک　وز ادب معصوم و پاک آمد ملک
بد ز گستاخی کسوف آفتاب　شد عزازیلی ز جرأت رد باب
از خدا خواہیم توفیق ادب　بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد　بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہرچہ بر تو آید از ظلمات و غم　آں ز بےباکی و گستاخیست ہم

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ
إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ
لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ
مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا
أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا
مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ
فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور جب کہیگا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تونے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود ورے اللہ سے کہیگا پاکی ہے تجھکو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے حق اگر میں نے کہا ہوگا یہ اونکو پس تحقیق جانتا ہوگا تو اوسکو جانتا ہے تو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے۔ اور نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے تحقیق تو ہے جاننے والا غیبوں کا نہیں کہا میں نے واسطے اونکے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تھا تو نے ساتھ اوسکے یہ کہ عبادت کرو اللہ پروردگار میرے کو اور پروردگار اپنے کو اور تھا میں اوپر اون کے گواہ جب تک رہا میں بیچ اون کے پس جب قبض کیا تونے مجھکو تھا تو ہی نگہبان اوپر اونکے اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہے۔ اگر عذاب کریگا تو اونکو پس تحقیق وہ

Marfat.com

بندے تیرے ہیں، اور اگر بخش دے تو ان کو، پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

جد کہے اللہ اے عیسیٰ کیا تو آکھیا لوکاں تائیں
عیسیٰ فرماسی تیرہ پاکی ہیں کد لائق تھیا
تاں تحقیق ہوسی علم تیرے نوں جو جی بنفس چھپایا
ناہیں آکھیا او نہاں [illegible] کہیا [illegible]
میں شاہد رہیا او نہاں تے تاجد [illegible] تہاڈے
تے توں ہیں اوپر ہر شے حافظ گیں عذاب تو اُنہاں
پس تحقیق یا توں غالب پر دین عذاب تو ایاں
ابن عبداللہ بن عمرو وچہ معالم خازن لیایئے
اُمت میری اُمت میری رب رحمان آکھیا
تاں رحمت ربدی جوش کیتا جبریل [illegible]
تے رب تیرا بوجھ جانے جبرائیل [illegible]
تاں رب کہیا جبرائیل کہہ محبوب [illegible]
ف۔ [illegible] وچہ [illegible] آیا
اتھے نبی کہیا جو [illegible] اُمت کنوں ہاری
ہے نبی نبی دی خاطر [illegible] ایاں
ہو وڈی اُمید شفاعت [illegible]
ہوئیگا تو [illegible] وچہ [illegible]

جو ہے [illegible] میری بن خالق پوچھو وہاں تائیں
[illegible] جو حق نہ میرا سچے میں ہوندا آکھیا
[illegible] تحقیق تیری وچہ علم غیباں تدھ آیا
جو پوچھیا [illegible] اللہ دی بو رب میرا اجی تساں آیا
[illegible] معہ اٹھایا آہوں حافظ اوپر اونہاں تے
پس تحقیق [illegible] بندے تیرے اُنہوں بخشیں تنہاں
ہی حکمت والا ہیں وچہ کرے عفو عذاب عقاب ہاں
جو پڑھے ایہ آیت جو کے حضرت دو نیں تجھ او تعالیٰ
جے چاہیں کریں عذاب اونہاں نہیں ایہہ کہہ سکدا ناہ
ہو جائے تجھ تیں کیوں [illegible]
فرمایا جے میں نوں غم اُمت عاصی دا آہیا
[illegible] خوش کر سا [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] فرمایا
[illegible] تاں بھی نا خوش تھیوں ساری
[illegible] خوشخبری کے دتا ہاں
[illegible] گمراہ وڈا جھگڑے مارے
[illegible] واضح گذر [illegible]

لہ یعنی جو میرے جی میں چھپا ہے تو سب کچھ جانتا ہے [illegible] وہ نہیں جانتا۔ تحقیق تو ہی
جاننے والا تمام غیبوں کا ۱۲ [illegible] مراد ہو حقیقی
رب کہلانے سے اور یہ صحیح شرک ہو اور مجاز الاطلاق [illegible] حضرت یوسف نے عزیز مصر کو رب
کہا تھا چنانچہ سورہ یوسف میں حکایت [illegible] یعنی تحقیق میرا رب بہت
اچھا تو اچھا کیا ہے ٹھکانہ۔ پس حقیقت اور مجاز کا [illegible] یعنی اگر انکے انکار اور کفر کے
سبب عذاب کریں یا مغفرت کریں تو بسبب انکے توبہ کرنے اور ایمان [illegible] کی جائے گی ۱۲ [illegible] ایک یہ آیت اور دوسری
وہ جو سورہ ابراہیم میں حضرت خلیل علیہ السلام کے متعلق [illegible] من الناس فمن تبعنی فانہ منی ۷
خازن شہ یعنی ایسے کے کہنے کا [illegible] جلد دوسری [illegible] تک
مرزائیوں کی تردید خوب واضح ہو رہی ہے یعنی وہ کہنے میں کہ [illegible] پھر زندہ ہو کر
آسمان کی طرف چڑھ گئے تھے تفسیر [illegible] معانی جلد اول [illegible] مرزائی [illegible] کفار سے بھی بدتر ہے ۱۲

کل اہلسنت تھیں الٹ پیا اوہ سخت اندر گمراہی
تے نال قرآن حدیث اجماعوں ثابت اوس حیاتی
بُرا عقیدہ عیسایاں تھیں مرزائیاں دا آیا
جواب سوال اجیہ آیت وچہ اوہ ہوسن روز حشر دی
موعود مسیح تے مہدی ہے اوہ قادیاں وچہ سداندا

توفیتنی تھیں موت عیسیٰ دی لئی سمجھ اس بانی
نصرانی بھی کہن آسمانی چڑھ عیسیٰ بعد مماتی
جو اوہ بھی زندہ سمجھن تے اُنہاں مرنے لکھ بھلایا
پھر ثابت کیویں کری جو عیسیٰ فوت چکا ہو فردی
ہن دعوی کھلا کرے نبوت رب تھیں نہ کھاندا

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ع

کہا اللہ یہ دن ہے کہ فائدہ دیگا سچوں کو سچ اُنکا واسطے اُنکے بہشت ہیں چلتی ہیں اُنکے نیچے سے نہریں ہمیشہ رہنگے بیچ اُنکے ہمیشہ راضی ہوا اللہ اُن سے اور راضی ہوئے وہ اوس سے یہ ہے مراد پانا بڑا۔ واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اون کے ہے۔ اور وہ اوپر ہر ایک چیز کے قادر ہے

کہو اللہ اے عیسیٰ اج اوہ دن جو سچ سچیاراں
اوہ نت رہن وچہ اس دے راضی ہو رب اونہاں تھیں
ہے مالک خاص زمین افلاک تے جو وچہ اونہاں دے
قتادہ کہے دو شخص پڑھنگے خطبہ روز حشر دے
دو جا شیطان میری رہا سچا دس روز الاوے

نفع کرے اونہاں کارن باغ چلن جنہاں ہیٹھ انہارا
تے اوہ رب تھیں راضی ہون ایہ وڈی مراد بھاں تھیں
نے ہر شے تے رب قادر ہے وچہ منع عطا بنیاں دے
اک حضرت عیسیٰ گردہ ہو وچہ آیتاں پچھلیاں پڑھدے
اوہ جھوٹھا ہی سچ اوسدا اوسدن تاہ تس نفع پچاوے

۱ یعنی اگر یہ واقعہ دنیا کے متعلق ہوتا تو وفات آپکی بیچ زمانہ ماضی کے صادق آتی ہے تو پھر جب یہ واقعہ متعلق قیامت کے ہے پھر بعد نازل ہونے کے آسمان سے کلمہ توفیتنی کا صادق آتا ہے۔ اور یہ قول ہے سدی کا اور جمہور مفسرین اسی پر ہیں۔ کہ یہ واقع قیامت کا ہے نہ دنیا کا۔ جیسا کہ سیاق کلام ماقبل اور مابعد سے پایا جاتا ہے اور حرف اذ اس جگہ ساتھ معنی اذا کے ہے واسطے زمانہ آئندہ کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ولو تری اذ فزعوا یعنی اگر دیکھے تو جسوقت ڈر کر لوگ گھبرا وینگے بیچ دن قیامت کے اور ساتھ دلیل آیات اگلی اور پچھلی کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب اور سوال قیامت کو ہونگے اور کہا سدی نے جسوقت خدا تعالیٰ نے آپکو آسمان پر پہونچا دیا جس وقت کا واقع ہے ۱۲ معالم ۲ یعنی خدا تعالیٰ کی خوشنودی جب حاصل ہوا اور خدا تعالیٰ جنمیں سے راضی ہو جاوے تو یہ بڑی مراد اور کامیابی ہے اور سب سے بڑی ضرورت مومنوں کے لئے یہی ہے اور حقیقت یہ تمام مرادوں بڑی مراد ہی خوش ہونا مولا کریم کا ۱۲ ۳ مراد صادقین سے پیغمبر ہیں بقول بعض عالم ۱۲ ۴ وقال الشیطان لما قضی الامر تمام آیت تک۔

مسیح[1] وچہ دنیا سچا آہا پس وچہ روز جزا دے
ہو موافق قول اسدی دے تے جمہور الا دن
جو کفار انہوں سچ کہن تھیں نفع نہ اسدن کائی
کہو جنت ہیجری تائیں کارن اہل ایماناں

نفع دیکو سچ اوسدا او سنوں خاص زن وچہ افادے
صادق جیہن ہتی اتے مومن اہل توحید جو آون
اوہناں دنیا وچہ کجھ نفع دیکھے اللہ چاہی بھائی
ہو اگے ارشاد خدا جویں ویکھ موحد شاناں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔

سورہ مائدہ ختم ہوئی اتے شروع انعام[1] ایہا ئی
پڑھ جتیاں ابن نبی کسو ہیٹھ آیتاں سب آئیاں
تے جاں ایہہ سورت[2] آتری ستر ہزار ملک سنگ نازل
تے شاہ رسل تسبیحاں پڑھیاں[3] سجدہ وچہ پایا
نہ کسی سورت وی آیاں جمع ہوئے شیطان ایسے
جو پڑھے انعام او ستر ہزار ملک تس پڑھن دعا واں
ہو وچہ توریت اس نا نو مرضیہ حضرت علی کہیا ئی
کہے دیلمی بن مسعود ان حضرت شاہ رسل[4] فرمایا
پھر اول انعاموں تن آیتاں کرے تلاوت بھائی
تے بخشش منگی قاری دی حق روز قیامت تائیں
تے ربط[5] اسدا اسنگ مائدہ اینج جو آخر مائدہ آیا
یعنی جو وچہ زمین آسماناں ہی مخلوق تمامی
ایہہ مجمل فرمایا وچہ مائدہ تے تفصیل اوہنا ندی
پہلے زمین آسمان پیدائش وچہ انعام لیا ئے

کہے بیہقی ابن عباس مکے رات نکی وچہ آئی
ایہہ کوئی کہن تو بصری خاصیاں نے چھپیا بابایاں
کنارے ملک آہو اوہناں کیتے تسبیحاں وچہ شاغل
نبی کہیا اس ہاتھ نہ وحی کوئے سورت اکٹھی لیایا
جو اس سورت دے آیاں ... صریح
وچہ اسدن رات ... تو شتوال
وچہ زاہدی کاتب ... ایہہ سورت سی لکھوائی
جے سنگ جماعت پڑھکے فجر مصلے تو جیت لایا
رب ستر ملک مقرر کرے پڑھن تسبیح الٰہی
وچہ یک روایت ... شغفول خالی ہیں
لہ ملک السموات والارض وما فیہن ہی جملوں
اوہ ربدی سب مخلوق ... ی
وچہ انعام ہوئی مائدہ دی ... بعد سو ہاندی
پھر نور اندھیر ختم کیتے رب وچہ انعام جو پاندی

[1] قول سدی کے موافق اسواسطے کہ جو یہ گفتگو متعلق دنیا کے ہے یعنی صدق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے دن نفع دیگا مسیح علیہ السلام کو مگر یہ روایت خلاف جمہور مفسرین کے ہے ۱۲ حلوانی وفی الحدینہ [1] ۱۰ از ابی بن کعب سے مرفوع روایت بھی آئی ہے ۱۲ روح المعانی [2] وما قدروا اللہ حق قدرہ سے تین آیتاں اور تین آیتیں وقل تعالوا اتل سے یکو روح المعانی [3] اللہ سبحانہ والوں کے نزدیک ایک ... ہے ۱۲ روح المعانی [4] انہوں نے آسمان کے کنارے بھر دیے تھے اور سبحان اللہ والحمد للہ کی آوازیں بلند ہوئیں [5] اگر جو کچھ لکھا ہوا ہمیں اللہ اندازہ نہیں مگر حق تبارک و تعالیٰ نے ہمراہ جبریل کے پہنچا دیا پنجاہ ہزار فرشتے بھیجے تاکہ اس سورہ مبارک کی حفاظت کے ساتھ لائے یہاں تک کہ تیرے سینے میں جمع کرو ہم اللہ بیشک اللہ تعالیٰ مجکو اور تمکو اسکی برکت سے شامل ... بخشے ہے کہ جس کے بعد پھر ذلت نہ ہوگی ۱۲ تفسیر کبیر

Marfat.com

ہن ایہ ظلمات اتے نور ذکر تضمن مافیہن دے
پھر ذکر خلق انسان اگے ذکر زمانیاں سندا کہندے

پھر قل لمن مافی السموٰت ہے آخر تیک گرامی
اوس ملک سبھی مظروفاں ظرف مکان جو ہین تمامی

ولہ من سکن فی اللیل و النہار بعد اسدے فرمایا
مظروفات جو ظرف زمان ملک اسدا سب آیا

پھر حیوان چرند پرند اتے نیند موت تمامی
پھر سورج چن ستاریاں فکر اتنا و سورتوں وچ تمامی

خلق الاصباح تے خلق الحب والنوٰی دا ذکر سنایا
پھر پانی سنگھن ثمر انگوریاں کھٹن ذکر بتایا

ایہ سب چیزاں تفصیل مافیہن والیاں ہین پیارے
بھی ہور وجہ وچ روح المعانی لکھی جہت نیارے

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور اوجالا۔ پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہیں

سب تعریف اللہ نوں جسنے زمین آسمان اوپائے
اگے اندھیرے چانن خالق قدرت نال بنائے

انہاں لیلاں ہوندیاں سندیاں پھر بھی اہل کفر دے
رب اپنے دے نال برابر دستاں کرن اندر دے

ہن ایہ وچ رد مجوس جو آکھن چانن رب اوپایا
تے شیطان انہیری خلقی تائیں رب فرمایا

جو دوہاں نوں رب خلقیا اس بن خالق ہور نکائی
تے مشرک بت برابر کردے آہے نال الٰہی

ظلمات جمع احتیت جو بہتی ایہن راہ گمراہی
تے چانن نور کہو جو راہ توحید اسلام اک بھائی

ظلماتوں رات مراد نے نوروں دن روشن فرمایا
یا چانن علم تے جہل اندھیرا خازن وچہ لیایا

یا کفر اندھیر تے چانن ایمان یا ظلمات معاصی
تے چانن ہے فرمانبرداری ویکھ روفی خاصی

یا دوزخ ہے ظلمات اندھیرا جنت نور اجالا
تے پہلے زمیاں تھیں آسمان بنائے رب تعالےٰ

تے نوروں پہلاں انہیرے جنت ناروں پہل بنایا
ایہ قول قتادہ دا وچہ خازن محی السنت لیایا

لہ اندھیروں کے اقسام اور بہشتوں کا پیدا کرنا معروشات اور غیر معروشات اور اور بھی اسی طرح کی چیزیں جو تفصیل میں وما فیہن کی ۱۲ تفسیر روح المعانی ۲ اور خازن میں لکھا ہے الحمد للہ تعلیم ہے واسطے بندوں کے۔ یعنی کسی طرح تعریف کریں بندے حق جل شانہ کی تو فرمایا کہو سب تعریف واسطے اللہ تبارک و تعالی کے ہے ۱۲ ۳ الحمد للہ کا لفظ خبر ہے اور معنی اوسکا امر ہے یعنی حمد کرو اللہ تعالی کی۔ خازن جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو اور خاص کیا انکو اسجگہ بیچ ذکر کے جو بہت بڑے ہیں مخلوقات سے جو دیکھتے ہیں بندے کھڑا ہوا ہوا بغیر ستونوں کے اور بیچ انکے عبرت ہے اور نفعے ہیں اور نہ میں بچھائی ہوئی ہے اور پیدا کی بعد اسکے اور بیچ اسکے عبرت اور فائدے ہیں ۱۲ خازن۔

تے وچہ حدیث شریف دے ہے ایہہ بیچ خود مطلقت رب اوپائی
اوس راہ ہدایت پاباتی جس جانن اوہ گوایا
تہیل برابر کرن کسو شتے نوں سنگ کے پیارے
جو پتھر وٹے پوجن جان کرسن اللہ سائیں
جو ہوی سمجھ برابر غیراں کرن سجود عبادت
پر خالق سنگ خلقت اہل اسلام نہ کرن برابر
تے نال قصل نبیاں ولیاں کرن دعا حاجاں
وچہ نزل اول جلد وچی دے ہے تفصیل اس پوری
وچہ بحر حقائق رب آسمان اوپایا ہے دل تائیں
تے جانن ولیوں لایا خالق سنگ ملکی اوصافاں
جنہاں صفتاں ملکی تے روحانی غالب آون
تن رب رسول اتے زبور ہین خاص شرع دے
تے اوہ جنہاں بشریت دی غالب ہون اندھیرے
ہو ولی جنہاں شیطان کٹھو اوہناں باہر نوروں جانی
افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ ہے خالق خود فرمایا
جو نفس ہوا نوں پوجن اوہناں وچ جا رب ٹھہرایا

پھر اپنا نور خلق تے ڈالیا جس پائی رشنائی
سو ہویا گمراہ خود سعد ولی بغوی نقل لیایا
جو کافر نال خدا دے بت برابر کرن ہتیارے
خالق حضرت آسماناں احمق سمجھ کر بندی ناہیں
ایہہ بیشک شرک اتے سجدہ عظمت جان حرام تفاوت
وچہ صفت کسے استقلالوں باہجہ کفار سراسر
ایہہ نبیاں ولیاں دا ثم آہا ویکھ عزیزی باتاں
جو بہ عنت فسر کلا ولی سنجدی گل اوہناں ایہہ کوڑی
زمین نفس تے صفتاں نفس ایہن ظلمات بنائیں
روحانی اخلاق اوصافوں حل پر نور الطافاں
اوہ طرف عبادت حق دی جھکدے نبیاں حکم مناون
رب نفسانی او ہنا فوں [illegible]
اوہ تابع ہوئے شیطان ہوا دی جھکے شہوات اندھیرے [illegible]
جو روحانی او تنہا طرف ظلمات [illegible]
توں ڈھاہیں حس خواہش نفسانی نوں [illegible]
اللہ نال برابر ایہو شرک وڈا اب آیا

ھو اور اس سورہ کے اخیر کے ساتھ ختم ہوئی ہے ۱۲ خازن

سلے یعنی سوائے خدا تعالیٰ کے خود بخود وہ صفت اپنی پیدا کی ہوئی جانے مثل ازلی ابدی خدا تعالیٰ کے ۱۲ سلے صفات بہیمیہ حیوانی اور اخلاق سبعیہ شیطانی ۱۲ تفسیر عزیزی سلے یعنی نفس کے برے صفات دور کرکے اوسکو صفات ملکی اور روحانی کے ساتھ متصف [illegible] جیسا کہ فرمایا اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے نور کی طرف ۱۲ سلے اور شہوات دنیا کی ایسی لذات سمجھو ۱۲ سلے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات پس معنے ہے ثم الذین کفروا بربھم یعدلون کا جو بعد پیدائش آدم کے جو دل ہوا اور زمین کے جو نفس ہے اور بنائے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نفسانیت کے اندھیرے دونوں ہیں اور روحانی نور سی۔ پس جھک گئے کافر ونکے ساتھ غالب ہونے اپنی نفسانی صفتوں کے طرف طاغوت نفسانی خواہش کے پس عبادت کی انہوں نے نفسانی خواہش کی اور کیا انہوں نے اس ہوا نفسانی کو برابر ساتھ حق تبارک وتعالیٰ اپنے کے روح البیان صفحہ ۶۱۵ جلد اول۔ حکایت ہے کہ ایک جماعت فقہا کی آئی طرف شیخ عارف باللہ ابی الغیث قدس سرہ العزیز کے تاکہ آزمائیں آپکو کسی چیز میں جب آپکے نزدیک آئے تو آپ نے انکو فرمایا مرحبا بعبید عبدی یعنی مرحبا میرے بندے کے بندوں کو۔ پس برا جانا اس بات کو پس پھر ملاقات کی انہوں نے شیخ اسمٰعیل بن محمد حضرمی قدس سرہ العزیز کی تا سنائی انہوں نے بات شیخ مذکور کی انکو پس آپ ہنسے اور فرمایا شیخ ابو الغیث نے سچ فرمایا ہے تم بندے ہو نفسانی کے اور ہوا نفسانی بندہ اسکا ہے یعنی غلام قصہ غلام محبت آپکی [illegible] کہ زیر حکم کیو [illegible] تعلق ہے [illegible] روح البیان کہا کعب احبار نے ساتھ اسی آیت کے تورات شروع ہوئی ہے

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمکو مٹی سے پھر مقرر کی اجل اور ایک اجل مقرر کی گئی ہے نزدیک اوسکے یعنی قیامت پھر تم شک کرتے ہو

ہے اوہ جس خاکوں تساں نوں پایا مہلت پھیر ٹھہرائی
پہلی مہلت موت بندے لگ دوجی برزخ مہلت
ابن عباس کہو ہر بندے دو دو اجلاں ثابت
جو نیک پیوندی رحم کرے تس دنیا عمر ودھاندی
خلقکم من طین خاکوں خلقیا آدم تائیں
ہے نام اجل ہک وقت مقدر والیس اجل ہر بندے
تے دوجی اجل قیامت اوسدا بھی سب علم خداوں
اجل پہلی ہے بندے موت اجل مرن فرمایا

تے مدت مقرر ہے نزدیک اُس پھر تساں شک ہے پائی
جے موتوں پچھے حشر تائیں تس علم اللہ ہر حالت
ہک ت اجل ہک حشر ہو وچہ خازن کرن کتابت
جو قاطع رحم ہووے بد اوس دی دنیا عمر گھٹاندی
خطاب جمع اولاد جو آدم خاکوں اصل بنائیں
ہے اوسدے پاس نہ ودھی گھٹے ہر عمر ولی کج لیندے
ایہ قول ضعیف خازن وچہ لیا بافیل ال تاون
ایہ وچہ مدارک عمر النسفی سوہنا قول لیا یا

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

لہ جس وقت دنیا والی عمر گھٹائی گئی تو پھر عمر اوسکی برزخ والی زیادہ ہوتی ہے (خازن) اور روح البیان میں ہے کہ یہ آتیں اللہ تبارک تعالےٰ نے خلقت کے لئے ٹھہرائی ہوئی ہیں ۱۲ سلہ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب یعنی عمر نہیں دئے جاتے ہیں عمر سے اور نہیں کم کیا جاتا اوسکی عمر سے مگر جو ہے کتاب میں مگر کہا مجاہد اور سعید ابن جبیر نے پہلی اجل دنیاوی ہے اور دوسری اجل آخرت کی اور لکھا ہے روح المعانی نے پہلی مدت معلوم کراوی ملائک کے لئے تاکہ جان لیں اور لکھ لیں جیسا کہ دو صحیحوں میں روایت ہے جیسے کر ہر کر چالیس دن ماں کے پیٹ میں نطفہ ہوتا ہے اور چالیس دن خون بستہ اور ۴۰ دن مضغہ پھر اوسکی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے پس پھونکتا ہے اوسمیں روح اور حکم کیا جاتا ہے چار چیزوں کے لکھنے کا یعنی رزق اسکا اور عمر اور عمل اسکے اور اوسکا نیک یا بد ہونا اور تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے سدی سے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو زمین کی طرف تاکہ اس سے مٹی لے آوے پس کہا زمین نے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتی ہوں تجھ سے یہ کہ کم کرے تو مجھ سے پس واپس ہو گیا جبریل اور نہ لی اوس نے مٹی اور کہا اوسنے کہ یا الٰہی پناہ پکڑتی ہے زمین تیرے نام کے ساتھ پھر بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو پھر اسی طرح پناہ پکڑی زمین نے اور واپس ہو گیا۔ پھر بھیجا حق تبارک و تعالےٰ نے ملک الموت کو پس پناہ پکڑی زمین نے۔ اسی طرح کہا فرشتے نے میں بھی پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہہ جو مخالفت کروں میں اوسکے حکم کی پس اٹھالی اوسنے مٹی زمین کی پس ملائی اوسنے سرخ مٹی اور سفید مٹی اور سیاہ بھی سبب اسکا کہ مختلف رنگ میں آدمی ہوئے پھر گوندھا اوسنے اس مٹی کو ساتھ پانی میٹھے اور نمکین اور تلخ کے اسی واسطے مختلف ہوئی خلقت آدمیوں کی پس کہا اللہ تبارک تعالیٰ نے ملک الموت کو جو رحم کیا تھا جبریل اور میکائیل علیہما السلام اوپر زمین کے اور تو نے رحم نہیں کیا میں عنقریب کرونگا تجکو اپنی خلقت کے ارواح تیرے ہاتھ کے ساتھ ف

مُعْرِضِیْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ
يَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور وہی ہے اللہ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے جانتا ہے پوشیدہ بولنا تمہارا اور پکار کر بولنا تمہارا اور جانتا ہے جو کچھ کماتے ہو تم اور نہیں آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیوں پروردگار اون کے سے مگر ہوتے ہیں اُس سے منہ پھیرنے والے پس تحقیق جھٹلایا اُنہوں نے حق کو جب آیا اُن کے پاس پس البتہ آویں گی اُنکے پاس خبریں اوس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے

تے اوہ معبود وچکا آسماناں وچہ بھی زمیناں آیا
ما فاوی تساں معجزہ کوئی اتے قدرت ربّانی نی
پس ٹھیک جھٹلایا حق اونہاں جد طرف تنہاندی آیا
ایہہ ہر شہر گرامیں کئی بُت معبود بناون
جانی رب جے وچہ لاندی ہو تسیں خفیہ و ظاہر دے
تے جانی اونہاں عملاں بارے جو کجھ لیکھے تنہاں دے
سن آیتاں قرآنی کا فرہات ٹھٹھے کردے
ہور جنگ احزاب تحسین فتح جاں مکے ول تمامی
جانن جھب کفار جدی سنگ ٹھٹھے کردے آہے
جو معجزیوں ہور کنوں الہا کرامت منہ پھیرا یا
ملکہ حیواناں تھیں اوہ احمق سخت اندر گمراہی
و یعلمون تا تکسبون جانے رب جو تساں کمایا
جو تیری جہری استعداد ملے اُس تک آہوں

جانے خفیہ تے آشکارا جو تساں عمل کمایا
نگراں ہن ایہہ کافر او تنہیں کرے روگردانی
جھب آوسن تنہاں اُو جس چیزوں اونہاں سالایا
یا رب آسماناں تے زمیں دا ہور معبود الاون
بھی جانے جو سنگ جوارح عمل آشکارا کرے
ہون عذاب ثواب تنہاں ہن علم خداوند سارے
بدلہ اس اونہاں دنیا وچہ اسیں دیئے بعد بعد وی
بھی بعد نبی اصحاباں وقت جو ہون فتوح گرامی
دنیا وچہ عذاب جاں ہوون یا دن حشر کلا ہے
جو آتا دنیا شہوت نال اوہ مثل حیواناں آیا
جو اونہاں ہوو عذاب حشر نوں تے اُس جی تباہی
کا سبب نبی صلعم تاں روح البیان گواہی
وچہ امر نہی بد نیک ہر پا سے نظر کرو صلاح ول

لہ مدارک میں لکھا ہے کہ ٹھٹھا کرنے قرآن یا معجزے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھکر آپ کو مخول کرتے ۱۲ اسکہ یا وقت ظہور اسلام اور اسکے غلبے کے ۱۲ سے اور نقد النصوص میں لکھا ہے کہ انسان ذو منہ و الاشتہ ہے کہ اسکے ایک منہ میں ربوبیت کے خصائص ہیں اور دوسرے میں عبودیت کی قباحتیں جب خصائل ربوبیت کے دیکھے تو پھر تو ساری مخلوقات سے افضل ہے اور جب تو عبودیت کی قباحتوں کی طرف دیکھے یعنی اُنکو عمل میں لاوے تو پھر تو بُرا ہے تمام مخلوقات سے ۔ شعر آدم کہ فتنہ بجال خوشتر نظرے ہر دو جہاں نباشد از من بر سے حیف باشد کہ عمر انسانی ۔ چوں بہائم بخواب خود گذرد ۔ ہر آدمی تو اندازہ شرف کر مقامی فرشتہ بگذرد ۔ روح البیان اور تصرف رکھتا ہے ان دونوں خصلتوں میں اور انسان کے لئے کسب کرنا ہے ساتھ صفات اللہ جل جلالہ کے ساتھ تقرب حاصل کرنے کے طرف اوس کی ذات کی ساتھ واکرنے اس چیز کے جو فرض ہوا اوپر اوسکے اور ساتھ

جاں ینہاں ولیاں نال کفاراں ئے ٹھٹھے لائے

امام الحرمین آہی وچہ مسجد کردے درس اصلاحوں
کسے دعوت سی اونہاں کیتی ولوچہ خیال امام دوڑایا
دعوت تھیں جد فارغ ہو کے مڑے فقیر تمامی
بے غسل کیا او سدے حق صبح نے پڑھی نماز صباحوں
بھی مسجد وچہ لوکاں دی اوہ ظاہر غیبت کردا
جو شعبدہ اوہ اول انہیں نیک اعتقاد بناوے
پھر پہنچے اونہاں مقاماں نوں اوہ طے منازل کرکے
ہی اوہ سب جسدی مثل نہیں کوئی وچہ تمام صفاتاں
تے ثم قضی اجلا پھر اوس تے وقت مقرر کیتا
تے وچہ خدا دے فانی ہووے سالک مرد الٰہی
پہنچ تصرف ربدے بعد علم تسیں شکیں پیندے
وچہ عالم علوی سفلی اوس الوہیت ہک جیہی
حرکات تے سکنات علوم تساں سبھ اللہ جانے
اوہ نگراں اونہاں پاسوں آپ کردے روگردانی

تنہاں اونہاں ولوں دار رب کرے ناحق دا راہ دکھائے

ہکدن بعد صبح کجھ صوفیاں گذرہو یا اس راہوں
ہو اونہاں فقراں دا کم پچن ٹھیک کھادن آیا
تا اونہاں دے شیخ فقیہ نوں کہیا سخن گرامی
حالت جنب اندر وچ مسجد کردا درس بناؤں
کہیا امام اوہ غسل کرے اتے نیک اعتقاد فقر دا
پھر تابعداری مرشد سندی لازم اوسنوں آوے
ایہ روح البیانوں اگے وچ معانیوں ویکھن مڑکے
تو لوہ رب جس تساں خاکوں خلقیا قدرت نال اثباتاں
جو سب تھیں اسنوں وچہ وقت مقرر پہنچے میتا
واجل مسمّی عندہ باقی ہوون بعد فنا ہی
اوہ وچہ تساں جیویں چاہے کری تصرف ہر ہر شے
عالم غیب شہادت ہووس نفی علم بدیہی
جو انفس تے آفاق نشانیاں ہون اونہاں اپر عیانے
کنوں انوار مشاہد ہے بیوں اتے ہوئے زبانی

اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَکِّنْ لَّکُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ

ہ اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کیساتھ ہنسی اور تمسخر کرنے والوں کو اللہ تبارک تعالی سیدھا راستہ نہیں دکھاتا مگر ان کے معتقد ہونے سے طریقہ انکا حاصل ہوتا ہے پس جسقدر بد فرقے پیدا ہوئے ہیں یہ سب ہی بزرگوں پر بدظنی اور بے ادبی کرنے سے نکلے ہیں ۱۲ احلوانی عفی اللہ عنہ ؏ کہا امام الحرمین نے شاید غسل کرنا اسکو اسدن بھول گیا ہو اور اللہ تبارک و تعالی نے یہ سبب بنادیا ہو فقرا کے حق میں نیک اعتقاد رکھنے کا پس منکر لوگ جو نکلے ہیں اس زمانہ میں انکے انکار کی کچھ وجہ نہیں ہے صوفیائے کرام کے حق میں پس ان گمراہوں سے بجز کنارہ کشی کے اور کوئی بھی علاج نہیں ۱۲ احلوائی عفی اللہ عنہ ؏ کہا گیا ہے حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز کے کہ کسی شخص نے نہیں فائدہ اٹھایا ہے ان عالموں کا فرمایا بیٹھنے سے پاس اللہ تبارک و تعالی کے تیس سال نیچے اس درجے کے اور اشارہ کیا اسنے اس درجے کی طرف یعنی جو بیچ گھر اس طریقے کے کہ نہیں کھلے اسرار اسکے اور نہیں چمکتے نور اوسکے مگر پیچھے جہد کرنے کامل اور زبردست سلوک کے ۱۲ روح البیان صفحہ ۱۹ جلد اول ؏ وہ مادہ ہیولانی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۲۱ مطبوعہ عثمانیہ ۱۲

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ

کیا نہ دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کئے ہیں ہم نے پہلے اُن سے قرنوں سے مقدور دیا تھا ہمنے اُن کو بیچ زمین کے جو کچھ کہ نہ مقدور دیا تمکو اور بھیجا تھا ہمنے آسمان سے اوپر اُنکے برسنے والا اور کیں ہمنے نہریں چلتی ہیں نیچے اونکے سے پس ہلاک کیا ہمنے اون کو ساتھ گناہوں اُنکے کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے اُنکے قرن اَور

کیا ڈٹھا نہیں اونہاں پچھل اساں کئی ہین گروہ کھپائے
جنہاں نال بہت زمراں قوت جہڑے تساں نہ پائی

تے آسمانوں اساں اُپر تنہاں دے فضلوں مینہہ وسائے
جو وقت ضرورت اُپر تنہاں تے وسدا جھڑی لگائی

محلاں کھاں تلے تنہاں اساں نہراں کیتیاں جاری
پھر کیتا اساں ہلاک تنہاں نوں کارن بدکرداری

نہ فائدہ دتا اونہاں نوں کجھ قوت مال تنہاندے
پھر دوجا گروہ اساں پیدا کیتا بعد ہلاک تنہاندے

تے[1] قرن ہک نام زمانے دا جو سو یا اسی سالاں
یا سٹھ وریہہ یا چالیہ یا تریہہ سالاں کرن کمالاں

مجازاً آجان اوہ قوم مراد جو ہوون ہک زمانے
اتھے اہل زمانہ والے لوگ مراد ایہن وسیانے

تمکین یعنی جا ہک دیون قابو قدرت نالے
مراد ملک مینہہ بر جو وسدے ہے مدرار کمالے

اگلے قرن مراد مثل شداد ہور عاد جو آہے
نمرود تے فرعون لتے قوماں صالح ہود سراہے

ہلاکت کنوں مراد عذاب جے رنگا رنگ او نہاں پائے
جاں نافرمان خدا دی ہو کے اونہاں گناہ کمائے

ہُن بند ہوئی مینہہ حاجت ویلے وسی نا درجا وال
جاں تھوڑا آہیا فصل بچے ناں وسی کجھ کماوال

قحط وبال طاعون عذاب بیماریاں ہور کمالاں
ہُن کثرت نال جگت وچ ہوئیں شامت بداعمالاں

صاحب مال زکوٰۃ نہ دیون جیوں اس حق ادائی
تاہئیں مینہہ نہ وسن فلکوں بارش بخل لمائی

زناہ لواطت پھیلے جگ وچہ ہور گناہ ہزاراں
تدی وبا طاعون دی جگ ہوون شہر اجاڑاں

| مثنوی | ابر نایدِ از پئے منعِ زکوٰۃ | وز زنا افتد وبا اندر جہات |
|---|---|---|

کال پیا نیکیاں دا اُڈدا بدیاں ہون چوفیرے
جے رہدی عوض رب بگڑی ہون عذاب گھنیرے

ویعفوا عن کثیرا جے رب بہت معاف کریندا
تہیں تے دھرتی تعبیب اللہ اہل گناہ وخجیندا

ہوافسوس نہ عبرت آوے لوکاں ویکھ عذاباں
تائب ہو کے مول نہ لگدے جانب راہ صواباں

خشک ہو دریاواں پانی تنگی بارش ہوئی
گھٹ ہندے گھٹ پانی نالے برکت رزق گیوئی

[1] قرن جیسا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم الحدیث یعنی بہتر زمانوں کا میرا زمانہ ہے پھر زمانہ اُن لوگوں کا جو ملا ہے انکو میرے زمانے کے لوگوں کو جو ملیں ہم انکو یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا۔ تفسیر ربع البیان صفحہ مطبوعہ عثمانیہ ۱۲ سے ۔۔۔ کسی سال اتفاق بارش بہتر موقع پر ہو جائے تو کوئی ۔۔۔ غرض عذاب تو بھی ہوتا ہے ۱۲

اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ خدا فرماوے
جی پانی خشک ہوون تساں کیہڑا پھر تساں آب لیاوے

جے سدھے لوگ ہووِن تاں رب نوں نفع نہ کجھ عذابوں
جو کجھ کرن اوسدا پھل پاون جنہاں اہل صوابوں

ربانجس فرمایت سارے اں اہل ایماناں تائیں
ہر ہک بد فرقے تھیں کھڑ سلامت نال عطائیں

وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ تی وچہ روح بیان لیایا
ہے قدرت علیہ سدا ظاہر اس آیت تھیں آیا

ہے اویں عادت ہندی جاری مدت قدیموں آوے
رب[1] بعد ہلاکت نافرماناں عادل لوک اوپاوے

تے لوکی نیک ہن جگ اندر نت ہر عصر زمانے
جویں ابی الدرداء تھیں ہے فرمایا نبی یگانے

ہک نیک السے بندے ہن جہناں نوں ابدال الاون
اوہ نیت نیک اتے صدق وسیع سنگ کس وچ جی نوں لاون

ہو بارہ صد سلامت بھی منگ رحمت مسلماناں
رنجے علم اپنے سنگ جنہاں خاص کیتا ذی شاناں

اوہ[2] چالی مرد بھی دل تنہاں مثل خلیل سوہارے
جاں کوئی مرے او تنہاں تھیں جا تس ہور سب کھلیارے

| مثنوی | شکر نعمت نعمت افزوں کند | | کفر نعمت از کفت بیروں کند |
|---|---|---|---|
| | ورنہ آدمی زادہ بر تحمل | | کہ باشد چو انعام بل ہم اضل |

نہ گالہاں بن لعنت کرن نہ موسناں کھ پوجا ند
نہ نیویاں کرن حقارت بھی ناہ اچیاں حسد کماوے

جاں نضر حارث دی بیٹے نوفل ابن خویلد نالے
تے ابن امیہ دل سب کہندے آن رسول کماوے

نہ تینوں منیے جد تک رب تھیں ناہ کتاب لیاویں
جہت اساں اتے چار ملک اوس پر گواہ بناویں

اوہ کہن کتاب خدا دی ہے ایہ تو نج لکھیا اوسدا
جواب اسدا اتھ طور اگے تدرب نبی نوں وسدا

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے کتاب یعنی لکھا ہوا بیچ کاغذوں کے پس ٹٹولتے اوسکو ساتھ ہاتھوں اپنے کے البتہ کہتے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں نہیں یہہ مگر جادو ظاہر

تے جے[3] اسیں تیں پر گھلدے کرکے وچہ کاغذ تحریراں | تاں تہاناں اوس ٹٹولن کافر جادو کہن نظیراں

[1] اہل الریا اور سمعت کو نابود کرتا ہے اور اہل صدق اور اخلاص کو ثابت رکھتا ہے ۱۲ روح البیان [2] جو ملائکہ ہیں عالم غیب او روداخل ہیں تو مؤمنون بالغیب۔ میں اگر آنکھوں دکھائی دیتے تو موقعہ ایمان بالغیب کا نہ رہتا تو پھر دنیا نہ رہتی بلکہ قیامت بپا ہو جاتی اسلئے کہ مراد قضی الامر سے قیامت ہی خلاصہ یہ حدیث تفسیر روح البیان صفحہ ۶۱۹ میں موجود ہے اور مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے اور بعض لوگ کے پیر و مرشد مولوی اسمٰعیل نے اپنے رسالہ امامت خلافت میں بھی لکھی ہے ۱۲ [3] یعنی اگر ہم آپ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب بھی نازل کرتے تو پھر بھی ہاتھوں کے ساتھ کھول کر کہتے کہ یہ تو جادو ظاہر اور نظر بندی ہے ۱۲

نہ جنہاں نصیب ہدایت اونہاں شبہے نہ جان گوائیں ۔۔ اوہ اکھیں ویکھ نے تنہیں نکوہ پھر جان کفر دی راہیں
سخت حماقت کفاراں تصدیق اسدے وچہ آئی ۔۔ جو معجزے طلب اللہ بھی اونہاں حیلہ گری وسائی
نا اکھیں او نہاں جو حق بیان نہ ہوندی حق تائیں ۔۔ نہ عقل او نہاں جو سمجھن اتھے دوری ہیں بلائیں
ابن ابی شیبہ بن منذر ابن جریر گرامی ۔۔ فلمسّوہ بایدیہم وچہ کنوں مجاہد کہن تمامی
جو مس کرن تس ویکھن اسیوں تاں بھی ناہ سجاون ۔۔ وچہ درمنثور جلال سیوطی نقل حدیث لیاون
جاں قوم اپنی نوں طرف ا بد بولایا ختم رسالت ۔۔ تاں زمعہ بن اسود ہور نضر ایہ کہن لگو اسحالت
جو ملک ہووے سنگ تیری دیسے دیوے تدہ گواہی ۔۔ تاں اسیں منیئے بندے اونہاں وچہ اگلی آیت آئی

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ۝

اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا گیا اوپر اسکے فرشتہ اور اگر اوتارتے ہم فرشتہ البتہ فیصل کیا جاتا کام پھر نہیں ڈھیل دی جاتے۔

تے کہن او سرکیوں ملک نہ آوے جیہڑا اوس سجاوے ۔۔ تے ولاں اساڈیاں تنہیں شکایت ہوگی تاں یقین جاوے
فرشتہ جے اسیں گھلدے پورا ہوندا کم تداہیں ۔۔ تاں انکار عذاب ہوندا جب مہلت ملدی ناہیں
ایویں عادت جاری ہوئی مدھ قدیموں آئی ۔۔ جو معجزہ وڈا ویکھ نہ منندے پاندے جلد تباہی
وو جا دہشت کنوں فرشتیاں مر دویکھ نہ سکدے ۔۔ بھی سنگ غیب ایمان رہندا ویکھ اکھیں جگ لکھدے
جو ویکھن بعض فرشتیاں ثابت شکل ہاروت ماروتے ۔۔ سو اصلی شکل او پر ناہ دسے اکثر ایس ثبوتے
ابن حمید اتے ابن جریر اتے بن منذر سارے ۔۔ کرن روایت کہیا کفار نہ کیوں سنگ ملک او تارے
وچہ صورت انسان کہیا رب جے اسیں ملک اتاراں ۔۔ تاں قائم ہووے قیامت اندر درمنثور اظہاراں

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ۝

اور اگر کرتے ہم اسکو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر انکے جو شبہ کرتے ہیں

جے اسیں ایسا کردے کہ کوئی ملک پیغمبر کہلائے ۔۔ اوہ تاں بھی مرد کسے دی صورت ہوندا نال فضل دے
تے جس کم وچہ انہاں شبہ نرودھی اسوقت پیائے ۔۔ تاں بھی شبہ کرنیہ کنہدے نہیں ایہ ملک جبارے

سلہ ملائکہ بھی عالم غیب سے ہیں اور ہو منوں بالغیب میں داخل ہیں جب آنکھوں سے دیکھ لیتے تو ایمان بالغیب کا موقعہ نہ رہتا اور نہ مہلت رہتی بلکہ قیامت قائم ہو جاتی جو مراد قضی الامر سے قیامت ہو ۱۲ خلاصہ
سلہ جیسا کہ طرف مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضرت جبریل انسان کی شکل میں متمثل ہو کر جانا ثابت ہو سورۂ مریم میں اور طرف حضرت صلعم کی دحیہ کلبی کی شکل میں آنا جبریل علیہ السلام کا اور دیکھنا آپکا اسکو اصلی شکل میں سو یہ خاصہ تھا آپ کا ۱۲ حلوائی۔ سلہ ترجمہ اگلی آیت نازل فرمائی حق تبارک و تعالیٰ نے ۱۲

جاں فعل عجب تیں وسندے ہے جویں سونا پہنیا کھانا — تاں کہندے ہے ایہ جادو پونظ سخت عذاب بلانا
ولید امیہ تے بوجہل جہاں شاہ رسل دی تائیں — ہاسا کرن لگے تاں اگلی آیت بھیجی سائیں

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ ع

اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا[1] لوگوں کو کہ ٹھٹھے کرتے تھے ان میں سے او سچیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھے کرتے کہہ سیر کرو بیچ زمین کے پھر دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے والوں کا

تے بیشک اگلے بھی رسل جو گذرے ہین رسول حقانی — رہی کافراں تہاندے ٹھٹھے ہاسے کردی زبانی
پر اوڑک لے نہاں ٹھٹھا کرناں پیش تہاندے آیا — تے ہوئے ہلاک عذابوں نیکاں ہسن بدلا پایا
کہہ ٹورا گھر تھیں نکل پھرن ملک وچہ کرن نظارے — کویں ہوئی اخیر چہ ناون عالیاں دی ہوئی قہر نتارے
جنہاں نوح رسول جھوٹھایا کیونکر ہوئی غرق طوفانوں — فرعون اتے نمرود شداد ہوئے کویں اہل زیانوں
ہود صالح اتے شعیب پیغمبر قوماں حال نتارو — یہودی اندے الزام عیسیٰ حق پاکے جویں چتارو
ون ہئی مدھنی جنہاں مچھلیاں کھادیاں پھڑکے — باندر سور ہوئے کویں ربدی نافرمانی کرکے
بت ہیلاں یک شیعہ سب اصحاباں کم لتش آٹیا — اوہ تلے دیوار آیا تے مویا وچہ بقیع دفنایا
ایہ ہتیاں لوکاں واقع ڈٹھا مشہور وچہ زمانے — تے اس قصے نوں مٹو اکابر نقل کرید سیانے
ٹھٹھے ہاسے طعن کرن دی بدلے اینویں ملدے — انفسیا ند واقعے کئی جلد دوجی تھیں ملدے
نقل کچھیوں اہل فسق دا برکت والی جاؤں — ہیر ثابت نال حدیث نبی دی در مغور بناؤں
نبی کہیا جو امت میری لوطیاں عمل کماندی — لوطیاں نوچ سب نقل کری تنہاں اوہن سنگ تنہاندی
خبیث اشرار جو بن جا پاکوں کڈھ ہے جاہن تمامی — توں منڈی جاؤں نیک خدا کڈھ کہہ بزرگ مقامی

[1] حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر فرشتہ پیغمبر بنایا جاتا تو دو حال سے خالی نہ ہوتا تو پھر تم اوسکو دیکھ نہ سکتے جو فرشتہ عالم ملکوت اور عالم غیب سے ہے اور ہمارا دیکھنا عالم ناسوت اور شہود سے ہے اگر دوسری کی شکل ہوتا تو پھر آدمی کی صورت ہوتی یا کسی حیوان کی پس حیوان کی صورت رسالت کے لائق نہیں ہے اور نہ قابل اعتبار اور صورت آدمی کی بیچ دھوکا کے باقی ہے جو اصلی واقعہ کس طرح ہے پس حجاب اٹھا اور اسمیں اشارہ ہے کہ مرد عورتوں سے زیادہ حسن دار ہیں اور کیوں نہ ہو جو حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ اور خاصہ ہے ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور عورت پیغمبر نہیں ہوتی نہیں تو اس خطبہ خصوصیت مرد کی نہ ہوتی ۱۲

**مثنوی**

نے تراحفظِ زباں از راز کس　پیش چہ بود یا دمرگ نیخ خویش
نے نظر کردن بعبرت پیش و پس　پس چہ باشد مردن یاران پیش

ہُن وچہ الیس ہانے تھوڑو چنگے لوک وساون　مرگئے اُٹھ رہ گئے خلقی مرداں ویس کیتا نے
جو ظاہر باطن متوجہ دل میتلے نظری آون　دل چھٹے وچ مرداں اوہ جوج اجوج ہویانے

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کہہ واسطے کس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے کہہ واسطے اللہ کے ہے لکھی ہے اوسنے اوپر ذات اپنی کے مہربانی البتہ اکٹھا کریگا تم کو طرف دن قیامت کی نہیں شک بیچ اوسکے جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو پس وہ نہیں ایمان لاتے

پچھ اونہاں محبوبا جو میٹے وچہ زمین آسماناں　جس نے لکھی ذات اپنی تے رحمت جہت لوکاں دی
نہ شک شبہ کجھ ہرگز ہیگا اندر جس دے آون　ہے اس آیت وچہ غبت کارن بے گواناں بھاری
اوہ کہندا ملک اپنی کہہ ملک اوہ کارن رحمناں　تے بیشک تساں اکٹھا کرسی اندر روز جزا دی
جنہاں گھاٹے وچہ خود جاناں پائیاں ایمان نہ لیاون　جو رب ول رجوع کرن ہو دوی رحمت اسدی جاری

لہ یہ آیت [illegible] پارہ چوتھا سورہ نساء کے دیکھو [illegible] ایک قدم کے [illegible] منتخب عاد کی قوم سے جنہوں نے نافرمانی کی تھی اپنے رسول کی پس مسخ کر دی اللہ تبارک و تعالیٰ نے صورت [illegible] نسناس اندر ایک ہاتھ ہے اور ایک پاؤں ہے اور آدمی کی طرح ہے جانوروں کی طرح [illegible] روح البیان -

لہ جب جواب نہ دیں تو آپ ہی فرما دیں کہ وہ ملک حق تبارک و تعالیٰ ہی کا ہے ۱۲ خلاصہ لہ جب اللہ تعالیٰ سب کا مالک ہے رحیم ہے تو اُسکے ساتھ ایمان نہ لانا بیشک سخت نقصان ہے یہ سوال سکھا دیا گیا واسطے منکرین کو الزام دیا جاوے اور وہ قائل ہوں اور مومن ادب سیکھیں [illegible] اس جگہ وہم پڑتا تھا کتب علیٰ نفسہ الرحمۃ کے جو کتب واسطے وجوب کے ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کوئی شے واجب نہیں اہل سنت کے اجماع کے ساتھ جواب واجب دو قسم پر ہے ایک اضطراری ہے جس میں دوسرا بعوض حق اداثابت ہو اور ساتھ اسکے آپ اپنی دوسرے ذریعے کے اسکو مجبور کرتے ہیں یہ عمل کرنے اوس کے واسطے حق ثابت ہو کہ کوئی سختی کرے پس وجوب اول واسطے ذات باری کے منع ہے اور دوسری صورت میں بھی اسطرح ہے کہ اگر خلاف اسکے کیا جاوے تو بھی اوپر الزام نہ آئے بلکہ اسکے اپنی ارادے میں اور اسکے علم قدیم میں [illegible] اسنے اپنے حکم خود لکھا ہے جو ہم بیان کرینگے خلاصہ اور روح البیان میں ہے حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل [illegible] سے رحمت کرنی واجب کی ہے ۱۲

رحم الٰہی جو خود بندیاں تائیں جلدی پھڑے عذابوں
جو توبہ کر پر آیوں مڑ آوے دل ایں جنابے
ابوہریرہؓ وچ بخاری مسلم نبیؐ کہیا ئی
اوہ عرشوں اوپر پاس اللہ دے ایہہ کجھ اسوچ آ گیا[1]
ان رحمتی سبقت غضبی ہے وچہ دوم روایت
وچہ دوہاں صحیحاں ابوہریرہؓ شاہ رسلؐ فرمایا
جو ہک گھٹ سو حصہ رحمت اوہ کیتا بند الٰہی
جے کافر جانن پاس خدا سبھ کرن امید جناناں
ہے ابوہریرہؓ مسلم دیو وچہ حضرت نے فرمایا
جن انسان حیوان طیور بچے کیڑے سارے
اُس ہکو رحمت نال کرن ایہہ الفت پیار تمامی
مسلمانوں بیٹھ وچہ مسلم انہیں ہور روایت آئی
جو پاس نبی دے ہک عورت قیدی آئی تے گھبرائی
ڈِٹے نوں جھٹ ڈھونڈ پھڑ سنگ چھاتی اوسنوں لایا
جو تسیں ایہہ سن چاہیئے اگ وچہ ڈالیا بچے تائیں
تاں نبی کہیا بے رحمت بندیاں استھیں وافر آئی
رب جیت اس ہکتی خلقت اپنی تو وجہ کیتی رحمت
جاں پہلیاں اُستاں رب اجل وچہ ٹھاٹھ موئی عذابوں
اطلاق نقص اوقات خدا تے ثابت ہو یا اینھاں ئیں
رحمت مطلق ذاتی ہے جو ہر ہر مخلوق پائی

وہ جیہڑا گناہ کرے نت ٹالا دیوے ڈھل عقابوں
اوس توبہ کرے قبول فضل تھیں رحمت اید وہا بے
جاں خالق خلق اوپائی وت ہک لکھی کتاب الٰہی
جو غضب میرے اوپر میری رحمت غلبہ پایا
جو رحمت میری غضب میرے تے غالب بدھ نہایت
جو سو حصے رب رحمت کیتی دنیا ہکو آیا
ہکو رحمت کل خلقت تے دنیا وچہ ورتا ہی
تے مومن کنوں عذاب اُسدے تاہیں بخوف عیالاں
جو اللہ دی سو رحمت اوتھیں ہک حصہ ایہہ آیا
پیار محبت الفت کرن جو سب آپسو وچ پیارے
تے ہک گھٹ سو رحمت رب رکھی کارن روز گرامی
تے وچہ بخاری مسلم عمروںؓ شاہ رسلؐ فرمائی
شیروں منہ نقص اگے تے دوڑی واہو داہی
تے نال محبت شیر پلایوس دیکھ نبیؐ فرمایا
یا رائے عرض کیتی وس لگدے کدی نہ ڈالی بھائیں
ایہہ خازن وچہ حدیثاں سبھو لکھیاں مرد صفائی
جو اگلیاں وانگوں اونہاں گناہ سو ملے عذاب نہ رحمت
تے اس اُمت روز حشر تک مہلت ملی وڈیاں
جو ناجائز آکھے اوسدا ہے ایہہ رو دسنا ئیں
جو بن منگے بن حاجت باجھوں استحقاق ایہا ئی

[1] لکھوی صاحب نے اس جگہ اپنے اصول سے مطابق معنے کیا ہے نہ اہل سنت کے مذہب کے موافق ۱۲ حلوائی
[2] حتی ترفع الدابۃ حافرہا عن ولدہا خشیۃ ان یصیبہ ۱۲ [3] یعنی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی رحمت پہلے پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں سے پس کی وہ رحمت زمین میں۔ پس اُسی رحمت کے ساتھ پیار کرتی ہے ماں اپنے بچے کو اور حیوان اور طیور آپس میں پس قیامت کے دن حق تبارک و تعالیٰ البتہ کامل کریگا اس رحمت کو خازن ۱۲
[4] یعنی بغیر اسکے حق دار ہونے کے عنایت کی ہے اسی طرح مولانا رحمت اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں فرمایا دیکھو　متن میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

**مثنوی**
در عدم ما مستحقاں کے بدیم ... کہ بریں جان بریں دانش زدیم
ما نبودیم و تقاضا ما نبود ... لطفِ تو ناگفتہ ما مے شنود

جاں ہک رحمت وِنیا والی ایڈ فراخ وساوے ... جو ظاہر باطن والی نعمت اوس سبھو تھیں آوے

**مثنوی**
آتش از قہرِ خدا خود ذرہ ایست ... بہر تہدیدِ لئیماں ذرہ ایست
با چنیں قہری کہ زفت و فائقست ... بردِ لطفش ہیں برو تو سابقست
رحمتِ بیچوں چنیں داں ای پسر ... زاہد اندر وہم از وے جز اثر

کہیا قریش نبیؐ نوں جندہ حرص ایہی اسوالاں ... تاکنوں ملک قریش تینوں کر کٹھا دیئے مال بجالاں
تا دولتمند ہوسیں توں بھارا اندر قوم ہماری ... پر شرط ایہی اس انہوں ٹر ل نال اساں اظہاری
تا آیت اگلی وچہ خدا نے ردّ او نہاں فرمایا ... ہے ملک اوسے دا سب جو کجھ رات دنا نوں ساکن آیا

**وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝**

اور واسطے اُسکے ہے جو کچھ بستا ہے بیچ رات کے اور دن کے اور وہ ہے سُننے والا جاننے والا۔ کہہ کیا سوائے خدا کے پکڑونگا میں دوست وہ جو پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہے اور وہ ہی کھلاتا ہے اور نہ کھلایا جاتا۔ کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہہ کہ ہوں میں اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہے اور مت ہو تو شریک لانیوالوں سے

ہے ملک اوسے دا جو کجھ ٹھہرے اندر رات دیہاندے ... تے اوہ سُنے جو کہن بنے جانہار نیات دلاندے
کہہ پھڑاں خدا بن یار اتی جس زمین آسمان بنائے ... اوہ روزی خلق کھوائندا آپ نہ کھوایا جائے
کہہ مینوں حکم ایہو جو ہوواں مُہری مسلماناں ... تے اہل شرک نہ تھیں وانہ ہر وچہ مدارک شاناں
ولی معنی رب اتے معبود ہور یار اتے ناصر ... وچہ معالم خازن لکھیا کر کے خوب اجاگر
جاں کہیا کفار اسیں ملّت تسی اول ہن اساڈے ... تاں اگلی آیت رب گھلی کہہ مینوں خوف خدا دے

ؐ ہم اشراف قبایل سے مال جمع کرتے ہیں ۱۲
ؐ اور تفسیر عباسی میں ہے جو ہم آپکی بزرگ کی عزت کرینگے اور عورتیں بھی نکاح میں دینگے اور منصب آپکو اپنا بادشاہ بنالینگے ۱۲ حلوائی عفے اللہ عنہ ؐ پس معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولیاء اللہ میں امداد دینے کی طاقت دے رکھی ہے۔ اور عبادت تو خاصہ اللہ جل جلالہ کا ہی ہے ۱۲

Marfat.com

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝

کہہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے جو شخص کہ پھیرا جاوے اوس سے (عذاب) اُس دن دور کر دیا جاویگا پس تحقیق مہربانی کی اوسپر اور یہ ہے مراد پانا ظاہر......

کہیں میں ڈراں کراں جیکر کجھ رب دی نافرمانی | ست اوس دن جو سب تھیں وڈا اولے عذاب ربانی
جس تھیں اوس دن عذاب اُس رحمت رب دی پائی | تے ایہہ بچن عذابوں اوس دن کامیابی پونہہ آئی

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

اور اگر لگا دیوے تجکو اللہ ضرر پس نہیں کھولنے والا اوسکو مگر وہی اور اگر لگا دیوے تجکو بھلائی پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور وہ ہے غالب اوپر بندوں اپنے کے اور وہی حکمت والا خبردار

تے جو تینوں رب ضرر پہنچاوے کوئی اُس بن کھولے ناہیں | تے جو اوہ بھلا کرے پس قدرت ہر شے تے رب سائیں
تے ہے اوہ غالب خود بندیاں تے کری جویں اُس بھاناں | تے اوہ ہے حکمت والا سب اُس خبر نفعے نقصاناں
ہے فوق یعنی غلبہ قدرت رب دا اوپر عباد ال | جویں فوق عرش جو عرشوں فوق ایہی رحمان ارشادا
سن ابن عباسؓ وچہ سراج منیر حدیث لیا یا | جو شاہ فارس دی خچر ہدیہ پیش نبیؐ پہنچایا
پس نبیؐ سوار سی اُس اوپر تے مینوں مگر بہاندی | جاں کوہ دا قدر ٹری تاں کر التفات مینوں فرماندے
ہیں کلمے کجھ سکھاواں تینوں رکھیں رب تائیں | اوہ یاد رکھیں ندھ اگے اپنے پاوینگا رب سائیں
جاں منگیں منگ اللہ تھیں جاں ہیں نصرت خاص الٰہیوں | جگ سارا جے کٹھ کرے وچہ نفع تیری اصلاحوں
نہ نفع دیون کجھ تینوں پر جو لیکھ تیرے رب کیتا | جے کٹھ کری گل است جو نہ دہ ضرر دیوی کجھ میتا
نہ دکھ دیون کجھ تینوں پر جو لکھیا ہوس خدا اسنے | ہن سُکّے قلم او ٹھائی گئی نہ مڑ دی لکھے لیکھ قضاے
ایہہ ترمذی وچہ حدیث آئی کجھ لفظ نہ دین وہائے | توں نرمی وچہ پچھان خدا اوہ سختی وچہ بچائے
کر عمل یقین رضاؤں جے نہ قوت ہووے پیارے | جے عمل طاقت صبر کریں ہے بہتر صبر سہارے

سلہ منزل اول جلد ثانی میں یہ بحث موجود ہے ۱۲ سلہ یعنی فرمایا مجکو او بیٹے کہا بیشک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا نبیؐ جیسا کہ بیچ من کے ہے ۱۲ سلہ یعنی جو تیرے مقدر میں ہے وہی تجکو ملیگا ۱۲ سراج سلہ [illegible] صفحے ہو گئے سراج سلہ مکروہات پر جو صبر اوسکے بہت ہی بہتری ہے ۱۲

ہے پاری مٹھی سنگ تے سنگ سختی خوشی ایہا ئی
جاں کہ دکھ دیون باہجہ خدا کجھ ناہیں وس تباں دے
وچہ ظاہر خطاب نبی نوں مگراں عام مراد ایہا ئی
غیر خدا نوں پوچہ نالائق جانن کفر وڈیرا
تے نال رسول نبیاں ولیاں استجاب دعائیں
جو جانے رب حقیقی ناصر ولی مجازاً آئے
حقیقی نصرت باہجہ خدا دی کوئی کر سکدا ناہیں
نروح وجود مؤثر کوئی باجھ خدا دے آیا

جوان مع المعنیر وچہ قرآن ارشاد آلہی
تاں رب نوں چھوڑ کدوں بت پکڑاں بھی معبود بھاوند
وچہ سراج اتے روح المعانی نقل کرندے بھائی
بھی استقلالوں ناصر مددگار خدا بن کیہڑا
جے دلوچ خالق ظاہر مدلین روا صلی ہیں
ولائل اوسدے لکھاں چھاہاں طالب نظر دوڑائی
جو نبیاں ولیاں نصرت ثابت اوہ توسل پائیں
ایہ اہل توحید عقیدہ چاہئے بھایاں عمل کمایا

**حافظ** گر رنج پیش آید و گر راحت ای حکیم | نسبت مکن بغیر کہ اینہا خدا کند

جاں کہیا کفار نبی نوں ایسا شخص ملے اسانوں
اساں پوچھیا کنوں یہود نصاریٰ سبھناں آکھ سنایا
تینوں کوئی شاہد لیا جو اساں ویکھ صفت گواہی

رسالت تیری دی جو آن کرے تصدیق عیانوں
جو ذکر کلام نہ پاس اوہدے کجھ باہجہ دلیلوں آیا
تاں اگلی آیت رب اتاری ویکھ رؤفی بھائی

لہ اگرچہ اوکھت سوکھت وچ غالب ہو خانن ۱۲ اسلہ یہاں کوئی لانڈ سبب یہ نہ سمجھے کہ مدد نبیوں اور ولیوں کی نہیں ہوتی بلکہ مدد انکی عین خدا تعالیٰ کی مدد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی آپنے سنگریزوں کی مٹھی جس وقت چلائی و لیکن وہ تمنے نہیں تھی چلائی بلکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے چلائی تھی سورہ توبہ میں جو نبی ولی سے مدد ہونا گویا خدا تعالیٰ ہی سے مدد ہونا ہے اور ولی بغیر رضا مندی خدا تعالیٰ کے کوئی کام نہیں کرتے جو فنا فی اللہ ہوئے ہوئے ہوتے ہیں ۱۲ سلہ جو گواہی دے تیری رسالت اور تیرا آپکے حق ہونے کی سلہ فی حکایت کرتے ہیں شیخ عبدالواحد بن زید قدس سرہ العزیز نے فرمایا اوس بزرگ نے ہمیں سمندر میں ... محکو بخت ہوا نے درمیان کسی جزیرے کے میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو ایک بت کی پرستش کرتا تھا میں نے پوچھا اُسے کہ تم کس کو پوجتے ہو تو اُسنے اُس بت کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اوسے کہا کہ یہ تیرا ... خود اپنے ہاتھوں بنایا ہوا ... خدا ہے جو پیدا کرتا ہے مثل اسکی نہیں ہے یہ رب جو عبادت کی جاتی اسکی تو کہا اُسنے تم کس کی عبادت کرتے ہو تو ... اس ذات پاک کو پوچھتے ہیں جس کی ملکیت آسمانوں میں اور پکڑ اوسکی ہے زمین میں اور قضا اوسکی ہے زندوں اور مردوں کے درمیان اور وہ سب سے تم نیک ہیں اسکی بزرگی اور کبریائی عظمت والی ہے کہا اُسنے یہ تمہیں کسنے سکھایا ہے کہا نے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف ایکدن تشریف لائے پس ہمیں آپ نے اُس اللہ لا شریک خدا کی خبر دی کہا اسنے کیا جاتا ہے وہ رسول کہ علیہ السلام بیچ تمہارے میں نے کہا جب رسالت پہونچا دیتا ہے تو قبض کیا ہے اوسکو خدا تبارک و تعالیٰ اور بلند کرتا ہے واسطے اسکو جو نزدیک اوسکے ہے اُسنے کہا کیا وہ کوئی نشان چھوڑ گیا ہے تم میں کہا ہاں چھوڑ گیا ہے بیچ ہمارے کتاب بادشاہ کی کہا اوسنے دکھا مجکو وہ کتاب بادشاہ جل جلالہ کی اور لائق ہے کہ بادشاہوں کی کتابیں خوبصورت ہوتی ہیں پس ہمنے اوسکو قرآن مجید دیا کہا اُسنے میں اسکو نہیں پہچانتا تو میں نے پڑھی ہمنے اوپر اوسکے قرآن مجید کی سورت جب تک ختم نہ ہوئی وہ روتا رہا اور کہا اُسنے لائق نہیں کہ نافرمانی کی جائے اسکی کہ جس کی یہ کلام پاک ہے پھر وہ اسلام لے آیا اور اسلام

Marfat.com

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ۚ قُلِ اللّٰهُ ۚ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاُوْحِیَ
اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ۚ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ
اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ۚ قُلْ لَّا اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ
اِنَّنِیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ؕ

کہہ کون چیز ہے بڑی گواہی میں کہہ اللہ ہے گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا ہے طرف میری یہہ قرآن تو کہ ڈراؤں میں تمکو ساتھ اوسکے اور جس کو پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور ہیں کہہ میں نہیں گواہی دیتا۔ کہہ سوائے اوسکے نہیں کہ وہ معبود اکیلا ہے اور تحقیق میں بیزار ہوں اوس چیز سے کہ تم شریک لاتے ہو

کہہ ای محبوب شہادت رب دیوں کہڑی وڈی گواہی
تے وحی کیتی میرے تول رب نے ایہہ قرآن گرامی
کہیا تسیں گواہی بھرو جو رب دے نال خدا ہور آئے
کہہ اس بن ہور نگل جو اللہ ہو معبود اک سائیں
ومن بلغ تے جنہوں تیکن پہنچیاں ایہہ قرآن بنائیں
بھی بانجھ اونہاں امت جس لیہ پہنچیا سنیا نالے
پہونچیا جس قرآن گویا اوس ڈٹھا حضرت تائیں
تے جاں ایہہ آیت اُتری لکھی نبی طرف بادشاہاں
وچہ بخاری عبد اللہ بن عمروں کرن روایت
تے بنی اسرائیلاں تھیں بھی کرو بیان اوسوچہ نہ ڈر ناہیں
اوہ جاہگا اپنی دوزخ اندر ٹھیک تیار کراوے
تازہ خوش اوس رب کرے جس سنی منیہوں شے کائی
تے بہت مبلغ سامع جہت اوس بہت حفاظت کروے

کہہ وچہ اساڈی ہو تساڈے ہویا گواہ الٰہی
تائیں تساں ڈراواں نال اس بھی پہونچیا جو ناہی
توں آکہہ نہ میں ایہہ دیاں شہادت تسیں شیطان بھلائے
میں ٹھیک بیزار اونہاں تھیں جو تسیں کرو شریک بلائیں
بعد میرے وچہ عرب عجم جو ہون قیامت تائیں
پس تیکو ڈراونوالے اوسدے پاک نبی ہر جائے
اتے کلام کیتی سنگ حضرت اوس خازن وچہ پائیں
جنہاں طرف توحید بولاندے آہے حضرت جہت اصلاحاں
جو نبی کہیا پہنچاؤ میں تہیں بھاویں اک آیت
تے جو جان پچھاں میرے سر جو کوڑ بنائیں
تے ابن مسعود کہیں میں سنیاں شاہ رسول فرماوے
اوس پھر جیہیں حدیث سنی تویں لوکاں تک پہنچائے
یعنی اونہاں تھیں جنہاں سنی وال فقاہت دھروے

ومسائل نکالتے ہیں پس شان فقہا کا فقط اہلحدیث ہونے سے بلند ہے اسی واسطے اجتہاد کو از حد علم اور

لہ یعنی بطور وحی قرآن تیری طرف بھیجا گیا ہے تاکہ ڈراوے تو اوسکے ساتھ لوگوں کو خلاصہ ۱۲ ؎ روایت کی محمد بن امیہ کعب کرزی نے خازن ۱۲ ؎ بہت جبار بادشاہ جیسے قیصر اور کسریٰ خطا بھیجی تو پھر طرف انکی لکھی آپنے یہ آیت ۱۲ ؎ یعنی بہت لوگ نقط حدیث بیان کرنیوالے اور جو سننے والے انسے بہت حفاظت کرتے ہیں اسکی الحدیث یعنی اجتہاد کرتے ہیں اور اس سے کئی

اویں نبی کہیں سُنیاں خود سرور فرماندے
پھر یادر کھ سن اگاں پوچائی غیراں اپنیاں تائیں
نے کرن بیان حدیث اگے جس سمجھ رکھی اوہ بھاری
ایس حدیثوں ثابت ہویا فقط محدث جہڑے
الحدیث مضلۃ الا الفقہاء خود کہیا استاد بخاری
چار امام جو مجتہد ناہ کوئی ہویا مثل انہاندے
جو شخصی تقلیدوں نکلیا چھوڑ گیا ہو سوئی
تک لا مذہباں تھیں بنایں فرقہ اہل قرآن کہاندے
آکھن باجھ قرآن نہ ثابت کوئی حدیث رسولوں
اوہناں گھڑی نویں نماز بنائی چھوڑ نماز پرانی
اوہ عبد اللہ چکڑالی ہے جس بدعت کفر کھنڈائی
فقہ حدیث اتے تفسیراں پر جو عمل کماون
اہل قرآن دا معنی بن قرآن نہ کجھ سناون
ترجمو اگلے غلط کہیو سب ایہ فرقہ شیطانی
ہے شامت اعمالاں بن لگ جو جیہو گندی
مرزایاں وکہ کفر کھنڈایا گر کجھی وجہ بنہدے
رات دنے شیطاں اہناں نے جیلے مکر سکھائے
ایہ لامذہبی تھیں کل بلائیں نکلیاں اجنے[1]

کتاب تازہ خوش شخص کری جس سنی حدیث اسانے
اوگلی حدیث بیان کرن اتوں سمجھ نہ ہووی تنہاں ہیں
اس حدیثوں مسئلے کئی کڈھو اوہ اظہاری
فقہاواں دے وچ اکثر اوہناں کنوں اچیرے
جو باجھ تفقہ فقط حدیثاں عمل کری خود جاری
ہن پڑھ اردو ترجمہ حدیثاں مجتہد آپ کہاندے
کوئی نیچری مرزائی نجدی تے لامذہب کوئی
اوہ عقل موافق معنی آکھ تفسیر حدیث حدیثاں دے
تفسیر سب کو ڑ لکھانہ ایہ ہوئے تھیوں
کل جدید لذیذ تمام ہو شر شیطانی
باجھوں چند مریداں اپنیاں مشرک سبھ بنائے
نال تنہاں دے ویر انہاندا مومن جا آزماون
سوا اوہ بھی اپنی عقل موافق معنے آکھ بناندا
اس چودھویں صدی اندر خود راؤں ترجمہ لکھ جاندی
جو سارے خلاف لوکاں کر آکھن خوب من موہندی
وچہ میداں تھوں مقابل ہر شے مشابہ زن
چیلے مرزائی نجدی چیلے سب
لکھو کیاں ہویاں ترجمہ تیرے آکھ

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ
ع خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۠ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

[1] یعنی وہابیوں سے یہ نیچری وغیرہ فرقے ہوئے ہیں اور اس آیت کے نیچے تفسیر ابن کثیر میں حافظ نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں فقہا کی فضیلت ہے ۱۲

تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا

مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝

وہ لوگ جو دی ہے ہمنے اُنکو کتاب پہچانتے ہیں اُسکو جیساکہ پہچانتے ہیں بیٹوں اپنوں کو۔
جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو۔ پس وہ نہیں ایمان لاتے۔ اور کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے
کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے نشانیوں اوسکی کو تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے ظالم
اور جس دن کہ اکٹھا کرینگے ہم اونکو سب کو پھر کہینگے ہم واسطے اُن لوگوں کے جو شریک لاتے تھے
کہاں ہیں شریک تمہارے جنکو تھے تم دعوی کرتے پھر نہیں ہوگا بہانہ اونکا مگر یہ کہ کہینگے قسم
ہے اللہ پروردگار ہمارے کی نہ تھے ہم شریک لانیوالے

اہل کتاب رسول ساڈے دی اینج پچھان کریندے
جیہاں گھروچ خود جاناں ٹہرِ مشرک اہل کتاباں
جو کہن فرشتے بیٹیاں ربدیاں شافع بُت الاون
تے ہے ایہہ کافر کدی خلاصی پاوی ناہیں
اج کتھے بُت شریک تساں جیہاں آکھ شفاعت ویسرد ے
ہے تیری قسم خدایا ناہ اسیں آہے شرک کندے
جو بیٹیاں نوں پچھان دینی ہو تساں کیونکر آئی
صحبت نال اولاد ول جو اس وچہ رہی شک بہائی
خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ جو دو گھر ہر بندے کارن
جو کافراں دے گھر جنت اندر پاون ایمان والے
خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ ایہہ گھاٹا پیا تہاندیاں جاناں
تے غیر شرع جو پیر نکارے نبی چال رسولوں
جو اہل طریقت بے شرع تے ثابت قدم نکاندے
ولیاں نال عداوت رکھن بغض خدا اسنگ آیا

بیٹیاں پتیاندی جو یہ زادہ خوب پچھان رکھیندے
اوہ شاہ رسل دی نال ایمان نہ لیاون چہ نزغ ایاں
بھی قرآن جھوٹھا ون ربدا جادو شعر بتاون
تے جیہدن کٹھے کرسبھے کر آکھو اسیں تہانئیں
پھر کجھ نہوسی عذر اوہناندا مگر کہن سب فردے
عبد اللہ ابن سلام نوں پچھیا حضرت عمرؓ سوہندے
تا لہیا رسالت وچ نبی اساں ہے یقین صفائی
جو خبر نہیں کیا زناں کمایا تے ایہہ نبی آلہی
ہکو وچہ دوزخ ہکو وچہ جنت خازن وچہ تساں اِن
تے موئناں دے گھر ملن کفاراں جو وچہ دوزخ ڈولے
تے فتنےؔ[1] کنوں مراد عذر یا حب بتاں شیطاناں
تابعدار اونہاندا ہوون ایہہ بھی نا مقبولوں
اونہاں محبت حب آلہی لاندے گئے نہ کھانے
تے پیر حقانی ولی خدادے لاکھوں ناہ شر پایا

[1] فتنے سے مراد عذر ہے یا بتوں کی محبت کرنی کہ جس وقت مشرک اس جھوٹھ کے ذریعہ اپنی خلاصی کا ارادہ کرینگے یہی تو سبب ہے کہ اوسکو فتنہ فرمایا اور بتوں کی انتہا یہ ہوگی جو انکے مخالف ہوکر قسمیں کھائینگے کہ قیامت کے دن ہوگا۔ خلاصہ
حلوائی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

جو مطلق پیر نہ ہمی اوسنے بتاں سنگ لائے
رحمانی شیطانی پیراں وچہ نہ فرق بتائے

انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

دیکھ کیونکر جھوٹ بولا انہوں نے اوپر جانوں اپنی کے اور کھویا گیا اون سے جو تھے باندھ لیتے

دیکھ اونہاں کیویں جھوٹھ الایا اُپر اپنیاں جاناں
جھوٹھ جو آکھیو نے اساں شرک نہ کیتا قسم الٰہی
ابو سفیان ابو جہل ولید نضر اتے عتبہ سارے
پچھن نضر کی کہی محمد کی سنی اساہاں
پڑھین جویں کہانیاں اگلیاں لوکاں تساں سناواں
میں جاناں کجھ سچیاں گلاں سن ابو جہل الایا
تاں اگلی آیت رب اتاری ویکھیں ور مغروراں

تے ہویا گم اونہاں تھیں سی جو بدہا جھوٹھ شیطاناں
تے ہوون گم اونہاں تھیں جو رہے پوجدے واہی
خدمت وچہ نبی دی اوہ کجھ سنن قرآن سدائے
اوس نے کہیا مینوں آئی کجھ ملدے ہونٹھ تداہاں
اوویں ایہہ کہانیاں کہے وت ابو سفیان اوتھا وال
اسدے تیں تھیں جاون سانوں بھلا وسایا
جو بعض سنن کن ویکھ پر تہاں پردے وہیں غروراں

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ
وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ
يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

اور بعض اُنمیں سے وہ ہے کہ کان دھرتے ہیں طرف تیری اور کئے ہیں ہم نے اوپر دلوں اُنکے کے پردہ اس سے کہ سمجھ سکیں اور بیچ کانوں اُنکے کے بوجھ ہے اور اگر دیکھیں سب نشانیاں ایمان لاویں ساتھ اُن کے یہاں تک کہ جب آویں تیرے پاس جھگڑتے تجھ سے کہتے ہیں کافر کہ نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی

تے بعض اونہاں وچہ کن دھرن اساں پردے دلیں لگائے
جو سب نشانیاں ویکھن تاں بھی ناہ ایمان لیاون
تے آکھن کافر لوکی یعنی نضر کہے اشرار سی
ابو سفیان ایمان لیایا فتح مکہ جد ہویا

جو تیرا الیا نہ جھن بھی تہاں کنیں بوجھ لگائے
تاں وچہ حضور تیرے جد آون جھگڑا بحث لگاون
بجز ہے قرآن کہانیاں اگلیاں لوکاں وال الٰہی
جو مخفی بعض نبی تاں تمایں آ ہا اوس جا یا

سلہ شاید اوسکا . . . آواز جو اُنے کہا تھا جو آپکے کلمات کے سمجھانے کے پس یہ اوسکا سمجھ جانا ہدایت کا منفذ ہوا . . . اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کفار نے قرآن کو سنکر بھی دھیان دیا اور سننے کی خلل ہوا تو پھر اسی واسطے کافر کہ ایمان نہ لانے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ کفار مُردوں کی طرح نہیں سنتے پس کفار کا نہ سُننا یہی ہے کہ انکے نہ ما . . .

من یسمع الیک اور کئی آیتیں اسی طرح کی اور بھی موجود ہیں ۱۲ اعلٰی رضی اللہ عنہ

تے نضر حارث واقصہ کہانیاں اگلیاں لوکاں
تاسن قرآن الاولیں ایہ بھی قصے کہانیاں آیاں
جو دشمن نبی اینداں تھیں چا منہدے ابوطالب اوہناں تاڑے

بھی باوضاحت ملعون تناں سندیاں ہاں ور کھیندا ہوکاں
وچہ معالم خازن ایہ سب سچ گواہیاں پایاں
تے آپوں خالی رہے ایماں نوں آیت رب اونارے

**وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝**

اور وہ منع بھی کرتے ہیں اوس سے اور دور بھی رہتے ہیں اس سے اور نہیں ہلاک کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے۔

تے اُستھیں منع کرن ایہ لوکاں آپوں ہن دور اڑے
سدی ضحاک کہن حق اہل شرک ایہ آیت آئی
جویں پہلی آیت دے وچہ اوہناں قصہ گذر سدھایا
تے ابن عباس مقاتل آکھن ابوطالب حق آئی
مو یاں بعد ابوطالب دے خواہوں حال پچھایا
بھی کھیوس اس انگل نوں چھپایاں آوے ٹھنڈا پانی
سبحان اللہ حسب نبی ہیوں کا فر لوے رہائی
وچہ ترجمہ القلوب رسالی ذکر ولادت سارا

تکرن ہلاک مگر خود جاناں سمجھن نہیں افادے
جویں ابوجہل تو ساتھی اوسدے دیکھ معالم بھائی
یا تنوں قرآن محمد شکن قول قتادہ آیا
جو شرک کفار رہنا ندا نبیوں آپوں منتے نا ہی
دسیوس پیر دھاڑے میں کجا من عذابوں آیا
ہاں اشارت جس تس لوندی کرے آناد پچھانی
پھر سوس کوئی خوشی ولادت یاروں لوے صفائی
بھی ابی طالب حال اتھ عاجز کیتا ہے آشکارا

**وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَـٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَـٰتِ**

**رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا۟ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ**

**وَلَوْ رُدُّوا۟ لَعَادُوا۟ لِمَا نُهُوا۟ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَـٰذِبُونَ ۝**

اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ کھڑے کئے جاویں اوپر آگ کے پس کہیں گے اے کاش ہم پھیر جاویں اور نہ جھٹلاویں نشانیوں رب اپنے کی اور ہو ویں ہم ایمان والوں سے بلکہ ظاہر ہو گیا واسطے اونکے جو کچھ کہ تھے چھپاتے پہلے اس سے اور اگر پھیرے جاویں البتہ پھر جاویں طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے ہیں اوس سے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہیں

جہاں دکھن جدوں ٹھہرائے جاسن کافر نار کنارے
تے اوہ آکھن ربا پھیر دیویں کدی جھٹلائے ناہیں

تاں کہن کدی مڑ دنیا جائیے بنئیے مومن سارے
تے اہل ایماناں تھیں جائیں من کتب رب سائیں

[1] اور لوگوں کو سنا تا تھا ۱۲ [2] یعنی اس ہلاکت کی ان کو خبر نہیں ہے ۱۲ [3] یا پھر آپکی پیروی سے جو ابوجہل لوگوں کو روکتا تھا اور آپ پر تصدیق کرنے سے دور رہتا تھا ۱۲

Marfat.com

بلکہ ہویا اونہاں ظاہر جو کجھ آہے پہل چھپاندے
تے اوہ کافر ہن البتہ کرن بلارے کوڑے ول
جو گوراں وچوں ہم کے کہن نہ اٹھاون واری ثانی

جے موڑے جاون تاکرن اوہو کم جس تھیں ہٹکے جاندے
جاں ایہ آیتاں نازل کافر منکر بعث نشور دے ول
تاں اگلی آیت رب اتاری وچ جہ رونی جانی

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ
وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا
ع الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ
حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

اور کہا انہوں نے نہیں ہے مگر زندگانی دنیا کی اور نہیں ہم اٹھائے جانیوالے اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کھڑے کئے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے کہیگا کیا نہیں یہ حق کہیں گے البتہ ہے قسم ہے پروردگار ہمارے کی کہیگا پس چکھو عذاب بدلے اسکے جو تھے تم کفر کرتے تحقیق ٹوٹا پایا اُن لوگوں نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یہاں تلک کہ جب آئیگی اُنکے پاس قیامت ناگہان کہیں گے ای افسوس ہمکو اوپر اسکے کہ تقصیر کیا ہمنے بیچ اسکے اور وہ اٹھاویں گے بوجھ اپنے اوپر پیٹھوں اپنی کے خبردار ہو بُرا ہے جو کچھ بوجھ اٹھاتے ہیں

تے آکھن نہیں ہے کجھ جیون مگر ایہہ دنیا دی زندگانی
ہن ای محبوب کدی جے ویکھیں اوس تماشے تائیں
تے جہت حساب کتاب فرشتے روکن اہل کفر نوں
کہن اسانوں [illegible] ایہ تاں حق ایہا ای
ٹھیک اکھن اونہاں بہت زبان ہویا جیہا [illegible]

تے نہیں ہے اٹھائے جاون والے واری ثانی
جاں ایہ منکر ہوش [illegible]
تاں منکر اونہاں [illegible]
رب کہو عذاب چکھو [illegible] کرکے کفر کمانی
تابد وقت قیامت اچن چیت اونہاں نوں آیا

له روح البیان میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن عملوں کی صورتیں ظاہر ہونگی [illegible] کر بوجھ کئی قسم کے ہیں لیکن دل کا گناہ سب پر فوقیت رکھتا ہے اسلئے کہ وہ [illegible] سب گناہوں [illegible] بوجھ ہے کہ روک دیتا ہے سالک کو سلوک کی منازل سے پس سالک کو لازم ہے کہ کل گناہوں سے توبہ کرے اور [illegible] ہونے کے طریقے میں پورا فانی ہونا۔ فرمایا حافظ علیہ الرحمۃ نے [illegible] نیست ۱۲ ؎ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا [illegible] جس دن اٹھاویں گے ہم پرہیزگار لوگوں کو طرف رحمان کی سوار کرکے ۱۲

Marfat.com

آکھن ای افسوس کمی اساں کیتی وچہ اطاعت
خبردار ہو جیہڑے جو کافر بھار اُٹھاندے
جاں مومن گوروں نکلی ملن اگوں اِک شکل نورانی
ای شخصاتوں جانے جینوں مومن آکھے ناہیں
میں تیرے اوپر دنیا اندر کیتی بہت سواری
تے کافر اگے شکل بُری اِک بدبودار ڈرانی
آکھے میں بُریائی تیری توں وچہ نت دنیا دے
ایہہم یحملون اوزارھم وا معنے خازن لیایا
گناہوں نفسوں جیہوں خالق فرماوے

تے خود کنداں تیں چاون اپنے مندے عمل بضاعت
پھر وچہ معالم خازن بھار چکن دا ذکر سناندے
خوشبوناک قمر دا انگڑہ آتش کہے زبانی
کہے میں تیرا نیک عمل ہاں جُرہ میں اپر اٹھائیں
تے آیت آخر سورت مریم اتھہ گواہ گذاری
آن ملے کہو جا تو نے مینوں کافر کہے نہ جانی
کردا رہیوں سواری میں پر اج دن وقت اساں تیرے
سدی کنوں اتے ایویں وچہ خلاصے ظاہر پایا
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ نفس گناہاں طرف لگاوی

## اشارات

تے نال الفیس دی نفسوں کرنی نکلیا جاوی بھائی
سن شیخ محمد ابو عبداللہ ترمذی نے فرمایا
جاں دل ذکروں خالی اوسیح نفس حرارت آوی
بھی کنوں اطاعت ربی روکن جاں کجہ مدوہ وے
بھی تکے رکھ داین بالن وے ہور علاج نہ کائی
ایہہ رکھ وجود تیرا اجی بھائی نخوڑا جیہا باقی
پس ذکر خدا توحید اطاعت اصل اصول ترائے
جاں اہل النار نعیم جنت دی وکھیں حشر کماون

پر نکلن نفسوں نال اللہ دی ممکن ہووے بھائی
جو ذکر الٰہوں تلب ہووے تر نالے نرم الٰایا
تے اگ شہوت دی بھڑکے سوت غفلت جاں ماں لئی وے
پھر ڈوگو موندا جیوں کہ ستکا اکھڑ جڑہاں تھیں آوے
نہ پانی دتیاں سبز ہووے جدھڑاں گیاں سک جائی
آب ندامت توبہ دیویں مت بن بیٹھیں عاقی
تے علی بن موفق کنوں حکایت حاشیے وچ دساوے
جویں اگلی آیت وچ اور سناندے حالاں تیئیں دساون

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

لہ کہا علی نے کہ ایک سال حج کیا بیٹھے محمل میں بیٹھکر بحالت سواری پس دیکھے پیدل کئی آدمی چلتے پا پیادہ تو مینے بھی پا پیادہ چلنے کو پسند کیا انکے ساتھ پس میں محمل سے اُتر کھڑا ہوا اور دوسرے ساتھی کو سوار کر دیا پھر میں انکے ساتھ چلنے لگا تاکہ پہونچے ہم ایک جنگل میں اور تھک کر چلنے سے رہ گئے پس ہم تھکان کے مارے سو گئے تاکہ وہاں مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میرے ہمراہوں کے پاس سونے کے تھال اور چاندی کے آبخورے ہیں اور دھوتے ہیں پاؤں چلنے والوں کے اور باقی رہ ہی رہ گیا تا ان میں سے ایک نے کہا اپنے دوستوں کو کیا یہ شخص اُن میں کا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ محمل والا یعنی سوار ہے اس نے کہا نہیں بلکہ یہ پیادہ چلنے والوں میں سے ہے اسواسطے کہ یہ پا پیادہ چلنے کو دوست رکھتا ہے ساتھ اولیاؤں کے پس انہوں نے میرے پاؤں بھی دھوئے دشوار جہہ سو تکلیف سفر کی سب دور ہو گئی پس جس شخص کا یہ حال ہو جو کہ کچھ مدت صحبت اولیا میں چلا ہو تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو سکتا ہے جو مع اعتقاد کے ساتھ ہی صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلے سا روح البیان

Marfat.com

يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغولہ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں پس کیا نہیں سمجھتے ہو تم

تے نہیں دُنیا زندگانی جس تے کافر ہن ہنکارے
مگراں لڑکیاں کھیڈاں تے دیوانیاں شغل پیارے
تے گھر آخرت دا بہتر کارن متقیاں دے آہیا
جو اوہ نت ہمیش اتے دنیا اندک دا سا پایا
ہے دنیا کنوں دلو جو آخرت تھیں نرم یک ایہا ئی
نے آخرت نام آجہت جو پچھے پیدا رب فرمائی
اخنس ملیا ابوجہل نوں کہو کوئی سُندا اناہیں
محمد سچا ہے یا جھوٹھا دسیں ٹھیک اسانئیں
ابوجہل کہیا میں منتم اسدی سچ محمد نامی
بھی کدی کوڑ نہ بولیا اس نے پر ایہہ گل گرامی
جاں ہر شے دی سرداری تے شرف اسنوں ہی جائے
تا ہور قریشیاں کارن باقی شرف کیا رہجائے
حقیقت وچ ہے دنیا اوہ جو رب تھیں روک ہٹائے
محبت اوسدی خبث آکھیں دلوچ ودھ سماوے
حکم الہٰی بھول شغل کوئی نفسانی
جے جھوٹھو نفس دل رہے جھکیا تا ایہہ خاص حقانی

مثنوی

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن

دُنیا بُڈھی رن سکاراں بن خوش خوب سہاوے
تس نوں طلاق دتی اولیاواں ہر یک مُٹھ کاوی
جو اصل حقیقت دنیا والی نظر آوے تدھ پیارے
تا دنیا تے کل دنیا والے جانیں سخت نکارے
نبی کہیا تیں کھو بکھیاں نفساں اپنیاں تائیں
فردوس بہشت دلیہے کارن ملے جو رزق تھائیں
الدنیا سجن المؤمنین جو ایہی وسیا ختم رسالت
دنیا قیدی خانہ مومن جیش کفار اس حالت

سلہ اور اللہ جل جلالہ نے آخرت کو غائب فرمایا ہو اگر مخفی ہے کہ اگر نظر آتی تو قیامت کا کوئی انکار نہ کرتا اور سب تکالیف [illegible] کوئی بھی سختی نہ رہتی جو کچھ کہ دنیا میں ہے وہ صرف آزمائش کے واسطے کیا ہے ۱۲ سلہ جس طرح مدنی تعبیر اور پیرزادہ زمیندار کی زینت بھی انکو واسطے ہے بہار اللہ کیا رہیگا باقی اور حضرت ابو قحافہ جو تعبیر جس طرح ولیت باپ تھا عبد المناف کا اور پانی پلانا حجاج کو جو جنے مانا تو سرداری اور شرافت اُنکی ہاتھ میں ہوگی اور اخنس منافق تھا یہود میں کا بہت شریف ۱۲ فاذن ۵۲ الدنیا الخ کسی یہودی نے ایک فاضل بغدادی سے اس حدیث کا مطلب پوچھا کہ میں بہت محتاج ہوں دنیا میں اور تم بڑی دولت اور حشمت والے حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا سجن المؤمنین اور جنۃ الکافرین یعنی دنیا قید خانہ ہے واسطے مومنوں کے اور راحت ہے واسطے کافروں کے پس حسب میں محتاج ہوں اور غنی تو پھر حدیث مذکور کے برعکس معاملہ ہوا پس یہ بات سُنکر اس شخص عالم نے جواب دیا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا ہے کہ زینت اس دنیا کا مال و اسباب میرے واسطے نعمت ہے بہ نسبت جنت کی نعمتوں کے جنکا وعدہ کیا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ساتھ میرے بہشت میں اور یہ کل تکلیف محتاجی کی تیرے واسطے جنت ہے دنیا کے بہ نسبت اُن عذابوں کی جو وعدہ ہو ساتھ تیرے دوزخ میں مثال اسکی مد عورتوں والے کی ہے کہ اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری غصے ہوگی اور کہا ایک عابد نے کہ مت افسوس کر اوپر گھر آخرت کے اور گنا ہو کہ ملکہ غم کھا اوپر اس رات کے جو لئے سوتے گذار دی اللہ معلم

نہ دنیا باقی رہسی عقبیٰ باقی رہے چنگیری
کہی بن دینار مالک سنگ ہویا بصرے گذر اساڈا
حاکم کریں مزدوراں کر تیار محل شتابی
تس مالک کہیا وس نوں گھر تے کتنا مال لگاناں
فرمایا ایہ مال جو مینوں دیویں کل جواناں
تے میں ویاں ضمانت تینوں اُپر خداوے مردا
لڑکے خادم جنّت جسبو وچہ تے نت رہنے والا
گھاہ زعفران گھٹا کستوری ناہ کسے تھہ لگائے
مالک دی ایہ پند جوان دی لوں لوں وچہ سمائی
تے کاغذ قلم دوات منگاوت لکھیا نام جمانے
میں تیر بیکاران ضامن ہویا اوپر ذات آپی
جس گھڑی میں صفت سنائی رب تے وعدہ آیا
جو کھلا بہشت اس گھر تیری تھیں اندر ظل ظلیلے
پس لکھ ضمانت بند کر کاغذ دتا ہتھ جوانے
پھر سوہرے چالی راتاں کنوں تھوڑا جوانے آئی
رات وفات مالک نوں لکھیا کاغذ ہتھ وسایا
جاں کھولیا اسنوں لکھیا سی وچہ باجھ سیاہی قلماں ہے
جس گھر جنّت ضمانت مالک دتی اوس جوانے

ہے جعفر ابن سلیمان کنوں حکایت نقل چلیری
اساں پھر ویاں ڈٹھا کہ جوان محل بنوائی ڈاہڈا
سلام کہیا اساں دتا پرت جواب جوان صحوابی
کہندا وہ ہم مزارا ایہی اس گھر تے خرچ کراناں
ناحق اوس مال رکھن دی جا ہک رکھاں وچ ٹکاناں
جو جنّت وچہ تدھ بہتر اتھیں ملے محل مہر دا
سخ یاقوتوں تھو تمبنو حجرے جواہر اعلے
تو رب دی کن کہن تھیں اوہ گھر بیدا عجب ہو جائے
تے رکھا اوہ مال طبق وچہ حاضر خدمت کیتی بھائی
پھر لکھیا مالک بن دینار ہے ضامن شخص فلانے
جو بدلے اس گھر جنّت وچ تدھ ملے عجب گھر بھائی
خریدیا میں اس مال قصر جنّت تدھ جہت الایا
اوہ گھر عالی جنّت دا وچہ عزت قرب خلیلے
تے مال جو اتھیں لیتا ونڈ فقیراں دانے
تے کہیوس کفن بچیر وچہ رکھنا اس کاغذ نوں بھائی
وچہ محراب اپڑی دی جلدی مالک اوس اُٹھایا
عزیز حکیم اللہ تھیں ملی جوان خلاصی بھائے
اوہ اساں پوری کیتی ستر حصے ودھ دتا مے

مثنوی

ہر کہ پایاں بیش تر مسعود تر
زانکہ دانہ زیں جہانِ کاشتن
آخرت قطار اشتر را بملک
پشم بگزیں شتر نبود مر ترا

بد تر او کارے کہ افزوں دید و بر
ہست بہرِ محشر بر داشتن
در تبع دنیاش ہمچوں پشم پشک
ور بود اشتر چہ قیمت پشم را

عقبیٰ اسمجھ قطار او شہاندی دنیا پشم اتے لیڑے
اٹھ عقبیٰ جس پاس نہ قدر اُس دنیا لیڑیاں کائی
ایویں سُن مسچہ ہوسی جانگ مولوی روم الایا

جدا او ٹھاں جوڑلوں حب لیڑے کون جاہل بہناں جیڑو
صوف تے جنّت تائیں کیا کرسی جبل ایہ دولت پائی
ایہ واہ واہ باغ تصوف جس وچہ گل ہر قسم وسایا

Marfat.com

مثنوی شریف مولوی معنوی

باز گوئید اے اسیرانِ جہان
ای تو بندی این جہان محبوس جان
تختہ بند است آنکہ تختش خواندہ
پادشاہے نیست بر ریش خود
بے مرادِ تو شود ریشت سفید
افتخار از رنگ و بو و از مکان
ای زخوبی بہار آں لب گزاں
روز دیدی طلعت خورشید خوب
بدر را دیدی برایں خوش چار طاق
کو دکے از حسن شد مولائے خلق
ای بدیدہ لوتہائے چرب چیز
فرجست را گو کہ آں خوبیت کو
پس اناملِ رشکِ اُستاداں شدہ
نرگسِ چشمِ خمارِ ہمچو جاں
حیدرِ کاندر صفِ شیراں رود
زلف و جعد مشکبارِ عقل بر

از خود گردید اسیرانِ جہاں
چند گوئی خویش اے خواجہ جہاں
صدر پنداری و بر در ماندۂ
پادشاہی چوں کنی بر نیک و بد
شرم دار از ریش خواری گر اُمید
ہست شادی و فریب کودکاں
بنگر آں سردی و زردی اختزاں
مرگ او را یاد کن وقتِ غروب
حسرتش را ہم ببیں تو بی محاق
بعد فردا شد خرف رسوائے خلق
فضلۂ آں را ببیں در آبریز
بر طبق آں ذوق و آں نغزی و بو
در صناعت عاقبت لرزاں شدہ
آخر اعمش بیں و آب از وی چکاں
آخر او مغلوب موشے میشود
آخرش آں شد چو دنب زشت تر

[illegible]

بھی ابو جہل نے ملکے آکھیا حضرت نوں گھواری
اساں جھوٹھا نہیں کدی سنیا تیں تیں سچ تینگا سای

لہ ترجمہ یعنی ای اسیرانِ دنیا اور ای اسیرانِ جہاں اور ای گرویدہ شدہ اپنی جان کے آیا تو نے . . . اپنی جان کو اس جہان فانی میں قید کیا ہو تو کب تک خود پرستی کریگا ای فانی جہان کے خواجہ وہ تختہ بند ہو تو جسکو [illegible] تو جانتا ہے جب بچے اور پر زخم یعنی رنج اپنے کے بادشاہی سے اور اچھے اور [illegible] داڑھی سفید ہوگئی سوا مقصود اور مراد پانے کے کچھ شرم کر ساتھ امید کے [illegible] برائی [illegible] مکانوں اور لذتوں اور خوشبو وغیرہ کے مگر یہ سب کھیل ہے لڑکوں کی وہ لب [illegible] ساتھ زینت اور خوبی سے آخر اسی طرح زرد اور سیاہ ہو جاتی ہیں آفتاب کا منہ تو دیکھتا ہے نہایت عمدہ لیکن اوسکی صورت غروب کے وقت تو دیکھو۔ چاند چہاردہم کو تو دیکھتا ہے کہ کس کمال کو وہ پہونچا پھر وقت گرہن کے دیکھ اوسکی عاجزی اور کمی [illegible] دیکھ کہ وہ کس طرح مردہ خلق ہوگیا پھر کل کو اوسکی شکل بڑی ٹھیکری کی طرح کیا ہوگئی۔ دیکھ کبھی عمدہ غذا کیسے چرب اور خوش رنگ ہوتی ہے آخر کار جس کا فضلہ بہت ہی بدبودار اور گندہ ہو جاتا ہو پھر اس پلیدی کو تو نہا کو کہ وہ تیری خوبصورتی کہاں گئی اب بیان تو کر اس استاد صنعت کی انگلیاں لرزنے والی ہو گئیں آخر کار وہ کانپنے والی ہو گئیں۔ آنکھ نرگس مثل بیان کی خمار والی تو ہے مگر آخر کار [illegible] دیکھ جس [illegible] پانی ٹپکتا ہے بڑے بڑے پہلوان جنگل اور قتال نے خیبر جیسے بہادروں کی صف میں جاتے ہیں مگر وہ بھی آخر کار ایک چوہے سے مغلوب ہو جاتے ہیں

پر دچہ نبوت دعویٰ ہاں تدھ جھوٹھا ہیں منیدی | تا اگلی آیت رب اوتاری خبر منصر ویندے

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ
الظّٰلِمِينَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ

تحقیق جانتے ہیں ہم کہ وہ البتہ غمگین کرتا ہے تجھ کو جو کچھ کہ کہتے ہیں پس تحقیق وہ البتہ نہیں جھٹلاتے تجھ کو ولیکن ظالم لوگ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے ہیں اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے پس صبر کیا انہوں نے اوپر اس کے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دئے گئے یہاں تک کہ آئی ان کے پاس مدد ہماری اور نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اللہ کی کو اور تحقیق آئی ہیں تیرے پاس بعضی خبریں پیغمبروں کی۔

اسیں بیشک جانیے غم لاون تدھ کفار ان جیہن باتاں
اسپر ظالم آیتاں رب دیاں سنگ انکار کماندے
پس صبر کیتا اوہناں جھٹلانے تے دکھ پاون تے نالے
نے نہیں کوئی بدلن والا وعدے نبی احکام خدا دے
پاس تساڈے پیغمبراں دیاں خبراں کئی آیاں
اللہ لکھوی کہیا نہ ہو اختیار نبیاں تے تسلیاں
جیویں سوں لکھوی آصف ہویا اجے قرآنوں
قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیک بہ پڑھ پیا اے
انا اٰتیک بہ خود دعویوں ولی کہیا پیغمبر تائیں

اوہ تینوں ناہ جھٹلان پیاریا خیال نہ کر بد اعمال
بلکہ جھوٹھائی گئے پیغمبر جیتے پیش تساندے
تا جو آئی اوہناں تائیں مدد اساں اسچا لے
تے پاس تیرے کجھ قصص رسولاں آئی بجھ افادی
ذات اپنی نوں ہر اوہناں نے کو قیاس انھاں
جو معجزہ ائی کرامت آپوں ظاہر کرن کدائیں
تخت بلقیس جو آصف آندا دعویٰ نال علانیہ
قبل ان یرتد الیک طرفک اندر سورت نمل سوہری
میں اکھ جھپکن تیری موہرے لیاواں تخت اجلیں

لہ یعنی یہ جھٹلانا کافروں کا فقط آپکی ذات بابرکات کے واسطے ہی منحصر نہیں بلکہ آپ سے پہلے بہت رسول جھٹلائے گئے ۱۲ حلوائی سہ یعنی مومنوں کی قوت اور زور یا عذاب آسمانی نے ان منکروں کو نیست اور نابود کر دیا۔ اور اہل اللہ فتحیاب ہوئے ۱۲ سہ پس جس طرح وہ منصور ہوئے اور دشمن معذوب ہوئے اسی طرح آپ بھی مظفر اور فتحمند ہو گئے اور دشمن مقہور جو فرمایا انا لننصر رسلنا یعنی تحقیق ہم نے البتہ مدد کی رسولوں کی۔ جیسا کہ فرمایا کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی یعنی لازم کیا اللہ تعالےٰ نے کہ البتہ غالب ہوں گا میں اور میرے رسول آخر سورہ مجادلہ ۱۲ خازن
سہ ناصحانہ عتاب کے ساتھ اور مشفقانہ طریق کے ساتھ ۱۲

Marfat.com

پس اڈی دور مسافت تھیں وچ لحظے تخت لیایا ۔۔۔ جاں جھکی اکھ پیغمبر تخت اسدا خود اگے پایا
ایہ نال اختیار کرامت ہویا بن اختیار ایہائی ۔۔۔ لکھوں نے کر حیلے خلقت وچہ گمراہی پائی
رسولاں پیر چوکھر پیراں خاک جاں بخشے جان جیائی ۔۔۔ تا آپ جیل ہو یاکس دیجے یا دلا ندہیا جہائی
شاہ رسل نوں خیال آیا ایہہ ہر ویلے ہر ساعت ۔۔۔ جو کہے سیوں ایہ تحت کا فر کرن ساعت
تا جھٹ عذاب بلاؤں پاون عالی درجیاں تائیں ۔۔۔ اوہ جاں کوئی معجزہ طلب کریندے جاسندے معجزہ عطائیں
جو اینویں ظاہر ہووے مت ایہ قول ایمان لیا وے ۔۔۔ تا رب نال کمال محبت حضرت نوں سمجھا وے
جیب اپنے دی دل مضطر نوں وچے طور ٹھہرایا ۔۔۔ جو ایہا اپنی رحمت حکمت ہدایت خلق حریص ہو یا
ہو بے احتیاج میری سرکار نہ کجھ پرواہ ہدایت ۔۔۔ بھاویں تیطول تو چاہیا جاں تو منکر ہوون نہایت
بجاویں لکھ کروڑاں لوکی پین جہنم راہیں ۔۔۔ بھاویں کئی کروڑاں جنت ہووے مفت عطائیں
ہاں جے آپ انہاندا وچ نہ جنا چاہو ۔۔۔ ہو جانہ تے مجبور ساڈو تے دیکھو انہاں گھبراہو
تاں وچہ زمین کوئی سرنگ لگا یا پوڑی رکھ آسمانی ۔۔۔ اکھیں کھول ویکھیں ایہ سیاو دل وچہ نشانی آنی
حضرت دی ہو نہ خواہش ہی جو مومن ہوون سارے ۔۔۔ تا اگلی آیت ربنا تاری ویکھ رہ فی پیارے

[illegible]

سلہ ایسے موقعہ کے لکھا ہی جو کافر چاہتے تھے کہ آپکے ساتھ کوئی ایسا معجزہ ہی جو لوگ دیکھیں اور خود بخود یقین کریں اور آپکو برحق نبی مان لیں پھر شاید حضور کے دل میں بھی یہ خیال آگیا ہو تو پھر اسی سبب حق تبارک وتعالیٰ اس آیت سے اس خیال سے روک دیا ہوا اف اور قرآن مجید کو سمجھے گئے اور سحر اور کہانیاں بھی انکار کیا پس باوجود کفار اس انکار کے حضور دین کے لئے حریص شدید تھے کہ شاید کفار ایمان لے آئیں اور چاہتے تھے کہ جس قسم کا یہ معجزہ طلب کریں ویسا ہی دکھا دیا جاوے ۔ پس حق تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے اس خیال سے روک دیا کہ جب یہ کفار قرآن مجید جیسے عالی معجزے کو جادو کہتے ہیں اور بیہودہ افترا کہتے ہیں پھر کون معجزہ ہے جسکو دیکھکر ایمان لائینگے ۔ جیسا کہ فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے **فبای حدیث بعدہ یؤمنون** اور سورۂ شعرا میں فرمایا **لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین** یعنی کیا تو اپنے نفس کو ہلاک کر دے گا اور جان کھو دیگا اسواسطے کہ یہ لوگ قرآن مجید کو نہیں جانتے ۔ یعنی جس جگہ حق تبارک وتعالیٰ نے آپ کی کفار کے ایمان سے ہٹائی یعنی کہ آپ ان اندھی مردوں کو کیا کیا دکھائیں گے کہاں ان کو زبردستی مومن بنا سکتے ہیں تو پھر زمین میں سرنگ لگا کر یا آسمان پر زینہ لگا کر جو کچھ معجزہ یہ طلب کریں دکھا دو بلکہ اس کام کی آپ قدرت اور طاقت رکھ سکتے ہیں کذا فی التفاسیر اور فرمایا **ولو اننا نزلنا** الایہ اور **لاغلبن انا ورسلی** سے صاف معلوم ہوا کہ رسولوں کے واسطے بڑی قدرت اور اختیار ہوتا ہے بلکہ انکے گھوڑے کے پاؤں کی خاک بھی حیاتی بخشتی ہے جیسا کہ سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم سے خاک اٹھا کر اپنے ہاتھوں بنائے ہوئے بچھڑے کے پیٹ میں ڈالی جس سے وہ بولتا تھا اور جس جگہ وہ گھوڑا قدم رکھتا تھا گل سبزہ موجود ہوتا تھا جیسا کہ اسکی شہادت قرآن شریف میں موجود ہے **فقبضت قبضۃ من اثر الرسول** پس جب فرشتے کی سواری کے پاؤں کی خاک کو یہ قوت ہی تو پھر رسولوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر الانبیا کی کیا شان سمجھی جاوے ۔ لاف سب لوگ وہ کا دیتے ہیں کہ فضل ہماری عاجز تھے پس یہ قرآن مجید سے صاف نکلا ہے اور اطلاق بحق اللہ تعالیٰ اور اسی واسطے حق تبارک وتعالیٰ نے ایسے معجزات دکھانے سے آپکو روک دیا جو آپ صلعم رحمۃ العالمین تھے اور معجزے مطلوبہ دیکھکر اگر کفار مومن ہوئے تو پھر یہ منافی رحمت کی آپکو معلوم ہوئی جو انکی طرف سے

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا
فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ
عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

اور اگر گراں ہوا ہے اوپر تیرے مُنہ پھیرنا اونکا پس اگر سکے تو یہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لاوے اُنکے پاس کوئی نشانی اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا اونکو اوپر ہدایت کے پس ہرگز مت ہو جاہلوں سے

تے جے بھارا وسّے تینوں مُنہ موڑن کفار ال — جے ہو سکے تا وچ زمین لگا کوئی سرنگ اظہار ال
یا پوڑھی وچہ زمین مدھ ہی وت معجزہ کوئی لیا ئیں — تے سدھے راہ تے جمع کرے سبّے چاہے رب سائیں
تے نا ہو ہرگز کنوں ناداناں کہیا ہو یا عتاب پیارا — جد محبوباں نوں نال رمز دے کردے یار اشارا
وچ روح البیان اس آیت وچہ رب نبی سکھلا یا — جو ہیں نبی کہیا رب او بے تامیں سوہنا اوجے آیا
تا جو ودھ ہو نہ شفقت اندر حضرت ختم رسالت — جو حقدار نہ رحمت کرے نہ رحم او ہناں کیسے حالت
دا ہر غم دا اجر کرم دا شافع او گنہاراں — چاہے رحمت عامہ تامہ ہر اک طرف کھلاراں
مگر تقاضا حکمت نا ہر اک مومن تھیوے — جو نوری ظلمانی دو قسم ہوئی مخلوق دسیو ے
تا فرمایا ایمان قبولن او ہ لوک پیارے — فہم تدبّر والا سُننا جنہاں نصیب ہے ہارے
جو ہیں اگلی آیت وچہ رب کہیا او ہ مومن تھیندے — جو سُن ہدایت پند قبولن روح البیان لکھیندے

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

سوائے اسکے نہیں کہ قبول کرتے ہیں وہ لوگ جو سُنتے ہیں اور مُردے جلاوے گا انکو اللہ پھر طرف اوسکی پھیر جاویں گے

تحقیق قبولن او ہ لوکی پیارا سخن جو تیرے — جو سمع تدبّر فہموں سُندے یعنی مومن جیہڑے

لہ حق تبارک تعالیٰ نے حضرت صلعم کو رحمت کا وجود پیدا فرمایا اسی واسطے حضورؐ کے دل میں یہ چاہت لگی رہتی تھی کہ کسی طرح کوئی بھی کافر دنیا میں نہ رہے مگر حکمت الٰہی کا یہی تقاضا تھا روز ازل سے کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یعنی ایک فرقہ جنتی ہوگا اور ایک جہنمی اصلوائی ۱۲
سلہ ڈالا گیا ہے جنکی طرف سننا اور فہم یعنی سمجھنے اور فکر کرنیکا سو یہ موتے کے جو کفار ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے لاتسمع الموتیٰ اور صحیح بخاری میں جیسا کہ روایت کیا اسکو حسن اور بہتیرے لوگوں نے روح المعانی۔ اور اسی طرح سراج المنیر اور کبیر اور معالم اور خازن وغیرہم میں بھی آیا ہے اور تحقیق اس قسم کی آیات میں سننے کا فر ہی مراد ہیں اور سعود کے ساتھ تشبیہ دینا اسی واسطے ہے کہ مُردے سنکے جواب نہیں دیا کرتے پس جو سنکر جواب نہ دیں اور کلام بھی نہ کریں اوسکو بھی عرف میں مُردہ ہی کہتے ہیں کہ سنتا نہیں حضور عمرؓ کو فرمائے کہ یہ کافر مُردے تجھ سے اچھا سنتے ہیں یہ حدیث بخاری میں ہے ا ور مشاہدہ اس مسئلہ کی تفصیل منزل اول جلد سوم زیر آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ الخ ہے ۱۲

تے موتی یعنی کافر تن زندی جنہاں دے دل مُردے
جاں کفاراں نوں گوراں تھیں کڈھی روز حشر دے

پھر سب کجھ تن جو سمجھ ایمان سماعت پاون
پرسنن من تد نفع نہ کرسی رب صاحب فرماون

مردیں[۱] سنن کلاماں پر جد دین جواب نہ اگوں
اس کہن عرف وچہ سُندا نا ہیں بھاویں سُندا گلوں

جویں کافر سُنن مگر جد سن ایمان قبولن ناہیں
تا تاہ سُننا اس رب فرمایا وچہ قرآن بنائیں

تے باہجہ جواب لاون مردیاں سُننا ثابت پیارے
جیویں سنگ مردیاں[۲] صالح اتے شعیب خطاب پکارے

لاتسمعوا بھذا القرآن نہیں تے کافر کہندے ناہیں
جو سنو قرآن نہ یارو اسوچہ گھتو شور کہائیں

باہجہ سماع قبول جو سُنیاں جاندا تاہ کفاراں
تا والغوا فیہ لعلکم تغلبون ہوندا آکیوں سخن اظہاراں

تے ابوسفیان واقصہ گذرا جس کجھ سن قرآنوں
جو وجیاں[۳] راتاں ہیں کہندا سنیوم سچہ عیانوں

باہجہ رسالت بھی ابوجہل سچا با نبی سوہارے
ومنھم من یستمع الیک تلے خود کھوی کرے نارے

جاں کفاراں سردار قریشاں کہیا سُرتا ئیں
جو کیوں اس کوئی نشان نہ آوے تا کہیا رب سائیں

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

[۱] یا جس طرح مُردوں کا قبروں سے قیامت سے پہلے زندہ ہونا محال ہے اسی طرح ان کفار کا بھی دنیا میں ایمان لانا ممکن نہیں ۱۲ خلاصہ [۲] قصہ صالح علیہ السلام کی قوم کے ہلاک ہونے کا اور آپ کا ان مردوں کو انکے ہلاک ہونے کے بعد پکارنے کا آٹھویں پارہ کے آخر میں صاف موجود ہے اور ایسا ہی شعیب علیہ السلام کی قوم کا نویں پارہ کے شروع میں اور فقیر نے رد نجدیہ کے رسالہ میں مفصل بیان کیا ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ [۳] تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ آدمی چار قسم کے دنیا میں ہیں ایک سعید بالنفس والروح یعنی نیک بخت ساتھ روح اور نفس کے نیک بختی کے لباس میں اور وہ نبی ہوتے ہیں اور صاحب عبادت کے۔ اور دوسرے بدبخت ساتھ نفس کے بدبختی کے لباس میں اور وہ کافر ہیں اور امانت رکھنے والے کبیرہ گناہوں پر۔ اور تیسرے بدبخت ہیں ساتھ نفس کے لباس سعادت میں مثل بلعم باعوراور برصیصا اور ابلیس کی اور چوتھے نیک بخت ساتھ نفس کے بدبختی کے لباس میں مثل بلال اور صہیب رومی اور سلمان فارسی اپنی پہلی حالت میں پھر بدلا گیا لباس انکا ساتھ تقویٰ اور ہدایت کے اور کیا حکمت تھی نیکوں اور بدبختوں کے پیدا کرنے میں حالانکہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہ اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو سبکو جمع کر دیتا ہدایت پر اور اللہ ہدایت کرے تم سبھو کو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ کو روز ازل سے معلوم تھا کہ فلان آدمی میری خلقت میں گناہ کرے گا بسبب نہ سبقت پانے اُسکی استعداد کے اسی واسطے سعادت کے راستہ سے محروم رہتے ہیں پس کر دیا اوسکو شقی یعنی بدبخت واسطے سبقت کرنے قضا کے اوپر اوسکے اور یہی حال ہے سعادت کا جب بندہ فرمانبردار ہوتا ہے تو وہ سکو سعید یعنی نیک بخت کر دیتا ہے اوسکی استعداد کے چاہنے کے لئے سعادت اجمالی کو اور قابلیت امانت رکھی گئی ہے انسان میں ساتھ قول الست بربکم قالوا بلی کے۔ پس اُن کا یہ قبول کرنا دن میثاق کے دلالت کرتا ہے اوپر استعداد کرنے والے کے روح البیان۔ معنوی کی عبارت جو عوام لوگوں کو مفید نہ تھی متروک ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۱۲

اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اُتاری جاتی اوپر اوس کے نشانی رب اُس کے سے کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر اس کے کہ اُتارے نشانی ولیکن اکثر اُن کے نہیں جانتے

تے کافر کہن کیوں اس پر کوئی رب تھیں لہی نشانی — کہہ آیت بھیجن تے رب قادر پر بہو بہتہ کرن نادانی
جو سیں معجزہ کہندے کیوں اوہ اس دے پاس آوے — جو کے زمیں فراخ ہووے وچہ ندیاں خوب چلاوے
یا جویں ناقہ اتے عصا ہور مائدہ جیوں آسمانوں — یا جو طرف ایمان اسانوں مضطر کرو عیانوں
جویں چلن پہاڑ جو ڈالی او سدی کہیا کفا بلائیں — تاں فرمایا کہہ قادر ہے رب پر ایہ فتنہ سائیں
جے معجزہ او ہو جاوسی فر بن نہ اہل ایمانوں — تاں ترت ہلاک ہوون جویں اگلیاں مہلت ملی نہ جانوں
پچھلی آیت وچہ ذکر سی قدرت رب جباے — تاں کجہ نمونہ قدرت اگلی آیت کرے نتارے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ

اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑے ساتھ دو بازوؤں اپنے کے۔ مگر اُمتیں ہیں مانند تمہاری نہیں کم کیا ہم نے بیچ کتاب کے کچھ چیز پھر طرف پروردگار اپنے کی اکٹھے کئے جاوینگے

نہ کوئی چرند پرند جناور وچہ زمیں دے آیا — مگر اوہ بھی کہ اُمت ہو مثل تساں فرمایا
لوح محفوظ اندر اساں لکھنوں چھوڑی سی چیز نکائی — پھر ایہ جمع کچیون سارے طرفے پاک الٰہی
وچہ دابہ آتی طیر آئے سب حیوان زمیندے — بن مخلوق آسمانی بعض مفسر نقل کریندے
اولم یروا الی الطیر فوقہم صفت قدرت رب نشانی — جو صف بنھ اُڈن جناور سرتے ملکت سنج جانی
مثل تساڈے نوع جیون مرن یا وچہ پیدائش سارے — یا وچہ تسبیح کرن وی ایہن اوہ تساں مثل شمارے
وان من شیء الا یسبح بحمدہ جویں وچہ قرآن وساوے — نہیں کوئی چیز مگر اوہ پاکی بدی صفا الاوے
بھی اوہ اتے تسیں حساب جہت سب کٹھے ہوسوسی — جو ابوہریرہ سے مسلم دیوچہ وسیا نبی سوہاوے
جو ہر حق والا روز قیامت حق اپنا بھر پاوے — جس گھوج بکری نوں سنگ والی بکری مار آوے
تاں سنگو الیوں گھونی بکری بدلہ اپنا لیوے — پر بعد حساب دے من اوہ مٹی خاکن وچہ ہووے

سلہ سمجھو کہ یہ سب جانور بھی مثل تمہاری ایک مخلوق ہے۔ پھر تم ہوا میں ایک سیکنڈ بھی نہیں ٹھہر سکتے اور تم اُڑنے والے جانور دیکھتے ہو کہ کتنی دیر ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں اور جس جگہ چاہتے ہیں منازل طے کرتے ہیں پس آدمی کو اپنے نزدیک یہ ایک عجیب چیز ہے اور دریائی جانور کس طرح تیرتے ہیں اور پانی میں رہائش کرتے ہیں۔ یہ بھی قدرت الٰہی کا ساختہ ہی عجیب نشان ہے ۱۲

Marfat.com

تے ملک الموت کڈھی جندہر دی جن انسان حیواناں
شافعی بیٹھن بیٹھے آہے مسجد وچہ حرم دے
مگر جواب قرآنوں سن ہر اک داویاں رتھائیں
فرمایا کجھ جرم نہ اُستے کہند او تس قرآنوں
پھر اسدی سند رسول اللہ تک توڑ امام چڑھائی
یعنی سُنت بیری پھڑو تے پیر یاں راشد یاراں
پھر اسناد حدیث امام عمر تک توڑ چڑھائی
ہُن اہل قرآن ہک فرقہ نکلیا کوڑی دعو کرے
تے کوئی حدیث رسول تھیں آکھن ثابت ناہیں
ایہناں اپنی وکھ نماز بنائی چھوڑ نماز الٰہی
بانی اس فرقے دا کافر تک اجماعوں آیا
تے بجدی کہن ہیں شاہ رسولاں سنگ مماثل آئے
بھی انا اخاکم بنی کہیا میں تساں برادر آئیا
نہیں تے زن بھائی دی ہوا تے روا نہ بنی نسائیں
لانہ ہیا نوں شرم نہ آوے بنے برادر جھوٹھے
جے اس آیت تے عمل کرن کیوں موقعہ ایہہ بھولاندی[۱]
یومنون ببعض الکتاب یکفرون ببعض الکتاب اثیل قبیراں
نشانیاں تشبیہ بیٹھ ہن ہر قسماں جانوراں تھیں
وچ روح البیان سوا انساناں ہور اُمتاں بھی آیاں
جو گئے جے نام اُمت ہوندی نا انہاں قتل کرانداں
تے ایہہ کالا کُتا ٹھیک شیطان ہوندا بدراہی
بھی مالک تھیں ہونہ تھوڑا فائدہ سیاہ سگوں ہے آیا
بھی لفظ اُتے ہور صفات نخسہ سبھے اُمتاں دسدے

کتاب مبین ایہی لوح محفوظ یا ہے قرآن عیاناں
کہیا جو چاہے پچھے میں تھیں مسئلے کسے کم دے
کسے کیا سوال جو وچ حرم دے قتل زنبور جو آئیں
ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ آیت شافعی پڑھی عیانوں
علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی جو سنائی
جو پچھے میرے اہل ہمت اہل رشد اظہاراں
انہ قال للمحرم من قتل الزنبور جو روح البیان کہیائی
بلکہ مخالف ہن قرآن جو معنے اُلٹے کردے
تفسیر اصول فقہ سب علماں جانن کوڑ بنائیں
کجھ احمق جاہل تابع اسدی کافر ہوئے واہی
پس جو کوئی اسدا تابع ہووے اوہ بھی کافر پایا
جو قل انما انا بشر مثلکم رب صاحب وچ قرآن بنائے
ایہہ جہت تواضع محض نبی نے آہا سمجھن الا بابا
تے بول باخانہ پاک آہا اس نوری جسم سائیں
جو کتیاں خنزیراں تھیں سنگ ظاہر باطن کھوٹے
سوراں کتیاں سنگ کیوں اے اپنی مثل بنائے
کجھ قرآن من اُکفر کرن سنگ بعض کثیراں
پر کیا جانن انہے گونگے نازل جیوں تماں تھیں
جو وچ حدیث شریف اس بابت حضرت لنوں بیاں
پس کرمو قتل انہاں تھیں کالا جو حیوان وسانداں
اوہ ودھا خبیث آہوندا الراہ کتیاں کنوں بیانی
جو بیت سوئی اوہ نہیں نال اوس رہا سکا رہ پایا
ایویں جو سنگ پراں شریعت بیٹھ طریقت الٹ دے

[۱] یہ ساتھ قول ابن عباسؓ کے خازن میں لکھا ہے ۱۲
[۲] یعنی اگر عمل کرتے آیت قل انما انا بشر مثلکم الآیہ پر اور پھر چاہیے عمل کرنا اسپر بھی یعنی علا نیہ کہیں ہم مثل سور ولا اور بندروں اور کتوں اور بچھوں وغیرہم کے ہیں ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

جویں دل اتے روح اتی صفتاں جو ایہناں وچ کمالوں
بہی کنوں سوال احوال ہر یک دیوں جیوں خالق فرمایا
تے عام اکٹھ ہوسی اوس دن جیویں ابوہریرہ لیائے
پس کل بکھیرا تے چوپائے ہر شے رب اٹھاوے
کہیا ابن الملک دلیل اسدے پوچھ اوپر حشر وحوشاں
پھر ہوسی حکم تہیو وحوش بہائم خاک ہو جاہو
جاں مٹی ہونیاں جانوراں نوں ویکھن کافر خاسر
مہر کیتی رب جہاں دلاں اوہ اصلی گونگے ڈورے

ایہ شل تساڈے وستاں سب تھیں ہوسی پچھ اعمالوں
جو سمع بصر دل ہر یک ایہناں کنوں پچھن دسیا یا
جو خلق ساری قبر تھیں قیامت کٹھیاں سب فرمائے
پس گھونی بکری سنگاں والیوں بدلہ اپنا پاوے
ہور واذا الوحوش حشرت پڑھیا قرآنوں نوی ہوشاں
پس مٹی ہو جاسن مٹی جویں زمیں دی پاہو
تا کرن آرزو ہوندے اسیں مٹی وچہ قرآن او جا کر
مثنوی مرح جویں عارف رومی خبر اوہناں دی لوڑی

مثنوی

تو اشما ہر گنگ اصلی کر بود　ناطق آنکس شد کہ از مادر شنود
چوں سلیمان سوئے مرغانِ سبا　یک صفیرے کرد بست آں جملہ را
جز مگر مرغے کہ بودے بال و پر　یا چو ماہی گنگ بد از اصل کر
نے غلط گفتم کہ گر سر نہد　پیش وحی کبریا سمعش رہد

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ
وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ
عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ
اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ ع

اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو بہرے ہیں اور گونگے ہیں بیچ اندھیروں کے جس کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اوسکو اور جس کو چاہتا ہی کرتا ہے اوسکو اوپر راہ سیدھے کے کہہ کیا دیکھا ہے تمنے اپنے تئیں اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا یا آوے تمکو قیامت کیا غیر خدا کے کو پکاروگے اگر ہو تم سچے بلکہ اُسی ہی کو

سلہ جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا یعنی تحقیق کان اور آنکھیں اور دل سبکے سب وہ پوچھے جائینگے اُس سے ۱۲ روح البیان سلہ مگر بدلہ انکا ایکدوسرے کی ازرہ نے مقابلہ کے ہوگا نہ ازرہ تکلیف عذاب وثواب کے ۱۲ روح البیان سلہ ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا اور کہیگا کافر اے افسوس ہو جاتا میں مٹی اللہ فرمایا خدا نے یہ جانوروں کا مٹی ہونا لازم ہونے کے بعد ہوگا اسلئے کہ حشر اجساد کے وقت اُن کے واسطے کوئی درد اور تکلیف نہیں ۱۲ روح البیان سلہ خاصکر ڈورا گونگا بھی ہو ۔ روح البیان ۱۲

پکاروگے پس کھول دیوے جو کچھ کہ بلاتے ہو طرف اوسکی اگر چاہے اور بھول جاؤگے جو کچھ شریک مقرر کرتے ہو

تے جو جھٹلاون آئیتاں ربدیاں مین اوہ گونگے ڈوری
جو وچہ اندھیریاں جہل کفر اونہاں راہ کویں سیاوی
اونہاں اگے پیاریا وسوچ تساں ہووے عذاب اتھائیں
کیا بااجہ خدا اپھر سدوگے تسیں نال اپنیاں تائیں
بلکہ جناب اللہ دی وچہ سب کر سو عجز دعائیں
یعنی جس دکھ کھولن کارن سدو بت معبوداں
جاں دکھ مصیبت کفاراں کوئی آوندی وچ دنیا دے
جاں اونہاں اگھیوں سختی ویکھے آؤ طرف الٰہی
تارب فرمایا خاص خدا دی طاعت ترت سہیوے
جاں کفاراں تکلیفاں دتیاں حضرت نوں سن ٹہراں

اوہ اگرن کیویں سچ گواہی سنن نہیں جیہ کوڑھے
جس چاہے رب گمراہ کرے جس چاہے راہ وکھاوے
نال کفاراں گلیاں تساں قیامت ملن سزائیں
جیکر ہو تسیں سچے کہو جو بت خدا اساں آہیں
پس رب دور عذاب کرے جو چاہے دنیا وچہ تسائیں
تے جا ہو بھل خدا اپنا جو کرہو شرک خروداں
تاں چھوتیاں سنگ عجز دعاؤں جھکدے طرف خداوے
عبادت اتے اطاعت رب دیچ سکھاں کردے ناہی
جس ویلے وقت پکارو زمی وقت بھی نہیوے
تا جہت تسلی اگلی آیت رب کیتی اظہاراں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے طرف امتوں کی پہلے تجھ سے یعنی پیغمبر پس پکڑا ہم نے اونکو ساتھ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کریں پس کیوں نہ جس وقت آیا اون کے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی ولیکن سخت ہوگئے دل اونکے اور زینت دی واسطے اون کے شیطان نے جو کچھ تھے کرتے

اساں ٹھیک رسول گھلے اُمتاں نوں جو تیں تھیں پیارے
پھر محتاجی بیماریاں سنگ اساں پکڑیا اونہاں تائیں

اوہ کافر جو رسولاں نوں جھٹلایا آخر کارے
تاں مانا ... جیہڑے شرک کرن جو دھندا رب سائیں

لہ یعنی جسکو چاہے ہدایت کی توفیق نہ دے اور جسکو چاہے ... واللہ اعلم منہ۔
سہ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اذا مسّ الانسان الضر دعانا لجنبہ او قاعدا او قائما یعنی جب ... تو سختی پہونچتی ہے تو پھر وہ پکارتا ہے ہمیں پہلو کے بل یا بیٹھا یا کھڑا منہ
سہ یعنی پکارو تم خدا تعالیٰ کو واسطے کھولنے عذاب کے پس اگر چاہے اللہ تعالیٰ ... عذاب کو دنیا میں ... جیسا کہ سختی کے وقت میں تمہارے ساتھ اوسکی عادت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا جو دور کرے اس عذاب کو قیامت کے دن اسواسطے کہ نہیں بدلتا خدا کا قول ... اگرچہ کر سکتا ہے جیسا کہ چاہے ۱۲ ...

پھر کیوں نہ زاری کیتی جدوں عذاب ساڈا تنہاں آیا — تا رونندے عجز کریندے عذروں پاندے رحمت سایہ
پر ہوئے دل سخت اونہاں دے چھوڑیا عجز بکاء نوں — ولدی سختیوں عجز نہ ہوئے پھیرے عذر وبلاء نوں
تے زینت اونہاں دی تی شیطاں جو آہی عمل کمائے — یعنی لگے کرن تکبر اوپر خود علا بندے

قطعہ

مرد معجب صاحب دیں کب ہوا — راقتا خود بیں خدا بیں کب ہوا
خود پرستی بت پرستی ایک ہے — غفلت حق اور مستی ایک ہے

بیہقی ابوحازم تھیں ہے وچ شعب الایمان لیایا — کہیا جاں ویکھیں رب تیرے تے نعمت مینہ وسایا
تے توں نافرمان ہوویں پس ڈر تھیں نت بھائی — توں جس نعمت تھیں فرحت پاویں اوہ بلا تدہ آئی
تے بن سند جعفر تھیں کر نقل روایت عالی — جو وحی کیتی داؤد ولے رب ڈر منتھوں ہر حالے
تے خوف کریں جاں نعمت بیری تیں پر تھیوے ظاہر — وچہ ڈر نشورا یہ نقل حدیثاں عمل کریں ہو طاہر

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا
بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اوسکے کھول دئے ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ دئے گئے تھے پکڑا ہمنے اونکو یکبارگی پس ناگہاں وہ ناامید تھے پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی کہ جو ظلم کرتے تھے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا ہے

پھر جد بھل گئے اوہ ساڈی پند نصیحت سارے — تا دولت رزق خوشی در کھلے اونہاں اوپر بھارے
ہر ہر قسم جو لذت دنیا عیش آرام اونہاں پائے — تا جو نعمتاں نال ہوئے بوہنہ خوشی اوتے دل لائے
پھر بھی شکر نہ کیتا اونہاں پا کے ایڈ نعیماں — نعمت وچ مشغول خدا تھیں غافل رہے مدہیماں
مغرور نعمتاں ہو یونے اتے بھل گئے اوہ سانوں — تا اچا چیت اساں پکڑ لیا اونہاں تھکے وارعیانوں
آوچھ عذاب اساڈا ناامید ہوئے پچھتائے — کجھ کھوج نہ رہیا وت پھر جنہاں ظلم کمائے
سب تعریف اہی اوس جہت جو پالنہار جہاناں — ہے حمد رسولاں جہت ہلاکت اہل کفر عصیاناں
پہلے نعمت دی شکر کرے رب اہل گناہاں تائیں — جو زاری کر تائب ہووے بچیا کنوں بلائیں

لے ظالموں کی ہلاکت سے ہی خلاصی ملتی ہے زمین کے رہنے والوں کو ان ظالموں کے برے عقائد اور برے اعمال سے پس حق تعالیٰ پر نعمت پر حمد کیا جاتا ہے اسپر ۲ اسلیے منیر

Marfat.com

جو اتنا پکڑ خدا دیوں غافل ہو وے خیال نہ لیاوے　پھر نعمت وافر دیویں رب تاں خوب گناہ کماوے
تاں چاچیت پکڑی رب تے ایہہ لازم ہویا بھائی　جاں نال کجھ ملے تنبیہ جھبٹ توبہ کرتی آئی
نہ ڈھل کرے اُسوقت جو اتھیں سیت عذاب جاں آوے　تاکرے یقین ایہ موضع وچہ شاہ عبدالقادر لیاوے
نبی کہیا جد ویکھن دنیا وچہ کسے ملن نعیماں　تے اوہ اوپر گناہ قائم ایہہ استدراج لیماں[1]
پھیر پڑھی ایہ آیت حضرت آخر تیک پیارے　عقبہ بن عامر تھیں بیہقی اندر شعب نتارے

مثنوی　نفس ما کمتر از فرعون نیست　لیک او را عون ما را عون نیست

نہ فرعوں تھیں گھٹ ساڈا نفس جے کل مراداں پاوے　جویں اس نے پائیں آ کر گنج نعمت ہر مقصد تھد آوے
جنہاں جو چاہیا سو پایا آخر سوئی قہر لتاڑے　ہے شہوت سنگ پٹیا دوزخ دکھیں جنت پیارے

مثنوی　حفت الجنۃ بمکروھاتنا　حفت النیران من شہواتنا

دنیا قدر جے ہوندا رب نوں پر مچھر دے جتنا　تاں دنیا وچہ کسے کافر نوں گھٹ آب نہ ملدا اتنا
ہن جگ چیز ہوندی کجھ دنیا ملدی شاہ رسل نوں　پر بنی نہ قدم ہلایا اس اندر ذرا دو اس گل نوں

مثنوی　چیست دنیا از خدا غافل بدن　امیر خسرو　نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

جو شے یاد الٰہوں رو کے دنیا نام سداوے　جج دل ول یار تے تھد مل کار ایہ ٹھیک مسلن شوے
جتنا شان زیادہ اُتنے دکھ ملن صلحاواں　جتنا رب تھیں دور اُتنا اوہ وچہ سرور بنا واں
بلائیں نعمت شکل بنا کے دشمن دنیا داراں　دولت صحت جاہ اقبال ہو شکل نہاں اظہاراں
تے نعمت والیاں نعمت باطن استدراج بنیوے　جو بن غیب فتوح ہو کشف کرامت ہو صفائی تھیوے
نوری شکلاں ظاہر دسن بھیت کھلن ہر اوّل　اُپر ملائے واقف ہو مشاہدہ ہو جاں پاروں
ہو شکل ایہناں کئی چیزاں حاصل ہون جو سالکاں تائیں　طفل طریقت نال جہلے پلدے شکل نقش
بک سالک متوسط جاں ایہناں ہون قریب فناواں　وچہ اتنا مسلوک کرن جاں تنگ نفس جو کاناں
نے کرن طول نفس نوں جہد ریاضت محنت کر کے　پھر لو وسواس شیطان انہاں نوں کیا خود اں کر کے
تے نقش انہاں کھون تو سلوک چڑھے نہ دہ سارے　تیوں لگھیا کل سنازل حاجت شیخ نہ بن مدد پیارے
پھیر نکل دروازے تنہاں دھونڈن نفس پیر لئے　وچہ گھمن گھیر ڈگن خدا لانے بن مسخر و شیطانے
پھر خرق عادت کئی دیکھن جانن ثمر طاعت ملدے　اس استدراج اندر ہو نہ ضعف دی پوچی جتھہ ملدے

[illegible][2]

[1] یعنی فرمایا جب دیکھیں کسی شخص کو جسکو نعمتیں ملتی ہیں دنیا میں اور گناہوں پر چلتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے پس یہ استدراج ہے پھر پڑھی یہ آیت ۱۲ سعی البیان [2] اور از رو ئے سونپنے تصرفات اپنے کے یعنی کوئی ایک اپنے تصرف اوسکو سپرد کر دیتا ہے تاکہ مغرور ہو جاوے سالک ۱۲ اعلوانی عفی اللہ عنہ۔

بعضے سیر کرن وچہ جنگل پیاس جان غالب آئی — کھوہ دی طرف گئے کنڈیاں تک آب آیا چڑھ بھائی
تا عرض کیتی اوہناں بیشک ہیں توں قادر استے سائیاں — پر اسیں مول نہ طاقت رکھدے استے راج ودھائیاں
جے جنگلی لوک مسلط کر کجھ بار اساں کر وا ہیں — اس پانی تر ترپت پلوانے تعیں بہتر سی اس تھانویں

نظم ۱
مرد متعجب ز اہل دین نبود — ہیچ خود بین خدا بین نبود
بے ریا از جہان و مست یکی است — خویشتن بین و بت پرست یکی ست

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ○

کہہ کیا دیکھو تم اگر لے لیوے اللہ شنوائی تمہاری اور بینائی تمہاری اور مہر کر دے اوپر دلوں تمہارے کے کونسا معبود ہے سوائے خدا کے کہ لا دیوے تمکو وہ دیکھ کیونکر طرح طرح کے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں پھر وہ پھر رہتے ہیں

مکے والیاں کہہ محبوبا خبر دیہو میں تائیں — جے انہیاں تے ڈوریاں رب کرے تساں کھوئے بصر سماعیں
تے مہر غضب دی کری دلیں تساں ہرگز نہ سمجھ تسا ہیں — پھر کس محبوب قبا دی قدرت ہے بن اللہ سائیں
جے دیوے موڑ تساں ایہ چیزاں ویکھ حبیب اساندی — اسیں خود آکھاں اوہناں کیویں سناندے تا بھی وچ پھر جاندے
وعدہ کریں وعید کدیں کدی خوف امید کدائیں — ترغیب کدی ترہیب کدی کدی غصہ وال بنائیں
کدی امر نہی احکام کدی رب کرے بیان مثالاں — کدیں اوہ آیات بیان کری جو فہموں معد کمالاں
یصدفون دا معنی یعرضون جو روگردانی — دیکھ دلائل کھلے کافر پھر بھی وچ حیرانی

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ○

کہہ کیا دیکھا تم نے اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یکبارگی یا آشکارا نہیں ہلاک کی جاویگی مگر قوم ظالموں کی ۔

کہہ ای کفار عذاب جے رب دا تساں اچانک آوے — جو ہتھل عذابوں کوئی نشانی ظاہر نہ دسیاوے
یا آوے تساں عذاب آشکارا ظاہر ہووے نشانی — تاہوں ہلاک نہ ہووے جو ظالم لوک ہویانی
وچہ کبیرے جے عام عذاب اندر بد نیک بھی شامل — ایہہ دنیا وچ انہاں شرکت آوے وچہ مصیبت کامل

۱ یعنی بیجاوے عقل تمہاری اور سمجھ تمہاری پیش پہچانو تم کسی شے کو ۱۲ سراج منیر ۲ یعنی بسبب اُن کے فسق کے جو ہمیشہ اصرار کرتے تھے اسپر ساتھ نکلنے کے تصدیق سے ۱۲ روح البیان ۳ یعنی نبرد و مجکو اسباب کی ۴ یعنی جس کی نشانیاں اول سے ہی ظاہر ہوں بالبغتۃ وہ عذاب جو رات کے وقت آوے ۱۲ روح

Marfat.com

تے نال عذاب قیامت ایہناں خوف ہلاکت ناہیں
تے منیا نے سنگ چنگو مرد ہوا ہن کدی کداہیں

بغتۃً اوہ عذاب جے رب بھیجے جو دن دیویں
ایہ ابن عباس تے حسن الاعون ویکھ سلج سہیویں

نہ ہون ہلاک عذابوں مگراں شرک جنہاں سر جائی
جو نال شرک گناہاں خود جاناں تے وڈے ظلم کمائے

جیویں اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ جویں خالق فرمایا
جو ٹھیک شرک ہے ظلم وڈیرا وچہ لقمان وسایا

نے پیچھے لگن خواہش نفساں جانی شرک پیارے
افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ جویں وچہ قرآن نتارے

سلف خلف دا چھوڑ طریقہ نویں طریق بناون
ہر فرقے سب نفس اپنے چاہے راہ تے کرے بناون

خلیل تائیں رب کہیا کیتوں کیوں خوف شدید پیاری
عرض کیتی کیوں ڈراں نہ تیتھیں ہے خالق جبارے

جاں آدم باپ میرا جس آہا تیرا اقرب الاہا
خوف تیتھوں کر سیدا ڈاڈھا بیا سوچ خود شاہنشاہا

اتی کل ملائک عاجز کرکے او سدے پیش جھکائے
پھر اک گناہوں کموں جنتوں اس تیرک بچہ اٹھائے

پس وحی کیتی رب طرف خلیل ابراہیم سوہنے
توں جاں جوانا فرمانی و دست جنت ونجپ پہلے

ہک جنگل وچہ مجنوں نوں ویکھیا مالک ابن دینارے
پچھیا حال کیا او تیرا سُنسی عرض پیارے

حال اپنا کیا وسا احاطہ مجھ نوں پیش تمہارے
سر تے بوجھ نہ توشہ پلے سفر دراز سو بھارے

تے حاکم عادل خالق دی ہے پیش ہونا جا آخر
ایہہ گل آکھ رُناں پھر ڈاہڈا مالک پچھیا ظاہر

ہر کس تے تد رویا یا دسیا مجنوں قسم الٰہی
نہ گھابر سوتوں رویا ہاں نہ دنیا حرص دا کائی

مگر اُس دن نوں روندا ہاں جو گذریا عمر میری تھیں
تے اُس دن وچ کوئی نیک عمل نہ ہویا مول میرے تھیں

**نظم**
نکاری کنیم ورنہ خجالت بر آورد
روزے کہ رفت جان بجہاں دگر کشیم

بے سفر لتاں نہیں توشہ پلے گھاٹی طرف حشر دی
میتھوں ایہہ آواز سنیندے جان سدا [illegible]

پھر خبر نہیں جا دوزخ ہے یا ہو ون جنت جائی
مالک کہیا [illegible]

جواں مجنوں سن لوک جہاں کہ مجنوں کہن تمامی
مجنوں [illegible]

مگراں دل میرے وچہ یار میرے دی محبت سمائی
وچہ گوشت خون اتی نہ سیاں رہی عشق الٰہی

**رباعی**
در رہ لیلیٰ کہ خطرہاست درو
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی
کاروان رفت تو در خواب بیابان در پیش
کے روی راہ [illegible]

عقل والیاں نوں چاہئے توبہ استغفار لیاوے
اتی کر فرمانبرداری فیر اتھوں جان بچاوے

۱ یعنی تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا سورہ لقمان اور بشرک باطنی باطل ثابت ہے یعنی ہوائے نفسانی جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعنی کیا نہیں دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے خواہش نفسانی کو اپنا معبود پکڑا ۔ ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

Marfat.com

جویں رب کہیا جو مومن[1] ہویا صالح عمل کمائے
جالے بریاں ملک کہانیاں چڑھ کے طرف آسماندے
یعنی جگہ گناہاں وچھن نیکیاں لکھیاں ہویاں
توں جانن ہر الکھیا اوہ اساں جو اس عمل کمائے
فرمایا تسیں سچے بیشک بندے برا کمایا
گناہ اپنے نوں بجھ ہویا شرمندہ لوچہ بھارا
بس بخشیا اوس گناہ کرم تسیں اکرم کل کریاں

نہ اسنوں خوف نہ غم کھاسی اوہ روح البیان الائے
جاں لوح سنگ مقابل کرن انہہ نیکیاں لکھیاں پاندے
تاں منہ تیرے وگن پچھاہاں آکھن یا رب سایاں
تساں اس جا تکیاں عوض برائیاں بھیت کیا نہ آئے
مگر میرا اوہ بندہ کر برائی بوہنہ پچھتایا
تے آنسو جاری کرکے کہیوس بخش گناہ غفارا
پس بعد گناہ ندامت توبہ ہو اصلاح جریاں

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ

الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

اور نہیں بھیجتے ہیں ہم پیغمبروں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈرانیوالے پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے پس نہیں ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاویں گے اور جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو لگے گا اُن کو عذاب بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے

تے گھلئے اسیں رسول اجنت جو کارن تابعداراں
پھر جو ایمان لیایا اتے کیتیاں نیک کمایاں
تے جنہاں جھٹلایاں آیتاں ساڈیاں ہو عذاب تنہاں نوں
قریش[2] کفار بنی نوں سن جد اُلٹے سخن سنائے

جنت دی خوشخبری دیراتی باغیاں نوں ڈر ناراں
نہ خوف اُنہاں کوئی ہووے تے ناہ غمگین کدایاں
نافرمانی جہیں تے نکلن طاعت رب رحمانوں
تاوچہ جواب اُنہاں دے اگلی آیت رب فرماوے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ

[1] ایمان اور اسلام ممکن ہے کہ بسبب مجاز کے حقیقت میں ایک ہی ہوں پس جس میں دل کی تصدیق ہو اسکا نام ایمان ہے اصل وجود ہونے کے لئے جو ایمان ہے نتیجہ اسکے سب الاخلاق ہو روح البیان [2] وہی کفار جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یعنی ابوجہل اور اسکے یار جو کبھی تو کہتے کہ مردے کے پیاڑ ہو جاویں کبھی کہتے کہ مکہ کی زمین کشادہ ہو جاوے کبھی کہتے ندیاں جاری ہو جاویں اور کبھی کہتے ہیں فراخی زیادہ کردو کبھی کہتے کہ سابق میں گذری ہوئی باتیں جو ہیں وہ ہمارے سامنے بیان کر پس اُنکے جواب میں فرمایا قل لا اقول الآیہ سراج و نیشاپوری و خازن و سراج البیان و روح المعانی وغیرہ اور اسکا ذکر بعد میں گذر چکا ہے ۱۲

لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ع ۵

کچھ نہیں کہتا میں تمکو کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب کو اور نہ کہتا ہوں تمسے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیا گیا ہے طرف میری کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھوں والا پس کیا نہیں فکر کرتے

توں آکھ پیارا میں کہاں جو سب کل خزانے
بھی ہیں غیب جاناں جو تسیں پچھو تساں سارا
بھی جو وہم کرو تسیں ایہہ پیغمبر مثل اساں ال
کہہ میں کدی نہ کہیا جو میں ہاں فرشتا ملک جنہاں دے
پیر پچھیا روں الزام کفاراں ایہہ محبوب ہمارے
اوہ اہل بصارت مومنانہ و سنگ دل کویں برابر
تے وچ تفسیر جمل دے لکھیا آیت سورت جنہوں
نفی علم دی اتھے جو حضرت کا سن آکھ سنائی
جو ہیں استقلالی علم خداؤں یعنی اپنی ذاتوں
تے سنگ تعلیم الٰہی حضرت یعنی علم بتیرے
جو نال تعلیم الٰہی حاصل سو چہ شرکت ناہیں
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول دیکھ پیارو
یا جہت اقرار عبودیت اظہار تواضع پیارول
تا جو مثل نصاری ناکوئی ایہہ اعتقاد جماوے
یا فرمایا میں باجھ رسالت دعوی کرن نکانی
ایہہ جہت تواضع بی کہیا میں پاس خزانے ناہیں
میں تمہیں خرچ کروں جیہڑے چاہو تسیں ناہیں کہ تھوڑا

پاس کثیر ہیں جو تسیں منگو دیواں کڈھ عیانے
جد آکھے ہی نیں تے تد اگے ہووے نہیں نتارا
کہا وہ بیوی پھیرو نکاح کرو پھیر کویں بناواں
ناکہ وچ اسمانی وحی ہے جن کراں اطاعت سارے
کیا انہاں لوکاں کافر وچ گمراہی شرک سمائے
کیا انہاں نہیں سمجھ رکھی ہے ایہہ احمق کافر
ایہہ پہلی نفی ہوئی وت بہتا علم نبی نوں منّوں
اس یعنی بن تعلیم الٰہی علم نہ مینوں کائی
باجھ سکھائے کے معلم ایہہ بھی رب صفاتوں
جو منے علم تمام غیب داں تاں بھی شرک گھیرے
ہوویں وچ تفسیر خلاصے فتح محمد کرے بیانیں
نہ علم اپنا رب کسے ورتا باجھ رسول [illegible]
فوا تا وی دیوا نفی کرائے یعنی علم اسرار دل
[illegible] جہاں تینا پوری ایا دی
یعنی کہ آکھیا میرے پاس خزانے ہیں الٰہی
نہیں تے جبل سونے وا بن آکھنا اجر عطائیں
تھی جواب دینی دا اسناں ہیں غیر اریں انہو تھوڑا

۱؎ اسواسطے کہ بذاتہ نہیں بلکہ ساتھ اللہ تبارک وتعالی کی تعلیم کے ہے [illegible] اس طرح کہے کہ آپکو غیب کا علم اللہ تعالی کی تعلیم کے ساتھ ہوا ہے نہ مستقل [illegible] یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے ۱۲ [illegible] پھر دوں [illegible] بادبیاں اور [illegible] جاری کروں ۱۲

کتاب الجنائز وچہ بخاری باب صلوٰۃ شہیدوں
قسم خدا میں ویکھاں جو کجھ ہونا روز قیامت
وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ نالے فرمایا
تے اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ جو وچہ قرآن پیارے
وچہ روح البیان خدا فرمایا اتھے نبی دے تائیں
ہیں ایہو آپ نہ غیب داناں جو حضرت بحر علم دے
وچہ واقعہ شب معراج جو ہے تحقیق نبی فرمایا
جو ہو چکا اتے جو کجھ ہوسی استقبال زمانے
پس جو کوئی آکھے غیب نہ جانن محبوب خدا دا
روح البیان عبارت دا ایہہ ترجمہ لکھیا پیارے
مطبع استنبول اندر تفسیر ہے ایہہ بھائی
مفاتیح الغیب جہیڑا اسے نبی خدا ہور سمجھائے

عقبہ بن عامر نے کہیا حضرت نبی سعیدوں
اوہ بن ہیں حوض اپنے وچہ ویکھاں ایسے کرامت
میں کنجیاں ملیاں زمیں خزانیاں عمل بخاری آیا
گمراہ ایہہ جو نفی کیتا اوہناں رب رسول ہوہڑی
سخن کفاراں نال موافق سمجھ کفار الائیں
تعلیم آکھوں اگلے پچھلے پتے ویندے ہر کم دے
وچہ حلق میرے اک قطرہ چکیا جس تھیں سبھ کجھ پایا
سب دا علم ہویا میں تائیں کہیا رسول ربانے
اوہ وچہ گمراہی سمجھے راہوں لاہنے پیا دور اڈا
چھ سو پینتی صفحیوں جلد اول وچہ ہو نتارے
پاس تفسیر اہی موجود ویکھے جس شک پیائی
مراد اس تھیں تعلیم آکوئی آپوں نہیں سمجھانے

نے اور دوسری جگہ فرمایا اَتَّقُوا اللّٰهَ وَ ... مِنْ فَضْلِهٖ رسول اللہ صلعم کے دینے کو اپنا دینا فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ آپکے افعال خدا تعالیٰ جل جلالہ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے جیسا کہ ... فرمایا اور دوسری جگہ آپکے مٹھی کنکر کے چلانے کو اپنا چلانا فرمایا ... آپکی اطاعت کو اپنی الاطاعت فرمایا اور ... آپکے لئے ... خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے علم حاصل ہیں نہ اپنے ذاتی یا کسی انسان یا فرشتے کی تعلیم سے پس آپنے فرمایا ... کسی غیب کا علم ... یہاں تو سب خدا کی تعلیم ہے جیسا کہ وما ینطق عن الہوٰی ... جو کچھ ... کا ارشاد ہوتا ہے اسکی اطاعت ... ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر جو وحی کی جاوے یعنی اپنے آپ حضور ۲ کچھ نہیں کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہوا اسی طرح آپنے کفار کو جواب دیا نہیں تو ساتھ قرآن اور حدیثوں کے آپکو علم غیب کا ہونا ثابت ہے اس مسئلے کی تفصیل منزل اول جلد دوسری صفحہ ۲۱۶ لغایت ۲۲۰ لکھی گئی ہے اور اسی طرح علمائے دین نے لکھی ہیں فقیر نے رسالہ ... میں بہت واضح طور پر لکھا ہو ... امام ابو منصور ... اپنی تفسیر ... ابو منصور دیں زیر آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ... قیامت کا علم خدا کے پاس ہے ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ پانچ چیزوں کو کوئی نہیں جانتا ... اگر یہ حدیث ... تو مراد اسکی یہ ہے کہ ان چیزوں کی حقیقت پر آپ نے کسی کی اطلاع نہیں دی ... کے معلوم کرانے سے ... خبریں معلوم ہوتی ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت ابراہیم ۲ کو ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی ... حضرت صدیق اکبر رضی نے فرمایا کہ مجھکو الہام ہوا ... کے پیٹ سے لڑکی ہی پیدا ہوئی تھی اور یہ بات اتفاقاً ... آپ ... اور حضرت صلعم کو بھی اسکا علم تھا مگر قیامت کس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے مگر اس طرح کہا جاوے کہ آنحضرت صلعم کو اسکے متعلق کلام کرنے کا اذن نہ تھا ورنہ کوئی ... کا مگر جی ... کے ساتھ یہ ترجمہ ہے امام ابو منصور ... کی تفسیر کی ... میں قلمی موجود ہے اور خصائص کبریٰ میں لکھا ہے امام جلال الدین سیوطی نے جو حضور صلعم کو قیامت کا علم ... مگر آپ ... پوشیدہ رکھنے پر مامور تھے اگر معلوم نہ ہوتا تو قیامت کے نشان نہ فرماتے۔ نشان ... سمجھنے کی معلوم ہو ... یہ آیت سورہ لقمان میں ہے ... (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۰۱ پر)

کافر کہن الٓہ اساڈے وسّن غیب اخباراں
جو دکھ سکھ استقبال زمانوں جہت اساں کل راں

پس توں بھی نفع اتے ضر اساڈے ظاہر آکھ تمامی
تا کارن رد کفار جواب ایہہ دتا نبی گرامی

جیہڑے غیب آہے کفاراں اندر ذہن سماٹے
اتھے نفی اوہناں غیباں دی بکارن رد کفار ہو باٹے

جو ہیں جاں کوئی منکر بہت ستاوے کسے بزرگ سیانی
جو الٹیاں بلپیاں چیزاں منگن تاں تیں کہن بلاٹے

نہ انہاں چیز اندا علم اساں نوں آخر کہنا پوندا
اوہ بجاوے علم خلقوں ہووے پر ایہہ کہیا جاندا

کہیا جو غیب وہ منہیں ہیں اوہ غیب نہ جاناں
جو منیوں خیر اوہ چیزاں غیباں خبر نہیں ناداناں

جو ولا اقول لکم انی ملک تے اسد اعطف سچا
تے ہر کوئی جانو کنوں ملائک افضل ختم منیاں

تے ولقد کرمنا بنی آدم صاف عبارت نص گواہی
جو ٹھیک بزرگی بنی آدم نوں بخشی پاک الٰہی

تے سجدہ کرن فرشتیاں کارن آدم معلم آشیا
بھی لاعلمی ہن قائل ملائک آدم دانشان سو [illegible]

رب کیتا حاکم گل حضرت نال انہاں کفاراں
موافق عقل او ہناں [illegible] [illegible] انہاں [illegible]

پس کیہا نہ کہاں جو میرے پاس خزانے رب دے آسے
باوجود اس بات جو ہیں اوہ میرے پاس ہو ہے

پرناہ کہاں تساں نوں تے اوہ علم اشیا حقائق
بھی ماہیت ایہناں چیزاں نہ سچی اوہ علم [illegible]

(حاشیہ متعلق صفحہ ۲۰۱) خدا کے یہ پانچوں علم یعنی قیامت کب ہوگی اور مینہ کب برسیگا اور آدمی کل کیا کریگا اور کہاں مریگا اور حمل کی حقیقت [illegible] پس اسکے بعد فرمایا ان اللہ علیم خبیر پس ملا علی قاری نے شرح مرکات مشکوۃ زیر آیت حدیث اسماء حسنٰی والی کے لکھی جیسا [illegible] اور تفسیر احمدی میں بھی ہے خبیر یعنی مخبر ہے یعنی خبر دینے والا جس طرح سمیع یعنی سننے والا بروزن فعیل [illegible] نے آخران پانچ چیزوں کی خبر دی ہے اور یہ مضمون مطابق ہو آیت سورہ جن کے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مطلع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ [illegible] خاص غیب پر مگر برگزیدہ رسول کو اور تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ اولیا کا معلوم کرنا ساتھ کرامت کے ثابت ہے جیسا [illegible] سورج کے [illegible] اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ برگزیدہ رسول سے مراد حضور علیہ السلام ہی ہے پس پانچ چیزوں کا [illegible] انکا بھی وہی علم مراد ہے کہ جس کی نفی سے مستثنا ہوئے رسول اکرم اور اللہ کے اولیا اور اگر [illegible] سوا کوئی دوسرا [illegible] وضاحت سے ملنی چاہئے کیا یہ مجہول لوگ نہیں دیکھتے کہ حضرت خضر نے کشتی توڑی اور کہا کہ یہ لوگ [illegible] اور فائدہ اٹھائینگے پس یہ ان پانچ چیزوں سے ہے یا نہیں اور ایک لڑکے کو مارنا اور کہنا [illegible] خزانہ معلوم کرکے ان یتیموں کی دیوار بنا دینی اور کہنا یہ بڑے ہو کر اپنا مال حاصل کرلیں گے دیکھو [illegible] ہیں یا نہیں اور حال یہ ہے کہ جب کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا نے کشتی کے کنارہ پر بیٹھ کر اپنی چونچ [illegible] خضر نے موسیٰ کو کہا آپکا علم اور میرا علم اور تمام خلقت کا علم خدا تعالیٰ کے علم سے اتنا ہے [illegible] پس معلوم ہو کہ حضور علیہ السلام کو کس قدر علم ہو اجر کو مستثنیٰ میں ہے نفی علم غیب [illegible] جن میں ولا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول الآیۃ [illegible] یہ سخن آپنے خود بخود نہیں فرمایا [illegible] فرمایا گویا حق تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلعم سے کفار کو یہ کلمے نفی کے کہلا [illegible] اگر یہ مطلب [illegible] قسم کی آیات جنکے ساتھ ثابت ہوتا ہے [illegible] خلقت کے اور بنسبت علم اللہ جل شانہ کے [illegible] ہے اہل سنت کا اور خلاف اسکے گمراہی ہے ۱۲ [illegible] یعنی فرمایا نہ میرے پاس خزانے ہیں [illegible] غیب جانتا ہوں [illegible] پس ظاہر میں ان چیزوں کی نفی فرمائی ہے اگر آپکا شان [illegible] تو دوسری دونوں چیزوں کی نفی کس طرح ہے جو [illegible]

تے اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا هِیَ شیئاں حقیقت میں دکھلائیں
اے رب مینوں جو اٰتیت جوامع الکلم نالے خود حضرت فرمایا
جو اگلیاں پچھلیاں خبراں آکھ دسیاں سبھ عنایت
حدیث معراج اندر یک قطرہ علق میرے وچہ آیا
پس جو آکھے غیب نہ جانے پاک رسول خدا دا
وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ حالانکہ حضرت ختم رسالت
جد اسیاں پچھے جبرائیل نبی نے فرمایا چل اگے

یاراں جویں ہن حدیث صحیح تے عمل کمائیں
وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ غیب بجھاناں تے ایہ حال دسایا
سنگ تعلیم الٰہی جویں معراج حدیث روایت
علم اول آخر دا سارا ایس جسد سنگ پایا
اوہ راہ خطا دے اوپر ٹریا چھڈ کے راہ صفا دا
بر تر کنوں مقام فرشتے جان جہت اُس حالت
عرض کیتی جو ہو واں اگانہہ اگ مینوں ند لگے

| | | |
|---|---|---|
| سعدی | شبے بر نشست از فلک برگذشت | بتمکین و جاہ از ملک درگذشت |
| | چناں گرم در تیہ قربت براند | کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند |

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ تساں اسدی خبر بتاواں
ہو سکدا جسے اسراراں نہیں تے ہن دیکھاں ظاہر
وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ خبراں وس جو رساں آکھوں
تے جبریل رہیا سدرہ تھیں اگے نبی سدھائے
پھر اس آیت دے تلے ایہی وچہ روح المعانی لیایا
تے اوہناں فرشتہ جوہن جسم فقط روح تھیواں
وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ایہا خاص مقام نبی دا
جتھاں عقل نہ اوہ اس میدان نہیں اُڈ سکدا
گراہ فرقے خود عقل موافق کوڑ کرن گفتاراں
دخل نہیں جتھے عقل نہ کردا علم نبی وچہ پیارے
بعد خدا دے افضل حضرت کل مخلوقوں آئے

تے اتھیانوں ہیں کیا اوہناں اسرار الٰہی نت بتاواں
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ایتھے کہیاں دل برابر
حقائق ہور معانی دس تہاں اسرار ہدا دل
بھی نبی وسنجے اس جا جتھے ملک مقرب گذر نہ پائے
نہ کہاں تساں نوں جو میں پاس خزانہ رب دا آیا
یا حاجت پوری نہ کھاوں ہن میں تابع وحی نبیواں
وَاِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ خاصہ شان ولی دا
حقیقت شان رسول دی تھیں کوئی ہرگز پتہ نہ رکھدا
وچ علم رسول اللہ دے منکر ہو کے رلن کفاراں
سب خلقت دا علم اس اگے قطرہ بحروں سارے
شاہ عبد العزیز اندر تفسیر اپنی دے لکھ سدھائے

(حاشیہ متعلق صفحہ) سلہ یعنی میں تمہیں نہیں بتاتا ۱۲ سلہ وقد کان عندہ فی اداۃ کما قال اللہ تعالی سنریہم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسہم یعنی تحقیق تمہارے نزدیک آپ کے بیچ دیکھنے کے جو فرمایا دکھائینگے ہم انکو اپنی آیتیں شہروں میں اور نفسوں میں ۱۲ روح البیان ۱۲

سلہ اور نہیں حکم کیا آپکو حق تبارک و تعالی نے کہ یہ کہ کبھی خدا انکو کے خزانے میرے نزدیک نہیں رکھے ہیں فرمایا شیخ اکبر قدس سرہ العزیز نے وَلَا تَمُوْرُ الاسرار یعنی اللہ تعالی کے بھیدوں کا اسرار نہ کر جو حقائق اشیا کے ہیں وہ حقائق روح اور دل کی غذا ہیں مثل گندم کی جو جسم کی غذا ہے روح البیان یعنی پہنچا دیں انتہا دوان کا ذوق بھی جو حق کو نہیں دیکھتے تمام چیزوں نہیں جس طرح شرح کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اور جس میں حکم کیا قال السعدی مرحوم اسٹ باسفلہ گفت از علوم کہ ضائع شود تخم در شورہ بوم ۱۲ روح البیان۔
سلہ جلد سوم سورہ الم نشرح زیر آیت ورفعنا لک ذکرک ۱۲ احلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

وچہ سراج خطیب کہیا ایہ نفی رسول آلہی
تاحق منبلیو لوگ اعتقاد نہ کرن الوہیت دا
نہیں تے حضرت افضل اکرمؐ کل رسولاں آہے
اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی وچوں ایہں ثابت کروسے
ہک فرقے دین کہے نہیں کجھ وجود حدیثاں
تفسیر حدیث اصول فقہ سب کوڈاں لوں بنا تُو
ہو وچہ قرآن ثبوت حدیثاں جیوں خالق فرمایا
یعنی تساں رسول دی جد پکڑ لیو اُستاں ہیں
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ساریاں دی کرو اطاعت
جو تابعداری نبیؐ اتے فقہا وال روا سنو ندی
اطیعوا اللہ تے عطف ہویا جد نبیؐ اتے اہل امر دا
وَمَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ بھی خالق فرمائے
جے بن قرآن علم سب کوڑ تاں ایہہ دسن سالوں
تعداد رکعات نماز کتھے اتے حرمت حکم حماراں
قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ یار آکھ اوہناں دینا ہیں
نابینا گمراہ سوجھا کھا ہے جس رستہ پایا
یا جو تابع وحی ہویا سو اہل بصارت کامل
جو دعوی کرے رسالت کیونکر اوہ سنگ غیر رسولاں
ہُن ایت زمانے لامذہب سنگ ہتی برابر بندے

تواضع پاروں بھی اقرار عبودیت تھیں ساہی
جیویں نصارے حق عیسی اعتقاد الوہیت دا
ایویں کنوں تواضع غیبوں نفی نہ مطلق سا ہے
وچہ امر ہی بن وحی نہ اجتہادی کجھ کردے
جو کوئی حدیثاں نبی الامی جو رد یا کوڑ سبھاں
بن قرآن ایہں سب کوڑ یا ایہہ جد نزول الا سے
ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا [illegible]
تے جس تحسین نہ کیتے اس گلوں ہو وہ بے انصافیں
بھی تابعداری شاہ رسل ہو مجتہدین صد اسنت
تا فقط اطیعوا اللہ رب آکھیا اور جیاں ہی [illegible]
تاہو یا معلوم فقہ حدیث اطاعت [illegible] امر دا
اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ بھی [illegible]
زکوۃ چالیہواں حصہ کتھے وچ قرآن [illegible]
ہور کلمہ طیب کتھا کتھے جا دسن انھاں دا اں
نابینا نوں سوجھا کھا کوئی برابر ہون کرا [illegible]
یا نابینا ہے کافر مومن اہل بصارت [illegible]
تے پیغمبر تابع وحی [illegible] سو [illegible]
ہوے [illegible] کیونکر [illegible]
تے علم رسول اللہ دیوں منکر ہوں گمراہی [illegible]

[illegible] عطف اطیعوا اللہ [illegible]

۱ اس زمانے کا بانی عبد اللہ چکڑالوی ہے جو اول مراد اس کا نام غلام نبی تھا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی تھی جو ایک ایسا آدمی اخیر زمانہ میں ہوگا اور چارپائی پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ سوا قرآن کے [illegible] دیکھو مشکوۃ جلد اول کتاب الاعتصام بالسنہ باب کتاب العلم [illegible] تو کہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں لایا اس فرق کی کیا وجہ ہے اگرچہ [illegible] کونسی آیت سے ثابت ہو اگرچہ ذکر اور امر کی آیات ہیں پھر تو وہ خدا کے ذکر کے متعلق آیات ہیں [illegible] یہ چکڑالوی کسی ایسی آیت سے ثابت کرو جس میں لکھا ہو رسول کا ہی ذکر کرو [illegible] تفسیر حدیث سے تو ثابت نہیں تو کلمہ شریف کے [illegible] ثبوت حدیث اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین وغیرہ کا دوسری جلد زیر آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے موجود ہے ۱۲ [illegible]

جاں کہیا قریش ابو طالب نوں آکھ بھیجے تائیں
تا شاید اسیں سچائی اُس بنیئے او سکے ہر دے
چاہیا ایہ کم تا جو تھیں من وسے اُن تا ناریں

غلام اساڈے خوہ صحابان تھیں دیوے کڈھ اسائیں
تا ابو طالب تھیں اُن ایہ حضرت نال صلاح عمر دے
تا اگلی آیت نازل ہوئی چا اونہاں بتلائیں

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ

اور ڈرا ساتھ اُسکے اُن لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس سے کہ اٹھے گئے جاوینگے طرف پروردگار اپنے کی نہیں واسطے اون کے سوائے اُسکے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا تو کہ وہ بچیں

تے نال قرآن ڈراویں پیاریا اونہاں لوکاں تائیں
نہ ولی شفیع کوئی اونہاں کارن ایہی باجھ خدا دے
ابن عباس کہیا اوہ مومن جنہاں خوف حشر دے
لیس لہم من دونہ وی نہیں کوئی جہت انہاندی
اوہ نہیں کوئی بن رب اینہاں جہت جو کری سفارش کائی
جو دسیا اللہ من دونہم ولا شفیع تحو درب صاحب فرمایا
جے مومن میں مراد تاں اتھے اعتراض گنجائش تھیوے
بھی بنیاں ہو و رفعت دیاندی انے اہل ایماناں نالے
بعد خداوی اون شفاعت اونہاں قرآنوں پائی
جاں جہت شفاعت کاسی اون آکھوں پاون
تے شاہ رسل نوں اذن شفاعت دنیا وچہ تھہ آیا

جو رب اپنے دے اگے پیش ہوون تھیں کرن انجھا تیر
ہے امید اونہاں تیر ول بخشن گناہوں اساڈے)
یا اہل کتاب اتے مسلم لوگ جو قائل بعث نشر دے
ولی تو ہی جہیڑا کم سوارے خوب تنہاندے
جے ہیں مراد کفار تاں کجھ اتھ اعتراض نہ بھائی
جو نہ کوئی کفار اندا حامی نہ شفیع کوئی آیا
جو نبی شفاعت اہل گناہاں نقل صحیحوں دیوے
نال قرآن اجماع حدیث ایہہ ہوون شفیع ہر جالے
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ پارہ تیجا بھائی
تا ولی شفیع ایماناں والیاں کارن سب سداون
جویں فَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی وچ قرآن سنایا

۱؎ یعنی ان پلید ونکی طرف خیال آپ مت کرو بلکہ انکو قرآن شریف سناؤ اور ڈراؤ جو اپنے رب کے آگے ہونے سے ڈرتے ہیں یعنی مومن اگرچہ ڈرانا آپکا عام ہے مگر فائدہ اُس سے مومنوں کو ہی ہوتا ہے نہ کفار کو چنانچہ کئی جگہ فرمایا جو کافر نہیں سنتے یعنی ہدایت قبول نہیں کرتے جو کافر ازلی ہیں ۱۲ حلوائی ۲؎ اور کہا گیا ہے معنے یخافون کا یعلمون ہے یعنی جو لوگ جاننے والے ہیں سو وہ لوگ مومن اور کتابی ہیں جو قیامت اور حشر نشر کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے انکو ساتھ ذکر کے سو وہ چھپاتے ہیں اگرچہ آپکا ڈرانا تمام خلقت کے لئے ہے جو تحسین اُنپر حجت مؤکد ہے اُنکے غیر سے جو یہ مانتے ہیں حشر اور نشر کو یا مراد اس سے کافر ہیں یعنی ڈرا کفار کو ساتھ قرآن کے کہ وہ حشر اور نشر کے معتقد نہیں اسی واسطے فرمایا یخافون ان یحشروا الی ربہم یا مراد تمام خلقت ہی ۱۲ خازن ۳؎ یعنی اعتراض تھا جو مومنوں کے سوا اللہ تعالیٰ کے ولی اور شفیع کوئی بن نہیں سکتا مگر اذن اللہ تعالیٰ سے وہ ولی اور شفیع بن سکتے ہیں تو بیہودہ اعتراض باقی تھا سو معنی یہ ہو کہ سوا اذن اللہ جل جلالہ کے کوئی ولی اور شفیع کسی مومن کا نہیں ساتھ اون کے پس شفاعت اُن گروہوں کی ثابت ہوگئی ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

تے وچہ تفسیر اس آیت کروی نقل حدیث رسولوں
مقام محمود شفاعت وعدہ کدھے قرآن وکھائیں
زیر اس آیت عبدالقادر موضح وچہ کہیا ئی
بلال صہیب عمار خباب اتے سلمان تمامی
پچھوں اقرع ہور عیینہ غنی قریش سدھائے
جو اُنہاں والی اُن دے جتّے بیٹھے نال نبی دے
تاکہن نبی نوں بجے خود پاسوں ناقص لوک اٹھاویں
جو اُنہاں والی جتّے اُن وی سانوں بد بو آوے
میں کتّے نال نا ہیں سوہناں اپنی مجلس کنّوں پراں ہاں
جو جد اسیں آئیے خدمت وچ تد ایہہ اُٹھائے جاون
اوہ اُنہاں فقیراں مسکیناں سنگ بیٹھیاں وکھیا سانوں
ہدایت اُپر جیں آہے بوہنہ سرور جن انساناں
کہن قریش ویہو لکھ حضرت سدیا علیؓ گرامی
تے اوہ ہر یار غریب گوشے لگ بیٹھے نموں جھوٹے

جاں اک اُمّتی بھی گیا جنہم ناہ بیں راضی مولوں
تے لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ بھی فرمایا سائیں
جس کرسن حق شفاعت حضرتؐ کری قبول الٰہی
ایہہ یار قریب آہی وچہ خدمت بیٹھے نبی گرامی
تا بیٹھیاں ویکھ نبی سنگ فقراواں نوں ایہہ گھبرائے
تے سنگ اُنہاں رل بیٹھن سمجھے عار کفار مدید ے
تاپاس تیری آسیں بیٹھے شاید ہو وی اتر ا تبعا ویں
اُنہاں پاسوں چک اسیں تد بیٹھسن حضرتؐ فرماوے
پھر کہیا اُنہاں کرو کھری مجلس خاص اک جہت اساں
جیہو نی گروہ اطراف عرب دے خدمت وچ تد آون
کہیا اسیں وچہ سادوے اُنہاں کیجے فرق عیانوں
پس ایہہ گل منّی الوین وی رائے عمرؓ وی شاناں
تے کاغذ آیا عہد لکھن تیجے ہوئے تیار تمامی
نظر حیرت سنگ تکن ویکھے بھاو ساوے لیا ہوئے

له یعنی فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے نبی صلعم کو اور مومنوں کو جو آپکے ساتھ ہیں پس جب ایسی مجمع عام میں بادشاہ کا کوئی وزیر کسی کی حمایت کرے اور بادشاہ قبول نہ کرے تو پھر اس مجمع میں اس وزیر کی کسقدر رہتک ہوتی ہے اور حال یہ ہے جو وعدہ فرمایا ہے اللہ جل جلالہ نے درمیان اس رتبہ کے کہ قیامت کے دن میں نہ رسوا کریگا اللہ تعالی آپکو اور آپکے ساتھیوں کو یعنی مومنین صالحین پس انکی عزت بہت منظور ہے کہ جسکے حق میں شفاعت کریں منظور ہوگی جس طرح تفسیر موضح القرآن وغیرہ میں موجود ہے اور عبارت موضح کی یہ ہے کہ اسدن شرمندہ نہ کرے [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حسابو بخشاوینگے اگر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خدا تعالی انکی خاطر سے مقرر بخشیگا اور اسدن [illegible] نہ ہونگے جو ایمان لائے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منزل ہفتم سورہ تحریم طبع خادم الاسلام دہلی ۱۲ سله جیسے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اور فزاری اور اور بھی کئی مشرک سوا انکے مولفۃ القلوب ہیں یعنی جنہوں نے الفت سے دین کی خاطرداری کرلی حضرت صلعم کو منظور تھی بسبب امید اسلام کے کہ شاید یہ اسلام قبول کریں اور بہت لوگ اس قسم کے مسلمان ہوگئے ۱۲ حلوائی عفی عنہ سله کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ آپ اس طرح بھی کر دیکھو شاید یہ ہدایت یاب ہوجاتیں ۱۲ خازن سله کہا صاحب خازن نے کہ اسکے شان نزول میں بڑا فرق ہے اسلئے کہ مسلمان کا اسلام لانا آپ کے بعد مدینہ منورہ میں اور اسلام سے اقرع آپ کا پیچھے سورہ فتح کے بعد اور سورہ انعام مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے پس اسکا شان نزول اس طرح صحیح ہوا بالکل نہیں وہ جو کہ روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور کلبی اور عکرمہ نے کہا ابن مسعود رضی نے گذری ایک جماعت قریش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نزدیک آپکے صہیب اور عمار اور بلال اور خباب اور مثل انکی غریب مسلمان تھے تو کہا انہوں نے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا راضی ہیں آپ ساتھ انکی بسبب اپنی قوم سے بدلہ لینے کے کیا یہ وہ لوگ ہیں جنپر اللہ تعالی نے احسان کیا ہے ہمارے درمیان سے کیا ہا ہو نگے ہم تابع ان لوگونکی پس نکال دو انکو تو شاید اطاعت کریں ہم تیری تو پھر نازل ہوئی یہ آیت ۱۲

Marfat.com

| | |
|---|---|
| تاں چا چیت خطاب عتابوں رب نازل فرمایا | وچہ اگلی آیت ناہ انہاں مسکیناں کڈھن آیا |

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا

مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

اور مت ہانک دے اُن لوگوں کو کہ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں مُنہ اوسکا نہیں
اوپر تیرے حساب اُنکے سے کچھ اور نہ حساب تیرے سے اوپر اونکے کچھ پس ہانک دے اُنکو پس ہو جاویگا
تو ظالموں سے اور اسیطرح فتنہ میں ڈالا ہے ہمنے بعضے اُنکے کو یعنی آزمایا ہے ساتھ بعض کے تو کہیں کیا یہی ہیں کہ احسان کیا ہے اللہ نے

نہ دُور ہٹایا اُنہاں لوکاں جھڑے کرن عبادت سائیں
نہ اعمال اُنہاں دا تیرا ذمہ کجھ لیکھا اوپر تساں دے
پس نا اِنہاں تراہیں یا اپنی مجلس کنوں کداہیں
بالغدٰوۃ والعشی پڑھن نماز صباح عصر دی
ہر دم یا دائمی ربط قلب دل مالک پیارے
یا مجلس گنگوں ہدایت کیتن یار غریب ثنا نے
اس تعیں عصمت حضرت ثابت تک صحیح صواب اول
یعنی کفار انداناہ کرنیاں اس قدر جیبیا
اس حکم تا رہتی دنیا اوہ تخصیص تحریر گوائے
تے پس صلاح دیوان تینیں چاہی عمر معافی ساری
تا سد یا یتی اسانوں آن کہیا سلام اسانوں
جد اسیں چاہندے جاندے وچہ حضور نبی رحمانی
پھر کوں ہے بنکر بہندے حضرت وچ اسا ڈے
پھر کہندے حمد اللہ جس نے حکم منیوں بے کیتا
ایہ اللہ والے لوگ جنہاں دی خاطر داری آہی

فجر نماز بیٹھ سدا اوہ ڈھونڈن رب رضا ئیں
نہ عملاں تیریاں دا کجھ لیکھا ہونا اوپر اُنہاں دے
ہو جاویں مت اہل ظلم تُسیں کڈھن کنوں اُنہاں ئیں
اوہ نمازاں انہیں چاہن رضا اللہ بہتر دی
تے کوئی شے غیر ٹکانے رکھن ہوند ظلم سو ہاری
تے مغرور اس جگہ بہاون آہے غیر ٹکانے
ضمیر حسابہم دا ہے کفاراں طرف جنابوں
تے ناہ ایمان لیاون تیں قوں کجھ غم نہ کریں قریبا
اوہ کا غذ دور کیتا حجت پیارے یار غریب سدائے
ایہ وچ حکم تے اگے کنوں معالم دیکھ گواہی
رب ذات اپنی تے رحمت لکھی ہو کے خوشی تساں نوں
پر حجت ضرورت لیجاندے تشریف ہاں تسیں جانی
اساں گوڈیاں سنگ نبی دی گوڈی لگدے قرب بادی
ہیں صبر کراں سنگ تساں بھی جیون سن آن اٹھالیتا
جہناں یاروں شاہ شتل نوں سی ہو عتاب الٰہی

اور ربط رکھ آپ کا ... ساتھ بعض کے ساتھ بعض کے اللہ نے اوپر انکے درمیان ہمارے سے کیا نہیں ہے اللہ بہت جاننے والا شکر کرنے والوں کو

سلہ اُنکے کفر کا نہ آپکو اسقدر کوئی رنج ہے نہ آپکی کوئی حاجت اُنسے متعلق ہے ۱۲ خلاصۃ التفسیر سلہ اکٹھا یعنی ساتھ تمہارے
ہوا ہے ۱۲ حلوائی سلہ سورہ کہف میں فرمایا کہ سبکو یاد کرنے والے ہیں ۱۲

کسی مجلس وعظ یا مسجد وسول جہت لحاظ امیراں
تے اہل علم نوں کھڑا کرن وچہ قرب امام سوئے
تعظیم اتے تخصیص کسے عالم دی منع نہ آئے
جو مسجد یا اثنا مسجد پر مُہرے قابعض تھیوے
یعنے کسی جگہ بیٹھنا
شیوخ اتے علما وانوں بھی استحباب ایہائی
اپنے پاس بہاون تنھاں نظر عنایت پاون
ہو پچھلی آیت سنگ تعلق اگلی آیت سندا
ولا تطرد الذین یدعون ربہم ناہ کڈھ دور حضور پہلی سی
جو انہاں سا لکاندا کجھ تیرے اوپر لیکھا نا ہیں
تخصیص [1] ولایت اس آیت وچہ ہے خالق فرمائی
جویں نبیاں اتے رسولاں نوں بوہتا دوست رب رکھیندا
جویں نال رسالت شاہ رسولاں رب شان ودھایا
فتنا بعضہم ببعض ایہیں کناں سنگ کناں آزماندی
پس جاہے فاضل شاکر ہو مفضول صبوری آئی
جے صابر مفضول اس کوشش فضل پاون وچہ کردا
جویں سلیمان شاکر سنگ ایوب صابر کہ جیہی
تے ہو فاضل نوں فتنہ وکھن فضل اپنے دے تائیں
تے حق مفضول فضل اپنے تعیین ہوکن نال غروراں

مسکیناں فقراواں پچھاں ہٹاون منع کیتراں
خدا پرست ہو خائف مجلس وعظ نہ دور ہٹائے
بوہتا آثار شواہد اسوچہ شک نہ کرناں بھائی
ایہہ بوہتا خفدار مجالس وچہ توں ہو ہر جگہ کچھیوے
مرید شاگرد جو لائق شفقت سنگ رکھ تس بھائی
لحاظ عوام یا کسے امیر دی ناہ تنہاں وعظ ہٹاون
ایہناں دوہاں گروہاں پہلیاں ندا انھاں نال ایہہ سوہندا
اہل سلوک تائیں جو نیز احب نہ سہن پیارے
جو مجلس اپنیوں دور کریں تنہاں ظالم ہویں تدائیں
الحمد نبوت اتے رسالت وچہ خواہش بھائی
اوویں صفیاں و لیاں دوست رب کریندا
تویں نال ولایت یا نبی وہاں اسے درجہ پایا
فاضل سنگ مفضول تو مفضول فاضل سنگ پاندی
جو فاضل کرے شکر زوال ہوئے وچہ فضل اسے بھائی
مفضول صابر سنگ فاضل شاکر ہون برابر فردا
عبودیت وچہ دونویں ہوئے جویں نفس دے [illegible]
مفضول ار چونظر [illegible] فتنہ کدائیں
تے ہو فتنہ مفضول فاضل [illegible]

سلہ نال کہ اس غریب کا حق تلف نہ ہوا ور ازروئے انصاف کو اسکی دل شکنی نہو تو مباح انتہا ہوا کسی شخص کو باعتبار [illegible] کے باسی
ضرورت شرعی کے ساتھ عزت اور بزرگی دینا و کسی خاص جگہ پر بٹھانا جائز ہے ۱۲ سلہ ولایت محض [illegible] لینا حق تبارک
تعالیٰ کا بندہ کو جیسے نبوت اور رسالت محض برگزیدگی ہے اللہ جل جلالہ کی اور یہ دونوں تعلق نہیں رکھتے ساتھ کسی سبب کے
سبیات سے عرش سے تا تحت الثریٰ یعنی یہ مرتبے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں [illegible] سبب سے ۱۲ سلہ بغیر سبب
اصحابہ و جمیع الخلائق والجن والانس والملائک یعنی سوا اصحابہ اور انبیا اور تمام مخلوقات جن و انس اور ملائکہ [illegible] ۱۲ ۱۲
سلہ وکذلک فتنا بعضہم ببعض اور ہم اسی طرح آزماتے ہیں بعض کو بعض کے ساتھ ۱۲ سلہ [illegible] یعنی بزرگی اگرچہ کوئی
کسی چیز میں فضیلت رکھتا ہو اور مفضول وہ ہو جس پر کسی کو فضیلت دی گئی ہو یعنی مفضول عاجز ہوتا ہے ۱۲
سلہ حضرت سلیمان علیہ السلام بسبب کثرت اپنے صورت اعمال کے [illegible] عبودیت کے [illegible] علیہ السلام [illegible]
اپنے عجز کے صورت اعمال عبودیت میں سے برابر ہے نعم العبد ہونے میں جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ نے دونوں کو
فرمایا نعم العبد ہونے کے یعنی اچھا بندہ ہمارا۔ روح البیان ۱۲ سلہ [illegible] کے حق میں [illegible]

پس عاقل اوپر لازم ہے اختیار کرن اس شئی نوں / جو حق اس رب اختیار کیتی ناہ کرے ارادت پئی نوں
مگر جو رب ارادہ کیتا اوہ تدھ کافی پیارے / کاشفی جیونکر وچہ حسینی لکھیا ویکھ سوہارے
ارادت ہے ترے قسم ارادت ہے اک دنیا والی / تریدون عرض الدنیا ہے جویں وسیا رب کمالی
تس دو نشان اک دنیا واہدیوں سنگ کو ہنی نقصانوں / راضی ہوون جو بجا درویشاں تھیں منہ بھوناں
ہے دوجی بھی ارادت عقبٰی جیوں مولے فرمایا / ومن اراد الآخرۃ وسعیٰ لہا سعیہا دسیا یا
بھی تس دو نشان سلامتی اک وچہ دین خداوے / سنگ دنیا نقصان رضا خوش دنیا نال اتفاقے
تے درویشاں سنگ کرن محبت دوم علامت آئی / ہے تریجی محض عبادت خالق جیوں اللہ فرمائی
یریدون وجہ خاص اوہ ذات خداوی چاہندے / نشان اوس دے اوپر دوہاں جہاناں کھہ دم سنگ جاندے
ذات اپنی دی خلقت کولوں ہوون آزاد تمامی / تے خالق خلق جو کرن برابر اوہ مشرک بدنامی

ما را خواہی خط دو عالم درکش / در بحر فنا غرق شو درکش

فضیلت مسکیناں فقراواں ہو نہ غنیاں تے آئی / اوہ غنی جو اموالوں حق رب دے بندے پہائی
وچہ روح البیان سعید خدری تھیں نقل روایت آئی / اوہ کہیں میں سنگ گروہ فقراواں بیٹھا آہا بھائی
اوہ لوگ مہاجر یار نبیدے آہے انور نارے / تے آہی کہہ وچ تھیں چھپ وے یاروں ننگ سوہرے
تے خازن اوپر اساڈے پڑھدا سی قرآن سچا وال / تا اچا چیت آ اوپر اساڈے کھڑا رسول سہاوال
تے اسیں سارے سندے آہے اوہ کتاب حقانی / تاہنی کہیا حمد اوسنوں جس امت میں گردانی
واُمت میریں کیتا او جس روں اوہ نازل حکم اساہاں / ایہ جو صبر کراں ہم دوتوں ہو تہاں سنگ گرلہاں
کہیا سعید خدری تت بیٹھے حضرت وچ اساڈے / تا وچ ساڈے رلے برابر پاک حبیب خداوے
پھیر ہتھاں نال کہیا انج حضرت حلقہ کر ہو سارے / تے منہ اوہناں جہت خدا اختیار کینیں سن پیارے
راوی کہے نہ اوہناں تھیں کوئی ہنی پچھان کریندا / بن میرے پھر خوشی کو تہاں شاہ رسل فرمیندا
ایہ ٹول مہاجر روز حشر تساں پورا ملن مراواں / تسیں پنج سو سال اگے غنیاں تھیں جنت ہو سو شاداں
غنی حساباں وچہ ہوسن گوناگون بلائیں / تے مسکین فقیر ملن خوش طرف بہشت عطائیں

حافظ — تو انگر را دل درویش خود بدست آور / کہ مخزن زر و گنج درم نخواہد ماند

تے ہنی کہیا ہر شے دے کارن کنجی ٹھیک ایہا ئی / تے کنجی جنت حب فقیراں مسکیناں فرمائی
بے صبر کنوں تہاں تھیں رب سنگ نے قیامت والے / وچہ روح البیان حدیثاں لکھیاں طالب اوہناں بھالے

له یعنی جس شخص نے آخرت کا ارادہ کیا اُسنے واسطے اُسکے کوشش کی اپنی ۱۲ روح البیان

Marfat.com

| فریدالدین عطار | | |
|---|---|---|
| حب درویشاں کلید جنت است | | دشمن ایشاں سزائے لعنت است |

ربّ غنی کفار مسلماناں مسکیناں سنگ آزمایا — اوہناں سنگ ایمان اُنہاں نہ حسد اوہناں غنیاں رشک ستایا

گروہ اک اہل ایماناں خدمت حضرت عرض سُنائی — جو ہاں اسیں وڈی گناہیں بخشش اساں کنوں آہی

تنہاں کجھ جواب نہ دتا حضرت نا امید جاں چلّے — تا رب فرمایا جو ہین مندی حکم اساڈی گھلے

اوہ جاں آون وچہ خدمت تیری آکھ سلام تنہاں — جو ہیں اگلی آیت حق اوہناں آئی وچہ روفی پاہاں

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ

ع ۶ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ نشانیوں ہماری کے پس کہہ سلامتی ہو اوپر تمہارے لکھی ہے پروردگار تمہارے نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یہ کہ جو کوئی عمل کرے تم میں سے برائیاں ساتھ نادانی کے پھر توبہ کرے پیچھے اسکے اور نیکیاں کرے پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ ظاہر ہو جاوے راہ گنہگاروں کی۔

جاں اوہ لوک آون تدہ پاس جو ساڈی حکم مناندے — کہہ اینہاں نوں رب رحمت لکھی جو چلّے راہ بداندے

نال جہالت کنوں تساڈی تے بد عمل کمائے — بعد اوس دے پھر کوئی توبہ دے ور آئے

تا رب معاف کرے جو ہے اوہ رحمت بخشش والا — تے اینویں ہاں اسیں آیتاں کر دے کھول بیان کمالا

تا جو راہ گنہگاراں دا ظاہر تھیوے سارا — جاں اُتری ایہ آیت بعد اس پاک حبیب ہمارا

جو آوندا یار نبی دی خدمت فرمائے اُستا ہیں — السلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ آیت ہماری

معالم خازن وچہ ایہ آیت حق عمر دے آئی — صلاح جو دتی آیوس اُستھیں نادم ہویا بھائی سراج منیر ۱۲

لے یعنی میں ہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ اغنیا کو فقرا کے ساتھ اور فقرا کو اغنیا کے ساتھ آزماتا ہے ایکدوسرے کی ضد ہو ہیں آزمانا اغنیا اشراف کفار کا یہ تھا جو حسد کیا انہوں نے اسبقیت پیچانے فقرا وصحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اوپر کفار کے ساتھ ایمان لانے اور آزمانا غربا کا ساتھ غنی کفار کے یہ تھا جو دیکھتے غریب اصحاب فراخی رزق اور انکے مال کی بہ سیادتی عیش وعشرت کی پس یہ مومنوں کے لئے فتنہ تھا ۱۲ ﷺ یعنی جو لوگ تجھکو صادق اور پاک جانتے ہیں اور تجھے پیغمبر برحق اور قرآن کو سچی کلام اللہ تعالیٰ کی یہی مراد یا فتنوں سے ۱۲ روفی ﷺ یعنی جو صلاح و مشورہ حضرت عمر رضی نے حضور کو دیا تھا کہ آپ یہ کام بھی کر دیکھیں شاید ایمان لے آویں پھر جب آپکو یہ عتاب لے ابرانہ ہوا تو حضرت عمر رنجور ہو گئے اور عذر خواہی کی ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ ۱۲

مُہر کہیں سلام اتے مومناں نوں خوشخبر سُناوون　　ایہہ استعجاب ہوں بن کم وونویں مومن عمل کماون

## اشارات

گناہاں دی بیماریاں جہت اس آیت وچ شفائیں　　پر شرط ایہی پرہیز ہور توبہ استغفار دعائیں

دردمنداں گناہ را روز و شب　　شربتے بہتر ز استغفار نیست

آرزو منداں وصال یار را　　چارہ غیر از نالہ و زار نیست

راہ خلاصی والے چاہن ٹرنا عاقل تائیں　　صالح لوک ٹرے جس پاسے اُتول واگ بھوائیں

طریقہ پہلا اس راہ توبہ استغفار ایہا ئی　　گناہاں دی بُریائی ویکھو ہور عذاب اُس جائی

ضعف اپنا وت یاد کرے جو گرمی دُھپ نہ جھلے　　پھر اگ دوزخ دی کیونکر جھلسی نظر کرے اُتوں تے

پس[1] چاہیے کنوں گناہاں نکلن کوشش کرکے سارے　　ہُن جتنے قسم گناہ سب مِلوں تائب ہوون بھارے

قریش جاں وین بتاں ول سدیا شاہ رسُل وتیائیں　　نال اگلی آیت رب اوتاری موضع ویکھ سنائیں

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ

کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اُن لوگوں کی کہ پکارتے ہیں سوا خدا کے۔ کہہ نہیں پیروی

کرتا میں خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہوجاؤنگا میں اسوقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے۔

کہہ میں منع ہویا جو پوجا کراں بُتاں مُرداراں　　جیہناں دی تسیں پوجا خداوی پوجا کرو خواراں

کہہ میں کراں نہ پیروی جو تساں خواہشاں نفس صنائیں　　تاں تحقیق میں ہوواں گمراہ ناہ جد پواں اُیت راہیں

جاں کہیا کفار کتھوں تک کنوں عذاب ڈراویں سانوں　　عذاب اللہ سواہی جو لیاویں تاں رب کہیا عیانوں

[1] گناہ ہوندے تین قسم ہیں ایک وہ گناہ ہیں جو درمیاں تمہارے اور خدا تعالیٰ کے ہیں جیسے شراب زنا مزامیر وغیرہم علاج انکا فرسار
ہونا گذرے ہوئے گناہوں پر اور پختہ کرنا اپنے آپکو ان گناہوں کے ترک پر اور ایک قسم کے گناہ درمیان تیرے اور بندوں کے ہوتے ہیں
جیسے حلال کرنا اُن کا بغیر حق کے یا اور ایذا دینا خون کرنا اور بھی جو اسی قسم کے ہیں کفارہ انکا واپس کردینا ہے مال انکا
یا ظلموں کا بخشوا دینا جو اُنپر کئے گئے تھے اور اگر وہ مرگئے ہوں تو پھر نیک دعا اور صدقہ کرنا اُن کے حق میں اور ایک اور قسم
کے گناہ ہیں واجبات کا ترک کرنا جیسے نماز روزہ وغیرہ پس کفارہ انکا ادا کرنا انکا ہے جہاں تک طاقت رکھتا ہو۔ پھر
جب اُسنے اپنے دل کو کل گناہوں سے پاک کر ڈالا تو ساتھ ان طریقوں کے لائق ہے جو رجوع کرے ساتھ بہتر خوشی
اور عاجزی کے پس یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوگی پھر جا اور غسل کر اور اپنے کپڑوں کو دھو اور نماز دوگانہ
ادا کر جیسے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کوئی بندہ کہ جس وقت گناہ کرے گناہ کرنا پھر سوہنی طرح سے وضو کرے پھر
کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے پھر اللہ جل جلالہ سے بخشش مانگے۔ مگر یہ جو بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے ۱۲ روح البیان
ص ۴۳۶ +

Marfat.com

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ
بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ۝ قُل لَّوْ
أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ
فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝

کہہ تحقیق میں اوپر دلیل روشن کے ہوں پروردگار اپنے کی طرف سے اور جھٹلایا تم نے اسکو نہیں میرے پاس وہ جو جلدی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے بیان کرتا ہے حق کو اور وہ اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے کہہ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اوسکو البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اور نزدیک اوسکے ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا ان کو مگر وہ جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور دریا کے اور نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اسکو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالی کے۔

کہہ میں اُپر قرآن اتے وحی ربدی عمل کماندا
اوہ میرے پاس نہیں تسیں جسدے نال شتابی کردے
رب سچ بیان کرے اتے بہتر فیصلے اوہ کریندا
تا جھگڑا ساں تساں اندا مکدا رہندی ناہ خرابی
تے اُسدے پاس غیباندی کنجی بن رب ہور نجانے

سو تساں جھٹلایا ہے اوس تائیں پھر یار او شیطاندا
ناہ ڈھل جلدی ہووے وچہ عذاب اللہ دے تُرت
کہہ جسدے نال کرو تسیں جلدی جے میں پاس اوہ ہوندا
تو اللہ جانے اہل ظلم دے تائیں نال سوائے
تے جو شے ہے وچہ جنگل دریا سبدا علم اوس نوں

ف۱ یعنی جو کافر کہتے ہیں فامطر علینا حجارۃ من السماء یعنی ہم پر آسمان سے پتھر برسے تب فرمایا آپ نے نزدیک اپنی جل جلالہ کے کہ جب یہ پتھر برسانے میرے قابو میں ہوتے تو فیصلہ ہو جاتا یعنی تم ہلاک ہو جاتے بسبب جلدی کرنے کے واسطے عذاب کے تو نزدیک اور جلد جاننے کے ہے ۱۲ سراج المنیر ف۲ جس عذاب کی تم لوگ جلدی کرتے ہو اسکی آمدن کا وہی وقت ہو چکے وہ مقدار میں ۱۲ سراج منیر ف۳ یعنی عذاب کے نازل ہونے کا وقت جو غیب ہے یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو کب عذاب ہو اور یہ غیب بھی وہی جانتا ہے کہ جلدی کرنے اور ڈھیل کرنے میں اسکی کیا حکمت ہے پس ظاہر کر دیوے عذاب کو موجب جاننے حکمت اپنی کے متعلق اسکی حکمت کے ہے جیسا ہو تو پھر ... یہ دلیل ہے کہ اللہ کو علم تھا ہر چیز کا پہلے اس کے واقع ہونے سے ۱۲ سراج منیر

تے ناہ کوئی جھڑی درختوں پتر مگر اوسنوں رب جانے

مگر اوہ وچہ کتاب روشن دے لکھیا ہویا سائیں

مفاتیح الغیب[1] ایہن پنج چیزاں جویں اللہ فرمایا

کہیا ضحاک[2] مقاتل ہے اوہ علم اوقات عذاباں

جو لکھوی[3] کنوں عالم ابن مسعودوں قول لیایا

وچہ سورہ جن[4] خاص غیباں تے رب کسی خبراں کردا

کہیا بیضاوی غیبی علم اوہ خاص جو اللہ جانے

تے ولیاں علم اتباع رسولوں جو غیبی گلزاراں

ہے احمدی وچہ مراد اس غیبوں اوہ پنج غیب مراداں

جلال سیوطی وچہ خصائص حضرت شاہ صفیاں[5]

جو جگہ فلانی بارش بہت ہسی ہے ایس دہاڑے

تا خبر آئی جو جگہ فلانی اندر روز فلانے

تازاد کما یاں اونہاں نوں شاہ رسل[6] فرمایا

تے اہل عباسوں ابو نعیم روایت کیتی بھائی

اور اوسنوں فرمایا آپ حضرت خوشی ہووے میں تائیں

فرمایا جد جنے پسر توں پاس اساڈے لیاویں

نہ دانہ وچ زمین اندریاں جو تر خشک ہویا نے

ہے لوح محفوظ کتاب روشن اتھے صاحب[7] مراد ونائیں

اتے اینویں وچہ بخاری حضرت شاہ رسل[8] فرمایا

جو کدوں عذاب ہے نازل[9] ایویں سیاق کلام صواباں

اِسدی سمجھ نہ آئی لکھوی ناحق رولا پایا

مگر رسول پسندیدہ تئیں رب نہ کردا پردہ

رسول پسندیدہ نوں بعض اوس کردا رب عیانے

جیوں فرو[10] سورج ویلے چن وتیا ئیں نور ملے اظہاراں

جو آخر لقمان[11] سورت وچ کیتا رب ارشاداں

نقل حدیث لیایا اکدن کہیا ختم نبیاں[12]

کہ اہل نفاقاں سنیا کہن بناں کویں سچ بولاری

بارش خوب ہوئی سن مٹے منکر اوس زمانے

ایہ خبر ایمان کرے تساں پوری کم بخت تبلایا

عباس دی بیوی ابو الفضل اکروز نبی[13] دل آئی

جو رحم تیرے وچہ پُتر ہیگا خلقیا اللہ سائیں

جاں زن جنیا لڑکا لیکی وچہ حضور مناویں

---

سلہ مفاتیح جمع مفتاح کی یہ استعارہ ہے کہ جس کے ساتھ غیبوں کو پالیا جاوے ۱۲ السراج المنیر للخطیب سلہ اس آیت کی تفسیر گذر چکی ہے زیر آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیہ کے جو قریب اسکو گذری ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سلہ خزانے بارش یا عذاب یا نیک بخت یا بدبخت کرنے کے یا عمر کی مدت کے خازن وغیرہ ۱۲ سلہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا ان پانچ چیزوں کے سب چیزوں کا علم ہے پس اگر یہ صحیح نکلے تو مطلب اسکا یہ ہوگا کہ یہ پانچ علم اللہ تعالی کی تعلیم کے سوا اپنے آپ حاصل کرتے ہیں پھر حضرت صلعم اولیاء اللہ نے اکثر ان پانچ چیزوں سے اول میں ہی خبریں دیں تھیں پھر ان پانچ چیزوں کا علم خاص علم خدا تعالی کا ہے اور یہ آیت سورہ جن یعنی ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی اللہ تعالی نہیں خبردار کرتا کسیکو او پر اپنے خاص غیب کے مگر پسندیدہ رسول کو اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضور صلعم بھی ہیں پس جب خدا تعالی کے خاص غیبوں پر رسول پسندیدہ کا مطلع ہونا ثابت صریح آیا قرآن مجید کے ثابت ہوتا ہے اور وہ خاص غیب یہ پانچ چیزیں ہیں پھر حضور کے علم غیب سے منکر ہونا سخت بیدینی اور جہالت ہے خدا تعالی ہدایت دے۔ اگر کچھ نیچے ہے تو کوئی ایک دلیل لائیں کہ یہ پانچ چیزیں سورہ جن والی غیب کی آیات سے خارج ہیں ۱۲ حلوائی سلہ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے سورہ لقمان کے اخیر میں ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا جاننا اور بھیجتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی کہ کل کیا کریگا اور نہیں جانتا کوئی کہ کس جگہ مریگا اور کس وقت مریگا تحقیق اللہ تبارک وتعالی جاننے والا خبر دینے والا ہے ف خبیر کا معنی مخبر ہے یعنی خبر دینے والا جسکو ۱۲

Marfat.com

تاں کن سچے بانگ الائی کھبے کن اقامت
نام عبداللہ رکھ فرمایا خوشخبری تدھ تائیں
بیہقی تے ابن شیبہ معنویں کرن روایت بھائی
جو میمونہ بل مومناں دی نوں شاہ رُسلؐ فرمایا
اُٹھ بھیک قیامت تیک جو آ ہووسہار تمامی
تے قصے خضر موسیٰ ویوں سیں جے منکر جھگڑے
تے جو لڑکے قتل کرن وچ آ غیب چھپایا
وتری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض بھی خالق دسیائی
عرشوں فرش تائیں ہر شے نوں حضرت آ جاتا
بہت دلائل وچ اس باب قرآن حدیثوں پا لئے
وچ شرح عقائد غیب اوہ جیہڑی جو رب کوئی نہ جانی
جو نال ذریعے ہور قرینے کر معلوم ہن اوئے
جو ملہ چن دا ویکھ الاوی بارش ہوسی بھائی
ہے عرش تلے ملک اک جس تے خلق برابر آئے
وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ تھیں ایہ مراد بتائی

لعاب مبارک شیریں منہ تس ڈالیا سجر کرامت
ابو الخلفاء ایہ لڑکا ام الفضل شکر اسائیں
یزید اصم وے بیٹے تیک اسناد اسدی پہنچائی
جو جگہ فلانی وچہ تدھ مرنا اوتھوں واقع پایا
ہک خطبے دیو چہ آ کھا اوہ سب دسیا نبی گرامی
نفع جو ہوسی وچ کشتی توڑن جاتا خضر سوہے
تے دیوار اُسارن وچ بھی آ کھ بھیت رکھایا
بادشاہی اسماں زمین آسماناں ابراہیم دکھائی
تے سجدہ کرن یحییٰ دا عیسیٰ نے اندر شکم سنجاتا
کیا شان رسول جہناں نے مرکب فاکوں عمر تک زندی
نگراں سنگ تعلیم یا سنگ الہام اتو ہووے عیانے
اسوچ خوف نہیں جے مدعی غیب تاکافر آوے
جو دعوی غیب کرے تاکافر نہیں تاں کفر نہ کائی
جسدی عمر گھٹے پت ڈگے روح نکالی جے
وچہ تاریخ خطیب ہر پتھر اوپر بسملہ آئی

ملہ اذہبی ام الفضل یعنی اے ام الفضل اسکو لیجا یہ خلفاء کا باپ ہے ۱۲ ملہ اس حدیث کی پوری تقریر رسالہ دینجہ ی منڈ میں موجود ہے اور وہ رسالہ فقیر کی تالیفات سے ہے ۱۲ ملہ یہ حدیث رسالہ مذکور میں اور [illegible] تفسیر نبوی میں موجود ہیں اور کتاب احوال الآخرت میں لکھوی نے بھی لکھا ہے [illegible] کے علم کا ہونا [illegible] والسلام میں ثابت ہوتا ہے اور لکھوی نے یہہ اپنی تفسیر میں بھی لکھا ہے کہ قیامت تک جو کچھ ہونا تھا آپ نے [illegible] خبر اس ایک خطبہ میں فرمادی تھی اور وہ حدیث آوس نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں لکھوی کا لکھنا کہ قول کے مخالف ہے جو وہ ابن مسعود رض سے نقل کرتا ہے - اسجگہ جو قیامت تک علم ہو [illegible] کے علم کو شامل ہو کہ فلاں اس جگہ مریگا اور عیسیٰ کی اتنی عمر ہوگی اور مہدی ہونگے اور قیامت کے نشانات [illegible] معلوم ہے اگر قبول [illegible] ولیوں کو الٰہی تعلیم [illegible] یہ علم ہوتا ہے چنانچہ یہ قصہ بھی قرآن مجید میں مذکور ہے ۱۲ ملہ [illegible] علیہ السلام کی سواری کے قدموں کی خاک کو سالہ کے درمیان ڈالی اور وہ زندہ ہو گیا اور [illegible] فرمایا [illegible] بصروا بہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول فنبذتہا وکذلک سولت لی نفسی یعنی سامری نے کہا [illegible] چیز کو دیکھا کہ جسکو لوگوں نے کبھی نہیں دیکھا یعنی جبرئیل کو اور اٹھائی میں نے ایک مٹھی [illegible] کے قدموں [illegible] اور رکھ لی [illegible] پاس پس جب یہ بچھڑا بنکر تیار ہو گیا پس الا میں نے اس مٹی کو بچھڑے کے درمیان میں وہ بچھڑا [illegible] زندہ ہو کر [illegible] گیا اور [illegible] جاتا یہ خلاصہ ترجمہ سرمغ القرآن کا ۱۲ ملہ روح المعانی میں لکھا ہو کہ غیب اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک ہی کو [illegible] کوئی بھی معلوم نہیں کر سکتا اور منجم جو غیر ولیہ اپنے حساب اور ستارگان کے معلوم کرکے بیان کرتے ہیں وہ [illegible] نہیں [illegible] ۱۲

Marfat.com

وت لکھیا ایہہ جت فلاں پُت ایہہ فلانے آیا
ہر پتر دے نال فرشتے سبز خشک جو پیا ہے
لوح محفوظ مسافت وچ صد سالاں راہ بتاون
وچہ ہک روایت لوح تائیں رب نوروں پیدا کیتا
رب رحمت نظر کری تن سو سٹھ وار اُس اوپر دائم
جو ہو چکیا یا ہونا اگے سب لکھیا وچہ اسدے
جو چاہی محو کرے رب اوتھیں جو چاہی لکھ پائے
تے اسرافیل وسیلوں جبرائیل احکام اُس پاوی
تے لوح و اعلم نبیؐ دی علموں قطرہ ہک دریاؤں
قل انی علیٰ بینۃ من ربی کہہ اے محبوب ہمارے
ولائل غیبی وڈے ہور بلندی نور ازل دی
جس تھیں جہان ڈٹھی دل راہوں اوہ دلائل عالی
من رانی فقد رای الحق جس ویکھیا میرے تائیں
بینات اللہ دے اوپر مین پیغمبر سارے
تے بینات نبیاں سندے وحی یقینی آہی
جویں اتقوا من فراسۃ المؤمن کہیا نبیؐ سو اہب لکھے
تس راز ولانمے نظری آون نور الٰہوں سارے
راہ وچ شخص ہک نظر بری سنگ نامحرم دل تکیا
جاں وچہ حضرت عثمان سدّا با ویکھ اوسنوں فرماون
قسم خداوی ای لوکو تسیں کرو پرہیز کمالی

کوئی چھوٹ پُٹ نہ تھیڑی زیں تے مگر ہک سک آیا
سبھے دی حالت عرض ملائک کردی پیش غفارے
ہک طرف یاقوت سُرخ دی وچ دوجی سبز زمرد لیاون
ہک طرف یاقوت زبرجد دوجی ہر دن اسیح ویتا
حیات ممات رزق جویں چاہی حکم کرنیدا قائم
اجے پیدا خلق نہ ہوئی آہی لیکھ لکھی وچہ تس دے
تے وہ ہزار ورھی اُس وچہ تسبیح تقدیس لنگھائی
تے جبرائیل وسیلیوں دوجیاں ملکاں تائیں بھاوی
تے ولی مطالع لوح واکردی ویکھ عزیزی داؤں
میں ٹھیک یقین مشاہدوں تس غیب خدا تسانے
اوہ سب ذات میری تھیں ایہو جانوں بات اصلدی
اوس خاص ڈٹھا حق تائیں کہیا جویں رسول کمالی
پس ٹھیک ڈٹھا حق اوسدے وچہ عراس لکھیا پائیں
بھی کل ولی طفیل نبیاں اوپر دلائل پیارے
تے بینات اولیاواں والی پیچ فراست بھائی
فراست کنوں مومن دی ڈرو اوہ نور خداویوں ویکھے
وچہ کتب حدیث روایت ہی ایہہ شان مومن دے بھاری
تے بن عفان عثمانؓ خلیفہ سی اوسو یلے لکھیا
کیا ہو گیا جو زانی اکھیاں پاس اساڈے آون
نہیں تے میں او ہناں ڈری ماراں ویکھ مواہب عالی

۱ اور عالم ملکوت کی سلطنت حضرت ابراہیمؑ نے عرش سے فرش تک دیکھی تھی چنانچہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ۲ اور مولوی اسمٰعیل نے لکھا ہے اسی طرح کتاب صراط مستقیم میں جسکی عبارت ہمارے رسالہ رد نجدی میں موجود ہے ۱۲ ۳ اس حدیث میں اشارہ ہے جوکہ صوفیائے کرام بیان کرتے ہیں یعنی جسنے اپنے آپکو دیکھا اسی نے حق کو دیکھا اور محدثین کے نزدیک یہ حدیث حضرت صلعم کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں محمول کیا ہے پس فرمایا آپنے جسنے مجکو خواب میں دیکھا پس تحقیق اسنے حق کو دیکھا اور پوری حدیث اس طرح ہے فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی تحقیق شیطان میری صورت نہیں بن سکتا کذا فی الروایات الصحاح اور جسنے حضرت صلعم کو آپکے اصلی حلیہ شریف پر خواب کی حالت میں دیکھا خواہ وہ شخص صحابی کے حکم میں نہیں لیکن متقی اور اعلیٰ مرتبے والا آدمی ہے۔ مواہب الرحمٰن ۱۲ ۔
۵ فرمایا ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ عرائس البیان ۱۲ ۶ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص ۴ کی پردہ پوشی کے واسطے اچھی طرح سے نصیحت فرمائی۔ مواہب الرحمان ۱۲

تے ساریہ تائیں خطبہ پڑھدیاں حضرت عمر الایا
وچ شہر نہاوند کفاراں سنگ ۱ جو جنگ کرنیدا
جو ہو جا ساریہ طرف جلدی طرف جبل ہو جاویں
سن ۲ ایہ گل وچہ خطبے عمر دل یار تعجب کردے
وکذّب بہٖ قوم تیں اُس سنوں جھوٹھا جانن ۳ رے
جو بیّنات خدا تے نبیاں ولیاں ایہہ نہ مندے
اصحاب نبیؐ دے آہے بیّنات اوپر رحمانی
جو کنوں اماماں مجتہداں ایہہ رُٹھے قہر لتاڑے
رب ۴ چنگا جانے ظالماں نوں الحق مہلت ملی تنہاں ۵ ل
مشکل ڈھل ملے یا ناہ تنہاں ہون عذاب ہرحالے
تے نفس ۶ ہوا شیطاں تناں نوں جنہاں رب بنایا
پس عاقل تائیں لازم ہے ناہ پوجے حرص ہوا نوں
ہک شیخ تائیں کسے ڈٹھا بیٹھا ہویا وچہ ہوا دے
تاں کہیا شیخ مخالف جدیں ہویا نفس ہوا دا
ہک گروہ فقیہاں جانب شیخ ابی غیث سدھایا
جاں نیڑے ڈھکے اوس ولی دے کہیا ولی ربانے
ایہ گل شیخ سندلی ۷ نہاں وچ وڈی بزرگ پچھانے
خبر کیتی اونہاں سخن ولی دیوں حضرمی پیش پیارے
سُن ہاں شیخ کہیا اس سچہ الایا ولی خدا دا
تے تقویٰ ہا بہجہ خلاص جھہوی بندہ کنوں ہوا دے

سبی لشکر غازیاں سندا افسر ساریہ کر کھلوایا
تے عمر مدینے آہی ساریہ عمر آواز سنیدا
وچہ کتب حدیث موجود اہی بھی وچہ سوا ہب پاویں
وت ایہ بھید گیا کھل سارا لامذہب شرمرے
لامذہب نجدی وچہ ایس وعید سخت جڑھ مارے
وکذّب بہٖ اونہاں صادق طرف انکار جو تندے
رافضی خارجی نجدی تنہاں کنوں روگردانی
اوہ بھی ایس وعید اندر ہو سکدے شامل سارے
ناہو مغرور اوہ ظلم کرن ہے ڈاڈھی پکڑ انہاں ۸ ل
چھٹن کدی عذابوں اوویں دنیا پوجن والے
ایہ سارے نار فراقوں وچ دوزخ سڑن فرمایا
قل لا اتبع اهواءكم جویں کہیا رب منانوں
بعد سلام پوچھیا کیوں بیٹھے ہوا وچہ ۹ شیخ تسا تھے
تاں وچ ہوا دے ٹھہریا ہاں ہیں روح البیان افادا
چیز کسے وچ اوس ولی نوں جا منہ دے جا آزمایا
جھم جھم آئے عبد میرے بندے ایس مکانے
پھر ۱۰ شیخ ہٹ دوستوں حضرمی شیخ ولی اوہ گئے سیانے
جو آؤ عبد کبیر دیو بندیو کیتے شیخ بولارے
جو بندے تسبیں ہوا دی اتے ہوا تس عبد زیادہ
مثنوی وچہ جویں مولوی رومی سی سخن صفا دے

| | | |
|---|---|---|
| مثنوی | چونکہ تقوی بست دو دستِ ہوا<br>پس حواس پسرہ محکومِ تو شد | حق کشاید ہر دو دست عقل را<br>چوں خرد سالارِ مخدومِ تو شد |

۱ یہ واقعہ حدیث صحیح سے ثابت ہوا ہو سوا ہب الرحمن ص ۱۳۵ پارہ ۷ مطبوعہ لکھنؤ ۱۲ ۲ اسی اسلیے نہیں بنگیا طرف میری کلام پیش بہنی کیا گیا ساتھ جلدی کرنے عذاب کے ۱۲ روح البیان ۳ کہ یا رسول لوگوں نصیحت یا ابعداری کرتا ہیں تھا ۔ ری خواہشات کی ۱۲ ۴ یعنی تعجب کہا کہ ہوا میں انسان کا بیٹھنا ممکن نہیں ہے کس طرح بیٹھ سکے ۱۲ حلوانی ۵ شیخ المرتقین العالم العارف الشیخ اسمٰعیل بن محمد الحضرمی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں گئے اور شیخ کی بات گوش گذار کرنے لگے کہ ہمیں شیخ مذکور نے کہا ہو مرحبا لعبید عبدی یعنی جی آئے بندے کبیر کے بندے ۱۲ روح البیان

ہوا ہیں نفس صفاتوں آئیت تس اصلاح بتاوے
اوس نوروں تس سینہ کھلے ہوس ہدایت تاماں
ہک یہودی سنگ کسے جھگڑیا وچ تقوی اظہاری
اوڑک کہیا یہودی تائیں اوس بزرگ حقانی
جس ہن سلامت جامے ناروں او سداصدق ہویا
جاں وہاں جامے سٹے شیخ نہ آتش جامے ساڑی
جائے اوس یہودی سندی آتش ترت جلائی
پس ظالم او تے اہل ہواں نوں نفع نہ کرن دعائیں
جاں جامی متقی بچن آتش تھیں تن تس کویں جلائے
وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خزانے غیبی پاس خداوے
اوہ غیب اللہ دی ذات قدیمی بھیداں وال خزانہ
حقیقت ذات صفات اللہ دی کوئی بن رب جانے
خزانہ مفاتح چیز بکو توں ذات صفات الٰہی
خزانہ غیبی ذات خدا دی سمجھ یقین صفاتوں
يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جو جنگل وچ دریا والے
تے جانے جو وچ نفساں جنگلاں بھی صفتاں نفسانی
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ نہیں تیا ڈگدا اکائی
کنوں بلندی صرصر قہر اتوں لطف ہواؤں پیارے
یا برگ جلال جمال نہ ڈگدا اوپر دلاں محبوباں
وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ نہ دانہ کوئی محبت والا
پائی لطف ہو اگرم انہار شاہدیاں پاروں
اوہ پھل بوہا تی شاخاں اوسدیاں اوپر نغل سمانے

جواب پردلائل رب اپنے دے اوہ نوری بجھاوے
نہ رہندا اوپر ہوا دے منکر تس ہن نشان حراماں
بہت جواب سوال ہوئے نا منیا اوہ اشراری
ہیں تو لاہ جامے اگ پائے ویکھے خلق ربانی
تے جبہ جامیا نوں اگ سالئے اوہ مردود سدیدا
اوہ بلکہ سفید ہوئے کل میلوں ستھرے صاف پیارے
ایہ دیکھ کرامت شیخ یہودی جھب اسلام سنائے
اوہ وچہ عذاب غلاف دی نا اوہناں لطف انعام عطائیں
تقوے دے کیا نیک نتیجے اہل ظلم دکھ پائے
نہ بن تعلیم الٰہی کوئی جانے غیب افادے
تے کنجیاں اوسدیاں صفتاں بھیداں ویکھ عرائس شاناں
ظاہر ہون غیر اتے ذات صفاتوں لغی ہو بلنے
ذاتوں ویکھ نہ صفتاں تاہ تس عین الامن بھائی
كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا قدسی جویں حدیث بیانوں
بخشش دے سپ موتی سعادت سلک خلعت سچاوال
شہوت رذائل صفتاں گندیاں نفس جنگل جو پانے
کنوں غیوب خزاناں چھپیداں دلانے بھائی
ازلی ابدی حکمت علموں ویکھ عرائس تلے
مشتاقاں اتے اہل عرفاناں گمراوس علم عیاناں
وچہ غیباں علاں محباں گم اوس جانے پاک تعالٰے
تا وچہ زمین قلب دے جڑ تس حکم تصیوی یاروں
أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ جویں ویاں رب جانے

[illegible] ۱۲

۱ جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے وَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ جو گذرا ہے ذکر اوسکا ۱۲ ملوانی ۲ ازلی ابدی عرائس البیان۔
۳ کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حدیث قدسی میں كنت كنزا مخفيا فاحببت ان اعرف یعنی تھا میں خزانہ پوشیدہ پس چاہا کہ میری پہچان ہو
فخلقت الخلق بلطفہ شبلت الانوار الازلیۃ پھر کھولا حق تبارک وتعالیٰ نے اپنی مہربانی اور لطف سے جنکا نام ازلی انوار رکھا ہے مفاتیح ۳
عرائس البیان ۱۲ ۴ وہ لطف جو وہ حکمت ہے علوم ازلی اور ابدی اللہ جل جلالہ کی حکمتوں سے ۱۲ ۵ اللہ تبارک وتعالیٰ انکی ۴

لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ذرہ رب تھیں چھپیا ناہیں
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ پتر کوئی تر خشک نہ آیا
نہیں کوئی شخص مگر اوس کا رن پتر سبز ایہا ئی
جاں خشک ہووے پت جھڑا اوہ اگو ملک الموت آ جاوے
تاجانی ملک الموت حکم اوس روح قبض دا آئیا
یا رطب مومن تے یابس کافر اوہ عالم اوہ جاہل
یا رطب جو اہل محبت یابس سلوت وال الائے
یا رطب جو باقی باللہ یابس اہل ہوا نفسانی

جو کجھ ہووے وچہ لا فرشوں لگ عرش اوس علم تہنا ہیں
اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اوہ گر کتاب روشن وچ پایا
تلے عرش دے لکھیا ہویا قدرت نال الٰہی
نام اُسد اُس باپ جواوس پر لکھیا صفانا سارے
یس روح اوسد اکدھے لیو جو ہیں رسول اللہ فرمایا
یا رطب عابد اتقی یابس ابدروح سعادتوں حاصل
یا رطب جو اہل شہوانے یابس اہل وجود ٹھہرائے
اوہ سب روح کتاب روشن دے لکھے ہین عیانی

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ
فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۠ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ
حَفَظَةً حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
یُفَرِّطُوْنَ ۠ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ

اور وہی ہے جو قبض کر لیتا ہے تمکو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو کچھ کماتے ہو تم بیچ دن کے پھر اٹھاتا ہے تمکو بیچ اوسکے تاکہ پورا کیا جاوے وقت مقرر کیا ہوا پھر طرف اوسکی پھر جانا ہے تمہارا پھر خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور وہی غالب اوپر بندوں اپنوں کے اور بھیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبان یہانتک کہ جب آتی ہے کسی کو تم میں سے موت قبض کر لیتے ہیں اوسکو بھیجے ہوئے ہمارے اور وہ نہیں کمی کرتے پھر پھیرے جاتے ہیں طرف اللہ کی جو کارساز انکا ہے حق خبردار ہو واسطے اوسکے ہے حکم اور وہ جلد حساب لینے والا ہے

تے اللہ اوہ جو وچ سوون دے قبضے روح تساڈے
پھر روز قیامت وچ تساں زندہ کرکے پاک تعالیٰ

جانے اللہ جو کجھ تسیں دن دیوچہ کماندے
تامیعاد مقرر ساری پوری ہووے کما لا

لہ یہ حدیث مواہب البیان میں موجود ہے ۔ کہ یعنی سلامت رکھتا ہے اور اس جگہ توفی استعارہ ہے مرگ سے اسلئے کہ نیند موت کی بہن ہوتی ہے ۔ توفی سے فیہ سے قیامت مراد ہے اور اجل مسمی کی بحث گذر چکی ہے اور یہیں تنبیہ ہے کہ جیسے کہ اٹھ بیٹھنے سے قیامت کو بھی اسی طرح

پھر سوئے تساں تو جاون سبھناں جانب اللہ سائیں
تے اللہ غالب اوپر بندیاں اپنیاں وی(۱) اظہارے
انہوں تیک جو موت آوے جد ہک تساں دیتا ئیں
پھر سوئی جاسن ربدی طرف جو سولا سچ اونہاندا
توفّی اتّے وفات مراد نہ موت حقیقی بھائی
اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا پڑھ آخر آیت تائیں
جو کنوں توفّی موت حقیقی ہووے مراد اتھائیں
تاموتاں باجھ شمار ہووان بھی زندگیاں باجھ شماراں
جویں اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ وچہ آل عمران سدایا
تے نیند وقت نہ روح امر کوئی موت حقیقی پاروں
تے کسے مفسر نے وچ اس دے نہیں خلاف کمالا
ہک آکھن بید روح تن وچہ ہک جو نکلے وقت مران دے
جو نیند وقت ونجے وچہ عالم سیر کرنی جتھہ پاہے
وچہ بعض حدیثاں آیا چاہیے سوناں سنگ وضو دے
تے وچہ خواب جو ویکھن اوہ سب پک برابر نا ہیں
تے ہکناں خواب درست ہووان ہو دو قسماں اوہ سارے
اچھی خواب کھن تاویل ہک بن تاویلوں آئے
ہک آکھن ہر ہک حس وچکارن ہک ہک روح ایہا ئی
وقت بیداری موڑی جاون روح حساں ول سارے

۴ سوتے میں جو جاتا ہے ساتھ انکے سننا اور دیکھنا اور پکڑنا اور چلنا اور سونگھنا ۱۲ مدارک ف لکھوی نے جو قصے عزیر ۴ میں نیند کے قصے سے عدم سماع مرتے کا ثابت کیا ہے

پھر ویسی خبر تساں نوں جو تسیں کردے عمل بنائیں
تے اوپر تساں محافظ رکھے کرن حفاظت سارے
تا ملک ساڈے اس مارن تے اوہ کمی کرن کجھ ناہیں
ہے اوس دا حکم تے جب اوہ کرسی لیکھا گل بندیاں دا
ایہ بلکہ اچھی کلام جویں اس شاہد قول الٰہی
جو نیند وقت وفات حقیقی موت ہووے اوہ ناہیں
تارہیں نت مرن وت وینہ نوں زندہ ہون تائیں
بلکہ ایہ موت اصغر جویں آئی علیٰے نوں اظہاراں
یعنی نیند دیکے تینوں چاہاں اوپر فلک اٹھایا
یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ مراد تدے ہے خواب شماروں
تے لوکاں مرزائیاں گمراہاں اس وچہ پایا رولا
اوس روح حیات کہن لگے دو جا روح تمیزی گندے
تے دیکھے خواب خیال بیداری وقت مڑی خود راہے
جو سجدہ روح کرے سنگ ملکاں سونے بعد رجوع دے
بعض خیال آمن پریشانی خواب شیطانی راہیں
جویں یوسف نبی جن تارے سجدہ کردے ڈٹھے پیارے
قربانی دا حکم خلیل جویں وچہ خواب ہو یائی
جاں نیند آوے ارواح حساندے قبض کچیون بھائی
مگر اوہ روح سنگ جسے ستیاں آوے ساہ پیارے

لہ وہ حکم انکو دیں کمی نہیں کرتے یعنی جیسے حکم ہوتا ہے ویسی طرح عمل کرنے میں ایک بال کے سرے جتنا بھی خلاف نہیں کرتے ایک جگہ فرمایا یتوفی الانفس
حین موتہا یعنی اللہ تعالیٰ جانوں کو انکی موت کے وقت فوت کرتا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ملائک جانیں قبض کرتے ہیں پس جیسے خدا تعالیٰ کا مارنا حقیقی اور
فرشتوں کا مارنا مجازاً ہے اسی طرح ہی اللہ تعالیٰ کا مدد کرنا حقیقی ہے اور انبیاء اور اولیاء عظام کا مجازاً ثابت ہے چنانچہ کتنی جگہ یہ بحث گذر چکی ہے ۱۲
لہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا یعنی اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے انکی موت کے وقت انکی جانوں کو اور حالانکہ وہ جانیں ابھی مری
نہیں نیند میں نکالتا ہے اگر نیند کے وقت ف پھر رکھ چھوڑتا ہے ان جانوں کو جنپر موت مقرر ہو چکی ہے اور پھر چھوڑتا ہے ان جانوں کو جو ابھی مری نہیں
ایک وقت مقرر تک یعنی موت کے آنے تک البتہ ان باتوں میں خدا کی قدرت کے نشان ہیں غور کرنے والوں کے لئے ۱۲ موضح القرآن سورۃ زمر
۲۴ منزل ۲ لہ تفسیر جواہر البیان میں ہے اور روح المعانی میں فرمایا آیت مذکورہ انی متوفیک کے جو نیند والا کر اٹھا لیا آپکا یہ قول نصاریٰ کا ہے
ملائکہ کو بحالت بیداری اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا تھا ۱۲ اعلائی لہ انکے حق میں بھی حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ہوشیار ہو کہ شیطان تمہارے
ساتھ تمسخر کرے سو اب ۱۲ لہ ایک بد فرقہ کا ذکر ہے مراد اب ۱۲ لہ حواس سے مراد معانی اور قوتیں ہیں جنسے آدمی کے حواس تمام

اوہ مردیاں تیکر رہی ہمراہی مرنے باجھ نہ وینددا
کیوں نیندر کارن رات اتے دن کارن کسب الایا
ایکڑت جہت ہوئی شب خاص اتے دن جہت کمائی
ثم یبعثکم فیہ پھر تساں وینہہ نوں رب اٹھاوے
اوہ قاہر وڈی قدرت والا وڈے غلبے والا
ویرسل علیکم حفظۃ ملک حفاظت کرنے والے
کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون جو رب فرمایا
معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ قرآن وچ ہیں فرماوے
ساہاں تے اعمال اُپر اتیہہ رنت حفظ رکھیندے
کرن حفاظت رزق عمر دی بھی علا ندی نالے
موافق پہلے قول لکھن اوہ نیکی بدی تمامی
مالہذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا فرمایا
وما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید بھی وچ قرآن سنوائے
تے سچے ہوندے والا منشی لکھدا انیک اعمالاں
جاں بدی کرے کوئی کاتب نیکیاں کہے منشی بریاں
جو بہت ورد ویر ٹھیک تس ساعت تن دن رات ودھائی
یعلمون ما تفعلون اونہاں خبراں سب اعمالوں
جو زائل ہون قوی جسانے اُنہاں توفی کہندا
جو دن نوں بھی کٹی سوندے راتیں کردی کسب دسایا
الا لہ الحکم اکل قاعدہ ویکھ اُصولوں بھائی
تا تساں عمر مقرر جیہڑے اُس لگ تورجھڑا وے
ایہہ اہل تاویل کہن اتے سلف نہ کرے کجھ مقالا
کراما کاتبین جو نیکیاں بدیاں لکھن والے
چوکیدار جو اگے پچھے بندیاں رہن الایا
یا دونویں صنف مراد جویں وچ روح معانی لیاوے
یعنی کراماً
ہور عام حفاظت رکھن روح معانی وچہ فرمیندے
ایہہ قول قتادہ تے ہور بہت مفسر آکھن والے
ہر چیز چھوٹیری ہے جویں ظاہر رب اقول گرامی
ایہہ بھی کتاب جدید وچہ نکا موٹا لکھیا پایا
نہ بات کہی کوئی سو ہوں پر نس منشی لکھن شتابی
تے کھبے والا بدیاں لکھے رہن وصل رجالاں
اجے بدی نہ لکھے جو شاید ہووے تائب جہت اسیاں ان
جے اتنی مدت وچہ نہ تائب لکھدے وت برائی
مگر ایمان اخلاص نفاق نہ خبر قلوب احوالوں

لہ بعثت اصل میں موت کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کو کہتے ہیں جیسا کہ بیضاوی نے کہا ہے پس استعارہ توفی بطور ترشیح کے فرمایا یعنی تو ... سبب نیند موت اصغر تھی تو پھر اسی واسطے یبعثکم اُٹھانا بعد نیند کے اصغر ہوا یعلم ما جرحتم بالنہار جب ذکر ہو چکا پھر یبعثکم کے ثم کے لیا یعنی جواب یعلم ما جرحتم بالنہار جملہ معترضہ ہو یا درمیان اسکے تقدیم تاخیر ہے یعنی ہو الذی یتوفکم باللیل ویبعثکم بالنہار ویعلم ما جرحتم فیہ اور بعض نے کہا فیہ کی ضمیر قبور کی طرف پھرتی ہے یعنی پھر اٹھا ویگا تمہیں قبروں سے سو ایہہ الزمن گلہ یہ قول بعض کا ہے ۱۲ سے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت سے بلند ہو کر جب کا قہر کسی شے پر پڑنے لگتا ہے پس غالب ہوتا ہے وہ اُسپر قدرت اور قہر سے پس جس طرح کہ ایک کہا ہو کر فلاں کے حکم فلاں پر فوق ہے یعنی بڑی قدرت اور غلبے والا یہ مذہب اہل تاویل کا ہے اور مذہب سلف کا یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیتے ہیں متشابہات کو جیسے نازل کیا اللہ تعالیٰ نے سو اکیف اور تاویل اور تربت کے ف لکھوی پر افسوس ہے جو باوجود اعتقاد رکھنے کے ساتھ اہل تاویل کے خوشا ویلی معنی لکھ دیتا ہے ملکا اسکو تو یہ لائق تھا جو بموجب اپنی تحریر کے سلف کے مذہب کی تابعداری کرتا یعنی بموجب سلف کے کلام متشابہ کو بجنسہ پڑھنا چاہئے سو اکسی معنی کے یعنی لکھا ہے وہ قاہر ہے اپنے بندوں پر پس ظاہر کا معنی غالب کرنا تاویل ہے یہ اہل تاویل کا تابع ہو کر یہ اعتراض جتایا یہ شیوہ غیر مقلدی کا ہے اہل سنت کا فقیر جلدائی ۱۲ سے یعنی دوسرا گروہ فرشتوں کا جو کرانا کاتبین کو حفظہ کہتے ہیں یہ بعض کا قول ہے ۱۲ اعانی سے یہ جیسا کہ کاغذ کیا ہو جو نہیں چھوڑتا صغیرہ اور کبیرہ کو مگر گن لیا ہو واسطے ۱۲ شہ یعنی کیسی سانپ دا تی ہے جو گنا صغیرہ وکبیرہ کو نہیں چھوڑتی مگر گن لیا ہے سے سب کا سب اعمال جو کچھ کیا ہے دنیا میں ... اور رب تیرا ظلم نہ

اخلاص نفاق اتے سبھے ایمان شاہ رسولاں جانے
اٹھالٹھ فرشتے ہر بندے سنگ ہور ایہن رکھوالے
جو بوہنہ موذی شیطان کھڑ ایں گرونہ قابو پاندے
پر دشمن کیا کری ہووے جد دوست رحمت والا
اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا جاں کسے تساں آوے
وھو الذی یتوفکم وچہ پہلی آیت بھائی
تے ہورسن جاول ملک الموت ایہ نسبت نظری آئی
ہے وچہ حقیقت فوت کنندہ آپے حق تعالی
ملک الموت نائب جو اوسدا قبضے روح تمامی
جو روح اوسدا سب کھچن تا جو حلق تائیں آجاوے
پاکنوں توفتہ رسلنا ایہی ملک الموت ہکلا
کہیا مجاہد دھرتی ساری اگے اوس فرشتے
سنگ اوس مددگار فرشتے کڈھن روحاں تائیں
تے کوئی وال یا ڈھیم کسے گھر وچہ جو ہووے مردا
ایہ خائن وچہ فرشتے ملک الموتوں حال سنایا
بھئی[2] دو وار امت سب ہر دینہ اندر فجر نماشیں
جو اخلاص نفاق ولاندے نیکی بدی تمامی
جو حکم[3] اونہانوں ہویا او تھیں کردے ناہ کوتاہی
نہ بعض حساب کرن تھیں رکھ العض حسابوں سائیں
کل حساب کنندیاں تھیں رب جلد حساب کریسی
نہ ہک کم دوجے تھیں رکے ہرگز خالق تائیں

جویں[1] وچہ تفسیر عزیزی ہور مواہب لکھن بیانے
جے رکھوالے نہ ہوندے دشمن کردی پکڑن والے
نہ قدرت ہی انسان جو ویکھے سب منہ پایا چاہندے
ہک ہور ملک جو ناہ کسے ویلے کرے جدائی شالا
تا مارن اوس فرشتے ساڈی جاں گھٹ عمر اوس جانبر
او تھے نسبت فوت کرن دی بول اتھے کانوں آئی
جویں قل یتوفکم ملک الموت ہے وچہ قرآن گواہی
جاں پوری عمر ہووے کسے کردا اللہ حکم کمالا
سنگ ملک الموت فرشتے اوہ تنہاں کردا حکم گرامی
نا پچھے ہن ملک سب عزرائیل لوے روح اٹھاوے
ہی لفظ جمع تعظیما کہیا اللہ پاک تعالی
ہے ہک تھال برابر جتھوں چاہی پھڑی فرشتے
پکڑے پھیر اونہانوں آپوں ملک الموت اٹھائیں
مگراں ملک الموت ہر دن دو وار گرد اوس پھردا
تے پیش نبی کل میں جویں کفدست ایہی سمجھایا
پیش نبی دے ہووے ہر ول حضرت ہوندی ناظر
چہریاں ولوں ویکھ پچھانن پاک رسول گرامی
ثم ردوا ھاوت[4] روحاں کھڑدی طرف الٰہی
جوڑن ہک حساب خلق نوں روح کو دوجی کنوں کدھیر
سب افعال اقوال اندر کوئی ضایع عمل نہ ویسی
ایہ صفت خلق دی خالق نوں اس وصفوں پاک ثنائیں

لہ یہ بحث منزل اول جلد دوسری میں گذر چکی ہے ۱۲ سلہ یہ حدیث تفسیر مظہری سے دوسری جلد میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲ سعه
یعنی زندگی کی حفاظت کرنے میں کمی نہیں کرتے جو مقررہ وقت سے پہلے ماریں یا حفظ اعمال میں جو شیٔ کسی کی ضایع نہیں
کرتے اور بدی بھی زیادہ نہیں لکھتے اس معنے کے بموجب تفرطون ساتھ تخفیف فا کے پڑھا جاویگا یا کمی نہیں کرتے
متوفی کی روح کے قبض کرنے میں یعنی نیک روح تو علیین میں داخل کرتے ہیں اور بری سجین میں اور فرمایا حضرت نے کہ موت کے وقت
فرشتے آتے ہیں ۱۲ سعه مولٰھم الحق اس جگہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ کفار کا کوئی مولا نہیں جیسے کہیں جگہ کہا ہے پس معنے مولا کے
اس جگہ معین اور مددگار کے ہیں اور یہاں معنی مالک کے ہیں اور ضمیر ثم ردوا کی فرشتوں کی طرف پھرتی ہے یا طرف بندوں کی ساتھ موت کے ۱۲

| | |
|---|---|
| ہک بکری چوون جتنے چرچ ہوئے حساب خلقدا | وچہ بعض حدیثاں دے وچہ آیا وچہ ہوگ حساب ہر کدا |
| اہل ایماناں دا رب کرسی آپ حساب حشر نوں | تے کفاراں دا الملک حساب کریسن ویکھ خبر نوں |
| وھوالذی یتوفکم باللیل راتیں قبض کرن وچہ جاناں | حکمت ہے تاں روح اُڈ پونچن وچہ ملکوت میداناں |
| تے وچ جبروت انواراں جا کے سیر کرن خوشحالاں | تاں شوق تنہاں وِل اصل وطن دے زائد ہون کمالاں |
| تے سنگ اجسام جوارح ہوینے نوں جیہڑے عمل کما کے | جیہاں پاروں جا آرام اتے راحت پاون نوم سبا کے |
| وچہ ماسن ہوجاون ویکھیں قدرت رب جہانی ^ل | تا ہو منقطع حادث مخالفاں محض ویکھیں حمانی |
| ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمی آیت ایہ مضمون تباوی | ثم ردوا الی اللہ مولٰہم الحق پھر سنھیں شرف لمن ایہہ تھاوے |
| جو دنیا دے قید خانی تھیں کڈھ تے دنیا آقا نوں | باہر کیہ تھیں لیا خود بندے کارن امن سجا توں |
| پھر بعد اسدے فرمایا آکھ پیارا یا اہل کفر نوں | وقت شدائد سختیاں کہڑا مدد کرے ہر ہر نوں |

## مثنوی متعلق آیت وھو القاھر فوق عبادہ

| | |
|---|---|
| دست بر بالائے دست این تا کجا | تا بہ یزداں کہ الیہ المنتہی |
| کاں یکے دریاست بے غور و گراں | جملہ دریا ہا چو سیلی پیش آں |
| حیلہ ہا و چارہ ہا گر اژدہا است | پیش الا اللہ آنہا جملہ لا است |

^ل یہ کھوت دیکھی ہوئی باتیں معلوم کریں تو پھر آخیر وہ وقت آجاتے جو حادث اور مخلوق سے منقطع ہو کر ذات حق کی طرف منقطع ہو جائیگر (عرائس) اور روح البیان میں ہے کہ جو حکمت اعمال لکھوانیمیں کراماً کاتبین سے ہے وہ یہ ہے کہ تحقیق جب بندے نے جان لیا کہ عمل تیرے لکھے جاتے ہیں اور علی رؤس الاشہاد قیامت کو خلقت کے روبرو پیش کئے جائینگے نہایت زجر یعنی گناہوں کی جھڑک ہے اور تحقیق جب پختہ ہوتا ہے آدمی اپنے مولی اسرار کی مہربانی کے ساتھ اور بھروسہ کرتا ہے اوپر عفو یعنی معافی اور پردہ پانے کے گناہ ہونے پر تو پھر اسکا شرم کرنا کراماً کاتبین سے نہیں رہتا جو کہ وقت میں اسپر تفسیر حسینی میں کہا گیا ہے **نظم** نہ اندیشی ازاں روزیکہ جگر ہا خون ولبہا درریش مینی وہ خدمت نامہ اعمال گوئید تن بخوان تا کردار خود تُو کمن وریکنی بابے ورآں گوش ہر کہ لطف نامہ نیکی پیش مینی حدیث میں آیا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے دو فرشتے ہیں دو رات کے اور دو دن کے ایک نیکیاں لکھتا ہے دوسرا بُرائیاں اور داہنی جانب والے پر سردار ہے پس جب بندہ عمل کرتا ہے نیک عمل تو لکھتا ہے داہنی طرف والا دس حصے اور جب بُرا عمل کرتا ہے تو بائیں جانب والا چاہتا ہے کہ وہ برائی لکھے تو داہنی والا اوسکو روکتا ہے پس رک جاتا ہے وہ فرشتہ چھ گھڑی یا سات گھڑی۔ پھر جب بخشش مانگے وہ بندہ اُس گناہ اور بدکاری سے تو فرشتہ اُسپر گناہ نہیں لکھتا اگر بخشش نہ مانگے تو پھر وہ فرشتہ ایک ہی بُرائی لکھتا ہے الی قولہ اور جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکی خوشبو فرشتے کو آتی ہے پس لکھ لیتا ہے وہ نیکی اور کہا بعض نے دوسرے دن بھی وہی فرشتے آتے ہیں اور کہا بعض نے کہ اُسکے لئے تک ہر روز نئے فرشتے ہوتے رہتے ہیں اور فرمایا حضرت صلعم نے تم لوگ اپنے دانتوں کو پاک رکھو اسلئے کہ وہ کراماً کاتبین کی جگہ ہے ۱۲ روح البیان ^ل۲ یعنی اپنے بندوں کو دنیا کے قید خانے اور اوسکی بلاؤں میں نہ چھوڑیں اور ملائک جو اعمال کی حفاظت کرنیوالے ہیں انکے ہاتھ میں اعمال کی حفاظت ہو اور اپنے مومن بندہ پر اللہ کو غیرت ہو تا کہ کوئی غیر اُسکے اعمال پر مطلع نہ ہو جائے اور اس آیت میں گنہگاروں کو امید ہے اور یہ بندہ دل پر مہربانی نظر فرمائی کیونکہ فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے لہم الحق جو دوست ہے اُسکا اللہ تعالیٰ اور اگر فقط ردوا الی اللہ ہی ہوتا تو عظمت اور قہر اور کبریائی مولا کریم سے بندے ہیبت اور نابود ہو جاتے مگر ساتھ مہربانی کے بندوں کا مولا ہونا اپنی ذات اقدس کو فرما دیا۔ پہلے ردوا الی اللہ سے بیچ مقام ہیبت کے لا کر پھر ساتھ مولٰہم الحق کی طرف مقام قرب اور لطف کے نکال کر

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ
اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا
وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ
عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۭ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیروں جنگل کے سے اور دریا کے سے پکارتے ہو تم اوسکو عاجزی سے اور چھپا کر اگر نجات دیگا ہمکو اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالوں سے۔ کہہ اللہ نجات دیتا ہے تمکو اس سے اور ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو کہہ وہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمہارے سے یا نیچے پاؤں تمہارے کے سے یا ملادیوے تمکو گروہیں مختلف کر کر اور چکھاوے بعضے تمہارے کو لڑائی بعض کی دیکھ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں توکہ وہ سمجھیں اور جھٹلایا اوسکو قوم تیری نے اور وہ سچ ہے کہہ میں نہیں اوپر تمہارے داروغہ واسطے ہر خبر کے وقت ہے قرار پکڑنیکا اور البتہ جانو گے تم

پھر کہیں انسان نوں سختیاں جنگل دریاواں
تے وعدہ کرے جو اس سختی تھیں ہووے امن اساہاں
کہہ اللہ تساں چھوڑاوے اُتھیں بھی ہر سخت بلاواں
ہے قدرت ربنوں اس پر جے تساں سخت عذاب لیاوے
یا کرے اکٹھی فوجاں کرکے تساں تماماں

پوکارے جنہوں زاری کرکے ہولی سنے سچاواں
تاہوئی وچوں شکر گذاراں نعمت حق بجاہاں
پھر تسیں شرک کرو سنگ خالق آکھ انہاں اصلاحوں
اُپروں یعنی اسمانوں یا تلیوں زمیوں آوے
تے آپسو چہ چکھاوے جنگ جدال انساں کل خاماں

لہ ظلمت حقیقی ہے جو رات اندھیری اور بادل کی سیاہی اور ہوائیں ان سبکے ساتھ سخت خوف اور وحشت ہوتی ہے بسبب نہ پانے راہ صواب کے خوف ہلاکت کا ہے پس مقصود یہ ہیکہ جب یہ سب اسباب جمع ہو جائیں تو پھر انسان رجوع نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالی کی طرف جو وہ سخت مصائب کے کھولنے پر قادر ہے پس اللہ تعالی کے قول کی یہی مراد ہے تدعونہ تضرعا وخفیۃ پوکارتے ہو خالص اللہ تبارک وتعالی کو جب سختی پیش آتی ہے عذر خواہی اور زاری کے ساتھ اونچی آواز سے اور آہستہ ۱۲ خازن سلہ یعنی قابل وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو آج اس سختی اور مصائب سے بچ گئے تو پھر شکر کرینگے ہم تیرے لئے کیونکہ اس نعمت کا پہچاننا شکر ہے اور حق ادا کرنا منعم حقیقی یعنی اللہ کا ۱۲

دیکھ کویں اسیں قسماں قسم آیات بیان کراہاں
جھوٹھایا او سنوں قوم تیری اتے ہے قرآن سچا واں
ہر ہر خبر دا وقت مقرر جو ہین وچہ قرآنے
جی بھلو راہ جنگل وچہ رستے ہون اندھیر تسانوں
یا وچہ زمین دھسو جے یا جے ڈبو وچہ دریا واں
پھر وعدہ کروٹے جد سختی کریے شکر خدادا (عبادت)
کہہ یا حضرت قوم اپنی نوں قدرت رب نوں بھائے
تے خسف نگھیر بھونچال زمینوں تساں عذاب چھپائے
یا اُپرولوں عذاب مسلط کریے حاکم ظالم
یا اُپر تھیں سند بارش پتھروں ناہ انگوریاں ہوون
عذاب آسمان زمین دو پا رعں نبی اعوذ پوکاری
دیکھ پیارا کویں بیان اسیں کردی خود آیا تاں
تا جو سمجھن عبرت پکڑن باز کفر تھیں آون
تے قوم تیری قرآن جھوٹا یا کہن نہ رب اتارا یا
یا آیات بیان کرن نوں کافر ہین جھوٹھانے
کہہ میں نہیں وکیل تساں پر کفارو کذابو
تے حق تھیں گردان ہوون ویاں اُوہ انسان خبرائیں
نے جو تساں خبر دیوے سب جہت اُس وقت مکان مقرر
اوہ وعدہ آیا عذاب سندا وچہ دنیا نال کفاراں
تے جانوگے جب دنیا وچ یا وچہ روز حشر دے
قل من ینجیکم من ظلمات البر کہہ تساں کون خلاصی دیوے

تا سمجھن کفر شرک تکذیبوں مُڑن طرف اصلاحاں
کہہ میں نہیں نگہبان تساں پر دیا جد خدا کسے تھاواں
تے تسیں جانوگے جب جلد اوہ ہوسن سبھ عیانے
یا کشتیاں وچ بھلن تساں ستھو دے کون عیانوں (ظاہر)
یا رات اندھیری بدل سیاہی ظلمت ہور ہواواں
جاں سختی دور ہووی پھر تساں کرو شریک زیادہ
جو بجلی گڑا طوفان آسمانوں تساں عذاب لیاوی
جو پی قوم شعیب قارون نگھیری خازن وچہ فرماوے
تے تلیوں ہون عذاب غلام تے خادم سندے ظالم
ایہ وچہ مدارک عمر النسفی سچے دُور پر وون
جاں باہم سنی نزاع اس پہ حضرت خیر شماری
انتے دلائل واضح کارن اہل کفر بد ذاتاں
ہور قرآن عذاب الٰہی سُن کے ناہ جھٹلاون
تا اوہ عذاب جھوٹھاون کارن پاوٹا اوہناں پیلیا
تے اوہ برحق آکھوں خازن دیوچ ہین تناندے
تا تکذیب تساڈی دا انساں بدلہ دیاں خرابو
بلکہ میں ہاں مشند ر پکڑن ہارا ایہی رب سائیں
اوہ بن تاخیر خلاف وقوع وچہ آہی اوہ ... اندر
سو روز بدر دے پایا اوہناں خازن وچہ گلزاراں
سچ ہونا سد اندر واقعہ پیش ہووی ہر ہر دے
اندھیرکاں پردیاں نفس اماریوں کون جو تساں بچاوی

لے بت اور پتھر جو ہیں وہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ضرر ۱۲ سے مثل عاد اور ثمود اور لوط کی قوموں کے عذاب بڑے ۱۲ تفسیر خازن
سے بخاری میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے یا اعوذ بوجہک الکریم یعنی میں
پناہ پکڑتا ہوں تیری ذات کریم کے ساتھ یعنی عذاب کی برائی سے ۱۲ سے یعنی جب پڑھا او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم بأس
بعض تو پھر آپ نے فرمایا یہ آسان تر ہے مواہب الرحمان اور خازن میں ہے کہ آپ نے تین دعائیں کیں تھیں ایک یہ جو میری
امت اگلے گنہگاروں کے عذاب کے ساتھ ہلاک ہو دوم میری امت پر دوسری قوم دشمن کے لوگ مسلط نہ ہوں یہ دونوں دعائیں قبول
ہوئیں تیسری دعا یہ مانگی کہ نہ چھیڑے بعض بعضوں کو یعنی آپس میں لڑائی جھگڑا نہ ہوں سو آپ اس بات سے روکے گئے ۱۲ رواہ الترمذی

والحجر حجاب صفات قلب دے چین جو اپر دلاندے
تدعونہ تضرعا رب نوں تسیں عجز ول کر و پکاراں
جاں اوہناں حجاباں پردیاں تھیں اسا ملے نجات کداہیں
قل اللہ ینجیکم منہا کہہ او تسیں تساں رب بچاوی
ومن کل کرب کل خواہشاں نفسانیوں تساں چھڑا کے
پھر تسیں شرک کرندے سنگ رب نفساں اپنیاں پاروں
قل ھو القادر علی ان یبعث کہہ رب قدرت رکھدا کامل
جو پر دی کر چھیڑی وچہ اپنی تے اوس دیوچہ سارے
ہو لیوں تساں عذاب کری جو سہل نہ تساں سا وی
یا حجب طبیعت والی ہوون غالب اپر تساہاں
جو ہر فرقہ مختلف اپر قوت کنوں تواہی وے
یا مختلف کرے عقائد وچہ تساڈیاں نفساں تائیں
یذیق بعضکم باس بعض چکھاوی بعض تساڈو بیتائیں
ہی ہر یک کارن جا قرار اتے جگہ وقوع دی پیارے
جاں پر دی کھلے سب تساڈیاں جیاں کنوں جو آئے

کون جو اوہناں انھیراں تھیں تساں کڈھ طرف نوراندی
اوہناں پردیاں کھلن کارن اپنیاں جاناں وچ ظہاراں
تا تسیں ہو وچہ شکر کرندیاں کاں کارن رب سائیں
نال انوار تجلیاں اپنیاں ٹھنڈلاں وچہ پاوی
فنا کیتا سنگ صفتاں اپنیاں کھنب توحید چڑھا کو
سبحانی ما اعظم شانی سہو را انا الحق کہو پوکاروں
ایہہ جو اپر تساڈیوں کری عذاب تساں کوئی نازل
ناہ جلوہ بار نہ نظری آوی سڑے ہجر وی نارے
جو باب ربوبیت نوں خدمت قیام نہ کیتا جاوے
یا کئی فرقے کری تسانوں جو وچہ گمراہی راہاں
مقابلے دیوچہ دو جی فرقیاں رجہڑے اہل صفادی
جو چال دچال اپر ہر فرقے وال اصول بناتیں
تنازعی جنگ جدال اجی چاہن اختلاف اوائیں
وسوف تعلمون تے جانو گے سبب جد یکباری
پھر موافق اعتقاد بری ہر ایک سزائیں پائے

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| مثنوی | ہر چہ بر تو آید از ظلمات غم | آں ز بے شرمی و گستاخی است ہم |
| صائب | چرا ز غیر شکایت کنم کہ ہمچو حباب | ہمیشہ خانہ خراب ہوائے خویشتنم |

کفار مکہ جاں سن قرآن مخول جہیڑاں کر دے
تا اگلی آیت نازل ہوئی حکم خدا فرمایا

تا اہل ایمان اوہناں سنگ بیٹھن کنوں تنفر کر دے
ناہ کرو اتفاق اتحاد اوہناں سنگ جنہاں قرآن جھٹھایا

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی

لہ نعمت یعنی نجات پانا استقامت اور تمکین کے ساتھ ۱۲ روح المعانی ۲ سبحانی ما اعظم شانی حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نے
کہا تھا یعنی میں پاک ہوں اور میری بہت بڑی شان ہے اور کہا انا الحق منصور حلاج علیہ الرحمۃ نے سکر کی حالت میں کہا تھا یعنی میں خدا ہوں۔
ایسی حالت میں اہل سکر کو معافی ہوتی ہے نہ اسکے غیر کو اور نہ کسی کو کہنا جائز ہے جیسے محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے رسالہ مرج البحرین میں لکھا ہے
اور اس رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہا کے دو گروہ ہیں ایک گروہ معتقد ہے صوفیا کرام کا سو وہ اہل صفا سے ہیں اور دوسرا فقہا کا گروہ منکر
ہے صوفیاء کرام کا پس یہ زندیقوں کا گروہ ہے ۱۲ سے قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم ۱۲ سے یعنی ربوبیت کی
درواز ے پر قایم رہنا ساتھ خدمت کے ۱۲ ھ از روئے جسم کے جھگڑے اور فساد و لڑائیوں کا ایک دوسرے کو چکھاؤ ۱۲ اطلاع ۵۵ اس سے
معلوم ہوا کہ جن انجمنوں میں اہل ہیچ کے ساتھ کہ جو صریح قرآن مجید خلاف چلتے ہیں اتفاق اور اتحاد کرتے ہیں اور نام اسکا صلح کل رکھا ہے

Marfat.com

يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے پس منہ پھیر لے اونسے یہانتک کہ بحث
کریں بیچ بات کے سوائے اوسکے اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان پس مت بیٹھ پیچھے یاد آنے کے ساتھ قوم ظالموں کے۔

جاں ویکھیں اوہ لوک جو جھگڑن وچہ آیات قرآنی
اُسو ہلے مُنہ پھیر اونہاں تھیں نا بہ سنگ اونہاندی
تے جے شیطان بُھلاوی سہواً بہیں سنگ تناہاں
ظاہر وچہ خطاب نبی نوں مگر مراد اتھے اُمّت
پس ناہ بیٹھ پیار یا سنگ اوس ظالم قوم جو آئی
پراتھے نال اتفاق مفسراں معنی خوض تمسخر
تفقہ[1] استنباط تدبّر لازم وچہ قرآنے
تے گمراہاں دے وانگوں جھگڑن وچہ قرآن مناہی
جہت لہو و لعب خوش طبعی نالے ہون تمسخر ہے
جے[2] سہواً بُھل گیا پر جد اوس آوے یاد کد اہیں
نس تے پرہیز اونہاں تھیں واجب ہی ہر حالے
وچہ درمنثور عمر و بن عبد العزیز اوس بندی ناہیں
نس رہا تے فرمایا ناہ بوہ اینہاں نال کدائیں
گمراہاں نت کنوں مجالس رہی بزرگ ترامندے
رافضی نیچری تے لامذہب ہور وہابی نالے
گمراہاں دیاں جنگیاں نے سنگ ہیاں تعظیماں
سلف خلف[3] دے گمراہاں خود پاسوں مارکدھا نے

کرن انکار احکام اسلاموں ہاسے کرن شیطانی
جد لگ[4] ہورس گل وچہ ہون نہ قیل مقال اونہاندی
پس جے یاد آوی او سجائوں او تھیں چھڈ بدخواہاں
وچہ روح المعانی لکھیا ہی جو ہیں فاضل حنفی ملّت
خوض یعنی کم کسے وچہ شاغل ہون بھائی
یعنے ہاسا کرن احکام الٰہی نوں سُن ہسکر
ایہ کنوں اصحاباں سواماماں ہے اتور عیانے
وچہ دو ہانے فرق وڈیرا سمجھن نال صفائی
یا بے ادبی دین مسائل بہن اتھ منع خلاصے
یا کوئی مسئلہ دسے لازم اٹھن اوس تھاہیں
مجالس لہو و فسق[5] ہورا و پر ایس قیاس کمالے
جو روزی نال بے روزیا نے سنگ بیٹھا ل کہاہیں
امام مالک خود مجلس وچوں کڈھیا گمر[illegible]
تے ہن وچہ انجمناں دے گمراہاں دین نال ارلانے
مرزائی چکڑالیاں دے وچہ رہتی تیز نہ حالے
تے تعظیماں گمراہاں کرنیاں ہین حرام فریماں
تا گمراہی تنہاں اثر نہ پاوے وچہ عوام لوکاندے

[1] یعنی جب گفتگو کی ترک کریں اور علاوہ دوسری باتیں کریں تو انکے ساتھ بیٹھنا اختیاری امر ہے ۱۲ خلاصہ [2]
[2] وہ تاویل جو کہ جاہل اور فاسق سے ہو یا ظاہر اور محکمات کے خلاف اور مختار مجمع علیہ کے مخالف یا نزول کی [illegible]
ہو یا واسطے لغو اور لہو کے کرے تو یہ سب منع اور نامشروع ہے۔ پس اوس سے دور رہنا لازم ہے ۱۲
[3] یا نیز شاعرانہ قیاس کیا جاوے ۱۲ [4] جب جوہر معصیت تو ہین اور انکار شریعت اس امر سے الزام [illegible]
دوسری مجالس مذکورۃ المتن اسی قیاس پہ ہیں ۱۲ خلاصہ

ہن گمراہاں بیدیناں خود سنگ عزت نال بٹھاون
وعظ تے خطبے دا اک ظالماں لکچر نام ٹکایا
ظاہر نام اسلام سنا کے لٹن خلقت تائیں
تے بعض سہو نبی دا اروانہ وچ رسالت آیا
جاں کہیا اصحاباں کافر مسجد نبوی وچ ہسدے

اوہ صدر نشین تنہانوں بنکے راہ گمراہی پاون
تے وعظاں دیوچہ تاڑیاں مارن سنت راہ بھلایا
پر وچوں دشمن دین نبیؐ دے ایہن سخت بلائیں
ایہیں ہور بنیاں روا نہ وچہ احکام ادایا
نماز طواف کویں اسیں کریئے اگلی آیت دسدے

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

اور نہیں اوپر ان لوگوں کے پرہیزگاری کرتے ہیں حساب اون کے سے کچھ ولیکن نصیحت کرنا ہے تو کہ وہ بچیں

جو ڈرن مخالفت تھیں او بنہاں تے نہیں حساب کفاراں
جو اونہاں کرن نصیحت شائد اوہ بھی ڈرن آہوں
تے اتھ اجازت اسدی وچہ خلاصے دیوں بھائی
کنہا ہیں بدعتیاں نوں ہر چند کرن نصیحت آئی
جو دیکھ برائی طاقت ہوندیاں روکن لازم آیا
اوہ منہ اوہنوں بچپائی ڈاڈھا اوس برائی تائیں
ہن نیچریاں تے رافضیاں ہو لامذہباں بیدیناں
اصول انہاں دا صلح کلی سنگ ہر مذہب آئی

نہ کچھ عذاب مگر اسقدر ضرور ایہی ابراراں
ہو وچہ لسّا جے بیٹھو سنگ اونہاں ہو سو نال تباہوں
اوہ سورۃ پچھے اتری ہے منسوخ اجازت آئی
نہیں تے دونویں بکھل لڑی وچہ جاہن پرو بھائی
نال ہتھاں یا مونہوں تے جس زور نہ ہکن آیا
ہے ادنٰے درجہ ایہ ایمانوں وچہ مشکوۃ سنائیں
ندوے وال اتنے ہوا جیہاں عزت کرن لعیناں
بوہڑ واہڑی منہ شکل مشابہ کفاراندی بھائی

؎ مگر اس نسخ کی کچھ ضرورت نہیں اسواسطے کہ وہ حکم مطلق ہے اور یہ مقید یعنی ضرورت کیوقت اگر اُٹھ نہ سکو یا اُنکے دل میں جا نکلنا ساتھ نفرت اور اجتناب کے ہو نہ کھلم کھلا جہاں گناہ اور ثواب دونو جمع ہو جائیں وہاں اوپر اعلی اور احتیاط کے نظر رکھنی چاہئی جیسے کہ مسجد میں لوگ دنیاوی باتیں کر رہے ہیں یا خرید و فروخت میں مشغول ہیں یا گرد عیدگاہ کے میلہ کا ہجوم ہے ارباب ملاہی اور مناہی کی دھوم ہے یا امام غیر محتاط ہے اور وہ سنتوں اور مستحبات کو نہیں جانتا مگر اُسکے ساتھ جماعت کثیر ہوتی ہے اور شوکت اسلام کا نمونہ ہے اور سب کا اتفاق ہے پس احتیاط اس امر میں ہے کہ ایسی مسجد کی جماعت کی ترک نہ کی جائے یا کسی وعظ کی مجلس میں جب سامان صدا سرف سے نہ گذرے ہوں یا بعض امور اسکے ممنوع اور مکروہ ہوں مگر واعظ نہایت احتیاط کنندہ خدا پرست اور خوش اعتقاد ہو اُس واعظ سے فیض اٹھانا چاہئے اسی طرح اگر کسی میلے وغیرہ یا مجمع میں تجارت کے منافع کی امید ہو اور ہماری مشغولیت سے اوس مجلس کی کافی رونق اور امداد معتبر نہیں اور ہم اس مجلس کے تمام ممنوعات سے بچکر بیع و شرا سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو پھر اوس جگہ جانا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ مگر جب اوسکا اثر بنہایت موثر ہو کر متعدی ہو جائے یعنی وہ مردوں پر بھی وہ اثر جا پڑے یا اسلام کی اہانت کا باعث ہو جیسے ناچ اور راگ کی مجلس ہو یا احکام الٰہی اور ائمہ دین کے متعلق تمسخر اور تکبیر کا اثر ہو یا مسجد کا امام سنتوں کا تارک اور دین کی ضروریات سے ناواقف ہو یا بداعتقاد یا مطعون آدمی ہے پھر ایسی صورت ایسی مجالس کا ترک کرنا بہتر بلکہ واجب ہو۔ اور اگر یہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہے جسکا قول اور فعل دلیل بن جاتا ہے تو پھر زیادہ احتیاط کرے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۶۲ جلد اول ۱۲ ؎ عالمگیری کنجنیں ہیں پس یہ برائے نام مسلمان ہیں ۱۲

Marfat.com

| | |
|---|---|
| کرن امداد اسہاندی ایہی دین اہانت پیارے | جد لگ طور اسلام نہ ودنن چھوڑ نشانہ سارے |

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

اور چھوڑ دے ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا اور فریب دیا ہے انکو زندگانی دنیا کی نے اور نصیحت کر ساتھ اوسکے سے کہ ہلاک میں سونپا جاوے ہر ایک جی بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہے نہیں واسطے اوسکے سوا اللہ کے دوست اور نہ شفاعت کرنیوالا

تے چھڈ اونہاں جنہاں دین اپنے نوں کھیڈ تماشا پھڑیا
تے زندگی دنیا والی نے تنہاں سنگ فریباں کڑیا

تے ویہہ توں پند اسناں جو وچہ ہلاکت اوہ پکڑیوے
علاں عوض تاں بن رب دے نہ ولی شفیع کوئی تھیوے

ہر فرقے رب عید بنائی مومن بھی کفاراں
ہر ہر قوم تماشے کھیڈاں عیداں کرن بہاراں

عید فطر اتے عید اضحیٰ جو وچہ اسلام مسادن
یا عید جمعہ جیوں وچہ حدیث ایہہ تھے رہنوں جاون

نال قرآن نصیحت کرنا مومن ہون لوکی
ہریاں پارن تجہیری تھیں مت پکڑ ون لوکی

تبسل معنی سونپیا جاوے کارن مرگ ہلاکت
کیتا جاوے ہلاک یا قیدی لکھدے اہل نزاکت

جو کافر یاروں کفر اپنے دے دوزخ بالن بنیاں
ناہ مددگار اوسدا کوئی ناہ شفیع اوسدا کوئی گنیاں

تے اہل ایماناں کارن شافع سرور دو جہاناں
متواتر اخباروں ثابت منکر ٹول شیطاناں

| | |
|---|---|
| ہول محشر سخت ہو جب کوئی ناہ ہووے شفیع | ہونگے امت کے لئے تب شافع امت شفیع |
| کیونکہ روز حشر کے دھڑکو سے ہوں خوف و ہم | ہو شفیع المذنبین جب آپ سا ناصر شفیع |
| مغفرت آدم کی توبہ سے نہ ہوتی تا قیام | فخر عالم کو نہ گر لاتے کبھی اپنا شفیع |
| کشتئ نوح کو نہ طوفاں سے کبھی ملتی نجات | گر نہ ہوتی مدد حضرت کی نہ وہ ہوتے شفیع |
| آتش نمرود سے بچتے خلیل اللہ کہاں | جب سہارا آپکا اور آپ ناہ بنتے شفیع |
| چاہ سے یوسف کو کب ملتی رہائی اور نجات | جب نہ ہوتے فخر عالم رہنما ناصر شفیع |

لہ تفسیر کبیر میں ہے کہ مراد لہو ولعب سے منہی اور ٹھٹھا بازی کرنا ہے یا بت پرستی یا فقط اپنے قیاس اور خوشی سے حرام کو حلال بنانا یا کھیل کو دنا جیسے کہ اکثر اقوام نے اپنی اپنی عیدیں ٹھہرالی ہیں جیسے نوروز ہولی اور دیوالی و دسہرہ وغیرہ ہم یا علم اور حسن عمل کو وسیلہ بنانا واسطے حاصل کرنے مرتبے اور عزت اور منصب اور رجوع خلقت کے اور بڑوں کی رسوم اور اپنی فکر کے سکام کو عین دین سمجھا یا شغل ان کو جانتے گئے بھی دین میں لہو ولعب ہے۔ اخلاصہ جو رخصتیں دین میں شارع علیہ السلام اور یا آئمہ عظام سے وارد ہیں سوا انکے اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

ٹلہ اسکا تعلق پہلی آیت کے ساتھ ہے ۱۲

ہم وہ تھے سیاہ کار ہوتے مورد قہر الٰہ
بار عصیاں جو حلوائی کے سر پہ یا نبی
گفت پیغمبر بروز رستخیز
من شفیع عاصیاں باشم بجاں
کمر بستہ آں شفیع المذنبین

گر نہ ہوتے رحمۃ للعالمین حامی شفیع
اپنا حلوائی چھڑاتا حشر میں ہو کر شفیع
کے گذارم عاصیاں را اشک ریز
کے فراموشم دراں جا مجرماں
از جہنم مے رہد اہل حزین

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا
كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؀ ع

اور اگر بدلا دیوی ساری بدلے نہ لیا جاویگا اُس سے یہی لوگ ہیں کہ سونپے گئے ہیں ہلاک میں بسبب
اسکے جو کمایا ہے اُنہوں نے واسطے اون کے پینا ہے گرم پانی سے اور عذاب ہے درد دینے والا بسبب اسکے کہ تھے کفر کرتے

جو بدلہ بھریں اوہ ہر بدلہ تاوں تھیں لیا نہ جائے
اونہا نکارن پانی گرم پیون نوں سخت عذاب کھانے
واذا رایت الذین جاں ویکھیں اونہاں لوکاں تائیں
سنگ ظاہر کرن صفات رذائل نفساں اپنیاں سندے
فاعرض عنہم پس منہ پھیر اجیہاں لوکاں پاسوں
وما علی الذین یتقون من حسابہم من شیئ قول لے فرمایا
جو بنیاں کرن نصیحت جیوں ہے اجب سی انبیاواں
پھر اولیا رحمانی بھی سب امر نہی فرماون
جے ایہ عمل نہ کرسن تا ایہہ ہوسن اہل قصوروں
طالب صادق نوں ہے لازم بھج ناہ پاس تھاندے
جو کہ طبع طبیعت جیوں چوری کرے خصالاں

ایہ لوک اوہا جو عملاں بدلی وچہ ہلاکت آئے
بارہوں کفر جو دنیا دے وچہ آپے کفر کمائے
یخوضون فی ایتنا جو جھگڑن آیتاں وچہ سہائیں
ہو قدرت علم کرن تے ثابت پس جو جیہے گندے
جو بیچ جناب نہ ہناتے ہن اوہ مشرک لوک خناسوں
سہل ہوساں جو مومن ولیاں سنگ رب عہد پکایا
پہنچاون احکام الٰہی وچہ عمر اُس پاواں
کر وعظ نصیحت بندیاں ہدیاں راہ سندے دل لیاون
ایکنوں عمر اُس سوتی سچے گندے ہن پر نور دل
جو کھوٹ کھوٹ پھولن کڈھن ہر دم عیب لوکاں دی
تے بُری طبع دا پرتوہ نیک طبع تے پوی کمالاں

[illegible]

نفس ہم از ہم نفس بگیرد خوئے
باد چوں بر فضائے بد گزرد

پر حذر باشی از لقائے خبیث
بوئے بد گیرد از ہوائے خبیث

پس صحبت صلحاواں پکڑ جو پند کرن تدبیراں
کہو عبد اللہ ہیں شہروں نکلیا جنگل طرف بخیراں

له اسکا تعلق پچھلی آیت کے ساتھ ہے ۱۲ عه عدل کسی شے کا فدیہ یا بدلہ دینا ابسلوا ابسال کا معنی ذلت میں ڈالنا اور گروی کرنا اور ہلاکت
کی طرف سونپنا اور حرام کرنا ۱۲ کذا فی التفاسیر حمیم گرم پانی جو جلا دیوے ۱۲ سه جو لوگ تیرے احوال میں خوض کریں اور انکا ملاحظہ کریں ۱۲ روح البیان

رودباری دی زیارت کارن رب تس رحمت پاوے
ای عبد اللہ کیا تینوں میں نیکی راہ بتاواں
لازم پھیر توں شہر صور[1] تیں جو وچہ اوس شہر دے
جھاوہناں نوں نظر کریں ہک زنگیا جا سیں بھائی
میں گیا انہاں نوں آہا مینوں بھکھ پیاس ستایا
جان ٹھاں مع ہاں بزرگاں منہ قبلے ول کیتا
پھر میں اوہناں وہاں اوتے قسم خدا دی پائی
تاکر اُچا سر شیخ الایا اسے احنف دے جائے
پھر گوڈی نیویں کرکے آتم دو ہاں پیش کھلوتا
اوہ بھکھ پیاس میری جو ساری اجاندی نظر نہ آئی
کہیا جوان جو آپ اسیں ہاں دکھ مصیبت والے
میں صحبت وچ اوہناں وت رہیا تن دن راتیں برابر
یعنے دل وچہ آیا کراں ضرور سوال انہاں
تاسر جھک جوان الایا لازم پکڑن بھائی
جس دی نظر اولا ربان تینیں ذکر ہووے رحمانی
پھر التفات کیتا اوس میں تیں وت اوہ نظر نہ آئے

پس علی بن یونس مصری دیکھ ہیں نوں فرماوے
عرض کیتیم ہاں تا مینوں فرمیندا شیخ سچا والا
مراقبے[2] وچہ دو ولی الٰہی تن اُٹھ نال مہر دی
عمر ساری لگ پھر ندوھ پایا رب پرواہ نکائی
تاہ اُپر میری سی کوئی پھر جو کرے وتیوں کجھ سایا
سلام کلام کیتیم سنگ اوہناں کہے جواب وتا
جو کرو کلام میرے سنگ حضرت کارن نام الٰہی
ہے شغل[3] تیرے بوشہ اندر تا جو آیا ہیں اسجائے
تا جو ظہر عصر سنگ اوہناں پڑھی آہی میں بیٹا
پھر کہیم جوان تائیں کر شہ جو لت کرے بوشہ بھائی
نہ رہی زبان اسانوں سنگتا جس کرے تو وعظ نتالے
تاہ اشتاں[4] کھاوانا کجھ پیتا اوچہ ہویا مساور
جو نشتے باقی عمر میری نوں نافع ہو کداہاں
صحبت اوس دی تیں کہو نہ بیاں آوی یاد الٰہی
تے وعظ کرے تدھ حال زباناں ہاں ہے مقال باقی
تے حال زباناں شعر نصیحت اوہ بزرگ الائے

شد والمطایا قبیل الصبح وارتحلوا　وخلفونی علی الاطلال ابکیہا

ہے سو کھی کرن نصیحت مشکل کرن قبول اپائی
اُسنوں کجھ عنایت ازلی ناصح طرف لیاوے
نور نصیحت والا اوسدے خوب کرے روشنائی
پستی نفس ہوائوں چھڈ[5] اوجیں مار اوڈاری
جا لگی ابو بکر تو تیں پوجن دی بیٹے رغبت دی[6]

جس سبب ہدایت چاہو جینگے ہو دس ایہ لکھائی
اوہے ناصح ظاہر باطن وچہ سب راہ ہدایت لاوی
راہاں طرف وصال خدا دیاں نردا نال صدائی
وچہ روح البیان محقق صوفی لکھے حقیقت ساری
تا اگلی آیت حق بوکرہ خدا نے نازل کیتی

[1] کنارے شام کے یہ شہر ہے ۱۲ [2] یعنی ایک جوان اور ایک بڈھا دونوں مراقبہ میں کھلے ہوئے ہیں ۱۲ روح البیان
[3] یعنی تمہاری تعمد اور ہر شغل واسطے منازل ہو سلوک کے شغل میں ۱۲ ماد انی عفی اللہ عنہ [4] یعنی ان سب دنوں کا وقت ہوئی تر ہم سے
دلائی ۱۲ روح البیان [5] مجھ سے التفات کیا پھر انکو میں دیکھا ۱۲ روح البیان [6] وہ انس جو نیچا لایا کرتی ہوا تیری بلندی کی طرف
وہ یہ ہو ہوا اور شیطان کے یہ عالی شان ہے ۱۲ روح البیان اور سراج المنیر میں ہے کہ کفار نے آپکو بلایا الطرف اپنے باپوں کے
دین کی تو پھر ان کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی ۱۲

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ

حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۝ وَلَهُ

الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ

الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

کہہ کیا پکاریں ہم سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نفع دی ہمکو اور نہ ضرر دی ہمکو اور کیا پھیر جاویں ہم اوپر ایڑیوں اپنی کے پیچھے اوس وقت کہ ہدایت کی ہمکو اللہ نے مانند اوس شخص کے کہ ڈال دیا ہے اوسکو شیطانوں نے بیچ زمین کے سرگشتہ واسطے اوسکے یار ہیں - کہ پکارتے ہیں اوسکو طرف ہدایت کی کہ چلا آ ہمارے پاس کہہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت اور حکم کئے گئے ہیں ہم کہ مطیع ہوویں واسطے پروردگار عالموں کے اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرو اوس سے اور وہ وہی ہے کہ طرف اوسکی اکٹھے کئے جاوو گے اور وہ وہی ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جس دن کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے بات اوسکی سچ ہے اور واسطے اوسکے بادشاہی ہے جس دن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا اور وہ ہے حکمت والا خبردار

کہہ من رب بیچ وہاں جس وس نفع زیان نکا ئی — تے بعد ہدایت کیوں اسیں میٹے طرف کفر رسوائی ۲
ریشل اوس شخص جیہ الہ جنبوں وچہ زمین شیطاناں — کرحیران سدن تس یار اتول ہے اساں جاناں ۲
کہہ دین اسلام اللہ ادہو دین سچا ذی شاناں — تے حکم اساں حق تابع ہونے کارن رب جہاناں
تے حکم ہویا جو پڑھو نماز اں ڈرو کنوں جبارے — ہے اللہ اوہ جو طرف اوسدے تسیں کٹھے ہوسو سارے
ہے اللہ اوہ جس حق دینال زمین آسمان او پلے — تے اوہ دن یاد کریں جو جیدا خود خالق فرمائے
مردیاں نوں جو زندی ہو وزندی ہون اوہ سارے — ہے بات خدا دی سچی اسوچہ خلق نہیں دم مارے

ہو بادشاہی ربنوں جد پھوک کیا جاسی وچہ کرنائیں
کیا بتاں نوں اسیں پوجے بعد اسلام ہدایت چالے
تا ہوئیے مثل اوس شخص جو جنوں راہ سہواں شیطانے
اوہ وگ گڑھے وچہ ابیر سراو دھر بھیرو انال حیرانی
آ جا طرف اساڈی ہے ایہ چال نبی سرور دی
جے کہیا شیطان مناسی گویسی حشر ہووے رسوائی
استہوتہ[1] معنی گمراہ کیتا بہکایا سٹ پایا
ولہ الملک کہیا جو اُسدن ملک مجازی سارے
تے صور[2] ابہی جویں سنگ جو سوچہ پھوک فرشتہ مارے
اہل سنت اجماعوں صور اوہ سنگ ایہی فرمایا
پہلا نفخہ خلق مریسی دوجے نفخے جیوے
سوفسطائی[3] کہن عالم ہک امر اعتقادی آیا
نام گمراہ فرقہ ہے
بھی رد او نہاندے جیہڑے منکر ہوئے حساب حشر دی
ہے اسوچہ رد اونہاں جو منکر کنوں قیامت آئے
بھی فلسفیاں ہی جو کہن قدیم ہیولے تائیں
جو کُن[4] تھیں پیدا کرسکے اوس مادی لوڑ کیا ئی
جواب اسدا بھلا دسن مادہ کتھے سی آسماناں
نہ شکل[5] نمونہ سی کسی پہلے بن مادے سب ظاہر
بھی اہل شرکدا جو رب دے نال شریک ٹھہراون
جو جیہاں صفتاں رب دیاں اوہی بس دیوچہ آئیاں
کہن جویں یزدان کریندا پیدا نیکیاں تائیں

جانن ہار اغیب تے حاضر حکمت خبراں سائیں
بھلا ہو جائیے مرتد ہو مشرک چھڈ اسلام نرالے
وچہ ٹولے گمراہی والے سٹیا پکڑ دھکانے
تا یار اتے غمخوار اوسکے اوس ستن کہن زبانی
انے ٹیٹوں پچھے طرف اہی تاجان تردد پھڑدی
تے جے مومناں نے آکھے لگ لئے نجات رہ گئی
یا غلبہ کیتا زاہدی اور عباسی وچہ فرمایا
جاسن ٹٹ اتے ملک حقیقی رہسے فقط جبارے
عمرو بن العاص کنوں وچہ خازن نقل حدیث پیارو
اسرافیل پھوکیسی جسوچہ دو نفخے جویں آئیا
ہک نفخہ صعق ہک بعثت نفخہ جیہنے حساب دیسوے
نہ وچہ حقیقت عالم ہی اتھے رد تنہاں فرمایا
تے کن تھیں خلق دوبارہ ہوو یسی جو فانی پڑھدے
تے مر کے زندی ہون کنوں بھی جیہڑے منکر ہائے
تے مادی باجھ خلق دا ہون دوبارہ مندے ناہیں
جو قادر ہووے کر معدوم خلق مُر خلقے بھائی
یا مادہ زمیں اتے انساناں ہور طیور حیواناں
بن مادی خلقن قدرت کویں نہ مثل اسدے قادر
وچہ ذات صفات اوسدی سنگ یعنی تیں دا رساون
بالاستقلال یعنی خود ذاتوں صفتاں غیراں پایاں
تے اہرمن[6] بدیاں خلقی ہے ابہہ شرک بلا سمجھائیں

[1] یہ مثال ہے اوسکی جسکو غولوں (پنجابی بھلاوے) نے جنگل میں گمراہ کیا ہو یعنی اگر ہم اسلام سے روگردان ہو کر کفر اختیار کریں تو ہم بھی اوسکی مانند ہیں جیسے کہ اوسکی مثال بیان ہوئی ۱۲ حلوائی [2] کہا مجاہد نے شکل صور کی بوق (نرسنگا) کی طرح ہے اسکہا ابوعبیدہ نے صورت جمع صورت کی ہے یہ قول ہے حسن بصری کا اور قول ماننے والا سنت ہی ہے ۱۲ خازن [3] وہ مادہ یعنی اصل خلقت کا ۱۲ [4] اگر کوئی شبہ کرے کہ یہ چیزیں تو بنائی گئیں مگر انکو مثال نہیں سکے گی کا جواب کُن کے حرف سے بوضاحت معلوم ہوتا ہے کہ کُن یعنی ہو جا جا اوس قسمے کو بولتے ہیں جو اول میں فنا ہوا اور جواب بیہوا اونکا جو کہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً آسمان وغیرہ بن گئے اب دوبارہ نہیں بن سکتے بس قول الحق ہے اُنکا جواب واضح ہو گئی ۱۲ [6] یہ عقیدہ آتش پرستوں کا ہے ۱۲ خلاصہ

عالم الغیب والشہادۃ اسو چہ فلسفیاں رد پایا ہے
حکم خبیر[۲] اندر رحاں وہناں جو عالم فرضی کہندے
بنی کہیا جد زمیں فلک رب خلق فراغت پائی
اوس منہ لایا ہویا سنگ اوسدے نظر عرش ول رکھدا
ابو ہریرہ کہے میں پچھیا سرور جن انساںنوں
عرض کنیتم اوہ کہیا فرمایا اوہ ہوا اک وڈیری
عرض کنیتم اوہ کہیا قرن تاں وسیا وڈا بھارا
ہے دائرہ وڈا وچہ اوسدے جو عرض زمین آسماناں
تے نفخے تن ہوسن پس پہلا نفخہ فزع ایہا آئی
تے دوجے نفخے خلق تمامی ہوش حواس ونجاوے
کُل شیءٍ ھالکٌ الا وجہہ جیوں رب وچہ قرآن بتایا
تریجے نفخے قبراں تھیں سب خلق جواوے سائیں
خلق ساری جد فانی ہوہ رکھیوں وچہ کرناں نے
مگر رکھ ہڈی پاس کمر جو عجب الذنب سداوے
وت نال اوسے دے روز قیامت خلقت رب جواوے
جو پیٹاں وچ مردیاں آیا یا آبی حیواناں
یا ڈبّ موتو وچہ پانی لگا سو رج ماہ تنہاں نوں
ایہ بعد اوسدے جاں تلے عرش دے نوں زندگی مینہ وسیوے
پھر حکم کرے رب بندیاں اگن پس اوہ اگن سارے
جاں کٹھے کر سب اجزاواں رب کامل جان بناوے
وت عرش اُٹھاون الیاں ملکاں زندہ رب فرماوے
جو کہن[۱] نہ جزئیات سندا ہے علم خدا جبارے
ایہہ وچہ تفسیر خلاصے فتح محمدؐ ہویں لکھیندے
پھر کرناؤں کر پیدا دتی اسرافیل الٰہی
جو حکم ہووے کہ پھوکن دا وچہ اوس کرناؤں دے تکدا
ہے کیا صور نبا فرمایونے اوہ ہک سنگ پچھانوں
گھیرے[۳] شل زمین آسماناں اوسدا گھیر چوپھیری
قسم اوسدی میں قبضے جسدے جان میری ہے پیارا
تے گنتی روحاں جتنی اسچ ہین سوراخ نشاناں
جاں خلق سنے[۴] ایہہ نفخہ جانن موت یقینوں جاگی
تا فانی ہووے خلقت ساری فر ات ہکو رہجاوے
ہر شے[۵] ہووے ہلاک مگر اوہ ہکو ذات بقایا
سنہ دوہاں نفخیاں چالی سالاں مدت ہوگ مناہیں
گوشت پوست ہڈ ہڈی بھجگے ہون ڈباوے
اوہ رہی سلامت اوّن آکھوں مٹی اوس کھاوے
کُل کھنڈی بنے جسم انساناں رب جمع فرماوے
ہور وچہ زمین ملے یا سڑ کے ہوئے گم نشاناں
یا سواہ ہوکے اڈن تنہاں ہون جمع سب جانوں
اوہ چالی[۶] سال دے پانی گرناں تھیں چڑھ جاوی
زمیّوں جویں انگوریاں اگن روح البیان بتاری
سواہ اوہ جاں کجھ چیز نہ باقی خلقت تھیں رہ جاوے
پھر جبرائیل تے میکائیل اتے اسرافیل اوٹھاوے

[۱] اسواسطے جو ہر معلوم یا غائب ہے یا حاضر پس جزئیات غائب اور حاضر سے خارج نہیں نہ معلومات الٰہی سے باہر ہیں جواب غائب خلقت کی نسبت فرمایا جو کوئی چیز خدا تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں جیسے ذات صفات الٰہیہ جو غیب الغیب ہے، پس یہ غیب نسبت خلقت کے ہے ۱۲ حلوائی۔ [۲] یعنی عالم فرضی اعدا اعتباری ہے اسواسطے جو حکمت واقعیات سے ہے منادرہ ہے اسکے غیر کے ۱۲ [۳] شل گھیرے زمین اور آسمان کی اوسکا گھیر ابراہے ۱۲ روح البیان [۴] تمام خلقت کے رہنوں کے لئے ۱۲ روح البیان [۵] کوئی شے دنیا کی اشیاء میں سے نہ رہیگی مگر نکلیگی اونکو دہشت اور گھبراہٹ از روئے روبرو ہونے حساب کے ۱۲ روح البیان [۶] یعنی بارہ گزوں سے زیادہ چڑھ جائیگا ۱۲ روح البیان

تا اسرافیل پھوکی وچہ صور اُٹھن ارواح تمامی
سب تھیں مُہرے شاہ رسولاں قبروں ہوسن باہر
تیتری[۱] سال عمر ہر ہر دی کامل خوب جوانی
ایہ خالص اہل ایماناں سندی حالت اوس ہاڑے
حفاۃ عراۃ وچ میدان قیامت کھڑی کچیون
خلقت رووے تا جو تنہاں اکھیں سنگ جاون
لگام دیکو رب اونہاں نے کری جو جاہی سنگ تنہاں دے
تا جو ملے خلاصی تنے اوہ ترک وجود ایہائی
کر تسلیم احکام خدا دی دلوں بجانوں سارے
قُلۡ اَنَدۡعُوۡا کہ کیا پوجاں ہیں اوس باہجھ خدا دی
کیوں جو نہیں معبود حقیقی غیر خدا کسے پایا
وَنُرَدُّ عَلٰٓی اَعۡقَابِنَا تا پھر اُلٹے سنگ شرک دے
مثل اوسدی شیطاناں جنوں وچہ میدان نفس دے
جانے نہیں جو کت ول جاواں اونوں ول پھیرنیدی
اوہ آکھن آ دل سادے ہے راہ حقدا پاس اسادے
قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ راہ توحید ہدایت سائیں
وَاُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ تو سانوں ہویا حکم الٰہی
لذاتاں شہوات فنا کر اپنیاں کل صفاتاں
تے قائم کرو نماز حقیقی نال حضور دلاندے
جدلگ قلب نے ذاکر تھیوی نہیں حضور کدائیں
قائم کرن نماز سنداسن وچہ عرائس لیاوے

سکھیا نوا نگوں نکل زمیں آسماناں پھرن گرامی
پھر گل شاہ رسل دی اُمت اُٹھسے ظاہر باہر
بولی سُریانی[۲] ول بہری ٹرن شتاب عیانی
تے کافر کہن ایہہ سختی وا دن جیہدی ہشت اے
اوہ دینہ پنجاہ سالاں دا رہنے ویکھی تنہاں سدیون
وت خون روون نا ٹھویا تنائیں شر ہنجواندے آون
توں لازم کیڑا اسلام حقیقی تے تسلیم جو بھائے
جو اپنا آپ نہ دسے ڈھونڈی فقط رضاء الٰہی
اوہ فضلوں حاصل ہون اتے ایہن ولی وسیلہ پائے
جو قدرت کجھ تر کھی ہرگز پاروں ضرر افادے
وجود نہیں کجھ جیہدا اوہ کہ پوجن لائق آیا
اُسکے بعد جو راہ پائے اونہاں طرف توحید الکدی
وہم تخیل راہوں ماریا کر حیران اُس وسدے
تے یار قوی[۳] نظریہ فکر ہدایت طرف بلاندی
تے اوہ مول نہ ہوندا جاوے دور دو رادے
ہی ایہو خاص ہدایت بن اس بہوں تقصیر اشنائیں
جو تابع ہوئے رب جہاناں نکل نفس ہوا توں
بقا باللہ سنگ تابع رب دے ہوون تدواں
پر ناہیوں[۴] ملیاں مرشد کامل قلب حقیقی پائے
اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ توں فراسے تو تو باہر
ظہور[۵] ربوبیت دا وچہ عبودیت ہو جاوے

[۲] یہ سریانی بولی شاید اوسی وقت کے ساتھ مخصوص ہوگی رہیں تو جنتیوں کی بولی جنت میں عربی ہوگی جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [۳] یعنی نظری طاقتوں والے اور صاحب فکر کے اصحاب حقیقی راستہ کی طرف بلاتے ہیں ۱۲ [۴] مگر کچھ تھوڑے لوگ ہیں جنہوں کو باطنی فیض اور علم لدنی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بجز وسیلے کسی بزرگ کے حاصل ہو جاتا ہے نہیں تو دل کی سختی اور سیاہی کا دور ہونا بغیر ذکر کے محال ہے لیکن جب دل زندہ ہوگیا تو پھر نماز کی لذت حاصل ہوتی ہے اور دل کی سختی سے محض غفلت ہی غفلت ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ [۵] صفات الٰہی جل جلالہ پر ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

Marfat.com

وچہ نماز دے ساوے پیلا جیوں حضرت فرمائے
گویا ویکھ رہیا توں رب نوں صحیح حدیثوں پایا
نہ باجھ خدا کجھ دسے ہرگز تقویٰ ایہ فرماندے
بعد اس رب کہیا کہو پیارا مکے والیاں تائیں
ابراہیمؑ تارخ دا بیٹا نوح اولادوں پیارے
تے چاچے دا تے تائیں بھی پیو کہن مجازاً آئیا
تے ابراہیمؑ ولادت ہوئی وچہ نمرود زمانے
نمرود ڈٹھا وچہ خواب ہک تارا اچڑھیا چمک کردا
نجومیاں تھیں نمرود جو سنیا رات فلانی اندر
جس تھیں بادشاہی تدھ کھسے کری ہلاک تسانوں
تا حکم کریو اس سال جو لڑکا جمے اوسنوں مارو
بونہہ انتظام کیتا نمرود نہ پاس زناں کوئی جاوے
نمرود ہک سخت ضرورت کارن باپ خلیل سدایا
پر حکم دتا جو گھریں نہ جاویں سدھا میں ول آویں
فرا بال بچے نوں مل چلاں جاں گھر وچہ قدم لگایا
جاں ہمبستر زن سنگ تاں نافہ کستوری دا جھڑیا
جاں ابراہیم خلیل اللہ وچہ شکم مادر دے آئے
تاں حاملہ زناں اتے لڑکیاں او پر سخت قیامت آئی
جاں مائی حضرت قرب ولادت شہروں نکلی دوڑی
باہر جانت نیر جھنگا دے خبر لیاوے مائی
انگشت مبارک منہ وچہ رکھی شیر انگل تھیں جاری
تن ماہ تے ہک سال رہیا وچہ غار خلیل ربانا

اعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کرن عبادت ربانی آئی
ایویں وقت درود نبیؐ نوں چاہیے دھن لگایا
وَاِیَّاکَ نَعْبُدُ منہ وچہ تے دل تیرا طرف لوکانے
توحید خلیل اللہ دا قصہ کر کے ذکر سنائیں
تے آذر چاچا سی یا دادا ابراہیم سوہائے
جویں روح المعانی وچ فاضل بغدادی فرمایا
وچ کوئی شہر جو گرد نواح کوفے دے خانن آئے
جو سورج چن سندی روشنائی پکڑے پچھاں دھڑدا
شکم مائی دے اندر لڑکا آوے سوہنا سندر
خدائی تیری خاک ملاوے اوہ سردار پچھانوں
تے پاس زناں دے مرد نہ جاون شہروں کڈھو یارو
پر جو حکم خدا نے کرنے کون اوہ روک ہٹاوے
جو اوسدا ابڑا امین مصاحب سی جن پاس بلایا
وچہ دربار آیا تے نمرود باں کرے خیال اوتھاویں
تا نظر پئی زن طرف نہ ہرگز دل قابو وچہ آیا
خالی نافہ ہرن دی ہوئی در صدف وچ وڑیا
وت خبر نجومیاں تے دتی دایاں شاہ گھریں بٹھلائی
کسی حمل گری پر جنس رب رکھی اوسنوں کون دکھائی
ہک غار اندر لڑکا جنکر گھر مڑ دی وڑدی
محافظت تے تربیت غیبوں پلدا بنی الٰہی
ہکدن وچہ مہینے جتنا ودھے فضل ربانی
ویکھن وچہ جوان دسیوے عقلوں ست سیانا

ف۱ یعنی زبان سے کہنا کہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اُمید حور قصور وغیرہ کی رکھنی گویا یہ غیر خدا کو پوجنا ہے نہ خالص خدا تعالیٰ کو ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ف۲ بعد ایک ہزار دو سو تراسٹھ نوح علیہ السلام کے ۱۲ خلاصہ ف۳ اُسی علاقہ کے قطعہ میں ہوگا اور اسکے ہاتھوں تو اور تیری قوم کے لوگ ہلاک ہونگے ۱۲ ف۴ ایک روایت میں ہے کہ آپکے والد نے اُٹھا کر ایک سرنگ کے کنارے پر آپکو رکھکر آگے پتھر دے دیا تھا ۱۲

Marfat.com

تا غار اوسے وچہ کھدن ماں نوں آکھیا بنی آلہی
تا دیکھ آسمان زمین پیدایش نکوں نظر دوڑا وے
ہے اوہو میرا رب اوسے دی کرن عبادت آئی
کہیا رب میرا ایہہ تے جاں تارا حضرت ڈٹھا لہندا
جاں اوہ بھی ڈبدا ڈٹھا کہیا ایہہ بھی رب نکائی
تا فرمایوس ہے اوہو رب جس زمین آسمان اوپائے
تے اینویں آزر تائیں آکھیا ابراہیم سیانے

جو مینوں کڈھدا اتھوں تا غار عل باہر لیاندا مائی
آکھیوس جس میں پیدا کیتا روزی نت پوچاوے
جاں طرف آسمان ڈٹھا سر چک تہک تارا نظر پیائی
فرمایا ایہہ عاجز تے جد چڑھیا چن سو مہندا
سبھناں تھیں مل چمک حقیقی رب ول اک صفوائی
چن تارہ اتے سورج سارے وچہ فرمان دوڑائے
باجھ اللہ کیا پوجیں غیراں قول جویں رب دانے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ
وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ
اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے کیا پکڑتا ہے تو بتوں کو معبود تحقیق میں دیکھتا ہوں تجکو
اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور
زمین کی اور تو کہ ہو یقین لانیوالوں سے پس جب ڈھانپ لیا او سکو رات نے دیکھا ایک تارے کو کہا
یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا میں چھپ جانے والوں کو پس جب
دیکھا چاند کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا
البتہ ہو جاؤں گا میں قوم گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو روشن کہا یہی ہے پروردگار میرا

Marfat.com

یہ ہی سب سے بڑا پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اوسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو توحید کرنیوالا ہو کر اور نہیں میں شریک لانیوالوں سے

جاں ٹیونوں کہیا خلیل کیا توں پوجیں بتاں واہی
اساں ایویں ابراہیم نوں ملک زمین آسمان دکھائے
جاں رات پئی ہک تارا ڈٹھوس کہیا میرا ایہہ سائیں
جاں چن روشن چڑھیا کہندا ایہہ میرا رب آیا
تاں میں ٹھیک ان قوموں جنہاں راہ بھلایا
تا فرمایا رب میرا ایہہ جدا اوہ وچ پردے ہو با
میں اسول کیتا منہ اپنا جس دھرت آسمان اوپائی
ملکوت مبالغہ صیغہ ملکوں وچہ سراج لیا یا
ابن عباس کہیا جو خلقت وچہ زمین آسماناں
اک پتھر اپر کھلا تاں ہویا کشف خلیل الٰہی
کرسی عرش اتے جو کجھ خلقت وچہ زمین آسماناں
تے کنوں علی مرفوع روایت وچہ سراج لیا یا
ہک شخص ڈٹھا برائی وبوچہ ابراہیم سو ہارے
پھر سو ڈٹھا بدکاری کردیاں ہویا ہلاک دعاؤں
تا رب فرمایا ابراہیما تدھ قبول دعائیں
جو بندی میرے ہن تن قسم ہک تائب کنوں گناہاں
تاں کرن عبادت میری تے یاں روز قیامت والی

قوم سنے میں ویکھاں تینوں وچہ ظاہر گمراہی
تا ہووے کنوں یقین کنیاں اہل الشرک دبائے
جاں اوہ چھپیا کہنا ناچاہاں چھپنے والیاں تائیں
جاں اوہ بھی ڈبا فرمایا جے رب نہ راہ دکھایا
جاں سورج روشن چڑھیا ویکھیا وڈا نظری آیا
تاں فرمایا اے قوم میں شرکوں ہاں بیزار کھلویا
میں ہاں طالب حق نہ اونہاں تھیں جنہاں شرک کمائی
اتے مبالغے کارن جیوں رحموت اندر فرمایا
یا زمین اسمان آیات ڈٹھی سب ابراہیم عیاناں
تحت الثریٰ تھیں عرش تائیں سب نظر آئی بادشاہی
تاں جو اپنا جنت وچہ مقام ڈٹھا وی شاناں
جاں زمین آسماناں خلقت حال خلیل تائیں دسیایا
دعا کیتی حق اوسدے اونویں ہویا ہلاک پیارے
وت ہور ڈٹھا بدکار تاں چاہیا کرے دعا بناؤں
اتوں بندیاں میریاں دی حق تاہ کریں دعا کدائیں
تاں کراں معاف اتے وجا قسم جو ہوون نیک اگاں
آون طرف میری جے چاہاں معاف کراں بچالی

سلہ قول ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائز ہے کہ اگر چھوٹا بڑے کو سمجھاوے اور اللہ جل جلالہ کے معاملہ میں بیجا ادب کرنے کا لحاظ نہ کرے یعنی بڑے کو توحید کا راستہ بتانے میں کوئی ادب اور لحاظ نہ کرے ۱۲ خلاصہ سلہ یعنی جس طرح دکھائی ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو آزر کی گمراہی اور اوسکی قوم کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو ملک زمین اور آسمانوں کی ۱۲ مواہب الرحمن۔ سلہ اور آزر آپ کے چچے کا نام ہے یا آپ کے دادے کا یا نام ہے بت کا یا شہر کا پس چچے اور دادے کو بھی باپ کہتے ہیں اور روایت کی ہے ابن منذر نے سلیمان بن صرد سے کہ آزر آپکا چچا تھا ۱۲ روح البیان سلہ ملکوت یعنی بڑی بادشاہی واسطے کہ ملکوت مبالغہ کے لئے ہے جیسے ت رہبوت اور جبروت اور رحموت کی ہے واسطے مبالغے رہبت اور رغبت اور رحمت کے اور کہا ابن عباس نے خلقت زمین اور آسمانوں کی ۱۲ تفسیر سراج المنیر سلہ یعنی یہ قصہ لکھوی نے بھی نقل کیا ہے پس جب حضرت ابراہیم

بھی چاہاں کراں علم اوہ نہانوں ویکھ سراج منیروں
تے لیکون من الموقنین اتھ حضرت ابن عباس بتایا
پس کنوں[1] اعمال خلائق شی کوئی رہی پوشیدہ کائی
تا دیکھ گنہگاراں نوں لعنت کرے خلیل اٹھائیں
تاں ہٹ لئی اوہ نعمت خالق کنوں خلیل پیارے
انک لا تستطیع معی صبرا آکھیا خضر جیں موسیٰ تائیں
قال ھذا ربی اسوچہ بوہتے تاویلاں آئیاں
یعنی پہلا کویں رب میرا ہووے جو خود ڈب جاوے
کاہن ہور نجومی تاریاں پوجا کردے واہی
تنہاں ظاہر کفر تنہاں دا کاسن سن ایہ جن الاہی
جاں عجز اتے نقصان اونہاں دا دیکھن تنہاں پوجا کے
جمہور مفسر ہین موافق قول اسی دے بھائی
ہن ایہ تاویلاں[2] رد کر کہیا فخر الدین جو رازی
حسینی وچہ جاں رات ہوئی اتی تارا ویکھیا ابھر
اوہ چوہدویں رات آہی جد تارا التقا چن دسیا جا
ابویں سورج روشن ہوئیا جد نکلیا لوک وسیا تے

بھی کنوں[3] معالم خازن نالے لکھوی دی تحریروں
جو ظاہر اتے پوشیدہ جو کجھ نظر خلیلے آیا
تے ہر ہر چیز جو نکی موٹی سب وکھائی سائی
تا رب[4] فرمایا طاقت اوسدی پاس تیرے کوئی ناہیں
مت ویکھ برایاں لعنت کرکے دوہیں جہانیں مارے
جاں[5] تنے واقع ویکھ ناہ جریا حضرت موسیٰ سائیں
اھذا ربی استفہام اسوچہ محذوف گواہیاں
یا حذف[6] یقولون ہو اسراول کہن مفسر تھاوے
اتے مدد تک لیندے تنہاں ندے خلیل الٰہی
نا ہستی ہو حقیقت تاریاں ظاہر چا فرمائے
نا کرن خیال[7] اوبا لایق ناہ کوئی بن غفارے
جو اسوچ ناکوئی شبہ نہ خطرہ ناہ کوئی قصی واہی
تے اس تاویل اوپر بہو شہد قاتمدا اس مرد نمازی
اوہ زہرہ سی یا مشتری لکھناں پوجیا اسنوں ظاہر
تا اوہ لوگ جو قوم پرستاں سجدہ جن سجایا
وڈا ارب اس جان کریں سر سجدہ دیوچہ پاوے

[1] اور حضرت صلعم خبردار ہیں اُمت کے تمام اعمال پر اور اُمت کے اخلاص اور نفاق اور ایمان کے درجات پر بھی مطلع ہیں تاکہ کل انبیا کی اپنی اپنی اُمت کی خبر تھی جیسے ختم المفسرین والمحدثین حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں آیت ویکون الرسول علیکم شہیدا کے لکھا ہے دیکھو شروع پارہ دوم ۱۲ [2] یعنی ایک کشتی کا توڑنا اور ایک لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا کھڑا کردینا دیکھو شروع پارہ سولاں ۱۲ [3] اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جب آپکی قوم نے دانت شہید کیا تو اسوقت بھی آپنے بددعا نہ فرمائی بلکہ فرمایا اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی اے اللہ تبارک وتعالیٰ میری قوم کو ہدایت کر اسلئے کہ یہ میری شان کو ٹھیک نہیں جانتے کیونکہ آپ کو اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی اور آپ علوم الاولین والآخرین کے واقف تھے ۱۲ حلوائی عفی عنہ۔
[4] تفسیر کبیر میں ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی شرک کا کلمہ زبان پر اعتقاد کے ساتھ وصادر ہونا محال ہے اور یہ بات قرآن شریف کے قراین اور مقبول دلوں کے درست نہیں ہوسکتی ہے اسواسطے کہ آپ پہلے ستاروں کے دیکھنے کے اپنے ماں باپ کو عاجز کر چکے تھے جس وقت آپنے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا تھا کہ تیرا رب کون ہے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ خاوند میرا فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا نمرود فرمایا اوسکا رب کون ہے جواب دیا چپ رہو پس جو شخص پہلے زمین اور آسمان کے عجائبات دیکھ چکا ہو پھر وہ ملکوت کے دیکھنے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ
[5] یعنی یہ کہتے ہیں کہ ستارے اور چاند اور سورج ہمارے رب ہیں ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ

تاتیں جائیں استفہام یا زعم کفاراں یاروں
تا فرمایا بیزار ہویا میں اہل شرک دے راہوں
اوہ کیوں شک کرے رب اندر ویکھ عرفان الٰہی
تے شاہ رسل[۱] نوں علم ہویا جو وچہ زمین آسماناں
وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا دعا ایہ منگدے اودن آہوں
پر علم نبی دے گھٹن وچہ کوئی نص نہیں سیائی
اکثر مشرک بندے رب اتے ملکاں اوسدیاں تائیں
وچہ احسن صورت جو اس جیہی صورت ہور نہ کائی
مگر فرشتے[۲] وچہ آسماناں ایہن چھپے تمامی
دل نیت جو ایہہ بت رہندے کرن قریب اسانوں
تے عرب اندر جس بت پرستی ظاہر کیتی پیارے
اوہ عمرو جی دا بیٹا کیوں جانب شام سدھائے
پچھیا ایہ تسبیح کنہاں پوجو کہندے بتاں دے تائیں
تے جد بدھ او بتاں تھیں مینہ اسیں طلب کریندے
تا وچہ زمین عرب لیجاواں میں اس ٹھاکر تائیں

فرمایا کیا ایہہ رب میرے جو ڈوب جاون ہنجائیں
جس ملکوت ڈٹھے اتے ہویا وچہ یقین اصلاحو
اس تاویل بناں سب خامی تاویلاں ہو بھائی
بھی جہت ترقی علم دعائیں ایہن نبی عیاناں
پھر کویں قبول نہ ہونی ہووے جو سنگ اوہن خدائوں
بلکہ عکس اسدا اوسیاوے جیئوں مذکور تھیائی
(جلد تفسیری منزل اول میں)
کہن معبو انہے نالے رب دا تن جسم بلائیں
اتے ملائک بھی وچہ سوہنی صورت ایہن بھائی
پس شکل[۳] اوہناندی بت بنا کے پوجن لگے خامی
تے نالے قرب ملائک سندا اسانوں ہووے عیاناں
تے دین خلیل بگاڑیا اول جس سو وہی ہتیارے
تے بت پوجیندے لوگ اوس وچہ زمین بلقاء وسیائے
اسیں مینہ اوہناں تھیں ہی جد منگدے وسے مینہ اہیر
تا دوسانوں ہووی کہندا ہو مینوں اک دیندے
جو عربی لوگ اس کرن عبادت مدد چاہن اتھائیں

[۱] جس طرح فرمایا حضرت صلعم نے یعنی میرا رب میری خواب میں احسن صورت کے ساتھ آیا پس فرمایا اللہ عزوجل نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ملائک ملاء الاعلےٰ میں کس چیز کی خاطر جھگڑتے ہیں میں نے عرض کی کہ اے میرے مولا میں نہیں جانتا پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کف دست میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھی پس میں نے اپنے پستانوں میں اوسکی ٹھنڈک محسوس کی پس مجھے سب چیزوں کا علم جو آسمانوں اور زمین میں ہیں دیا گیا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح مواہب جلد اول صفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳۔ [۲] امام فخرالدین رازی نے کہا کہ جب لوگوں نے عالم سفلی کے حال کا بدلنا ساتھ بدلنے احوال ستاروں کے دیکھا مربوط ہے تو گمان کیا اُنہوں نے سعادت اور نحوست کے ہونے کا ستارگان سے اور اونکا طوالع میں واقع ہونا پھر غالب ظن ہوا اکثر خلقت کا کہ اس عالم میں نیکی اور بدی کا ہونا ستارگان کے سبب سے بھی ہے تو پھر اونکی تعظیم کرنے لگے ۱۲ کبیر [۳] یا اُنہوں نے ستاروں کی عبادت کی پھر جب وہ ڈوب گئے تو پھر ہر ستارے کی جگہ انہوں نے بت بنا لیا اور لگو اونکی پرستش کرنے اور اس عبادت سے اونکی غرض تقرب کا حاصل کرنا ستاروں کی طرف تھا۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبیوں کو اونمیں مبعوث فرمایا۔ روح المعانی ف مگر جس طرح نجومیوں میں تاثیر ہے اگر اسی طرح سمجھا جائے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ستاروں میں بھی تاثیر رکھی ہوئی ہے سعادت اور نحوست کی مثال زحل اور مشتری وغیرہم کی ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فی یوم نحس مستمر سورۃ قمر یعنی ہم قوم عاد پر آندھی لائے جو تمام تھا اور وہ دن چہار شنبہ کا تھا اور دوسری جگہ فرمایا نحس دنوں میں اور یہ سات دن سات ستاروں ثوابت ہیں سات آسمانوں میں پس مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں ستاروں کی تاثیر برحق جاننا شرک لکھا ہے پس وہ قرآن سے منکر ہے پس جو بنا چاہئے جو خدا تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے ستاروں میں ۱۲ علوائی عفی اللہ عنہ [۴] اوندنوں وہاں عمالقہ کی حکومت تھی اور عمالقہ عملاق کی اولاد سو تھا اور کہا گیا ہے عملیق بن لاوذ بن سام بن نوح علیہ السلام ۱۲ روح المعانی

Marfat.com

تا عمو تاءیں بُت وتا اوہناں نام ہبل تس کہندے
تے لوکاں تائیں کہندا کرو عبادت اس بُت سندی
اوہ غنڈا رسل دی برکت پارو ں اسد مرض گوائی
جو چال عربی چلن والیاں مشرک بدعی کہندے
مگر جو سجدہ کرے عبادت مشرک پیش کسے دے
یا قادر مختار کسے نوں جانے باجھ الٰہوں
یا مستقل ناصر خالق غیراں عالم غیب پچھانے
جو رب جہیں مختار اتے قادر ابویں قدرت غیراں
چے مظہر عون الٰہی جانے اولیاواں دے تائیں
غیر پوکارن معنی اصلی بتاں پوجن ۲ آیا
اوہ سب تفسیراں کنوں مخالف معنے اُلٹ بنایا
پس سمجھے وچہ لیا اوس بُت نوں کرے کھڑا پوجیندے
او نکھوں وچہ عرب دے پھیلی مرض شرک دی گندی
تے فرمایا ایس شرک دے اتھا ایہہ مرض نہوسی کائی
اوہ ٹولہ سجدیاں ایہہ نبائے ہن نہ خالص بندے
ایہ بیشک شرک اتے تعظیمی کہن حرام سجیدی
جو باجھ خدا آوا ون ایہہ آپوں دیوے ضر اصلاحوں
یا ہوو ایویں کسے صفت اندر رب نال شریک جانے
اس عقیدیوں مشرک تھیوے ذرہ ہون نہ غیراں
ہے ایہ عرفان جو شرک کہیا اس وچہ خود مشرک پائیں
تے لکھوی جہیاں اس وچہ ناحق ولیاں نال رلایا
کوڑیاں گلاں کرکے اکثر سجدیاں تک پہنچایا

## اشارات

حقائق ملکوتوں محجوب خلیل جاں آزر پایا[۱]
تے معتقد مخلوقات ستاریاں ڈٹھا استقلالوں
کہیا کیا مکر ہیں معبود ستاریاں جنہاں قدرت ناہیں[۲]
اُنہاں جانی ظل خدا وی آپوں ہن تاثیر کریندے
خلیل تا ہیں اشیاں ملکوت زمین اتے آسمان وکھائے
تا باقی جچھ اللہ کجھ رہے نہ باقی سبھی غیر اوڈاوے
جاں رات طبع جسمانی پردیاں آن اندھیرا کیتا
تے کنوں ربوبیت خالق دیون منکر کا فر پایا
تے ملکوت الٰہوں جانا پہلا ہویا حالوں
تے مرن جیوندی اوہناں بیچاریاں آپوں طاقت ناہیں
میں ویکھاں تینوں قوم تیری سنگ وچ گمراہی ویندی
ایہ علم عیانا اندھ ایہی جو وچہ خلیل سوہائے
ایہ کنوں دلیلاں اہل توحید دلیل آہی نحوی ثابت
اوہ شرع جوانی وقت ایہی جو صوفی گندے مینا

[۱] اوسکا مفصل حال رسالہ سجدی میں فقیر نے بیان کر دیا ہے ۱۲ عفا اللہ عنہ [۲] یعنی ملکوت کی حقیقتوں سے پردہ میں پایا ۱۲ [۳] یعنی جو ملکوت آسمان و زمین سے انوار ذات اور صفات الٰہی جل جلالہ کے ظاہر ہوتے ہیں سبب مجنے خلیل علیہ السلام کو طریقے التباس کے ساتھ دکھا دینے اسلئے کہ خلت یعنی دوستی ثابت ہو اور خلیل علیہ السلام محبت میں مستقیم اور مستقیم تھا جو شوق جمال قدیم کا زیادہ ہو جائے ملک اور ملکوت کے وسیلہ سے یقین کے مقام میں ہمارا دیدار کرنیوالوں میں سے ہو جائے ۱۲ [۴] یعنی ابراہیم علیہ السلام نے شرع معرفت کی طرف بلایا اور قوم کے ساتھ جھگڑا کیا اور مقام توحید کا خود بخود خلیل علیہ السلام پر کھل گیا تھا کیونکہ یہ مقام معرفت کا آخری درجہ ہے اور کہا بعض نے انکو ملکوت اسواسطے دکھائے گئے تاکہ ملکوت کی طرف رغبت نہ کریں بلکہ اُسنے رجوع کرکے متوجہ ہو جائیں طرف خالق جل و علا کی اور کہا بعض نے مشغول ہو کر دلیلوں کے طلب کرنے میں تاکہ حقائق حق تبارک و تعالیٰ کے انکشاف اور مشاہدے کریں تو پھر جب انکشاف ہو گیا تو آپ سب سے بیزار ہو گئے اور زبان حال سے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین اور ترجمہ اسکا بیان ہو چکا ہے ۱۲

جو غلبہ ہووے طبیعت سندا اکثر وقت جوانی
جاں فیض حیاتی تربیت روح دی ابراہیم وسانی
جاں وت نور قلب دی چمکیاں ڈٹھا نفس ستارا
جاں کنوں کنارا یاں نفس ستارا ولدا طلوع ندا ہیں
پرورش فیض قلب دی راہوں تا اوسوقت الایا
تا فرمایا جے کری نہ رب ہدایت میرے تائیں
اوہ گمراہ جنہاں اللہ ولوں پئے حجاب ولاں تے
جاں تربیت فیض شمس دا پایا کہندا ایہ رب میرا
تا فرمایا ای قوم جو بوجو میں بیزار اوہناں تھیں
ایہ حال او سدا جس شیشے قلب صفائی کامل پائی
اوہ طرف ستاریاں مخلوقات نہ ہرگز نظر ٹکاوے
جو غلت والا شوق اوس ہر دم جلوی پیا ویکھاوے

پھر ڈٹھا نفس ستارہ چمکیا یعنی روح حیوانی
تا حالق ربانوں کہیا خلیل ایہو میں رب ہویا ئی
تا فرمایا میں ڈبن ہاریاں یار نہیں آشکارا
حقایق غیبی نظری آئی گنج معارف سائیں
جو ہی ایہو رب میرا وت جاں اوس بھی مکھ چھپایا
ذات اپنی ول تائیں گمراہاں دیو چوں آہیں
پھر جاں ویکھیا سورج روح نوں روشن ہویا جہاں تے
پھر چمکے جد انوار خدا اتے ڈٹھا شمس وڈیرا
نہ خالق باجھ وجود کسے ہیں موڑیا منہ سبھناں تھیں
تے ظلمت نفس دیاں شہواتوں حاصل اوس رہائی
اوہ بن ہکی محبوب کسے ول نظر نہ ول ولاوے
پھر چھڈ مقصود حقیقی کیوں مل غیراں جھاتیاں پاوی

مثنوی

آفتاب از امر حق طباخ ما است
آفتابت گر بگیرد چوں کنی
نے بدرگاہ خدا آری صداع
گر شندت نیم شب خورشید گو
حادثات اغلب بشب واقع شود
سوئے حق گر آستانہ خم شوی

ابلہی باشد کہ گوید او خدا است
آں سیاہی زو تو چوں بیروں کنی
کہ سیاہی را بدرد از شعاع
تا نیابی با اماں جو ایں ازو
واں زماں معبود تو غائب شود
وارہی از اختراں محرم شوی

ہماں آکے ابراہیم تائیں وچہ شہر لیاندا وسدے
غلام کنیز اوس سبھناں شکلاں گرد تخت آشکارا
تس بندی تخت دوالی سن گل ہس خلیل الایا
لائق آہا رب نوں ایہہ جو ہنواسب تھیں سوہناں
تے بت پجاریاں نوں نت حضرت مندا کہندی آہے

تا نمرود دے پاس گیا لے شکل ڈٹھی بدتسدے
کہیا خلیل تخت پر کھڑا کہندا رب ہمارا
ایہ عجب خدا جس اپنے نالوں بندیاں حسن ودھایا
پھر ابراہیم تہاں ندی کرے خدمت نت سیاناں
تا قوم اوہناں سنگ جھگڑے اگلی آیت وچ وسیا ئے

رلے اور دکھایا تھا آپکو اللہ تبارک وتعالے نے یہ سب کچھ اسم محی کے ساتھ جو نام ہے اللہ جل شانہ کا ۱۲
سکے اور اُس وقت ساتھ اسم عالم اور حکیم کے تجلی فرمائی تھی اللہ تبارک وتعالے نے ۱۲ روح المعانی ۱۲

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ
مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا
أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ
بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ
الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ ع
قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

اور جھگڑا کیا اوس سے قوم اوسکی نے کہا کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ اللہ کے اور تحقیق راہ دکھائی اس نے مجکو اور نہیں ڈرتا میں اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اوسکے مگر یہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھ سما لیا پروردگار میرے نے ہر چیز کو علم میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور کیونکر ڈروں میں اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہیں ڈرتے ہو تم کہ تحقیق تم شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اللہ کے اوس چیز کو کہ نہیں اوتاری اللہ نے ساتھ اوسکے اوپر تمہارے دلیل پس کونسا دو فرقوں میں سے بہت لائق ہے ساتھ امن کے اگر ہو تم جانتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے انکے امن ہے اور وہ راہ پانیوالے ہیں اور یہ دلیل ہماری ہے دی تھی ہمنے ابراہیم کو اوپر قوم اوسکی کے بلند کرتے ہیں ہم درجوں میں جس کو چاہتے ہیں تحقیق رب تیرا حکمت والا علم والا ہے

تے جھگڑا نال خلیل اللہ دی قوم اوسدی نے لایا
تے ٹھیک توحید اپنی دل منجل اللہ راہ وکھایا
مگراں ایہ جو چاہے رب میرا اوستھیں نسّے کافی
جو رب میرے علم اپنے وچ ہر شے گھیر لگائی
تے میں کیوں اوستھوں ڈراں جنہاں تساں شریک بنائے

کہیا جھگڑو کی جیہڑی نال رب دے کیوں تساں عقل بنایا
نہ ڈراں او نہاں تھیں میں جنہاں رنگ تساں شریک بنایا
جنہاں نال ذریعے تساں شناریاں دے کجھ نہیں آہی[1]
کیا تسیں نہیں نصیحت پھڑدے تجھ دھڑ دکائی
تے تسیں نہیں ڈردے جو نال خدا دے غیر شریک ٹھہرائے

[1] اسواسطے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ کلمہ مستثنیٰ فرمایا کہ ستاروں کی تاثیرات مثل بارشوں وغیرہم کی برحق ہیں ساتھ اذن اللہ جل جلالہ کے مگر ستاروں کو قادر اور مختار ماننا شرک ہے مثل نجومیوں کی اور نجومیوں سے خبریں دریافت کرکے ان پر اعتقاد کرنا بھی شرک ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

جاوسے نال تہاں پر نہیں دلیل گھلی رب کائی
جو ناہ سنن نہ ویکھن ناہ کجھ نفع زیان پوچاندے
جو لوک ایمان لیائے تے اوس نال نہ شرک ملایا
اتے ایہہ دلیل اوہ ستے اساں ابراہیم تائیں سکھلائی
وتے مُٹھیک حکیم علیم تیرا رب سنگ صنعت جس چاہی
جھگڑے قوم اُجہت جو جیتوں چھوڑے بُت ہمارے
تا ابراہیم کہیا آسیں جنہاں بُتاں پوجن ہارے
ظلم یعنی شرک اسجا تک معتزلے رد ہوئے
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ شرک ہے ظلم وڈیرا
بھی معتزلہ کہن جو ہووے بہتر حق بندیدے
رب کہیا جسدی جا نہ ہوئی ہاں اسیں کردی شان اُچیری
جاں سُنیاں جیہڑا مومن ظلم ایمان رلاوے ناہیں
ہی کیہڑا شخص جو جس نے سنگ ایمان گناہ نہ کیتا
بلکہ ظلم شرک ہی جیویں رب وچہ قرآن سنایا

پس کون گروہ بیخوفی لائق دسو عقل جے کائی
ہے لائق دسن تہاں رب تہیں کیس ناہیں شرمائے
اونہا تکاراں من بیخوفی بھی تہناں راہ ہدایت پایا
اسیں جسنوں چاہیے اُچے درجے کریئے اوس عطائی
تس درجے کریے اوچیرے اندر حکمت علم اصلاحے
تا ایہہ ضرر پہنچا سن بھی اتے دیسن دکھ تُنھ بجائے
ایہہ نفع زیان کرسکن کجھ خوف نہ اونہاں مارے
جو معنے ظلم گناہ مطلق اوہ کردے ہین منوئی
لقمان ایہہ پند بیٹے نوں کیتی معتزلے رد بھیڑا
اوہ ربے واجب من نشاوچ ہوئی رد تنہاں دے
نہ ربے شئے کوئی واجب لازم معتزلے رد بھیڑے
ہی بیخوف تایاراں پچھیا پاسوں بجز عطائیں
تا نبی کہیا اتھ معنی ظلم گناہ نہ جاوے لیتا
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ہے شرک ظلم بوجھ آیا

## اشارات

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جنہاں اہل ایماناں
جنہاں مخلوقات حوادث نہیں کر استدلال نہ جاتا
تے وچہ احکام ربوبیت دُر حسن تجلیوں اوسدی
جاں وچہ مقام مشاہدہ رہن عبودیت وچہ قائم
ایہہ آخر درجہ معرفت والا ایہی اکمل بھارا

جاتا رب نوں سنگ توحید عرفان صفات ایقاناں
تقام مشاہدیوں وچہ عبودیت کجھ وو ہے نہ دیتا
انانیت دا دم نہ مارن بعض عارف جیوں دسدے
تا وچ تمکین اتے صحو ایہن اوہ ویکھ عرائس دائم
باہجوں شاہ رسل دے ناہ کسے درجہ ایہہ آشکارا

لہ اسجگہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنین اور مشرکین کے گروہ میں فیصلہ فرما دیا کہ جو مومن ایمان کے ساتھ شرک کو نہ ملائینگے وہ بیخوف ہیں ۱۲ معالم و خازن سلہ اونچے درجے علم کے ساتھ یا ساتھ کمال مرتبوں کے ازروئے قوت یا نبوت یا خلعت کے یا یہ کہ آپکی اولاد میں نبوت عطا فرمائی جس سے قیامت تک آپکو ثواب عطا ہوتا رہیگا اور نام نیک رہیگا اور بلندی درجوں کا سبب بنے گا۔ خلاصہ اور سراج المنیر میں لکھا ہے ساتھ حکمت اور علم کے بلندی درجوں کی حاصل ہوگی۔ سراج۔ سلہ یعنی علیم ہے ساتھ خلقت اپنی کے پس وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ۱۲ سراج المنیر ۱۲ ھہ جو معتزلہ کے نزدیک گناہ کبیرے کا مرتکب نہ مومن نہیں رہتا اور وہ کہتے ہیں جیسے کہ شرک اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اسی طرح گناہ اور ایمان ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوتے مواہب الرحمٰن افسوس ہے لکھنوی پر جو ایسے معنا مین سو کان لپیٹ کر گذر جاتا ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

جو لا الہ الا اللہ دی توحید اندر ہو کامل
ایہ منزل دور دوراڈی فضل خدا بن تھہ نہ آوے
جے نور ربوبیت دا ویکھ انانیت وچ آئیا
ایہ معرفت وچ تیک نہ پہونچے ہی جویں بعض الایا
ایہ وچہ سکر اوہناں گلاں بھاویں ہن مغدور پیاری
پس جو وچہ شاہدے ہوکے رہیا عبودیت پر
اوہ سکر اتے تلوینوں ہوئے ہلاکت رنج نہ پاوے
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ہی حق اوہناں دے آیا
بھی اوہ لوک جو وقت مشاہد کدھر دے نظر نہ پاندے
جو وچہ مقام قرب دی جا کے غیر انول تاڑے
جو صفت حدوثیت دی جد لگ قائم اس وچ آئی
نرفع درجات من نشاء ذکر تے جسے سی بھائی

پھیر کہیا میں بندہ رہو عبودیت وچہ شامل
جو اس منزل وچہ ہوکے پھیر عبودیت فرماوے
اس کہن تلوین اضطراب مقام اسنوں فرمایا
انا الحق کہے سبحانی ما اعظم شانی کہے سنایا
تگراں ظلم ایہی جو غیر ٹکانے تہاں بولاری
تس معرفت تے توحیدوں رکھی رب نگاہ سراسر
جیوں مصطفیٰ انانیت تھیں رنج ہلاکت ٹھاوے
نہیں کجھ خوف اوہناں نوں تے اوہناں راہ ہدایت پایا
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى جیوں حق شاہ رسل دی پاوے
اوہ بھاویں وچہ فردوس حقیقت وچ ہی مشترک یاری
نہ لگ اوہ وچ امن نہ ہین نا اس[1] ہدایت پائی
تفصیل اوسدی وچہ اگلی آیت خود مولا فرمائی

[1] اور وہ کس طرح بیخوف ہو سکتا ہے جو عبودیت کے رتبہ میں پڑا ہوا ہے پھر اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اللہ تبارک وتعالے کو ساتھ صفت قدم اور بقا اور قہر اور جبروت کے پہچانتا ہے اور فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی نہیں بیخوف ہوتے اللہ جل جلالہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار پھر جب وہ اللہ جل جلالہ کی صفتوں کے ساتھ متصف ہوا پہلے رجحفی پاتا ہے اسواسطے جو بیچ صفت قدم کے خوف امید کا نشان نہیں رہتا اوس جگہ فقط جنت اور وصل تجلی الٰہی ہے اور وہ خالص بندے قہری تجلیات سے بالکل امن میں ہوجاتے ہیں اور جب تک اللہ جل جلالہ کی صفتوں کے ساتھ متصف نہیں تب تک مھتدون یعنے ہدایت پانے والے نہیں ہیں اگرچہ اللہ جل جلالہ کے مکر سے چشم پوشی کئے ہوئے ہوں۔ کہا ابن طاہر نے جو شخص کہ اومعیت اور خوشی اور خوشی کے نظر طرف غیر اللہ جل جلالہ کے کرتا ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ حکم وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ الآیہ میں خطاب اوساون کے واسطے ہی امن ہے ہر طرح اون کی نظر اللہ تعالیٰ وتبارک کی عنایت پر ہی ہوتی ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں جو ایک حال میں اوسی ذات پاک کی طرف رجوع کرتے ہیں کہا اوستاد رحمۃ اللہ علیہ نے جو لوگ اللہ جل جلالہ کی طرف جھکے پھر کسی غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے قولہ تعالیٰ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بیچ درجے چند ہیں مقام معرفت اور محبت اور حالات اور معاملات اور کرامات یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف راہ ہیں پس جب بندہ واصل ہوگیا اور اپنے آپ سے فنا ہو کر ساتھ صفات اللہ تبارک وتعالیٰ شانہ کے بقا ہوگیا تو پھر اوس جگہ کچھ درجات جنت وغیرہ کے نہیں بلکہ اوس جگہ معرفت کی شان کے درجات ہیں عارفوں اور موحدوں کے لئے بیچ ازل اور ابد کے سیر کرتا ہے کہ جس کا کچھ اندازہ نہیں بلکہ اوس جگہ ابتدا اور انتہا میں کسی کو دخل ہی نہیں اور بیچ قول کے اشارہ ہے کہ مریدوں میں سے جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں پھر اوسکو واصل کردیتے ہیں اور واصل ہونے میں درجات کی بلندی سے سیر عرفان کی ہے اور بیچ درجات کے عشق اور محبت اور شوق کے درجات ہیں باطن کی صفائی بھی ہے اور نیت کا صحیح ہونا اور خلق نیک پاکیزہ یا علم الٰہی کا یا توادھمت کا سمجھنا اللہ تبارک وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے ۱۲ عرائس البیان فی حقائق القرآن ۱۲

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ
قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۙ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ
اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَ
لُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا
لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ع

اور دیئے ہمنے واسطے اوسکے اسحاق اور یعقوب ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت کی ہمنے پہلے
اس سے اور اولاد اوسکی میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون
کو اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو اور زکریا کو اور یحییٰ اور عیسیٰ کو اور الیاس کو ہر ایک کو
صالحوں سے اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو اور ہر ایک کو بزرگی دی ہمنے اوپر عالموں کے
اور باپوں اونکے سے اور اولاد اون کی سے اور بھائیوں اونکے سے اور قبول کیا ہمنے اونکو اور
ہدایت کی ہمنے اونکو طرف راہ سیدھی کے یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اوسکے جسکو چاہے
بندوں اپنے سے اور اگر شرک کرتے البتہ کھوئے جاتے اونسے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے یہ لوگ ہیں
جو دی ہمنے اونکو کتاب اور حکمت اور نبوت پس اگر کفر کریں ساتھ اوسکے یہ لوگ پس تحقیق مقرر کیا ہے ہمنے
ساتھ اوسکے اور قوم کو کہ نہیں ہیں ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے یہ لوگ ہیں جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت

Marfat.com

اونہی کے پیروی کر تو کہہ کہ نہیں سوال کرتا میں تمسے اوپر اوسکے بدلا نہیں یہ مگر نصیحت واسطے عالموں کے۔

تے ابراہیم تائیں اساں بخشیا پُت اسحاق نرالا　بھی پوترا یعقوب وتا اساں کر کے فضل کمالا

تے سب نوں اساں ہدایت کیتی نالے نوح نے تائیں　ابراہیموں پہلے راہ نمائی فضل عطا میں

تے نوح[1] اولاد ایوب داؤد سلیماں یوسف نالے　بھی موسیٰ تے ہارون انج نیکاں نوں اجر کمالے

تے زکریا یحییٰ[2] عیسیٰ بھی الیاس ہدایت آئی　ایہہ ہر یک نیکاں کنوں تے اسمٰعیل ہدایت پائی

الیسع[3] تے یونس لوط دتی اساں ہر اوں جگ وڈیائی　تے بعض پیواں فرزنداں بھائیاں تنہاں ہدایت پائی

اساں چنگیا اونہاں تے راہ سدھی اوں ابھناں وکھائی　ہدایت ربدی ہے جس چاہے اوسنوں اس راہ پائے

بندیاں اپنیاں تھیں تے جے اوہ راہ شرک دے جانمے　تا ہو جانمے نابود اونہاں تھیں ہے جو عمل کمانمے

ایہو لوک نے جنہاں اساں کتاب تے حکم نبوت دے　قریش مکے منکر ہون ہن پاسوں اہل فتوت

تا نہیں کجھ حرج اساں ٹھیک اوس نال جماعت ہور بنائے　جو نہیں انکار کنندے پاسوں حضرت بحر صفائی

اوہ ہن انصار مہاجر جنہاں منیا نبی رسول نوں　یا ملک الٰہی یا ہو خاص جو حق ہو وسیلا نوں

ایہ لوک جماعت نبیاں جنہاں کیتی رب ہدایت　پس اوہ ہدایت اونہاں سائیاں پیروی کر نبوت

کہنا سنگاں کنوں تساں اونہاں مسلیاں دی مزدوری　ہو ایہہ خاص رسانی اہل جہانیاں نوں ضروری

ذریت[4] کنوں مراد اسی اتھے نوح اولاد پیارے　جو یونس لوط نے کنوں اولاد خلیل سوہارے

تے نوح علیہ السلام انہاں یا ندی جدا عالے آہی　ہدایت[5] اول مجھو نبوت دوجی عام کھیر آئی

[1] یعنی نوح علیہ السلام کی اولاد سے حضرت داؤد اور سلیمان اور ایوب صابر اور یوسف یعنی یہ تمام انبیا مذکورہ علیہم السلام ایوب بن اموص بن رازح بن روم بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ۱۲ اخانن [2] موسیٰ علیہ السلام بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام اور ہارون موسیٰ کے بھائی تھے ۱۲ [3] زکریا بن اذن اور یحییٰ انکے بیٹے تھے اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور الیاس میں اختلاف ہے کہ بعض نے الیاس و ادریس ایک ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ دو علیحدہ اشخاص کے نام ہیں حضرت ادریس دادا ہیں نوح کے باپ کا اور الیاس بن بشیر بن فنحاص بن عیزار بن ہارون بن عمران ۱۲ اور لوط ابراہیم کے بھتیجے تھے اور یوسف ابو تے کذا فی التفاسیر [4] ذریتہٖ میں ضمیر ابراہیم کی طرف پھیرا ہے اور بعض نے نوح کی طرف جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولقد ارسلنا نوحا وابراہیم وجعلنا فی ذریتہما النبوۃ والکتاب یعنی بھیجا ہم نے نوح اور ابراہیم اور کر دی ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب پس ذریت ابراہیم کی حقیقت میں نوح کی ذریت ہے پس نوح علیہ السلام کی نبوت اور کتاب ابراہیم اور انکی اولاد کے لئے خاص ہو گئی پس نوح علیہ السلام کی اولاد کو نبوت اور کتاب عطا ہونے سے حضرت ابراہیم کی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی جو منجملہ تمام اولاد کے ہے پس گروہ کا خاص کی ہونا اور خاصی کے معانی دونوں طرف برجع سمجھا ہے ۱۲ اب الرحمان [5] ہدایت عام یعنی معرفت اور صراط مستقیم وغیرہ سبکو شامل ہو خلاصہ ف اور حکم الوحی کہا کہتا ہو کہ سوال قرآن ہی پر جواب اوسکا خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ نسا میں فرمایا ہے وما محمد الا رسول یعنی نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رسول اللہ تعالیٰ کا پس ثابت ہو گیا جو رسول سے مراد احکام نہیں بلکہ فوق العقول بنی انسان کامل مراد ہے پھر کہتا ہو واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول میں واو تفسیری ہے اور عطف کی اسلئے کہ واو عطف کی چاہتی ہو مغائرت کو اور واو تفسیری نہ پہلے مضمون کی وضاحت اور تفسیر جواب اسکا یہ ہے کہ اگر واو تفسیری ہو تو

وچ محسنین نبی سب شامل فقط خلیل نہ آیا
سب خلقت بل کنوں فرشتیاں اعلےٰ شان نبیاں
ہے ایہ مذہب اہل سنت دا اوس بن سب گمراہی
جو تابعداری آتم دی رب آپ منع فرمائی
جاں اولاد نبیاں دا رب قرب فضل سمجھایا
مسیح نواسہ نوح خلیل اولاد جاں انہاں گنیوے
اہل بیتی کسفینتہ نوح ناہیں رسیا شاہ ابراراں
جو سبھے ان پنجتن تورنی اوہ اہل البیت کہاون
فبہدٰہم اقتدہ تھیں شبہ پوے سامعیناں
وچہ توحید اعتقاد اصول ہر نبی اطاعت آہی
جو اعتقاد اخلاق صفات حمیدہ نبیاں والے
تا جو کسی صفتاں دے وچ و دھ گئے شاہ رسولاں
ایہہ بلکہ نبی نبیاں دے بھی معنوی طوروں آہے
یا اونہاں اطاعت بدی حکم دسن وچہ بن فرعودی

وفضلنا علی العالمین سب خلقوں نبیاں فضل دوہایا
فضلنا علی العٰلمین کنوں ایہہ واضح ہووے صریحاں
بھی کنوں صغائر ہو کبائر پاک رسول آہی
تا نبی بچے آتم ہو کے پھیر مطاع ہوندے کوئی بھائی
تا شاہ رسل خویشاں دا کیویں ہووے نہ قرب سوایا
پھر حسن حسین نواسے حضرت کویں اولاد نہ تھیوے
نے تابعدار نبی دا ہے وچ اہل البیت شماراں
اوہ رافضیاں دے وڈے بھائی و یربنی سنگ چاون
جو جہت اطاعت نبیاں اگلیاں حضرت حکم یقیناں
جو بالکل توحید کدے نہ کیتی محو آہی
اتھ حکم نبی نوں ہر خوبی اوہ جمع کرے ہر حالے
ایہہ ناہیں افضل اکرم ہوئے وچہ نبیاں مقبولاں
وچہ آل عمران اس بابت نبیاں پاسوں عہد ہویا
جویں اگلیاں اجر نہ لیتے ایویں لیا نہ حضرت نوح

[illegible]

## اشارات

وچہ روز ازل دے سبھی رب انہاں معرفت راہ دکھایا
وت بعد پیدائش طرف مشاہدے اینہے راہ دکھایا
وچہ آداب شریعت ہور طریقت پہل انبیاواں
واصل کامل بالکل ہوئے لنگھ کے اوس مقاموں

پیدا ہون اونہاں دے بول مہری نساں تور دوہایا
اولٰئک الذین ھدی اللہ فبہدٰہم اقتدہ رب حضرت نوں فرمایا
جو وچہ اس منزل دے وسیلیاں پھر جد نبی سچاواں
تا فرمایا رب کل وسیلے کرہن دور خراموں

[illegible]

ؔ یعنی اہل بیت میری مثل کشتی نوح علیہ السلام کی ہے ۱۲ ؔ جیسے فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل تقی آل محمدؐ یعنی ہر ایک پرہیزگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے دوسری جلد میں یہ مسئلہ بوضاحت بیان ہو چکا ہے پس جس طرح دوسرے رسولوں سے آپکا شان اعلےٰ ہے اسی طرح آپ کے اہل بیت یعنی تابعداروں کا بھی شان اعلےٰ ہے دوسرے رسولوں کے خویشوں اور تابعداروں سے ۱۲ فقیر جلوائی ؔ یعنی جیسے اور نبی از روئے ہم اعتقاد اور ہم اخلاق ہو کے ایک دوسرے کے تابع قرار نہ پائے اوسی طرح پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود ان اگلے رسولوں کے ہم اعتقاد و توحید اور ہم اخلاق ہونے کے اُنکے تابعدار قرار نہیں دیئے جاتے اور یہ جو فرمایا و اتبعت ملۃ ابراہیم و اسحٰق و یعقوب یہی کہا یوسف نے ماسوا اسکے اطاعت توحید اور عقیدہ کی ثابت ہوتی جو دین کا اصول ہے نہ فروع کی اطاعت مراد ہے تو پھر حکم الٰہی کوئی آیت اس مضمون کی نکالیں ۱۲ جلوائی ؔ اسواسطے جو ہر عارف کی استقامت مشاہدہ کے گھر میں اسطرح ہے جو اس عارف کو خطرات اور وسواس نہ آویں اور بشریت کے تقاضے سے بقرار نہ ہو اور فرمایا جنید رحمۃ اللہ علیہ نے جنہوں اونکو اپنی ذات کیلئے خالص کر لیا اور جنہے اونکو ادب دیا واسطے اپنی درگاہ کے اور تمام جہان سے ۱۲

قُلْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَیَّ وچہ قرآن وساوی　کہیں نہیں اطاعت کرو اگر جو وحی میں آوی
کیا ویکھن نہیں جو عمرؓ تائیں توریتوں بند کرایا　جاں کجھ ورقے تہوں اوس آہے تے تس پڑھیاں پایا
تے فرمایا جے زندہ ہوندا موسیٰ اج کدائیں　تا بھی اطاعت میری اوس کجھ چارہ ہوندا ناہیں
جو وچہ اطاعت شیخ اپنے دی ثابت قدم وساوے　تا تابعداری وسدی کاں شیخ حکم فرماوے
جویں نبیؐ کہیا تسیں پچھے پیر کرو ہو تابعداری　ابوبکر تے عمر دوہاں دی شان جنہاں دی بھاری

## متعلق فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ

وچ روح البیان اقتدا نبیاں ہے وچہ توحید ایمانے　اتے اصول[1] جو دین شریعتاں کجھ منسوخ ہویا نے
سو بعد ہووݨ منسوخ نہ اوسدا نام ہدایت آوے　دین اصول توحید ایمان ہدایت نام سداوے
تے اس آیت تھیں پھڑدے ہیں دلیل علما ربانی　جو احمدؐ افضل کل نبیاں تھیں جہت[2] خصال نورانی
اتے صفات بزرگی والی متفرق سن سارے　وچ[3] نبیاں دے پس داؤد سلیمان شاکر پیارے
تے حضرت ایوب دکھاں اپر اہل صبر تھیں آہے　تے یوسف وچ سن دوہیں صفتاں شکر صبر اصلاحا
تے موسیٰ قاہر معجزیاں ہائے روح البیان الائے　الیاس تے عیسیٰ زکریا یحییٰ صاحب زہد وسائے
تے حضرت اسمٰعیل پیارا صاحب صدق ہویا سی　وچ[4] ہر یک صفت اوہناں دی اوپر غالب کیتا سی
پس شاہ رسلؐ وچہ ایہ سب صفتاں ہویاں جمع کمالے　اقتدائی نبیاں دی واجو تس ہویا حکم تعالے
اقتدی نبیاں دی نہ جامع ہووے تنہاں خصالاں　جو خصلت ترک کوئی تا سب دی اقتدا نہیں کمالاں

ہرچہ خوبانِ جہاں دادہ اند　منعم تو نیکو تر ازاں دادہ اند
ہرچہ ہمہ نازند بداں دلبراں　جملہ ترا ہست زیادت برآں

خود قدر موافق ہر پیغمبر پائے ہین ٹکانے　جویں نبیؐ کہیا ہیں آدم ڈٹھا وچ پہلے آسمانے
تے یحییٰ عیسیٰ فلک دوجے تے یوسف تریجے آیا　چوتھی تے ادریس تے پنجویں تے ہارون وسایا
موسیٰ فلک چھیویں تے ستویں ابراہیم پیارا　پس اقتدا سب دی ہوئی جو فلکاں لنگھ گیا سارا
انھوں تیک جو سدرہ تائیں پہونچے ختم رسالت　کوئی ملک مقرب اوتھیں اگے ناہ گذری کسے حالت

[1] یعنی جو شریعتیں منسوخ ہوں قبول کرنے والی ہیں ان شریعتوں میں اگلے نبیوں کی تابعداری نہیں ۱۲ روح البیان
[2] یعنی ازروئے کامل خصائل ہونے کے آپ کی ذات بابرکات میں ۱۲ روح البیان . . . . . . . .
[3] یعنی یہ دونوں نعمتوں پر شکر کرنے والے تھے ۱۲ . . . . . . . . . . . . . . . .
[4] یعنی ہر ایک کو صفت اوسکی اوسپر غالب ہوئی یعنی نہایت کامل ہو گئی تھی ۱۲ روح البیان . . . . .

پھر وچہ قرب دنی فتدلی آگیا بلند مقامے
تے بوہنہ نزدیک ہوئے جو قاب قوسین مراتب پایا
ناہ کوئی ملک مقرب ناہ کوئی مرسل نبی خدادا
مالک ابن حنیف جو آہا جد یہود واں بھارا
تدھ قسم خدا جس موسیٰ اُپر ہے توریت اوتاری
رب دشمن اوسنوں لکھی کہندا آہو نبیؐ یگانے
اوہ خود پرست اتی تن پرور سو توں نظری آویں
ناکہندا رب نے کوئی کسے تے نہیں کتاب اوتاری

تلے نفس اپنے تھیں خارج ہوئے حضورؐ علامے
اجیہا قرب نہ پہلے شاہ رسل تھیں تیجھ کسے آیا
پونہچیا قرب رسول اللہ نوں روح البیان افادا
اوہ حضرتؐ پاس جاں آہا اوسنوں کہیا نبیؐ آکھا
توں ڈٹھا وچہ توریت جو موٹا دشمن اک بھاری
میں وچہ توریت ڈٹھا ہی اویں سن حضرتؐ فرمانے
سن ایہ بات یہودی غصیوں جل بل گیا اتھاویں
تاں آگلی آیت نازل ہوئی ویکھ رؤفی پیاری

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
شَیْءٍ ۗ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى
لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ
مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ
یَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ
یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝

اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اوسکی کا جس وقت کہا اُنہوں نے نہیں اوتارا اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے اُتارا ہے کتاب کو وہ جو لایا تھا اوسکو موسیٰ روشنی اور ہدایت واسطے لوگوں کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق ظاہر کرتے ہو تم اوسکو اور چھپاتے ہو بہت، اور سکھائے گئے ہو وہ جو کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہارے

سلہ پس جو شخص ایسا معاملہ کرے وہ بھی اسی وعید میں شامل ہے جو اکثر لوگ غصے کے وقت کئی مسائل کا انکار کر بیٹھتے ہیں اور یہ آیت مدنی ہے یہود کے حق میں اور بعض کے نزدیک قریش مکہ کے حق میں ہے ۱۲ سلہ اور مدارک میں ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جھگڑا کیا اور انکے درمیان مالک ابن حنیف بھی تھا اور وہ بہت موٹا تازہ تھا پس آپ نے اوسکو فرمایا کیا تو نے توریت میں نہیں پڑھا کہ خدا موٹے عالم کو دشمن رکھتا ہے اوسنے کہا ہاں پڑھا ہے تو پھر فرمایا آپ نے وہ تو ہی ہے تو کہا اوس نے م

کہہ اللہ نے پھر چھوڑ دیو ان کو بیچ بحث اپنی کے کھیلتے اور یہ کتاب ہی اوتارا ہے ہمنے اوسکو برکت والی سچا
کرنیوالی اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے اور تو کہ ڈراوے مکہ والوں کو اور جنکو گرد اوسکے ہیں اور جو لوگ کہ ایمان
لائے ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہیں ساتھ اوسکے اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتے ہیں

نہ کیتی صفت یہوداں سی جو تس حق ادائی
کہہ کنھ اوہ کتاب اوتاری موسیٰ جنہوں لیایا
جو ظاہر کرو تے خفیہ اکثر ہو تیس رب پڑھائے
کہہ ای محبوب خدا نے ہی بیشک توریت آنڈی
اساں گھلیا ایہ قرآن کتاباں اگلیاں سچ بنائے
تے منیاں جنہاں قیامت نوں قرآن مناون سوئی
جاں مالک ابن حنیف توریت اُترن وا منکر ہویا
کہندا مینوں سی اوسولے غصہ نبی م چڑھایا
اوہ کہندی غصے وچ توں رب کوڑ لاویں مردودا
تس بے اعتبار بنا کے علماواں تجھیں دور ہٹایا
وماقدروا اللہ حق قدرہ وا معنی ابن عباس الایا
یا اونہاں رب دی صفت نکیتی حق صفت رحمانے
مراد یہود آہی انکار نزول قرآنوں پیائے
تاہیں موسیٰ پر توریت اترن سنگ بنی سو ہائے
قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ تاہیں رب فرمایا
کس موسیٰ پر توریت گھلی وچ اس الزام یہوداں
نورا و ھدی للناس یعنی توریت کتاب حقانی
تے حق باطل وچہ فرق بتاوی دین اونہاندا سارا

جاں آکھن کسے انبیاء تے نہیں رب چیز اوتاری کائی
تورہ ایت لوکاں کارن اوہ لکھ بہت کھنڈایا
جو کجھ ایاں تے پیواں تساڈیاں پہلے علم نہ پائے
پس چھوڑ یہوداں کھیڈن وچہ جو کفر انہاں باطل کاری
تا اہل مکہ بھی کو جو اونہاں ساریاں نبی ڈراوے
سیرچ نمازاں اوا کرنوچ کرن قصور نہ کوئی
تا یاراں کہیوس بن سوچ کی تمرہ ایہ سخن الایا
وچ حالت غضب منتیجہ ایہ کلمہ مونہوں منہ دور آیا
نوں منصب علماء دے نہیں او احمق نا مقصود ا
تے کعب الشرف وہ بٹھی نوں جا او سدی تاں تہاں ہٹایا
ما عظمو اللہ حق عظمتہ وچہ خازن دے فرمایا
یا اونہاں ناہ پچھاتا رب نوں حق پچھان عرفانی
نہیں تے اوہ توریت اُترن دی قائل ہو سادے
دی الزام یہود اشرار ی جھوٹھے کرکے مارے
جو منکر ہون قرآنوں تنہاں آکھ جواب سنایا
جو جھگڑ بری تو ثابت ہوئی جہالت نامقصول
جو ظلمت اتے ضلالت کھوہ وسی راہ عرفانی
جداگانہ اونہاں شہ بدی آہی اوہ کتاب آشکارا

له آپ نے اس یہودی کو فرمایا جب تمنے توریت اترنے کا انکار کیا تو پھر یہودیت گئی اور اگر اقرار کرو تو پھر توریت کا
نازل ہونا ثابت ہی ہوگیا اور وہ کتاب نور و ہدایت ہو جسکو اوراق پر لکھکر کچھ تو ظاہر کرتے ہو اور اکثر چھپاتے ہو اور تمہیں تورات کے
وسیلے سے وہ علوم حاصل ہوئے ہیں جنکو تم اور نہ تمہارے باپ دادے جانتے تھے پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا جواب تم
آپ ہی انسے فرما دیں کہ وہ کتاب اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی پس یہ جواب انہیں دیکر انہیں انکی بحث
میں چھوڑ دو ۱۲ خلاصہ سه خازن میں لکھا ہے کہ جو شخص کہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی بندے پر کوئی شے نازل نہیں کی اس کے
تئیں یہ وجوہات صادق آتی ہیں ۱۲ سه باعث جہالت کے انکار میں سبقت کرنا اور بے خبری سے جسکا انکار نہیں کیا جاتا ۱۲ خازن

Marfat.com

قراطیس جمع قرطاس اہین قرطاس کاغذ نوں کہندے
تے اکثر چیزاں لکھیاں جو یاں ہین پوشیدہ کردے
اتّے شارسل دی موجوں علم اونہاں چیز اجدی تسیں پاندے
اساں بھجر برکت خیروں تیر یول قرآن اوتاریا
توریت انجیل کتاباں اگلیاں نوں قرآن سچا وے
وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى توں کمے والیاں تئیں ڈرائیں
قیامت نوں جو سچیاں جانن اُٹھن بعد مرن دے
تا اوہ سچ رسول من جو ہین قرآن منان دے
اجہیا مومن ڈری عذابوں نیکیاں بہت کماوے
نظر فکر دے وچ علم ضروری اوہو خوب ڈراون
تے اوہو لوکی پوری وقتیں کرن نماز ادائی
ذکر نماز ہو یا اتھے خاص جو بعد ایمان نماز اں
حفاظت کرے نماز اُپر جو سوا اُپر ہر طاعت

اوہ کاغذاں نیوچ لکھ کے آپے ظاہر کجھ کرندے
جویں صفت نبی دی آئی آیت رجم خازن وچ خبراں پڑھدے
جو علم نہ تساں آیہا تے نا اوہ وچ خیال تساڈے آندے
جس[1] انفع ہے نہیں تے بحث خوش خبریں سنگ دل اٹھایا
جو وچہ سبھناں توحید الٰہی تے تنزیہہ دساوے
دمن حولہا نی جو گو کے دے مشرق مغرب تائیں
اوہو سچ قرآن پچھانن طرفوں رب رحمن دے
وعدہ وعید عذاب ثواب ہر تے اعتقاد جماندے
تے جد لگ پوری غور نہ کرسی نعمت تنہہ نہ آوے
تے دین نبی ہر دینوں افضل خیر او سدے بھی ہاون
جو قرآن قیامت منن دوجیاں بات بھلائی
کل عبادت کنوں فضل تس تا ہیں ہین لحاظاں
کرسی ٹھیک حفاظت ہر دم ربدی نال اعانت

اس وعیدمیں شامل ہوگئے اور عرش کی بحث جلد دوم کے ابتدا میں مفصل موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی عنہ

## اشارات

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وچہ موس خلق دی ساری
پر معرفت فضل خدا جس تے جس معرفت حاصل نا ہیں
جو خود نفس سنجانے نفس حقیقت اوہ کویں پاوے
مگراں ضد شریکوں ذات مقدس سے رحمانی
اوہ آپے تائیں خود جانی اسجا عاجز عقل ادراکاں
وہم قیاس خیال قلوب حیرانی وچہ ہن سارے
اوہ پاک نشان مکان جہات حدود خلق اوصافوں
ذات اوس پاک منزہ علم اوس گھیر یا ہر شئے تائیں

کیتی چور چو کنہ قدم پہلا پاوے کون جبارے
اوہ عظمت مولادی کیا کرسی نہیں عرفان کسے تائیں
مگر او سو قت جاں نفس شنہدا اوہ خود خالق بنجاوے
جس بن ہور نہ خالق قدر اپنا خود اوہو جانی
کیا طاقت مخلوق جو پاوے کنہ خدا افلاکاں
جو ذات قدیم تائیں مع حادث پاون کویں بیچارے
نہ کسی مکان اندر اُس جگہ نہ کرے حلول اصنافوں
عرش فرش مخلوق بھلا کد چکے کوئی رب سائیں

۴ مکان کہتے ہیں انہوں نے خدا تعالیٰ کو مخلوق کا محتاج گردان لیا اور

[1] اور برابر سے جھڑک دیا ہو خازن ۱۲ [2] سبحانات اور عیب خلقت کی صفات سے پاک ہے ذات اوس کی ۱۲ [3] ام القریٰ مکہ معظمہ کا نام ہے اوس کی اول میں اہل کا لفظ حذف ہوا ہے ۱۲ خازن [4] یعنی باعث ایمان لانے کے ساتھ قیامت کے ایمان لانا ہے حضور علیہ السلام پر اور باعث ایمان لانے کے آپ پر محافظت کرنا ہے نماز کی ۱۲ خازن [5] اس واسطے کہ جناب اوس کی درگاہ تک پہونچنے کی یہ کیفیت ہے کہ وہاں حدوث کا اثر اور نام و نشان تک نہیں رہتا پھر کیونکر کوئی قدر اور عظمت پر کوئی واقف ہو ۱۲ مواہب الرحمان [6] یہ عرش اور فرش مخلوق الٰہی ہے پس جو عرش اللہ تعالیٰ کا مکان

جتھوں نیک ثنا خالق ہے اور کرن زباناں
اوہ دا وسدی نشان بعلی وچوں گھٹ تھیں گھٹ عیاناں

حمد ثنا تعریف اپنی خود او ہو ہے کر سکدا
تقرب رب کری جس بنیا عارف اوہ چکدا

پھر جیہڑے حال بزرگی تک اوہ عارف پوہنچیا بھائی
اوہ ثنا ہی ہفت اقلیم جنت دوزخ سبھی کائی

قُلِ اللّٰہ ذکر زباناں کر رب بھی لوح اوہ ہووے
جو منہ وچ رب دی لوح غیر اوس ایہ ہک پردہ تھیووے

بھی جاں تبلیغ رسالت توں لوں ندھ فراغت پائی
تاں ہر غیر آکھیوں ہٹ کے جھک خالق ول بھائی

تے اللہ آکھ جو غیر اللہ دی معل نہ آہا کائی
پھر کل خلقت بن خالق دی بھا چھوڑن آئی

تاں ظاہری ایہ زبان موافق باطنی سنگ نہ تھیوے
ہر پاسیوں دل چک فقط ہک رب ہی ب ہیووے

## حکایت

کسے کہیا شبلی نوں توں لا الٰہ الا اللہ نہیں پڑھدا
فقط کہیں توں اللہ اللہ کہیا جواب اُس تردا

ہے ضد خدا دی کیہڑی جسدی نفی کراں میں بھائی
بھی سخن پر انکاری نہیں چلدی ایہ زبان صفائی

تے پھر فرمایا شبلی مینوں دہشت ڈاہڈی آوے
جو ایہ انکار قیامت نوں مت چا مینوں پکڑاوے

پھر اوس شخص کہیا کجھ ہور سخن حضرت فرماویں
تاں کہیا قل اللہ ثم ذرھم سن اوہ ہویا بیہوش او تھائیں

تے نکل گئی روح تن تھیں لذت ذوق اسم الٰہی
پھر دعوی خون کیتا تس اہلاں شبلی اوپر بھائی

جاں پیش خلیفہ حاضر شبلی پچھیا شبلی تائیں
توں ماریا اسکے تائیں شبلی کہیا جواب تداہیں

اوہ سی ہک جان محبت وچ سرشار سو گئی سیدائی (یعنی نکالی گئی)
کیا قصور میرا ایہہ سوچ سو چو نال صفائی

تس جاں بیاں نوں تد کہیا خلیفے نال بلند آوازے
چھوڑ دیہو تسیں اسنوں نہیں کجھ عجب فعل اس غازی

مسیلمہ اسود عنسی اوہ دوویں مدعی ہوئے رسالت
ایہہ سن حضرت غمناک تا اللہ فرمایا اسحالت

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ
إِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰى إِذِ
الظّٰلِمُونَ فِي غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوْٓا
أَنْفُسَكُمْ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى

Marfat.com

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۞ ۹۴

اور کون ہے بہت ظالم اوس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ یا کہتا ہے وحی کیگئی طرف میری اور نہ وحی کیگئی تھی طرف اوسکی کچھ اور جو کہتا ہے نازل کرونگا میں بھی مانند اوس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے اور کاشکے دیکھے تو جسوقت کہ ظالم بیچ شدتوں موت کے ہوں اور فرشتے کھول رہے ہیں ہاتھ اپنے نکالو جان اپنی کو آجکے دن بدلا دیئے جاؤ گے تم عذاب رسوائی کا بسبب اوسکے کہ کہتے تھے تم اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم نشانیوں اوسکی سے تکبر کرتے اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا پیدا کیا تمکو پہلی بار اور چھوڑ دیا تمنے جو دیا تھا ہمنے تم کو پیچھے پیٹھ اپنی کے اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے شفاعت کرنیوالوں تمہاروں کو جنکو دعویٰ کرتے تھے تم کہ یہ وہ بیچ تمہارے شریک ہیں البتہ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمہارا اور کھویا گیا تمسے جو کچھ تھے تم دعویٰ کرتے

ہے کیہڑا او تھیں ظالم وڈا جس رب تے جھوٹھ لگایا
تے جیہڑا اکھیو اُتارا ں میں جیویں خالق پاک اوتارے
تے ملکاں تھیں پیار اپنے کہن کڈھو خود جاناں
جو اللہ اوپر کہندے آہے ناحق بانت جو آہی
تے اسیں تساں نوں لیا ئی تنہا پہلوں جیویں اوپائے
نہ سنگ تساں ہن ہین جنہاں نوں تساں شفیع بنایا
ہُن ٹُٹ گئی تساں پیوندی جو آپس وچہ آہی
مسیلمہ ساحر کاہن کتیوں دعویٰ کوڑ نبوت
دو شخص وکیل اُس اپنے اندر خدمت نبی چلائے
دوہاں آکھیا آہو ایہ گل سن حضرتؐ فرماندے
ابوہریرہؓ جانیں حاشیے وچ اتھ لکھوی بھر گواہیاں

یا کہے میں وحی کیجیو تے ناہ شی کوئی وحی تس لیایا
تے ظالماں نوں جد ویکھن اندر سختی موت پیاری
اج بدلہ ملے تساں نوں سنگ عذاب خوار زیاناں
تے آہی تسیں نشانیاں ربیاں پاسوں نکروا ہی
تے جو اساں دتا مال او وہ پچھے خود کنداں چھپائے
تے ظن آہا تساں نال خدا دے میر او نہاندا آیا
تے گم ہوگئے تساں تھیں جو تساں خیال آہا ہمراہی
کجھ سوتاں جو بنایوس آکھے وحی دیوے میں قوت
اُنہاں نبی نے کہیا تسیں بھر و گواہی ٹھیک اوہ نبی ہو جائے
وکیل جو قتل کچھیندی تاں اسیں قتل تساں کرجاندے
جو نبی کہیا میں میں خزانیاں کنجیاں ہُن تھہ آیاں

حنیفہ اوسکو ودہ اختیار اور اوسنے دعویٰ نبوت کا کیا اخیر زمانہ میں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف دو بھوڑ ک مار دی وہ دو نوں اڑ گئے پس ہنے اُن دو نو کڑوں کی یہ تعبیر کی یعنی کہ دو کذاب ایک وہ جو درمیان صنعا کے ہوا ہے اور دوسرا یمامہ کے درمیان مسیلمہ کذاب یہ حاشیہ لکھوی کا ہے ش۱۱۵ منزل دوسری کا اور خازن میں ہے کہ یمامہ یمن کے ملک میں ہے اور بنی حنیفہ کی قوم اوسکی تابع ہو گئی اور وہ کاہن تھا پس اپنی قوم کو مغرور کر دیا اور قتل کیا گیا مسیلمہ ابی بکرؓ کی خلافت میں اور مارا تھا اوسکو وحشی امیر حمزہؓ کے قاتل نے اور کہتا تھا کہ مینے آدمیوں سے بہتر کو قتل کیا ہے اور قتل کیا مینے آدمیوں سے بدتر کو۔ اور اسود عنسی پس وہ ابن کعب کا بھائی ہے اسکا کہ ہے تم

مسلم ہور بخاری وچہ ہے لکھی حدیث ایہا ئی
قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو اللہ فرمایا
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ لکھدیاں کہدہاڑی
جو پہلی علقہ علقیوں مضغہ مضغیوں ہڈ بنائے
ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ایہہ جد سنیوس کلمے پیارے
تاں کہے اُستھیں نبی کہیا لکھ ایہو وحی لیایا
جے حضرت سچے ہن تاں ٹھیک میتوں بھی وحی کچھ ہووے
تی جان کندن دی سختی وقت انہاں ظالم ویکھن یاری
گرزاں اگے یاں مارالاون کدھو ہر خود جاناں
یا جاناں اپنیاں نوں ہن کدھو کنوں عذاب الٰہی
جے ناحق رب تے کہندی آہے عوض اسدے ہن سارے
ہو جویں میٹے مائی ڈیوں ہر پیراں تھیں تیہیں اوہ پائی

بھی ترمذی وچہ اتے خازن اندر لکھی ویکھ گواہی
ایہہ عبداللہ دی حق آہی جو کاتب وحی بنایا
ملاحظہ قدرت کر ہو جو کو بن ب انسان سنوارے
ہڈیاں تھیں پھر گوشت پیدا قدرت عجب سوہائی
تاں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہویا قسں آپے جاری
اوہ پے وچ شک مرتد گیا ہو رہو ہول سخن الایا
مثل نبی تے جے اوہ جھوٹھا میں بھی نویں فیوے
ملک عنہ انہاں روح قبض نوں کھلے کھلا رتھ سارے
خود جیباں تھیں جیویں مجرم نوں کہو کوتوال سیاناں
جی ہوکد ھد سکدے ایہہ وچہ رُونی لکھیا بھائی
چکھونت عذاب تکبر مے تعظیمی مارے
جو دنیا وچہ اساں فنا اوہ تیہیں چھوڑ آتھا نیں آئے

# اشارات متعلّق آیہ شریفہ وَمَنْ اَظْلَمُ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کہو ابو ظالم اُسناں لوں
تے کثرت صفتاں نفس کنوں کہو بینوں ملی رہائی
تے ایہہ صفتاں اُسنے ہرگز حاصل کیتیاں تاہیں
اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ یا اوہ دعوی کرے نکارا
وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ تے کوئی شے اوسول نہ آوے
شیطانی وسوسیاں کہندا ہے الہام آکھوں
عقل نکر الہام روحانی فیض نہ اوس وساوے
یا آکھی جھب اوتاریا جاسی مثل اوسدی میں اوپر
اوہ وچہ سختیاں موت طبیعت گندی ذکر جنہاندے
پے چکھوکہن عذاب تسیں اج سخت خواری والا

جو دعوی کرے توحید خدا میں صاحب قرب کمالوں
تے زعم کرے میں ہاں سنگ بدیاں اہل ارشاد صفائی
ہن باجھ ریاضت محنت سکے دعوی ظلم بنائیں
جو وحی ہووے دل میرے کہو جویں مرزا ہن آشکارا
بن وہم خیال شیطانی وسوسیاں اوہ کجھ بناوے
ایہہ افترای خدا تے جوڑے ونگا راہ اصلاحوں
وڈیونا ری نوں نال مکر اوہ نوری جور بناوے
آریا آکلیاں تے جویں مدعی سنگ نبوت بن کر
جان جان کدھن تنہاں ملک بی سنگ سختی ہو وکھانے
نفسانی ہتون یاروں جو تساں کیتا ظلم کما لا

ا؎ یعنی اگر آپ پر وحی نہیں آتی اور آپ جھوٹ بولتے ہیں تو میں بھی جھوٹا ہوں اگر حضور اپنے اوپر وحی کے آنے میں سچے ہیں تو میری وحی بھی درست ہو ۱۲ خازن ۲؎ یعنی جس طرح کوتوال کا پیادہ وغیرہ ساتھ مجرم کو کسی شے طلب کرتا ہے اسی طرح فرشتے اپنے ہاتھ ان کی جانوں کو

ولقد جئتمونا فرادیٰ آئے لیا وانگے تساں تائیں — کنوں نکویاں طاعت ملن خالی رب رحمان تائیں
جے دنیا وچہ پیغمبر بنکے دولت بہت کمائی — پر دنیا تھیں جدا کھیں میٹے سخت جھلی رسوائی
عیسیٰ مہدی بن فریبوں ٹھگل ویسی تدسارا — جاں آتش دوزخ سر پہنچے عمل ہوون آشکارا

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

تحقیق اللہ پھاڑنیوالا دانوں کا اور گٹھلیوں کا نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردے کو زندہ سے یہی ہے اللہ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو پھاڑنیوالا ہی صبح کا اور کیا ہی رات کو آرام اور سورج اور چاند کو گردش دینیوالا یہی اندازہ غالب علم والے کا اور وہ ہی جس نے کیا ہی واسطے تمہارے تاروں کو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اوسکے بیچ اندھیروں جنگل کے اور دریا کے تحقیق مفصل بیان کی ہمنے نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

ٹھیک اللہ ہی پاڑن والا دانیاں گٹکاں تائیں — مردیوں زندہ زندیوں مردہ کڈھے قادر سائیں
ایہ رب تساڈا قادر پھر تسیں کدھر آہے جائے — کھولنہار صبح دی کیتوس رات آرام تساندے
تے سورج چن حساب جہت جو فرن ہمیش دوالے — ہے ایہ اندازہ اللہ غالب صاحب علم نرالے
تے اوہ ہی اللہ جس تساں کارن تارے ہین بنائے — تاکنوں اندھیریاں جنگل دریاواں تساں راہ وساۓ
اساں دسیاں کھول نشانیاں کارن قوم جو عقلاں والے — ہے فالق معنی خالق پیدا کرنیوال کمالے
حب جو بوٹی جیہی آہی حب معنے دانہ آیا — نویٰ گٹکے نوں آکھن اندر تفسیراں دے پایا
دانیاں نوں رب پاڑ وچوں کیا کھیتی سبز اُگائی — تے پاڑ گٹکے نوں ہر باغاں عجب درخت بنائی
مردہ گٹکے وچوں کیا زندہ پیدا اُرکھ کرنیدا — دانیوں کھیت یا بیضے نطفیوں ہو رجان پوندا
پھر کھیتوں دانے گٹکے ختوں زندیوں مردہ آوے — یا زندی مرغی وچوں مردہ آنڈا رب اوپاوے
یا مومناں وچوں کافر کافراں تھیں مومن ظاہر — علماواں تھیں جاہل جاہلاں وچوں عالم باہر

Marfat.com

تے جن سورج مے راہوں کرو حساب مہینے سالاں
تاری سور ثوابت خالق قدرت نال اوپائے
سمندوچہ جاں چار چوفیری پانی نظری آوے
وچہ ریگستان اویں بن تاریاں راہ دا پتا نہ لگے
جوتناں گلاں باہجہ ستاریاں ہور اعتقاد جماوے
پس پہلاں سمجھے زینت جہت آسمان ستارے ہوئے
وچہ پہاڑاں بعض انجاں جو راہ دا پتہ نہ پاندے
تاہیں رب کہیا تسیں ٹورو راہ ستاریاں راہوں
اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم وکھ حدیث پیارے
نہ جہت پرستش کفاراندی تارے رب بنائے
تے نظر کرن وچہ علم نجوم علی تھیں منع ایہا ئی
تے عائشہ کنوں خطیب لیا یا ہے مرفوع روایت
وچ بعض ستاریاں تاثیراں خود خالق ہین بنایاں
جویں ہالہ جن دا ویکھ علامت آکھی بارش ہوسی
جو نبی کہیا جاں ویکھو بدل جانب شام سدھا ہی
پس نال علامت ہور نور یتے خبر جے دیوے کائی
وقت پچھان کارن جائز کہن نجوم جو سکتے
ون تے رات پیدائش رب دی اوپر اوہناں دے دلالت

حُسبان ہے جمع حساب ہوو قتاں تھیں حساب کمالاں
جہناں پاروں جنگل دریاواں وچہ راہ دساتے
باہجہ ستاریاں لوک نہیں جاہیں راہ نہ کوئی پاوے
اس نعمت دا قدر راوتے جتھہ پتا نہ پچھے اگے
اوہ گمراہ ہویاتے ظلم اوپر خالق کو رالاوے
دو جا رجم شیطاناں تریجا کارن راہ بنوئے
تے ہون ہلاک مسافر ناداں جیہڑے راہ کھڑائے
تے شاہ رسل وہاں ہاراں نسبت تاریاں سنگ اصلا ہول
یا سیری جن تاری جس لڑ لگو پار او تارے
پنجتن نوں جوہں شیعہ پوچھن دینوں باہر چلائے
تے ابوہریرہ کنوں روایت ہے مرفوع وسائی
اوہیں جن مسعود دوں [illegible]
تساں ویت پھریاں سوچ نہ شرک تباہیاں
یا موسم ویکھ علامت آکھی ایہہ وچہ شرک نہ ہوسی
تا ایہہ سبب علامت یعنی بارش ہوگ بنائے
اوسنوں شرک کہیا جا ہی ویکھو عقائد بجائی
یا تپلے جہت معلوم کرن نوں روا اکبر سبب کے
دو لاکے [illegible]

## اشارات متعلق آیہ کریمہ فالق الاصباح

ہو فالق الحب ۲ النوی رب دلدا دانہ پھاڑن والا
تے پھاڑے گٹک نفسدی [illegible]

[illegible] علوم [illegible] عرفان [illegible] والا
[illegible] جانی

سلہ یا اپنی مظہر صفات انوار کا دانہ پھاڑتا ہے اور صفات آفاق مخلوقات اپنی کے [illegible]
اصباح کے الی [illegible] ظلمت کو پھاڑتا ہے [illegible]
یا اشتغال عالم مخلوقات کی ظلمت [illegible]
ہے دل سے ساتھ صباح [illegible] روشنی صبح کے [illegible]

یخرج الحیّ من المیّت جاہلاں وچوں عالم کردا
یا میّت نفسوں قلب سلامت زندہ رب اوپاوے
یا زندہ قلب تائیں مُرداری غلبے نفس ہواوں
وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا تے رب شب آرام بنائی
عاشقاں دے روح ٹھہرن اوسے روح معانی لیایا
وھو الذی جعل لکم النجوم پاک اسدی ذات ایہائی
یا نجم حواس جنہاں سنگ ایہن وسدے راہ تساہاں
والبحر اوہ علم حقایق یا اوہ معنیاں علم الاون
طرف اصلاح معاش اتے بحر علوم کمالی راہول
جو آکھن رحمت فضلوں رب اساں او پر مینہہ وسایا
اوہ کافر تاریاں منّن والے ویکھو بخاریوں بھائی
جس اصلی حاجت ہا جیوں سکھیا کجھ نجوم بلاء نوں

ویخرج المیت من الحیّ تے عالماں وچوں جاہل فردا
کدیں سنگ غلبے روح دے نورن زندگی دلنوں آوے
جاں صفتاں نفس قلب تے غالب ہووے قلب تباہوں
یعنی رات جیہڑی ہے اندر ذات اوس پاک الٰہی
یا ظلمت طبع نفسوں قلب تائیں آرام دمندہ پایا
جس کارن تساں نجم ہدایت مرشد ہین بنائے
اندھیریاں جنگلاں وچ اوہ علم آداب ایہن اصلاحاں
تا کنوں اندھیریاں جہانوالیاں راہ تساں دسیاون
وچہ روح المعانی ذکر کیتا ایہ بغدادی اصلاحوں
اوہ مومن ہین تے جیہڑے کہن فلان ستارے پایا
جو کاہن پچھے جیل وچہ دن تس نہیں نماز ادائی
اُس جا دوواہ اک حصہ سکھیا وچہ مشکوٰۃ وہانوں

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ
حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا
اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور وہ ہی ہے جس نے پیدا کیا تمکو جان ایک سے پس واسطے تمہارے جگہ رہنے کی ہے اور جا گہہ سونپنے کی تحقیق بیان کی ہمنے نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور وہ ہی جس نے اُتارا آسمان سے پانی پس نکالیں ہمنے ساتھ اوسکے بوٹیاں ہر چیز کی پس نکالی ہمنے اوس سے سبزی نکالتے ہیں ہم اس میں سے دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا اور

ملہ جو منجم ہیں ول ارتفاق اور سترواج کے واسطے ۱۲ سلہ جسقدر پڑھنے وقت نماز یا قبلہ کا رخ معلوم ہووے اور رستہ تری اور خشکی کرے اسقدر پڑھنا چاہئے ۱۲

کھجور میں سے اوگتا ہے اوسکے خوشے ہیں جھکے ہوئے نزدیک اور نکالتے ہیں باغ انگوروں کے اور زیتون اور انار یکساں
اور غیر یکساں دیکھو طرف پھل اوسکے کی جب پھل لاوے اور طرف پکنے اوسکے کی تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں
ہیں واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں

تے اوہ اللہ جس جان ہکو تھیں سارے تیس اوپائے
اساں وسی کھول ایہی توحید انہاں جہت جو سمجھ رکھیندی
پھر سنگ اوسے نباتات زمینوں اساں نکالی سارے
کھجیاں کنوں کھجور درختاں خوشے اساں جھکائے
جو کہہ وچ جو دینال مشابہ غیر مشابہ نالے
وچ چیزاں ذکر ہوئیاں وی ہین نشانیاں حد سائیں
نفس واحد ہے آدم باپ جو ایہی کل انساناں
جا قرار ہے رحم تے جا ہک سونپن قبر حساباں
یا مستقر قرار ایہا ئی تے مستودع دنیا آئی
وچ اہل اولاد اتے جلدی کھی منہ خود حاجت سندا
ایہ سمجھاں والیاں جہت نشان ہاں واضح کر سمجھائی
تے پانی آسماناں ول بدلاں پھر ول زمین اتاری
یسقی بماء واحد ونفضل بعضہا علی بعض فی الاکل خالق فرمایا
تے ودھی کھیتی سنگ بارش نالے بوٹیاں ہوون پیدا
حبا متراکبا تلے اوپر جو دانے خوشیا نوالے

پھر جگہ قرار تساں نوں ہے بھی سونپن جگہ ٹھہرائے
تے اوہ اللہ حقیقت قدرت سنگ آسمانوں مینہ وسیندی
پھر اس تھیں اساں نکالی سبزی سٹے لین ہولارے
تے باغ نکالے انگوروں زیتون انار اوپائے
پھل او سدیول ویکھ جدوں اوہ نیڑی پکن کمائے
جہت اس قوم ایمان جو لیاون نال صدق اصلا جیر
تے حوا ہے اوسی تھیں جو ئی بھی علیٰ ذیشاناں
یا جا قرار ہے رحم تے سونپن جا گہہ ہے پٹھ باپاں
دنیا وچ چند روز انسان امانت ہو یا بھائی
یا مستقر قبر اتے مستودع نار یا جنت کہندا
جو ہک جا نوں سب خلق مختلف احوالاں وچ آئے
اس پانی سنگ حیاتی چیزاں سبز فراش کھلائے
رب ہکو پانی دی تاثیروں مزیاں فرق بنایا
سبزی نظر آوے ہر پاسے برکت ہووے ہویا
جویں کنک جوار مکی تے چینا باجرا سٹے دانیا نوالے

لہ اسواسطے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے تھے اور مریم بیٹی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ۱۲ سراج المنیر لہ کہا ابن جبیر نے کہ کہا مجکو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا تونے نکاح کیا ہے کہا نہیں فرمایا تحقیق جو ذخیرہ کیا ہوا تیری پیٹھ میں تبارک نکالے گا اوسکو اللہ تعالیٰ یا مستقر ہے رحم کے درمیان اور مستودع جو زمین کے اوپر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ونقر فی الارحام کیف نشاء ہم رحموں میں قرار دیتے ہیں جسے کہ چاہتے ہیں (آل عمران) یا مستقر جو اوپر زمین کے ہے اور مستودع جو بیچ آخرت کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہے ۱۲ سراج المنیر لہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کی صفت حسنت مستقرا یعنی بہشت اچھی جگہ قرار کی ہے اور دوزخ کے حق میں فرمایا وساءت مستقرا یعنی بُرا ہے دوزخ از روئے ٹھکانہ کے ۱۲ لہ ستاروں کے ذکر کے ساتھ پیدائش بنی آدم کی ارشاد فرمائی یہ کیا قدرت ہے کہ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ لاکھ کروڑ آدمیوں میں ہر ایک کی تمیز ہو سکتی ہے حالانکہ اعضاء وغیرہ یکساں روش پر ہوتے ہیں۔ چہرہ میں کیا قدرت کے کام ہیں ۱۲ لہ یعنی سب کھیت اور درخت ایک ہی پانی پیتے ہیں اور بڑائی دیتے ہیں ہم بعض میووں کو بعض پر ذائقہ اور مزہ اور رنگ کے سبب یعنی کوئی بہت میٹھا اور مزہ دار خوشبودار کوئی ترش بدمزہ بدبودار ہے اور وہ قدرت الٰہی کا نشان ہے کہ ایک ہی پانی سب درختوں کو جاتا ہے کوئی میٹھا کوئی ترش کوئی چکنا جس سے روغن نکلتا ہو کوئی تلخ ۱۲ موضح القرآن ۔۔۔ رعد ۱۲

نخلاں[1] گپھیاں کنوں کھجوراں خوشے خوب جھکائے
اتے زیتون انار آپسوچہ ملدے برگ دوہاندے
نظر کرو سنگ غیرت پھلن قریب درختاں ہوندے
تے پکن وقت پھلائے ویکھو بدلے ہور کیفیت
وچہ اس قدرت بھاری ہین دلائل اہل ایماناں

کھاون والیاں کارن بوٹیاں پھاں بھن نوائے
تے پھل وہاندے ملدے ناہیں قدرت بھید بنائے
نہ کھاون لایق ہوون تد بھی ذائقہ بُرا رکھیندے
تاں کھاون لایق تے خوش لذت رکھن سب حیثیت
تے غافل لوکی فکر نہ کردے چلن راہ زیاناں

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۚ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُونَ ۟ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ أَنّٰى ع ۱۲
يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ ۚ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے اونکو اور باندھتے ہیں واسطے اوسکے بیٹے بیٹیاں بغیر علم کے پاک ہے وہ اور بلند ہوا اوس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اوسکی پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا کیونکر ہو واسطے اوسکی اولاد اور نہ ہے واسطے اوسکے جورو اور پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے

تے مشرک لوکاں اللہ کارن جن شریک ٹھہرائے
تے پُت خداوا آکھن جیویں عیسائی عیسیٰ تائیں
تے مشرک کہن خداوہاں بیٹیاں ہین فرشتے سارے
ہے پاک اوہ ذات معلیٰ برتر کہنوں ایہناں بہتاناں
جو اُہر وہرت اوپا و سہار کویں تس پُت تبیوسے
تے ہر شے نوں ہی پیدا کیتا قدرت نال الٰہی
نہ کوئی شے مثل خداوی ہے جو رب خود خالق فرمایا
تے بیٹا ہیودی مثل ہووے وچہ ذات صفات کمالاں

تے حال ایہی جو اللہ آپوں ہیں سب جن اوپائے
اتے یہود عزیر نبی نوں پسر کہن رب سائیں
نہ اس نکو اس اوپر اوہناں علم نہ کچھ دلیل نتارے
جو ایہہ لگاون رب تے ڈگے وچہ خسراناں
تے نہیں اُسکا رن عورت کائی وصف خلق ایہ جیوے
تے علم اوسدے نے ہر شے گھیری سب دی خبر اس آئی
لیس کمثلہ شیئ پھر جد رب دا پُت ٹھہرایا
عزیر عیسیٰ سن بندے جو ایہہ کویں پُت بنی رجالاں

[1] نخل درخت خرما جمع نخلہ اور طلع وہ ہے جو اول ہیں ابر نکلتا ہے درخت کھجور کے گابھوں ہیں سے اُسکے غلافوں کے بیچ سے یعنی جو پردہ تا ہو کچھ اوپر بچو کے پھر سب غلاف پھٹتا ہے تو کھجور کا خوشہ کھل جاتا ہے اسوقت غدق اور قنو سے نامزد ہوتی ہے یعنی گچھا اور گچھا وہ اور غدق خاص کچھے کھجور کا نام ہے قنوان جمع ہے قنو کی مانند صنو اور صنوان کی اور صاحب صلاح نے اوسکو اجیمن کہا ہے جمع ہے عرجون کی ایک دوسرے کے قریب آپس میں ملے ہوئے جیسے مجاہد نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹے درخت جسکے گچھے لدے ہوئے چھٹے ہوئے زمین پر ہوتے ہیں اور کہا ضحاک نے نزدیک خوشی چننے والونکے اگرچہ چھوٹے درخت کے سبب سے ہو یا سبب بوجھ کے جو گچھا طب بھرا ہو ابوجھ اپنا سنبھال نہیں سکتا ۱۲ مواہب الرحمن [2] بدیع وہ شی پیدا کرنیوالا جسکا نمونہ اور مثل آگے نہ ہو جیسے آدمی زمین آسمان وغیرہ ۱۲

تے ہکدو بیٹے جسدے ہوون اوہ بھی ہوون فانی
بیوی نہ کیوں نال موت ہٹائی مر گئے دونویں جانی

قدرت ربدی یوں سنکر ہوئی لوگ یہود نصارے
جو ہک لموتوں پتراں سکیاں مرو یا آشکارا

جاں عیسیٰ ربدا اجیہا تاں دس ربدا باپ کتھا ہیں
جو پت جنے اوہ خود بھی ہوسی پت کسی سمجھا ہیں

اجیہا لائق بیٹا ہیوکویں سولی پکڑ چڑھایا
تے آپ اجے تک موت نہ آوس ناہ کجھ ہاندا پایا

نہ ہیو کھاوی نہ پیوی سووی ناہ بیماریاں پایاں
تے لائق بیٹیاں نعیب ایہ صفتاں کیہ ناہ باپ بیٹا ہایں

جو بن باپ ہوون کے باعث پتر کہن خدادا
ناآدی جیہا پتر جس بن مادر خلق افادا

یارب سمجھ ویتیں کفاراں شرکوں تائب ہوون
صفتاں خلقت پاک خداول ہرگز مول نہ ڈھوون

کہن[1] مجوس ابلیس اتے رب دوویں ہین برادر
ناک اندر ہی سپر دوناں دا اتے شراکت وافر

رب خالق بنی آدم اتی خالق چارپایاں حیواناں
تے سب اٹھ پیچ ونڈی خلق ابلیس عبادناں

## اشارات متعلق آیۃ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ

وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ اوہ ذات محمد عالی
جو[2] اول ما خلق اللہ روحی کہیا رسول کمالی

وت روح مبارک شاہ رسل دیوں ہوا ارواح اوپائے
پس آدم ہی ابو البشر اتے حضرت باپ اساڈا آئے

اوہ ذات جوکنوں آسمان عنایت آیت لیاوی
یا روح اسہانوں آب علم دا کرکے فصل ساوے

پھر زنگار زنگ اسرار معارف نال اس آپ نکالے
اہل[3] عشق درجیاں ہوانوں اگدے اودھر حالے

جو دل بیج باغ مثل وچہ باغاں اگدیاں اوہ اشیا ہیں
جو لائق[4] استعداد اونہاں دی روح البیان پا ہیں

مثنوی　در زمیں گر نیشکر در خود نی است
ترجمان ہر زمیں بنت وے است

جیاں منز اکہا مترکب عمل گندیاں سنگ اوسدے
جو نیک[5] عمل اتے چیاں نیتاں روح المعانی دستا

تے کنوں نخوراں کھجیاں گجیم نکلن قدرت راہوں
تعاقات تاہو عقل دیوں گجھے عرفانی اصلاح اں

ہوئے قریب تناول کاسن پاروں روح انوراں
باغ انکوا حوال اتے ذوق وچ تسبیح عملی ظاہراں

---

[1] اور حال یہ ہے جو اللہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے اور قرآن قوا کا معنی اختلقوا یعنی ان بیدینوں نے یہ جھوٹ اور بہتان اپنی طرف سے بنا لیا ہے جیسے یہود اور نصاریٰ نے خدا کے بیٹے بنائے اور کئی مشرکوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنایا ان سب کی تردید میں فرمایا سبحان اللہ عما یصفون یعنی پاک ہے وہ ذات ان بہتانوں سے جو لگاتے ہیں ۱۲ انوار منزلہ

[2] یعنی سب سے اول پیدا کیا اللہ عزوجل نے میری روح کو ۱۲ روح البیان ۱۲ جلد اول مطبوعہ عثمانیہ سطر سے مشق روانی کی طرف اشارہ ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ ۱۲ روح البیان

[3] زاہدوں اور متقیوں اور عاشقوں کے رتبہ کے موافق وہ مراتب لئے ہیں ۱۲ روح البیان [4] اور ہر ایک اگی ہوئی تر زمین کے بیچ جیسے فرمایا مولانا روم قدس سرہ نے دیکھو ہیج قس نے ۱۲ روح البیان [5] دل قوت لگا ہے ان کے ساتھ

۱۲ روح المعانی

محبت والے شیرے کدھ ہوتے زیتون تفکر
انظروا الی ثمرہ ویکھو تس سنگ مراقبیا ہے
ونیعہ تے جد کامل ہووے وقت وصول حضور ہے
ربان ہم اتے جوہر روشن قصد نفیسہ اکثر
نزدیک سلوک جان حال شروع وچ روح معانی پائے
تاوہم خیالاں جنہاں سنگ اُس کرن شریاں زوروں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ وَّكِيْلٌ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ

یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا نہیں کوئی معبود مگر وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا پس عبادت کرو اوسکی اور وہ اوپر ہر
چیز کے کارساز ہے نہیں پاتیں اوسکو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبر رکھنے والا

ہے ایہ اللہ رب تساں معبود نہ اُس بن کائی
تے کارسازی ہر شے دی کرو اقدرت سنگ رب سائیں
تدرک معنی لگھیرن شئی نوں کُنہ لبھن تس نالے
ابصار بصر دی جمع یعنی ہک قوت اکھیاں پائی
بشر ہووے یا جن ملک کسے اکھیاں طاقت ناہیں
لطیف منزہ نازک تری مبرا حدث فنا ہوں
معتزلہ ہک فرقہ احمق منکر ہوئے دیداروں
اوراک اندر خود اُنہاں جواب سوچیا اہل زباناں
ہے فرق اندر اوراک تے رویت روا الٰہی
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[1] جویں فرمایا جائے
للذین احسنوا الحسنیٰ زیادۃ یونس وچہ فرمایا
سترون ربکم عیاناً حضرت شاہ رسل فرمایا
بن بعد قرب رنگ صورت جہت مکان تے کیفوں آوے
ہر شے خلقنہار اوسے دی کرن عبادت آئی
نہ گھیرن اوسنوں نظراں تے اوہ گھیرے نظراں تائیں
ہر پاسیوں تس بہن حداں رہے ایہ نرچالے
رنگ شکلاں محسوس ہوون جس پاروں نال صفائی
جو پاک جمال قدیم خدا دا گھیرن اکھیاں راہیں
نگمت صورت جسم عوارض پاک ہر نقص تباہوں
کہن محال جنت وچ ویکھن خالق نوں اظہاروں
جو ستا اتے احاطہ ربدا ناہیں خلقت شاناں
مگر اوراک اتھیں اوتھے روا خدا دا جائی
کئی منہ اُس دن تازے رب اپنے ول ویکھن ہوے
زیادہ[2] معنی ویکھن رب ول حضرت[3] آپ سنایا
تسیں رب اپنے نوں ظاہر ویکھو جاں دن قیامت آیا
جو[4] تجھ سیر ملاوے کیا جے اکھیاں قوت پاوے

[1] کئی منہ اُس دن تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ۱۲ سورہ قیامہ [2] یعنی اُن لوگوں کے واسطے جو نیکو کار ہوئے بدلہ نیک ہے یعنی جنت اور زیادتی ہے اس جگہ فرمایا آپنے زیادتی نظر کرنا ہے طرف اپنے اللہ کی ۱۲ خازن [3] یعنی دنیا میں ہاتھ اور پاؤں نہیں بول سکتے اور قیامت کو بولنا انکا ثابت ہوا ہے قطعی نص کے ساتھ پس اسی طرح ہی دنیا میں ان آنکھوں کو دیدار الٰہی کی طاقت نہیں اور قیامت کو جیسے ہاتھ اور پاؤں کو بولنے کی طاقت عطا کرے گا سو آنکھوں کو بھی اپنے دیدار اجمال باکمال کرنے کی بھی قوت عطا کرے گا اور دیدار الٰہی جل جلالہ کے ثبوت میں صحاح ستہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں پس مومن کو اسی قدر کافی ہے اور منکرین کے لئے قرآن بھی کافی نہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ

Marfat.com

ہے ایہ اہل سنت دا مذہب ایہو نال توی لیلاں
اجماع صحابہ سلف خلف دا اوپر اس دے آیا
بھی دنیا وچہ محال ڈٹھن پاک اللہ دے تائیں
جو عائشہ رضہ کرے انکار جیہڑا دیدار دوں اس جائیں
جو اکثر یار رسول اللہ دی رویت ثابت کردے
ایہ لوک ایمانوں دور نہیں بن پھاتھے وچہ کفر دے
تے جن وہم خیال خدا سنگ اوہناں شریک بنائے
تے بیٹے عقلاں لڑکیاں نفساں اوہنا نکارن رب ٹھہرائیاں
ایہ باجھ علم دے بجھوں ہوندے اوپر ذات الٰہی
مؤثر نہیں حقیقی کوئی باجھوں ذات الٰہی

تے سمجھ لیا نیں خاص دلائل وکی مار دلیلاں
جو مومناں نوں وچہ جنت دیدار ہوگ دیدار سونڈیا
جو وچہ معراج نبی نے ڈٹھا ایہناں اکھیاں اہیں
اُس نال اجتہاد اپنے دے کہیا الٹ کنوں سمجھائیں
بھی حضرت خوف ربا اندر بہت کتابیں پڑھدے
طور طریق عبادت والی کجھ خیال نہ دھردے
پس تابع وہم خیالاں تنہاں ہو کے ظلم کمائے
تے کرن اعتقاد ایہہ بھی رب انگلوں ہن مؤثر بنایاں
جنہاں نام رکھے اوہناں اوّکسے کم وچہ اثر نہ کردی کائی
ذات اُس پاک کسے کنوں جو قید لگاون منکر واہی

## اشارات

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ خدا نوں کوئی نظر نہ پاوے
جو دیہناں والاں نوں مگراں ظاہر اکھیاں راہوں
جیوں اکھیاں تھیں ہے پوشیدہ رب دی ذات سعیدا
تس ملاء الاعلیٰ طلب کرن جو ہن مونسیں طلب کریندے
پر کیفیت وچ مختلف نیں اسیں سنگ ملاء الاعلےٰ
تے ملاء الاعلیٰ عقل تنہاں فکر نصیب نہ بھائی
جو اپر صفات الٰہی ہوندی بعض موصوف اساڈے
جویں رب کہیا میں پیدا کیتا حضرت آدم تائیں
تے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ نبی حق رب فرمایا
پس ہویا درست جو اس منزل تے پہنچیا ہو کافی

نہ اکھیاں نوں وجود نہ اکھیاں وچہ قلوب سمائے
تے اکھیاں چہرے والیاں باجھ وصبا رمن تہاہوں
ہے او نویں انگوں عقلاں پاسوں اوسدی ذات پوشیدہ
سنگ ملاء الاعلیٰ سیری ہاں اسیں وچہ طلب فرمیدے
پر بعض اساڈا رب نوں ڈھونڈی کرکے فکر کمالا
تے طلب کرے کوئی نال اوسیے جو اوہ وچ ملکاں ناہی
اوہ صفت جو اوتے پیدا ہوندی بندے سنگ خدا دے
صورت اپنی اوتے یعنے اپر صفتاں سائیں
توں اوپر عادات صفات عظیم دی البتہ ہیں آیا
اوہ طلب کرے سنگ اوسدے رہن تے ڈھونڈے جو کائی

ل یعنی ذات پاک کے واسطے عقلوں کی لڑکے اور نفسانیوں کی بیٹے انہوں نے مقرر کئے ۱۲ یہ اشارات متعلق ہیں ت جعلوا لله شرکاء کے
ہے ۱۲ سکہ اسواسطے کہ سبب بصر کے ادراک ہوتی ہے اور آنکھ کا بصر کا ظاہر میں بصر نام ہے اور اسکا مرظاہر میں تو ہو ادنہ آنکھ کا
اور آنکھ ظاہر میں محل ہے واسطے بصر کے اور بصیرت باطن میں محل ہے آنکھ کا وہ آنکھ جو دل ہے واسطے آنکھ [illegible]
نام اوپر اسکی اور وہ اپنی ذات میں مختلف ہیں پس جس طرح آنکھیں نہیں پاتیں اور سکو سا تھ اپنی نظر کے اسی طرح نہیں پاتیں [illegible]
فراخ آنکھوں والی ہیں فرمایا حضرت صلعم نے دیکھو بیچ تن کے دو معنی انظر ہیں نے بیحکمہ ابصار فراخ چشم ۱۲ منتخب سکہ
صفات الہیہ بعینہ منتقل ہو کر بندہ میں نہیں سماجاتیں بلکہ الہی رنگ عکس پڑتا ہے لہذا ترجمہ مناسب ۱۲

پس اوہ ملدا مقصود اپنے نوں غیر اوس ہووے ناہیں
جاں سنگ نوافل قرب خدا ول بندی ہوندا حاصل
جاں دوست ربے دا منیاں تاں اوہ سندا نال خدا دے
جاں نال خدا دے تکے تاں یار ربّ سنگ ویکھے باجھ نزاع ول
تاں ناہ پاوے اوہ رب نوں ہرگز نال اخفائے پیارے
تے قرب نوافل کماں تائیں حاصل ہووے ناہیں
جاں لک کاں پچھیا حضرت نوں تساں ڈٹھا سیو تائیں
تے رب ہے نور جویں قرآنوں ظاہر صاف دساوے
نورٌ علیٰ نور ہک نور ضیاء فقط ہے تس آوے
انکم سترون انکم کما ترون القمر لیلۃ البدر راعیو فرماندے
مومناں نوں رب استعداد قیامت نوں ایہ دیوے
تے دنیا وچ ہی ویکھن ربّ اوہدی کرامت بھاری
جو شب معراج اکھیں سنگ روح نبی ڈٹھا رب تائیں
بھی کل وجود شریف نبی دا چشم ہویا اوس راتے
پرکنوں جہان طبیعت گذری پہ عالم ارواحوں
جو فانی ہووے ذات صفات افعال اپنے تھیں کائی
جائز ہے جو ویکھے دنیا وچ رب سنگ بصیرت

چوں مجلّے کرد اوصاف قدیم

جاں بکے والیاں ظن کیتا سر وہاں جہاناں
اوہ رومیاں وہاں غلاماں تھیں سن سی ساڈے تائیں

جو کامل اوہ نوافل کردا فرضاں تھیں ودھ پائیں
تاں دوست ربّ بنا دے اوس نوں ویکھ حدیث نوں کامل
بھی نال خدا دے ویکھے جاں رب اوسدی بصر اکادے
تے پاوے ربّ نجن سنگ خود نظر جو ہے اوہ بصر الٰہوں
تاہ سنگ ذات اپنی دے پاندا روح المعانی تاری
نہ سمع بصر اوہ خلق دی ہن ایہ شرف انسان عطائیں
تاں فرمایا ہک نور ڈٹھا میں نور فقط رب سائیں
اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض جو خود خالق فرماوے
یہدی اللّٰہ لنورہ من یشاء جس چاہے اوس ول راہ وکھاوے
تسیں ویکھ ربّ نوں جیں چودھویں چن کامل تسیں پاندے
ہو باجھ مکان جہات مواجہ کرن دیدار سہیوے
ایہ باجھ رسول اللہ دے ناکسے کرم ہویا رب باری
جو اکرم الخلق اہی تس تائیں ہی نعمت اسیائیں
جو عنصری عالم تھیں اس رات گئی لنگھ وسجانے
تاں وصل ہویا سنگ عالم امر نبی نوں فضل الٰہوں
ہو رہتے بشریت اپنیوں سٹے تاں تس بھائی
بعد الانسلاخ پورے دی روح البیان اندر ایہ سیرت

پس بسوزد وصف حادث را کلیم

ہن وعدہ وعید اتے خوف امید ولوں کرے بیان نشاناں
تا اگلی آیت ربّ اُتاری ویکھ کتاب سنائیں

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ

سلہ یعنی یہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے اور کتاب صراط مستقیم میں مولوی اسمٰعیل نے بھی شرح کی ہے مگر اسنے لکھا ہے کہ جب بندہ ایسے مرتبے کو پہنچتا ہے تو اسے انا الحق کہنا اور لیس فی جبتی سوی اللہ کہنا جائز ہو جاتا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۷ مطبع مجتبائی اور یہ الامر ہونی کا پیر ہے ۱۲
سلہ ای یہدی اللہ بنورہ فی المظاہر والسادی جہا الی نورہ المطلق ابدی ۱۲ روح البیان سلہ دنیا میں اللہ تعالی نے ان آنکھوں کو وہ نور اور استعداد عطا نہیں فرمائی مگر قیامت کو وہ نظر باطنی اور استعداد حاصل ہوگی مومنوں کو اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا سوا معتزلہ وغیرہم کے خذلھم تعالی بقرہ ۱۲ سلہ اور آنکھیں سر زبان عالم اجسام میں سو ہوگئی تھیں اس بات میں بضورہ ہے اور دیکھا اپنے مالک کو پورا ۱۲ روح البیان

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ

وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں پروردگار تمہارے سے پس جس نے دیکھ لیا۔ پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا ہوا پس اوپر جان اوسکی کے اور نہیں میں اوپر تمہارے نگہبان اور اسی طرح بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں اور تو کہ کہیں وہ کہ پڑھ لیا تو نے اور تو کہ بیان کریں ہم اوسکو واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

آیاں تساں دلیلاں رب تھیں ویکھو نال جہانے　حق نوں باطل کنوں تے گمراہی تھیں سو راہ پاندے
پھر عمل کرے جو نال دلیلاں نفع اوسے نوں اوہ آیا　جو انہاں ہویا فرا اُس دا اُس ذات اُسے دی تے پایا
تے نہیں میں داروغہ ہویا اوپر اعمال تساہیں　میں اوہ رب حفیظ اُسی تساں عمل جزائیں
تے ایویں اسیں بیان کراں آیتاں گونا گونی　اوہ موسے دلیل انہاں تے تسلیم کرن جو فعل زبونی
جاں مشرکاں ڈٹھا خبراں غیبی دستی بنی کمالوں　تے ہن صدق نبوت کرنا واجب ہے ہر حالوں
تاں ہم کہتیوں نے حضرت چوری پاسوں اہل کتاباں　ایہہ باتاں سکھ آون اونہاں تھیں جھوٹھا و بکداباں
جو اہل کتاب ہو دشمن شاہ رسل دے سارے　پھر دشمن کدوں سکھاوے تے جو ایہہ گل ہوندی پیارے
تا ظاہر صاف ہوندا جو حضرت سکھے اہل کتابوں　ایہہ نری عداوت سی کفار جہانت تول خرابوں
بن ایس زمانے وچہ بوہت ملحد نیچر ہوئے شیطانی　توحید طریق عبادت اوہ آکھن ہوئی پرانی
پرانی روشنی آکھن جو نال چلن اوہیا وال　تے گمراہی راہ دشمن لوہن کہیا اونہاں جہیا وال
کل فرائض تھیں اوہ منکر کافر ہوئے ایمانوں　[illegible]
پر انگریزی تعلیم اندر ایہہ اکثر ہین آفت نال　ہر حال [illegible]
ہور اکثر انہاں دے وچہ تعلیم ہدایت ناہیں　اوہ [illegible]
قوم دانا اوہ لوک جنہاں نوں بخشی رب ہدایت　[illegible]

## اشارات

بصائر مین تجلیات صفات اوس پاک الٰہی　جس پایا [illegible] اوہ نفس جیت ہن بھائی
جو انہاں ہویا ال [illegible] ہوئے وبال اوسے نوں　[illegible]
قرآن اندر [illegible] جیت تجلی رب کریندا　[illegible]
پھر [illegible] افضل تھیں اپنے رب لگانی　اس فرات اپنی [illegible]

تے جبدے وچہ ایہ استعداد نہیں اوہ انہاں ہویا — کنوں آیات قرآن بصائر وچہ عرائس ڈھویا
ہے قوم یعلمون جو رکھن سمجھ خطاب الٰہی — نہ جنہاں قدرت فہم خطاب دی جاہل اینہہ واہی

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

پیروی کر اس چیز کی کہ وحی کیگئی ہے طرف تیری رب تیرے سے نہیں کوئی معبود مگر وہ اور منہ پھیرلے شرک کرنیوالوں سے اور اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے اور نہیں کیا ہمنے تجکو اوپر انکے نگہبان اور نہیں ہے تو اوپر انکے داروغہ

تے وحی تیرے ول رب تیرے گھلے ہو کر اوس تابعداری — نہ اُس بن کوئی معبود تے اہل شرک تھیں کر بیزاری
جی چاہندا رب تا شرک نہ کردے ناہ اساں تدھ بنایا — مشرکاں اتے حافظ ناہ تونہ انہاں داروغہ آیا
جاں انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم آیت رب اتاری — یعنی تسیں تے بُت تساں بن رب جو پوجو سارے
کل بالن دوزخ ہوناسن ایہہ مشرک سخن پکارے — خداواں ساڈیاں دی بدگوئیں روکن بان ہے ہے
نہیں تے رب تیرے دی اسیں بھی کرساں کل بدگوئی — یا مومن سندا کہن تداں ناآیت نازل ہوئی

## اشارات

اتبع ما اوحی الیک ایہہ خاص وحی رحمانی — جو باجھ رسول اللہ دوجے غیراں دخل نہ اسوچہ جانی
جو وچیاں ایہ اسرار اٹھاون طاقت مول نہ آہی — فاوحی الی عبدہ ما اوحی لبے جو ایں وچہ قرآن گواہی

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ

سلہ جیسے فرمایا ومن عمی فعلیہا یعنی جو اندھا ہوا پس وہ وبال اسی پر ہے اور اونی درجہ بصیرت حاصل کرنے کا بصائر کے ساتھ یہ ہے کہ انسان کو ہدایت حاصل ہو ۱۲ مواہب سلہ ابوطالب جب بوڑھے ہوئے تو قریش مکہ اکٹھے ہوکر اونکے پاس آئے. اور کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں بڑی تکلیف دیتا ہے ہمارے بتوں کو بُرا کہتا ہے آپ اوسکو منع کریں کہ ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہے اپنے خدا کو پکارے سو ابوطالب نے حضور کو بلایا اور قوم کی بات سنائی آپنے فرمایا میں آپکی بات مانتا ہوں تم میری بات مانو کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے انکار کیا ابوطالب نے کہا کچھ اور بات کہو فرمایا ای چچا میں وہ نہیں ہوں کہ سوا اسکے کچھ اور کہوں اگرچہ سورج کو بھی لاکر میرے آگے رکھدو تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں کو بُرا نہ کہو نہیں تو ہم تیرے خدا کو بُرا کہیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی ولا تسبوا الذین الآیہ ۱۲ خازن سلہ اور مقامات کئی ہیں اول وحی خاص الخاص سو یہ فقط آپکو ہی تھی نہ اور کسی کو اور یہ مقام سراسر ہے درمیان اسکے کمال ہے جیسے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی یہ وحی مخفی ہے اور دوسری وحی خاص جو آپکو اور دوسرے نبیوں کو بھی تھی جیسے کہ فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین الآیہ میں مذکور ہے جیسے فرمایا بلغ ما انزل الیک من ربک الآیہ اور اولیاء اللہ کو تمیز دی کہ فرق کرو درمیان وحی رحمانی اور وحی شیطانی کے پس جو وحی یعنی الہام شریعت کے موافق ہو وہ رحمانی ہے اور خلاف اُسکے شیطانی جیسے کہ مرزے قادیانی وغیرہ کے۔ حلوائی عفی عنہ

عِلۡمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ

فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝

اور مت برا کہو اُن لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سوا اللہ کے پس برا کہنے لگیں گے اللہ کو زیادتی سے بغیر سمجھ کے اسی طرح زینت دی ہمنے واسطے ہر ایک فرقہ کے عمل اون کے کو پھر طرف پروردگار اون کے کی ہے پھر جانا اُنکا پس خبر دے گا اون کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے عمل کرتے

نہ برا کہو انہاں مشرک جنہاں پوجن باجھ الٰہی
کفار اسنوں عمل اونہاں جویں سوہنی نظری آئے
كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ جویں رب نے فرمایا
رب اپنے وی طرف ہو کے پھر مڑناں انہاں تماماں

تا برا نہ کہن خدا نوں مشرک ظلم بے عقلیوں راہی
تویں ہر فرقے نوں عمل اوسدا اساں کر سوہنی دکھلائی
جو ہر فرقے دے نزدا ہی تس نال خوشی اوہ آیا
وت خبر دیسی رب جو کجھ انہاں عمل کمائی خاماں

## اشارات

نہ برا کہو تسیں اونہاں جو پوجن مشرک باجھ خدا دی
تے جویں مت غضب وچ جا کے جنگ جدال مچاوی

بلکہ اونہاں کو ہدایت حق ول نپڑا جس لئی سنگ زیادی
ایہہ بھی لائق ترک کچیوے روح البیان الاوے

| | |
|---|---|
| سعدی مجال سخن تا نیابی مگو | چو میداں نہ بینی نگہدار گو |

تہیں تے اوہ جہالت راہوں کہن برا تساں نوں
تے ہر امت نوں عمل تہاں اساں سوہنے کر دکھلائے
یا عاماں نوں وچ دنیا دولت جاہ و جلال خیالاں
پس جن خالص شے پوجی چھڈ غرضاں نفسانی
تے ایہہ تے اکھیں کنوں جنہاں ڈٹھیاں کیتا خدا نوں
بلکہ جو روز ازل دا تنہاں تے احسان الٰہی
تے بیہودہ لوک جو باطل بھلے راہ صفا دے
زاہداں نوں اعمال تنہاں رب نے ہے کر دکھلائے
جنہاں لوکاں نے خود عملاں اوپر نظر لگائی

تے بوہڑ وڈی تنہاں شان ایہا فضل ملے رحمانوں
اوہ سنگ نال از لاں اپنیاں ربوں طلب لگندا آہے
جیسا یار ہے اتے وچہ قبولی ایہن عمل کمالاں
لذت وچ وصال اوسے نوں حاصل ہووی ربانی
اوہ اوناں چیزاں نوں کجھ قدر نہ سمجھن جن سیانے
اوہ قسمیں قدم شکستہ ہر دم غرق شرم وچ بھائی
اوہ اپنیاں بریاں عملاں تائیں سمجھن نیک بداؤں
تاں ایہناں غیبت اسے کنوں عرائیس لیائے
اوہ وریجے کنوں تحقیقاں دے واسطے جیوں فرمائی

لہ جیسے کہ فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے وعظہم بالموعظۃ الحسنۃ یعنی نصیحت کر اونکو ساتھ نیک نصیحت کرنے کے ۱۲ منہ
پس وہ اس حقیقت سے یاد کرتے ہیں اپنے پروردگار کو اور ہے شان کے لائق نہیں ہے کہ وہ ذکر دیں ہم سونے کی طلب والے
کو ۱۲ تفسیر فتح المعانی سلہ کہ وہ فقط سونے کے احسان پر ہی نظ رکھتا ہے ۱۲ مواہب

نور مشاہدے راہوں رب جنہاں کر محفوظ بچایا
اوہ سنگ مشاہدے وکھن جو کوئی ہیں توفیق الٰہی
جو نیک توفیق دیوی رب سدا شکر نہ ادا کچیوے
صوفی بہت اس اندر اجوں گئے نال قہر دے
ہک گمراہی نوں سمجھ ولایت ڈبے ایس خیالوں
ہک گمراہ شیطان بھولائی سجدے ہین کراندے
اوہ ہر شے وچہ خدا نوں جانن ٹول وجودیاں سندا
جے کہن وجود حقیقی ناہیں کسے باہجہ خدا مخلوقوں
وحدت الوجود جو مذہب ایہی اولیاء اندا پیارے
مصنف شاہ طیبوا تے شاہباز گئے وودھ حدوں
جویں چشتی اتے نوشاہی ہور مداری اتے جلالی
سازاں[له] نال سرود سنن ہک پیر طواف کراندے
جو اہل شرع سو ولی الٰہی دوجے ولی شیطانی
پاک اسرار سیھون اتی حالت ہووے خوب صفائی
جاں رحمت تھیں دل موئے اتے ہوئے کنوں بینائی
تاہیں حضرت ختم رسالتؐ نت فرماندے ساہی
رب جنہاں ولاں تے متوجہ اوہ توبہ کر دے آہے
اتے جنہاں ولوں اعراض کیتا اوہ پچھاتے وچہ گمراہی
پر نقشبندی پابند شریعت فیض تمے عجب پاندی
جس تر چشم نہ خوف الٰہوں دل غفلت سنگ لیا
اتے نشان سعادت ایہن حب رکھن صلحاواں
اتے نرمی دل دی سو بن حب الٰہوں حاصل ناہی

باہجہ تنہاں کوئی اس آفاتوں بچیا مول نہ پایا
نیکی ناہ کر سکے بلکہ احسان او سدا سب بھائی
جاں نا دا ادا شکر نا سمجھو ہیں پر فضل الٰہی تھیوے
نہ پلے کجھ وڈیایاں سکیاں وچہ مریداں کر دے
سو چوڑ چھپٹ اسلاموں خالی روسن پٹے وبالوں
پیر تائیں رب تنہاں بنایا سب ایمان گواندی
رب حلولوں پاک ہمیشہ پر ایہہ فرقہ گندا
ہے رب قدیم تے خلقت حادث نا ایہہ اہل سلوکوں
ہے ایہہ مراد صحیح ناہیں اسدی کفر عقیدی سارے
پر ہے صدقی بھی اک جاہل احمق دونویں ہوئے ضدوں
وچہ تفریط افراط گئے وودھ بنن نہ اہل کمالی
ہک مرشد نوں رب جانن ایہہ سب راہ کفر دی جاندی
غیر شرع کوئی ولی نہیں تو ڑیں او چڑھے آسمانی
شک نفاق اتے بیدینی جس وچہ رہے سکائی
نشانیاں قدرت نور عظمت پھر دسن اوس نگائی
اجے بھیرن ہر ولاں دل میرا ثابت رکھ کماہی
خضوع خشوع سنگ طرف خدا دی ابو حمزہ فرمائے
ایہہ وچہ عرائس فکر تمامی لکھیا ولی الٰہی
مبتدی نقشبندی سنگ دوجے منتہیاں مل جاندی
حب دنیا امید لمیری رکھ بد بختیوں گلیا
پڑھن قرآن اتی راتیں جاگن بیٹھن سنگ علماواں
تے باہجوں ذکر محبت الٰہی غفلت قلب سیاہی

[له] سازوں کے ساتھ سرود سننا بالاتفاق حرام ہے اور بعض صوفیانے جو سرود کو سازوں کے جائز قرار دیا ہے اُسکے لئے شرائط بھی مقرر ہیں جیسے راستہ شارع عام کا نہونا اور قوال طبلہ سارنگی بجانے والے نہ عورتیں ہوں نہ خوبصورت لڑکے اور یہ وقت نماز کا ہو نہ لوگ شہوت پرست ہوں علی ہذا القیاس اور کئی ایک شرائط اور بھی ہیں جو پائی نہیں جاتی مگر یہ بھی خلاف شریعت ہوا سلئے کہ جو سند سقوط کو لائق نہیں ہے پہنچی اُسکے جواز میں حضور نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت ثابت نہیں ہوئی ہو ۱۲ فقیر جلوائی عفی اللہ عنہ

تے ایہہ محض عنایت فضل الٰہوں حاصل آوے
جو جہلوں کڈھ ہدایت بخشے کم نہیں کسے تھاوی

حافظ — چوں حسن عاقبت نہ بزندی وزاہدی است
آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند

شیطوں گھت وسواس کہے جو عمر تیری بوہنہ آوے
تے ویلوں چھوڑ عبادت ربدی ہووے ہلاک گناہوں
کر جو چاہیں مڑ کر توبہ کرے گناہ تاں واہی
ایہہ طول امید ہے آفت بھاری رنگ پناہ الٰہوں

در سرایں غافلاں طول امل دانی کہ چیست
آشیاں کردہ است مارے در کبوتر خانۂ

نہ مرشد وس ہدایت ایہہ جو جس چاہے راہ لاوے
جاں کہیا قریش اسیں پاس تساڈے اے محبوب خدائے
سانوں بھی کوئی معجزہ وسو تا ایمان لیائیے
یا مُردے جیون بعض اساڈے جہناں کنوں تساؤے
بھی وسن فرشتے پچھے تیری انہاں کنوں گواہی
انہاں آکھیا آہو حضرت اہل ایماناں آکھیا نالے
تاں جبرائیل کہیا ہے چاہو صفا سونا بن جاسی
جے چاہن تاں چھوڑ دیاں جو بعضے تائب ہوسن
تاں عرض کیتی انہاں چھوڑ تاں تائب ہون جو ہونوالے

ایہہ طے منازل وصل ہدایت رب ولوں بس آوے
سُجھے موسیٰ عیسیٰ والے کروے ذکر افادے
فرمایا کیا چاہندے کہندی جبل صفا زر چاہئے
حال حقیقت کھل جاوے تاں مومن بنسے سنادے
نبی کہیا جد ویکھو ایہہ سب منسوا اہل صلاحی
تاں سب دعا منگن رب پاسوں کھلوے اس جالے
جے ایہہ پھیر نہ مومن ہوئے انہاں عذاب چا...
جو اہل سعادت ازلی پھر اوہ وچہ اسلام آجاسن
تاں اگلی آیت وحی لیایا ویکھ معالم جالے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا
قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ

اور قسم کھائی تھی انہوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسموں اپنی البتہ اگر آوے گی انکے پاس کوئی نشانی البتہ
لاوینگے ساتھ اوسکے کہہ سوا اوسکے نہیں کہ نشانیاں نزدیک اللہ کے ہیں اور کیا چیز واقف کرتی ہے تم کو تحقیق

نہ کہ نہیں ہوتا رسول پر مگر پہونچانا اور دلالت کرتا ہو ہر قوم کو اوپر اس چیز کے جو پیدا کیگئی ہے واسطے اوسکے پس بلاتا ہے عام کو توحید کی طرف اور خاصوں کو وحدانیت کی طرف اور خواص الخواص کو وحدت کی طرف اور اسی طرح ولی وارث حال ہو مگر ان نفاث کو پہونچنا محض ہدایت اور مشیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے نہ مرشد کے اختیار [illegible] چاہے پہونچادے اور سب سے پہنچے کا توحید ہے جیسے کافر مومن نہیں بنتا مگر ساتھ کلمہ توحید کے اسی طرح مومن [illegible] نہیں بنتا مگر کلمے توحید کے [illegible] جو شرک جلی ہو یا خفی نہیں دور ہوتا مگر کلمے توحید کے ساتھ جیسے مومن ناقص شرک جلی میں نہیں پڑتا [illegible] مومن کامل شرک خفی میں نہیں پڑتا اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا الٰہ الا ھو یعنی کوئی نہیں [illegible] اور اعرض عن المشرکین اور فرمایا [illegible] ایمان [illegible] لینگے تو ضرور ایمان [illegible] انکے پاس [illegible] ایمان نہیں لاوینگے ۱۲

جب آوے گی نہیں ایمان لاوینگے

تے قسماں نال اللہ دے کافر کوشش والیاں کھاون
توں آکھ نشان ہون معجزے پاس اللہ دے آئے
تے کیہڑی شے تساں خبر تاوے نال اُس اہل ایماناں
بلکہ علم الٰہی وچ ایہہ بات مقرر ہوئی
تاہووی عذاب اساڈا نازل اوپر اہل انکاراں

جو معجزہ[1] آوے انہاں نال اوس ٹھیک ایمان لیاون
اوہ قادر ہی جو اونہاں نوں چاہے چاہو کھلاوے
جو جدا نہاں معجزہ آوے تاں اوہ مومن بنسن شاناں
جے ایسا معجزہ ویکھ ایہہ کافر پھیر نہ منن سوئی
وچ تفسیراں حال مفصل ہوندا ہے اظہاراں

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ
ع ۱۳
مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

اور پھیر دینگے ہم دلوں اُنکے کو اور نظروں اونکی کو جیسا کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُسکے پہلی بار اور چھوڑ دینگے ہم اُن کو بیچ سرکشی اونکی کے بہکتے ۔

اسیں دل انہاں تصدیقوں بھی نظراں حق داؤں
نہ جویں ایمان لیائے انہاں معجزیاں سنگ واہی
تے چھوڑانگے[2] اسیں اونہاں نوں وچ طغیانی ہو گمراہی
اس آیت وچہ دلیل خدا جس چاہے کرے ہدایت
جو دل تے اکھیاں قبضے ید پھیرے جنوں چاہی
یامقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک تائیں نبی دعا فرماندے
پھیرن والا تیع بنیایاں دے رب خود ول نسبت کیتی
جاں رب کسے دلنوں خود ول پھیرے خود عظمت دے راہوں
تاروشنی وچ لوح ہووے ویکھے قدرت دے انواراں

نہ ویکھن حق نہ ایمان لیاون اور رگ رون بلاؤں
جویں ڈٹھا اونہاں شق قمر جو ظاہر کھیلا آکھی
ہون حیران نہ طرف ہدایت ہونے راہ نمائی
تے جس چاہے گمراہ کرے وچہ خازن ویکھ روایت
جس چاہے قائم رکھے تے جس چاہے راہ بھلائی
دین اپنے تے ثابت رکھ اے پھیرن ہار دلاں دی
ونقلب افئدتہم وابصارہم جویں خبر قرآنوں لیتی
تاہووے ہدایت دل اُسدے وچہ رب دے فضل عطاؤں
پھر کرے درست اعمال اتے نیت وچہ خلوص اظہاراں

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ

[1] اُن سے نیا جملہ شروع و ما یشعرکم یعنی تمہیں کس چیز نے معلوم کروایا ہے کہ ایسا بھاری معجزہ دیکھکر مومن ہو جائیں گے بلکہ نہیں ۱۲ خلاصہ و مواہب الرحمان [2] کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی دفعہ دنیا کا گھر مراد ہے یعنی اگر کفار پھیرے جائیں آخرت سے دنیا کی طرف تو بھی ہم انکے دلوں کو پھیر دینگے اور اُنکی آنکھیں بھی ایمان لانے سے پس نہ مومن ہونگے دنیا میں مرنے سے پہلے ۱۲ خازن شریف

Marfat.com

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ

اور اگر ہم اُتارتے طرف اُنکی فرشتے اور بولتے اُنسے مُردے اور اکٹھا کرتے ہم اوپر اُن کے ہر چیز کو مقابل نہ ہوتا کہ ایمان لاویں مگر یہ کہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر اُن کے جاہل ہیں ....

تے جے اسیں تک اُنہاں نوں گھلدے مُردے گلاں کردی
تاں بھی اوہ ناہ مومن ہوندے مگر جے اللہ چاہے
اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ جے رب چاہندا وچہ ازل دے

وچہ تصدیق آندی ہر شے پیش اُنہاں کر جیہجے وسہردی
پر بہت اُنہاندی جاہل ایہہ سمجھن سوکھ لاہے
مومن ہوون نہ ہاں نہ اوہ سنگ اہل ایماناں رلدے

## اشارات

جہل سببوں آئیاں ردیاں نال ایمان نہ لیاون
جس رب ایمان نہ چاہیا ہوئی اندر روز ازل دے
اتے مشیت ربدی پھیرے عادت ربدی تائیں
تائیں باقی رہی وچہ قہر جلال جو اہل ضلالت

جیہڑے ارادے ربدی ناہا کافر لوک منادون
اوہ کدی نہ مومن ہوون سنگیوں سخت ایہہ نہ گھلدے
نے فاسد استعداد اول مومن ہوون تنہاندا ناہیں
جیوں سعدی شیرازی دسیا بابت اہل ملالت

| | | |
|---|---|---|
| سعدی | خر وحشی نہ باید کہ مردم شود | طبعی اندر او تربیت گم شود |
| | توان پاک کردن چو زنگ آئینہ | ولاکن نیاید ز سنگ آئینہ |
| حافظ | گرچاں بد بدر سنگ سیاہ لعل نگردد | باطینت اصلی چہ کند بدگہر افتاد |
| مثنوی | گر تو سنگ صخرہ و مرمر شوی | چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی |

ایہہ تربیت فیض دی استعداد اول پیا جو دور رہ اڈا
جس استعداد ہی نیک اوہ اہل ہویا ہدایت پائی
جاں جاہیا اللہ دل سرور تے غم اندوہ کجھ آیا

سنجھے ہور کر امتاں ایہہ تربیت فیض افادا
جس فاسد استعداد اوس پھیر بانسہ ضلالت پائی
تاں اگلی آیت جہت تسلی سرور دی لیایا

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ

سلہ ابن عامر اور مدینہ کے قاریوں نے قبلاً بکسر قاف اور فتح ب کے پڑھا ہے جس کے معنے دیکھنا ہے، اور دوسرے قاری بضم قاف اور فتح ب سے پڑھتے ہیں جو قبیل کی جمع ہے جس کے معنے کفیل اور ضامن کے ہیں یا معنے قبیل ہے، اور بعض نے قبلاً کو معنی روبرو ہونا کیا ہے جیسے کہ عرب کہتے میں اتتیناہ قبلاً، یا یہ خازن و مواہب لدنی یا وہ ضامن ..... ہوں کہ آپ سچے پیغمبر ہیں یا سامنے آجاتیں ۱۲ القبہ خازن کی تحقیق یہ آیت اگرچہ بڑی عظمت والی ہے پس نہ بقدرا مع ثواب ایمان لانے کفار کی اسواسطے رد نہیں چاہا حق تبارک تعالیٰ نے بحکم ازل سے ایمان لانا تحقیق شان ہے کوئی شان قیامت تک نہیں ہے جیسے فرماتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ ۱۲

وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَلِتَصْغَىٰٓ إِلَيْهِ أَفْـِٔدَةُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ

وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا۟ مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ۝

اور اسی طرح کئے ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے انکی طرف بعض کی ملمع کی ہوئی بات فریب دینیکو اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نہ کرتے اوسکو پس چھوڑ دے انکو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں اور تو کہ جھکیں طرف اوسکی دل اونکے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تو کہ پسند کریں اوسکو تو کہ لیویں جو کچھ کہ وہ کرنے والے ہیں

تے اوہیں ہر پیغمبر کارن دشمن اساں بنائے
فریب دیون نوں لوں آہ اوہ جھوٹھی بات بنائے
مجھو باتوں چھوڑ انہانوں کو رجو ہین الاندے
نہ کرن پسند اکی کیتی چلن عمل جو برے کریندے
تے وحی کہن ہر اس گل نوں جو کسے تبائی جاوے
تے زخرف جھوٹھی بات بناوٹ ہور مبالغے والی
ہر خیر کل اتی بھلے برے سب اللہ فعل اوپلئے
ہے رب ولوں تقدیر تے بندیاں لوں کسب ارادے
پس جبری قدری دوہاں فرقیاں اسوچ رد ہویائی
جے رب حقیقی فاعل اکیوں کروجہہ ا و لڑائی
ہک کہن شیطان دو فرقے ہی ہر فرقہ سنگ انساناں
ابلیس ہک ٹول گھلے ول جناں ہک بندیا نوں گھاے
جن شیطان جاں تھکے مومن قابو اوس نہ آوے
تے ابوذر کہے نبی فرمایا منگ پناہ الہوں
کہیو مالک بن دینار شیطانوں سخت انسان ایہا فی
ولیرضوہ ولیقترفوا ماہم مقترفون جو رب فرمایا
ہک عالم جہولاں لوکاں ادب تعظیم سکھاون

جن انسان شیطان جو کہدو جی نے وسوسے پائے
جی چاہندا رب ایمان اہناں سنگ نبیاں و ریہ چائے
تا جھکن انہانوں قلب تہاں جو قیامت نہیں منے
شیطان ایہی ہر سرکش بھاویں جن انسانوں تھیندی
پر انتھ مراد کرن گمراہ اتے وسوسہ دیون آوے
غرور فریبے دھو کھا دیون ویکھ خلاصہ عالی
ایہہ نسبت فعل کفار ولی جو کاسب رب بنائی
مدار عذاب ثواب تداہیں ایسے اوپر افادے
ہک کہن خدا کرادو سب ہک کہن اپنی خوب بھائی
اوہ فاعل بھی اتے حاکم بھی کیے روکو ہر برائی
ہک فرقہ سنگ جناں ایہ تا ہیں انس شیطان حیواناں
اوہ ہکدو جی جد ملن بناون مکر بہانے حیلے
تا جاوی سرکش انس وتے تا اسنوں کوہن بھلاوی
جن شیطان تے انس شیطانوں نا ہو واں گمراہوں
جو دور رہو شیطان اعوذوں انس گھٹے گمراہی
ایہ حال ہوا فوق الیس زمانے ظاہر نظری آئیا
قرآن حدیث اجماع قیاس جلی تے عمل کماون

لہ یعنی انسان شیطان اعوذ پڑھنے سے دور نہیں ہوتا بخلاف جن شیطان کے جو انسان آنکھوں دیکھتے ہی گناہ میں کھینچ لیتا ہے ۱۲

تے آکھن بنیاں ولیاں بتاں نال نمول ملاؤ　زیارت قبراں دعا وسیلیوں بدعت نہیں بناؤ
جو ہور انجیے ادب سکھاون اہل ایماناں تائیں　تو لاالہ سبب شیطان علماواں تشکل بنا بہتائیں
اوہ اُسنوں سوہنی سخن سُنا کے مکر فریباں راہوں　کر کوڑیاں تاویلاں تے جیسے خلق کرن گمراہوں
اوویں اہل حدیث محمدی ہور موحد بندے　تو اہل سنت نوں مشرک آکھن اہل البدعت گندے
وانگ زنانی خوش الحاناں جاہل لوک بھلاون　آپ ہوئے گمراہ اپنے سنگ خلقت ہور رلاون
ایہ شکل انسان شیطان برے ہر سرکش جن شیطانوں　شیطان اعوذ دل دور ہوے ایہ مومن خوش الحانوں
ذبح ہویا جو ناحق آہوں ٹھیک اوہ حل ایمانی　جو باجھوں ذبح مری اوہ خود مردار تے حرام ہویانی
حضرت کہیا آخیر زمانے قوم ہوسی اک پیدا　اوہ خوش الحاناں پڑھن قرآن نا حلقوں ہیٹھ ہویدا
قرآن[1] حدیث سناون جھوٹھی سنے کرن فریبوں　ناں تاکید کہن کل نکلے جیوں تیر از نشیبوں
ووہی مکر فریب وکھاوے فرقہ نجدیاں سندا　پر جنہوں رب ہدایت دیتی کون موڑ نیں گندا
اس آیت وچ اشارت سچ تکلیفاں دے ربلائیں　ور مومن لبھدا اونہاں نعمیں کارن اللہ تائیں
بڑی سخت بلا ہے ایہناں شماتت اعداواں دی آہی　جیہی شان نبی اس دشمن ستدے اہن بھائی
تائیں سبب انہیں سخت بلائیں بنیاں دے سر آیاں　جو کافر سخت نبیاں دشمن وچہ قرآن گواہیاں
تا ونہاں ملائک کھانو تنہاں در جے گئے چڑھائے　ہور تجلیات انوار قدس جنہاں دے دم وکھ واں سے

۲۵

| | | |
|---|---|---|
| حافظ | چہ جور ہا کہ گشت بند لبلاں از وے | ہوئے آنکہ دگر نو بہار باز آئید |

اس آیت وچہ شیطان انس دا ذکر جو پہلے آیا　جن شیطاناں تنوں سو جن انسان انفس فرمایا
تے کر وانفس حکم براں جیوں خالق فرمائے　ان النفس لامارۃ بالسوء دشمن سخت ستائے
اتھا ہیں جن شیطاناں اسد لیچے ذکر ہویائی　عداوت نفس تے نفسانیاں دی شیطاناں نوں بھائی
جو کم شیطان مکر انساناں ہووے ضعیف بیاری　اہل اللہ نوں رب تنہاں دا کید انت کناسے

| | | |
|---|---|---|
| حافظ | دفع کنیم و لالت کشیم و خوش باشیم | کہ در طریقت ما کافری است رنجیدن |

کہیا کفار جوان قسماں وچہ مصحف ہیتو کنی　ت وچہ معالم خازن تا ایہ اگلی آیت آئی

[1] جیسے صاحب تفسیر خودی اوراتو نے تنزیل سو کام لیا ہے اور اپنے فرقہ غیر مقلدین کی ترقی کی خاطر لفظی تبدیلی بھی کی ہے جیسا کہ رسالہ و تحدی میں لکھوی کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے اور تفسیر نبوی میں بھی جا بجا اسکی چالاکیاں پکڑی گئی ہیں کہیں قبل حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیا ہے جیسے سورہ مائدہ منزل دوم کے صفحہ میں غیر کے نام پر ذبح کیا ہوا حلال بنا دیا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام نہ پڑھا جاوے وہ حرام ہے جیسے وہ آیہ قریب آنے کی انشاء اللہ تعالیٰ [2] جو اہل اصلاح یعنی وہ بیر گزشتاوں میں اسد تعم کی جانب ۱۲ [3] شماتت دشمنوں کا رانجی ہونا کسی مکروہات کے دیکھنے سے اندیس سے ۱۲ تنگ اور حضرت مسلم جبکہ سب نبیوں سے افضل اور اکرم ہیں تب بھی تو آپ پر سخت سخت تکلیفات وارد ہوئیں لہٰذا اہل ہوا اسکو طلاق کے قاتل ہو تی پڑ ۱۲ اصلوانی عفی اللہ عنہ

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ
وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کیا پس غیر خدا کی چاہوں میں حکم کرنیوالا اور وہ ہی جس نے اُتاری ہے طرف تمہاری کتاب مفصل اور جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب
جانتے ہیں یہ کہ وہ اُتاری ہوئی ہے رب تیرے کی طرف سے ساتھ حق کے پس مت ہو شک لانیوالوں سے اور پوری ہوئی
بات پروردگار تیرے کی راستی میں اور انصاف میں نہیں کوئی بدلنے والا باتوں اوسکی کو اور وہی ہے سننے والا جاننے والا

بھلا باجھ خدا میں حاکم چاہواں کری جو فیصل جھگڑے
اساں جہناں کتاب دتی اوہ جانن ٹھیک ایہ گل لیا سائیں
ہی مالک تیرے دی گل پوری سچوں تے انصافوں
ہی حکم انہیں جو ہر دو طرفوں فیصلے جہت ٹھہراون
یا احکام شرع ول شامل اوسلے ایہو پاوال
ہی حاکم اوہو طرف تساں جس ہے قرآن اوتاریا
بجے قاضی حاکم بن اللہ کسے بنناں روا نہ بھائی
جواب اسدا جو رب مفصل ایہہ کتاب اوتاری
تے مدعا علیہ جو کنوں فقیہہ عالم حاکم دی جاکے
ایہہ بہت صورت ایویں کل مومن فیصلہ کرن شرعوں
جو وچہ حدیث دی نہ لبھی تا اجماع اُمت دا بھالیں
تے بن شرعی قانون نہ فیصلہ کرنا جائز آیا
اگے بہو نصاری عالم دہن شہادت پیارے

[illegible]

تاں اوہ ہی جس قرآن تساں ول بھیجیا حکم نکھیڑے
حق وناں تے ناہ ہوتوں شکانوالیاں کنوں کم ائیں
کوئی اوسدی بات نہ بدل سکی اوہ سنو ابنیا صافوں
کلمہ کنوں مراد قرآن یا ہے توحید الاون
وچہ اپنی سورت سائیں رب میں کوئی پہنچ بناواں
باطل وچوں حق ویتائیں ہے جس خوب نتاریا
تاں دنیا وچ کیوں قاضی حاکم جائز شرع بنائی
جو حق باطل سب ظاہر دسے ہر کم وچہ اظہاری
حکم خدا وا بھالن وچہ مقدمے خود دل لاکے
جے کنوں قرآن نہ لبھے مسئلہ پچھ حدیث ضیاؤں
جے ثابت نہیں اجماع تا مجتہدین قیاس سنبھالیں
بن قوماں بعض قانون کدھی خود شرع طریق بھلایا
جو ٹھیک قرآن خدا انھیں آنیا جو کل فرق نتارے

ملہ یعنی کیا بھلا ہو درمیان اپنے اور تمہارے سوا خدا تعالیٰ کے کسی اور کو قاضی یا حاکم بناؤں جو وہ میرے اور تمہارے مابین حکم کرے ۱۲ ملہ
اللہ تبارک و تعالیٰ کے قاضی کے بتلانے سے بھی فیصلہ ہو جائیگا ۱۲ ملہ یعنی ہر چیز کا اصول بتا ہی ملہ جو تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ زجاج
وانا انزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئ یعنی نازل کیا ہے تجھ پر قرآن جو ہر چیز کا بیان کرنیوالا ہے اور حضور کی حدیثیں
اور اُمت کا اجماع اور مجتہدین کا قیاس سب شامل ہے تبیانا لکل شیئ کے ف پس اسمیں چڑاوی کا رد ہے جو بجز قرآن مجید کے منکر
ہے تمام حدیثوں اور فقہ وغیرہ سے اور اسی کی تائید ہے تفسیر حسینی میں ۱۲ ملہ جیسے کئی اقوام میں لڑکیونکو ورثہ نہیں ملتی ۱۲

Marfat.com

تے یا علماء ساڈے صحابہ اتھے مراد ایہا ئی
نا اس تصدیق یہو نصاریٰ وچہ کر شک کد اہیں
یا ظاہر خطاب نبی نوں مگر مراد اُمت فرماندے
کوئی اُسدی بات نہ بدل سکے جو وعدہ وعید اخباراں
یا کلمہ غلبہ دین تے وعدہ نصرت وال منقولے
وہابی فرقہ ایت زمانے قایل خلف الٰہی
رب نوں قادر جھوٹھ بولن تے اوہ بیدین الاون
خولہ بنت حکیموں مسلم وچہ روایت پاندے
جو شخص کوئی کتے اُتری یعنی ڈیرہ اپنا لاوے
اس کوئی شے ضرر نہ دیسی جد لگ نجی ناہ اُسجاؤں
ایہ ہر بیماری والی نوں لکھ دیندے پیر قصوری
اتیٰ عاجز جو اہیے ایہ آہ سورہ وتم اذن بھراواں

رب تھیں جانن حقدیناں قرآن تے منن بھائی
یا جو اساں تقصیر وسی تینوں اوہ سب حق بنائیں
تے رب تیری دے کلمے اوہوں ہن صدقوں سچے سوہنے
ہو امر نہی سب سچ انصافوں خازن وچہ گذاراں
ایہ کلمے رب دی کدی نہ بدلن ہووے خلاف نموے
آکھن جو چاہے اللہ کرے وعید خلاف خطا فوں بھائی
رواوہنا پوح اول منزل پارے پنجویں پاون
خولہ کہیں سُنیا حضرت آکھے ایہ فرماندے
اعوذ بکلمات اللہ تھیں تا خلق تینک الاوی
وچہ خاندان قصوری بھی ایہ ہائیم عمل ضیاؤں
برکت اس تعویذوں ہوندی مرضاں صحت پوری
گلیں پہناون گھول پلاون حرف سچ لکھواں

## اشارات

قرآن خدا دا حکم اتے حجت غالب وچ انساناں
تے جو ہووے منن ہار حکماں اوسدیاں تائیں
تاں اوسو بلو اوہ کلمہ حق اتے صدق سچا ہو جاوے
پر شرعی احکام نہ اوتھیں جاون دور ہٹاوے
جو بعضے لوگ گمان کرن جو کامل اکمل پاسوں

اتھیں ہوس حرف نہ بھر دا پر جو منکر کاناں
ہن اُس کلسن جذبات الٰہی روح البیانوں پائیں
تصدیق اوسنوں وصل قرب اجیتن راہ دکھاوے
اوہ جدلگ ہو وچہ دنیا تد لگ شرع مطابق جاوے
شرعی تکلیفاں اُٹھ جاون ایہ گل سندی راول

سلہ مثل حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امثل اونکی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲ خازن سلہ لکھوی بھی اسکیا کے مخالف دا اور یہ عقیدہ ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی مؤلف تقویۃ الایمان کا اور یہ بیدینی اُسکے رسالہ یکروزہ میں لکھی ہے جو فقیر کے پاس موجود ہے ۱۲ اور بعد اسکے مولوی خلیل احمد نے لکھا ہے اپنے رسالے براہین قاطعہ کے اور وہ رشید احمد گنگوہی کا شاگرد ہے جبیر گنگوہی کے دستخط بھی موجود ہیں نعوذ باللہ من ذالک ۱۲ فقیر حلوائی عفی عنہ سلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ کلہا من شر ما خلق اور یہ اسکو بھی لکھے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین یا شافی الامراض یا دافع الاعراض اگر مرض نہایت سخت ہو تو یہ بھی لکھے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا حی یا قیوم ۱۲ سلہ پیر اسکا اُنکا اگرچہ مثل اس شخص کی ہو جاتا ہے حقیقت اس بات کی بالکل اسکی جو نہیں جانتا ہے ۱۲ سلہ مجذوب کہ ہوا اسکو ساتھ اس عمل کے جو ہے یہ اس مجذوبکی طرف رجوع علم اور عرفان اور کمال کی روح البیان یعنی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی طرف نہیں دیکھا کبھی بھی اُنکے مجذوبوں کی طرح جیسن اور خارت وغیرہ ظاہر نہیں ہوئی سو ایسے گروہ کامل تھے پس جو ایسے خیال کرے وہ ناقص ہے جیسے بعض پیر مرید کہ ناچتے کودتے ہیں اور چیخیں مارتے اور حال پر کوٹنے ہیں اور اپنے ننگے سب نقص ہیں اگر اس بات میں کمالیت ہوتی تو پھر یہ مرتبہ پیغمبروں ۲۰ کو حاصل ہوتا۔ الحمدللہ یہ سلسلہ نقشبندیہ عالیہ والے تابت قدم رہتے ہیں شریعت پر اور عجیب و عجیب کیفیت رکھتے ہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ

عبادت اُس عالم دی خاص توحید خدا فرماون ۔ مگر رعایت شرع ضروری ہر منزل وچہ پاون
جو ہووے کمال تے جو کرے رعایت شرع پیاری ۔ تہیں تے ہو اوہ ناقص اوسنوں کامل کہن نہ ساری
مجذوب تدے نقصانوں خالی ہرگز ہوون ناہیں ۔ جو مِیاں کنوں نہ کدے جنون سفاہت ہوئی بنا ئیں
جس کامل عقل سوچیاں کو کاں نعرے مول نہ مارے ۔ ہو گھوں گھوں کھیاں وانگے ہوجا استغراق اُس پیارے
سُن شیخ اکبر نے اکدن کہیا مریداں اپنیاں تائیں ۔ کیا تیھوں کدے خلاف شرع کجھ ڈِٹھو جے یا ناہیں
کہیا مریداں کدے نہ ڈِٹھا اُلٹ شرع تساں پاسوں ۔ تاں شیخ کہیا سب حمد خدانوں جو تس فضل تیاسوں
پس شیخ کہیا میں ترے سالاں اس منزل تے آیا ۔ تو ہے انسان اشرف سب خلقوں جنوں خالق فرمایا
تو انساناں تھیں اشرف اکرم حضرت ختم رسالت ۔ تاہیں رب بنایا مظہر اوس صفات کرامت
تے حق باطل دے دسن کارن رب کیتا تس قائم ۔ وچہ روح البیان علامہ صوفی نقل کرے اس قائم

الا اے احمدِ مرسل ۔ شود ہر مشکل از تو حل
کنم وصفِ ترا مجمل ۔ توئی سلطان ہر مولا
شریعت از تو روشن شد ۔ طریقت ہم تو روشن شد
حقیقت خود معیّن شد ۔ زہے سلطانِ بے ہمتا

ایہ آیت[۱] ہے متعلق سنگ مراتب نفس امّارے ۔ جو استغنا حکم غیر اللہ ایہن خواہشاں نفس اشرارے
پس کرن اصلاح نفس دی ایہی سنگ فرمانبرداری ۔ بھی تسلیم تے ایہ سب علم قرآنوں حاصل ہاری
ظاہر باطن حصہ جس نے ہے قرآنوں پایا ۔ اوہ[۳] وارث ہویا رسول اللہ دا جیوں حضرت فرمایا
اتے حاکم ہووے جو عالم جاہل حاکم تھیوے ناہیں ۔ جیویں علی کہیا جو باجہ علم دے فتویٰ سخت بلائیں
زمیں آسمان کرن تس لعنت کید خرابی پائی ۔ جاہل جیوں موجگ گھاٹا روح البیان گواہی
جاں جھگڑا کیتا کفاراں سنگ نبی تو اہل ایماناں ۔ وچہ حکم مردار کھاون دے خاتن کرے بیاناں
کافراں آکھیا اپنا ماریا ہو تسیں حل تباندے ۔ تے ربدی ماری نوں کیوں ہو تسیں صاف حرام ٹھہرے
تاں کہیا اجیہے فریب[۴] ہو اہناں سُننے لائق ناہیں ۔ جویں اگلی آیت اندر خبراں کیتیاں اللہ سائیں

**وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ**

[۱] اور نفس امّارہ کی صلاحیت کرنے میں ۱۲ [۲] جیسے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت مذکورہ میں جس کا ترجمہ گزر چکا ہے ۱۲ [۳] اوپر قدر حال اپنے کے ۱۲ [۴] جو اکثر لوگ سکے والے کافر اور مشرک تھے یا زمین میں بےشمار کافر ہیں اور تھوڑے مومن ۱۲ مواہب

يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن
يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ
وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِينَ ۝ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ
الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝

اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان لوگوں کا کہ بیچ زمین کے ہیں گمراہ کر دیں گے تجھکو راہ اللہ کے سے نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے تحقیق پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُس شخص کو کہ گمراہ ہو رہا ہے راہ اُسکی سے اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالونکو پس کھاؤ اُس چیز سے کہ یاد کیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے اگر ہو تم ساتھ نشانیوں اوسکی کے ایمان لاتے اور کیا ہی واسطے تمہارے یہ کہ نہ کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے اور تحقیق مفصل بیان کر دیا ہی واسطے تمہارے جو کچھ کہ حرام کیا ہی اوپر تمہارے مگر جو ناچار ہو تم طرف اُسکے اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہیں ساتھ خواہشوں اپنی کے بغیر علم کے تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب جانتا ہی حد سے نکل جانیوالونکو اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہیں گناہ البتہ جزا دیئے جاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے۔

توں کہیا منیں جے بہتیاں لوکاں وچ زمین جو رہندے | | بھولاونگے تدہ رب دے راہوں مگر ظناں اوہ ونیدے

لہ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنی گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ باطن زنا یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہی اور گناہ ظاہر جوارح کا فعل ہے اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ ظاہر طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبے ہے کیونکہ دونوں غفلت دینے والے یاد حضرت کبریا سے ہیں یا ظاہر حظوظ نفس ہے اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہے طرف مشتہیات نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزوئے نفس پر سقہ عمل کے یا ظاہر وہ ہے جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو فقط خدا پہچانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضاء سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ میں بحر الحقائق میں ہے کہ جیسا کہ آدمی کا ظاہر ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے استعمال اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے صفات حیوانی اور اوصاف طبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی کہ واسبغ علیکم نعمۃ ظاہرۃ و باطنۃ بیان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنی شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہے ترک گناہ ظاہر میں نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن میں خلاصی قلب ہے دعوت جرانے ظاہر و باطن م

تے نہیں اوہ گلاں اگل کروی پکیں جنہیں تُسیں کہیا ہو
تساں سویا کی نہ کھاؤ جو شے ذبح خدا دے ناموں
مگر ضرورت نال اُچَل طرف حرام تساں ناچاری
تے بہتے لوک بہلاون جہلوں سنگ خواہشاں نفسانی
تے چھوڑو ظاہر باطن والے گناہ بچو ہر پاسوں
اوہ بدلہ دتے جاسن ٹھیک اوس نال جو رہے کماندے
وچہ زمین جو کافر جاہل رہن اکثر تھیا رہے
گمان اوہناں اسی اسیں وڈے سِدھے راہ سدھائے
تے پاک ہے رب اُنتھیں جو اُس دے نال شریک کردے ن
پس کھاؤ وقت ذبح دے جس پر آیا نام الٰہی
لکھوی کہیا جو نام غیراں دیوں کُٹھی جان حراموں
جے ذبح یہود نصاریٰ کیتی غیر اللہ دے ناموں
تے اکثر کہن حلال ایہی جو رب حلال بتائی
حد افسوس نہ لکھوی والا رہیا عقل ٹکانے
نسیں کہا رندے وسوسے ظاہر سنو دل نے لاؤ
تے ظاہر باطن بدی چھڈو جن سندے کسب جنہاں دے
ظاہر باطن کنوں مراد ایہن ہر قسم برائیاں

جس تے آیا نام خدا جو آیتاں اوس منا ہو
تے پاک تفصیل بیان کیتا جو شے تساں اُپر حراموں
نا کھان روا جس قدر گھاویاں بچپی جان پیاری
تے ٹھیک تیرا رب جاندا انہاں جو لنگھن حد ربانی
تے ٹھیک جو ظاہر باطن والے کرن گناہ نرا سوں
نیکی والیاں نیک تے پھل مندے بد عملاں دے
تے کنوں زمین زمین کیدی لین مراد سوہے
تے کو خدا تے کہن جو رب بحیرہ حل کیتا ہے
بحیرہ سائبہ جیہاں اُتے جو اوس دا ولد بتاون
ہر اوہ حلال تے نام غیروں جو کُٹھی کھان مناہی
تے شروع مائدہ وچ الٹ اسدا سن ایس بیت نظاول
ابن عمر سے کہی ربیعہ کُٹھی اوس حراموں
تے جس کہی جے غیر اللہ نا نو سُنے تاناہ کھاہ بھائی
صریح حرام حلال بنایوس چلیا اُلٹے قرآنے
جویں اگلی آیت اندر ظاہر حکم الٰہی پاؤ
جھبدے لہ فی جاسن یارو اوس جو رب کماندی
جو کنوں دو قسم گناہاں کوئی بدیاں باہر آیاں

یعنی کہیں جو جاہل کافر اور مشرک رہتے ہیں اور مومن حرام کہتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ پاک ہے اس سے جو شریک مقرر کرتے ہیں کافر ساتھ اللہ کے عبادت میں اور اوسکا فرزند بناتے ہیں ۱۲ روٹی ۵ یہ دو بیت حافظ محمد لکھوی کے ہیں پہلی منزل دوسری شروع سورۂ مائدہ صفحہ میں یعنی اکثر لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ یہود اور نصاریٰ کی کے لئے حلال ہے اسواسطے جو اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ حلال فرمائی ہے۔ دیکھو یہ لکھوی صاحب نے اللہ تعالیٰ پر کسقدر بہتان لگایا ہے جو رب نے حلال بتائی اللہ اوسکو اکثر کا مذہب بیان فرمایا نعوذ باللہ من ذالک اور کسی جگہ پر اسکے خلاف حرام کیا ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے اور تصریح اسکی اگلی آیت میں مذکور ہے حلوائی سے اور جو شخص کہا اس نے یہ قول تفسیر معالم سے نقل کیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ تفسیر معالم میں کسی جگہ روی قول منقول ہے پس عالم کو سمجھ اور ہوش ہونا چاہئے۔ محی السنہ مولف تفسیر خازن نے اس قول معالم والے کو رد کیا ہے ساتھ اس آیت کے ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ یعنی نہ کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ کا نام یاد نہ کیا گیا ہو اور یہ آیت اسجگہ کے آگے ذکر ہوگی اور معالم والے نے جنسے یہ قول نقل کیا ہے مظہری کے حاشیہ میں اُنکو کافر کہا ہے زیر آیت وما اھل بہ لغیر اللہ کے۔ وجہ اسکی یہ معلوم ہوئی ہے کہ حرام کو حلال جاننا کفر ہوتا ہے ساتھ اتفاق علماء کے اور اسکی زیادہ تفصیل رسالے رد نجدی میں موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

یا ظاہر اوہ جو تیتھاں پیراں عضواں ندی سنگ تھیوی
تے باطن قصد گناہ وا دائم خاطر وچہ وسیوے

یا ظاہر اثم زناہ زناں سنگ باطن بعد آشنائی
یا ظاہر ہیووی سنگو جہ سنگ باطن تو تہہ سنگ بھائی

کنوں سمعان روایت کہی ہیں پوچھیا نبی آگہوں
ہے اثم کیا فرمایا کھٹکے جو تندہ دل کداہوں

تو اسنوں منداجانے لوک اطلاع جو استے پاون
ابی حاتم تے ہور جیہے سند صحیحوں لیاون

ہو یکسیوں جو کسب کماون بر آیاندے مندے
نہ بخاقوں کہیا جو کوئی ایہہ پیدا کرے نہ تھندے

تے ایہہ مذہب ہے اہل سنت واوح مواہب لیا یا
نہ بندا پیدا کرے گناہ اوہ ملکیہ کا سب آیا

## اشارات

وان کثیرا لیضلون باھوائھم وچہ بھی شامل ساری
جو گمراہی اتے بدعت وتے سدن پیچ جڑ مارے

جاں اوہ خود رسوائی ویکھن چاہن جو ایہہ بھی سبھے
مثل ساڈی ہو جاون سن راہ شہوات او نہاں بجے

تے گمراہی شہوت او نہاندیاں صفتاں او نہاں نساون
جویں لوکاں جیہاں کوں قرآنوں ظاہر حال وساون

واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل ایہہ حبل سبھ آیا
جو سنت ریہو ہے ایہہ غافل تا ہیں راہ بھلا یا

یا سنت نبوی چھڈ جھکے ایہہ مل خواہشاں نفسانی
ایہہ وچہ عرائس لکھیا اگے روح البیانوں جانی

رافضی خارجی تے معتزلہ جبری قدری نجدی کروی
لامذہب چکڑالی مرزائی نیچر کل نہ سچدے

ایہہ سب گمراہ ہوئے خود نال رلائے باجھ شماراں
مخالف اہل سنت دی ہو کے چلے راہ جاڑاں

کرن قرآن حدیث تاویلاں خود راؤں نفسانی
نال تنہاں گمراہی کدھن ایہہ سب ٹول عطانی

تے آیات حدیث اشارے ایس قبیلیوں ناہیں
اوہ ملکیہ عین شریعت مثنوی وچ جویں کرن بنا ہیں

[illegible]

| مثنوی | |
|---|---|
| تو ز قرآں اے پسر ظاہر مبیں | دیو آدم را نہ بیند جز کہ طیں |
| ظاہر قرآں چو شخص آدمی است | کہ نقوشش ظاہر و جانش خفی است |

نہ گمراہاں تقلید مثل تقلید انہاندی بھائی
جو اوہ مقلد ظن انہاں تقلید یقین صفائی

نہ عقبے والیاندی تقلید اوہیں سنگ دنیا داراں
جو اہل الدنیا دی تقلید ہے محض خیال اشراراں

## حکایت

سن صاحب عقبی خیالاں پچھے ہرگز لگدا ناہیں
بہلول کہیا جو اک دن میں وچہ راہ گزرے آہیں

نے اڑکیاں سنگ اخروٹ باداماں راہ وچ کھیڈ مچائی
تے پاس کھڑا ہک لڑکا لڑکیاں ویکھ روندا بھائی

ل ظاہر اور روح کے ساتھ زنا کرنا جو آشنا نہ ہوں اور باطن اثم بعد آشنائی پیدا کرنے کے زنا کرنا ۱۲ مواہب ت اسی آیت کے ترجمے میں ترجمہ لکھا ہوا اسلام کرو ۱۲ ت یعنی آیات اور حدیثات سے اشارات نکالنے جیسا کہ لکھے جاتے ہیں اس تفسیر میں تفسیر ہرگز نہیں سب شریعت کے موافق ہیں خواہش نفسانی ملکیہ عین معرفت الہی ہے خلاصہ روح البیان ش ۱۲ فرمایا اللہ تعالی نے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ۱۲

نہیں جاتا ایہ لڑکا شاید روّوے حسرت پاروں
نہ چیز کوئی اس پاس جمع سنگ جس ایہ بھی کھیڈ رچاوے
اُس حسنتم اُٹھائی میں وِل کہندا اے کم عقل بیچارے
کس کارن ایں ہو کہندا کارن علم عبادت
افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً ہے جیویں خود خالق فرمایا
ایویں اہل المولیٰ اگے اہل العقبیٰ والے
کنوں تعلق دوہاں جہاناں تنہاں بے سُرتی پائی

جو لڑکیاں پاس اخروٹ بادام لتو اسپاس نہ کاروں
تس کھیڈل بے دیوانہ ہے نوں بھی کھیڈیاں سنگ آوے
نہ کھیڈن نوں ایں پیدا ہوئے کیتم سخن دوبارے
ایں کہیا دلیل اسدی کیا کہندا وچہ قرآن سعادت
کیا کو گمان جو اساں تسانوں ایویں عبث اوپایا
اہل ہوائی ایہن جو مولے والے والی محض کمائے
تے باجہ اللہ دی ذات نہ رہندی غیر ولی اوہ کائی

| والہاں حضرت را از قصر جنت ملال | سالکاں در گہت باہر دو عالم یکنفس |
| --- | --- |

عقبیٰ والیاں تے رب دنیا ٹھیک حرام ٹھہرائی
تے مولیٰ والیاں اوپر دونویں ہین حرام دوامی
جس تھیں کھکھ پیاس تے ستر عورت دا کجیا جاوے
جو اسو چہ اذن خدا دا کارن بدن حفاظت آیا
جاں تک آ کے نام غیراں بیلوں کرے ذبح حیواناں

تے آخرت اوپر دنیا والاں ہوئی حرام کہیائی
پر جیہنی ضرورت قدر موافق ورتیاں ماہ اکرامی
ایہ دنیا کنوں نہ گنیا جاوے جیہت ضرورت ہٹاوے
نہ خواہش نفسانی وچہ جیہدے اوہ کجھ شرع نہ پایا
تاں اگلی آیت وچہ خدا انہیں کہیا حرام عیاناں

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ
لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ع ۱۴

اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہیں یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اوسکے اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کے تو کہ جھگڑیں تمسے اور اگر تمنے کہا مانا انکا تحقیق تم البتہ مشرک ہو

نہ کھاؤ انہیں جس پر نام نہ پڑھیا اللہ سائیں
نہ جھگڑن سنگ تساں اوہ کافر حل حرمت وچہ کائی
وقت ذبح دے جس جو کھرتے رب دا نام نہ آوے
مالک کہیا جو بسمل سستیوں ترک یا نال تہاون

اوہ ٹھیک گناہ تو شیطوں وسوسے ہین کفاراں تائیں
جو تسیں انہاں دے آکھے لگو تسیں بھی مشرک واہی
کھاون اوس گناہ سراسر ایہ آیت فرماوے
وقت ذبح تس گوشت کھاون صاف حرام تہاون

سلہ وانکم الینا لا ترجعون اور کیا تم تحقیق ہماری طرف رجوع نہیں کرو گے ۱۲ روح البیان سلہ اللہ کند گشتی ہے انکی نظر اعتبار وصل اللہ میں ہے ۱۲ روح البیان سلہ جو یہ مطابق ہو گیا اسوقت وما اہل بہ لغیر اللہ کے ۱۲ سلہ امام رحمۃ اللہ کی دلیل یہ ظاہر آیت ہے اور امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ کی دلیل حدیث ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث دلیل ہے جو بھولنے الا ذکر کرنیوالے کی شکل ہوتا ہے یعنی ایسا ہے جیسے خدا کا نام ذبح کے وقت اسنے پڑھا ہے خازن و مدارک ف فقیر کہتا ہے کہ جب بھولکر اسی طرح نماز پڑھی جاتی ہے جیسا کہ وقت کی تو پھر ذابح بھی مثل ذاکر کی قرار دیا جائیگا ۱۲

Marfat.com

تے کہیا امام اعظم جو بھلوں بسمل ترک کداہیں ۔ وقت ذبح تس لحم حلال ہے چھوڑی جان نہ کھائیں
شافعی قول مخالف ہی جمہور علما صلحاواں ۔ تے فتوی قول امام اعظم حق و نیا ٹھیک کھراواں
کہیا عطا نہ جس شئے اوپر آوے نام الٰہی ۔ ہی کھاون اوس حرام او وہ بھاویں کھانا پینا کائی
جو بن بسم اللہ کہن مباح انہاں دو میت مراواں ۔ تے غیر خدا دے ناموں ذبح جے کیتا اہل زناداں
ہن نال اجماع حرام اُس کھاون ویکھ مواہب پیاری ۔ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ جو اسنوں کہیا گناہ غفارے
ہی یعنے فسق جو غیر خدا دے نام پکاریا جاوے ۔ وقت ذبح دے بُت یا ہور کسے دا نام الاوے
ہُن غیر اللہ دے ناموں کُٹھی نجدی روا بتاون ۔ جویں لکھوی روا بنانی چلیے مگر گروے جاون
اِتھے لکھوی کہیا حرام تاہیں حل جانن کفر ایہائی ۔ تے اِتھے حرام حلال کیتا خود کی گل دل نے لائی

شہ یعنی سنت کے ترک کرنیکا اور سکا ئندا تکب ہوگیا ۱۲ روح البیان

## اشارات

شیطان جیہاں لوکاں دے دل پا وسواس اُجاڑن ۔ جو بونہہ دلیر ہوئے اتے وچہ شخصیت دی نام مارن
اجیہو وسواس گھتن سنگ جنہاں مارن راہ مریداں ۔ جو پیلے راہ تحقیق کی پر بن جلدی نال نویداں
جاں ذکر کیتا رب غافل لوکاں بندی جو دنیا دے ۔ تی ظلمت کفر شرک وچ ڈوبے رب تھیں پئے دور اڈے
پھر اگلی آیت وچ ذکر اونہاں لوکاں خیر ماٹیا ۔ جنہاں کل حجابوں نور قدیموں جلوہ وصل اٹھایا
وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وچ اشارت آئی ۔ نہ کھاؤ طعام تسیں مگراں سنگ امر خدا دے بھائی
سنگ ذکر خدا وچ طلب الٰہی تا سنگ نور ذکر دے ۔ ظلمت طعام اتے شہوت او سدی دور ہووے وچہ پردی
جو ظلمت شہوت طعام سندی وچہ فسق ستے بیچاری ۔ جو کدھ روحانی نوروں ظلمت نفسانی وچہ ماری
جو بن بسم اللہ کھاوے نال اُس شیطوں کھانا کھاندا ۔ جے مجلس وچ ہک کہے بسمل ہر ذکر ادا ہو جاندا
جاں خرچ طعام ویلے کسے پہلے پڑھی جاں یاد لیا وی ۔ جاں نہ سدی بسمل پڑھے تاں نقصان پورا ہو جاوے
خلاف وضو دی جو اِتھے سنت بسمل اول آئی ۔ جے اول پہلا یاد آئے وچہ سنت نہیں ادائی
جو کل وضو ہک عمل اتے کھانا ہر ہر لقمہ کامل ۔ ہک ہک عمل کہے جس لقمے سنت ہووے حاصل

ہر طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے اگر کھانیوالوں میں سے ایک نے بھی بسم اللہ پڑھ لی ۱۲ روح البیان

لے اگر لکھوی کے مرید کہیں کہ ہمارے مرشد نے معالم والی کی تقلید کی ہے تو پھر لکھوی خود انوار محمدی کے مقدمہ میں لکھ چکا ہے کہ مجتہدین کے قیاس کی تقلید کرنی بدعت اور گمراہی ہوتی ہے پھر اس جگہ قرآن شریف کے خلاف دوسرے کی تقلید کرنی روی مذہب میں نعوذ باللہ من ذلک خود بدعتی بنتا ہے علاوہ ازیں شہ خدا کے نام کے سوا کسی غیر کے نام پر ذبح کرنا فسق کرنا ہے یعنی حرام۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کے آخر میں قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ الی قولہ تعالیٰ وَاِنَّہٗ لَفِسْقٌ وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ یعنی ہو گیا فسق وہ حیوان جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ذبح کے وقت میں اس آیت نے تفسیر کی وانہ لفسق کی ۱۲ علاوہ ازیں معنی اس کے ملک جلد ثانی مطبوعہ مصر شہ اور کہا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جو بھول کر بسم اللہ کو ترک کرے وہ حقیقت میں بسم اللہ کا تارک نہیں ہے کیونکہ اسکے دل میں ہے جو وہ جیسا کہ پوچھا گیا حضور سے بسم اللہ کے ترک کی بابت پس فرمایا حضور نے اسے کھاؤ اسلئے کہ ہر ایک مسلمان کے دل میں بسم اللہ موجود ہے تفسیر روح المعانی ۳۶۵ اور ۲۶۶ جلد ثانی مطبوعہ مصر شہ مکاشفے اور علم کے علوم و اسرار سے منور کیا جیسے اسکے متعلق اگلی آیت میں فرمایا ۱۲ روح البیان شہ یعنی بتوں کی ۲

جو شخص ہک کھانا کھاندا آہا بسم اللہ وس وساری　جاں لقمہ ہک رہیا آ کیتوس نام خدا دا جاری
تاں حضرت ہس فرمایا شیطوں آہا سنگ اوس کھاندا　اس بسم اللہ پڑھیاں تے کیتی اوس کھادا سب پاندا
ہے کھانا اوہ حرام جو جس تے رب دا نام نہ پڑھدا　جو عارف دوست رباناما او سکدبن ذبح نہ کردا
نہ کھاوے پچھو بیٹھے سو وے مگراں نام الٰہو ں　باہجوں اسم اللہ دے اوہ کوئی کم نہ کرے بناؤں
ویکھ حضرت یعقوب ولی اوہ ہر کم وچہ ہر حالاں　جو نام پیا رے یوسف سندا پڑھدا رہیا کمالاں
تے وقت ذبح دے نام الٰہی ہویا ضرور الاون　جو وقت ذبح دا تخت خدا دی نا موں اوہ سکھ پاون
تاہیں نبی کہیا تلقین کرو خود موتیاں تائیں　کلمہ طیبہ تا جان کندن ہووے آسان تنہائیں
جاں جیون مرن خدا تھیں ہے تاجائز مول نہ آیا　جو نام غیر اندیوں ذبح کچھیوی روح البیان الایا
تے مویا شئی ذبیحہ اوہ جو کارن جیناں تھیوی　یا نام او نہاں دیوں ذبح حرام ایہ کھانا سب کچھیوی
مداومت کری جو نام خدا تے آتش اوس نہ سائے　نہ غرق تھیوے نہ زہر لوہی ناہ ہور ضرر کوئی پیاری
جو کل مضر ہے خلق خدا دی خائف کنوں الٰہی　جوں بندہ ڈری خدا تھیں ہر شے او تھیں ڈرسی بھائی

سعدی

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
محالست چوں دوست دارد ترا　کہ در دستِ دشمن گذارد ترا

اتباع کفار عالی ہک خدا اچپہ حالت کنوں تنہاہاں　متنفر کرن جہت ہک اگی کہی مثال سناہاں

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ
مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝

کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہمنے اوسکو اور کئے ہمنے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے بیچ

لہ اسکو ایک قوم نے تکرکھانا شیطان کا خوشبولینا اور طلب راحت کا چاہنا ہے یا کھانا ساتھ مفغ اور قلع کرو اور شیطانوں کے رفیق جسم ہوتے میں اور شیطانی اثر تالو اور رگوں میں سرایت کرتا ہے پس جو شخص طعام یا پانی یا کپڑے وغیرہ پر پوری بسم اللہ نہ پڑھے اُن تمام چیزوں میں شیطان کا تصرف ہوتا ہے فلیس چاہئے کہ وہ چیز فائدہ اٹھانے والے پر بسم اللہ پڑھی جاوے ۱۲ احلوائی۔ کہا ایک بزرگ نے کہ میں نے شربت بنایا تھا جو میں صبح کے وقت پیتا تھا پس پینے ایکدن اوسکو رکھدیا اور نہ پایا اوسکو پس دوسرے دن یٰسین پڑھکے رکھ گیا تو پھر جب اگلی صبح کو نہ دیکھا جو شیطان آکر پی جاتا تھا فرمایا حضرت صلعم نے ان الشیطان حساس عاس فاحذروہ علی انفسکم من یات وفی یدہ ریح عمر فاصابہ شیئ ولا یومن الا نفسہ ۱۲ روح البیان ق ۲۶ مطبوعہ استنبول جلد اول۔

لوگوں کے مانند اوس شخص کی کہ صفت اوسکی ہے بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اُس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے ............

..........................................

بھلا جو مردہ آہا مر اساں کیتا اوسنوں زندہ
مثال اوسدی اسنال بھلا کدی کویں برابر آوے
اسیں کفاراں نوں عمل تنہاں تویں سہنان کر وکھلاندے
جاں ابوجہل گوہے دی بھوسی حضرت حمزہ نے ماری
نال کمان ابوجہل نوں ماریا کر دا زاری
تی ساں نوں عقل سفیہ ایہ حضرت نت الاوے
تاں حمزہؓ فرمایا اوسدا مول نہ کر کجھ جھورا
تے اشہد اللہ خود فرما کے مومن ہویا تدائیں
تے وہاں شہادت ٹھیک محمد عبد رسول خدادا

تے وتا اوسنوں نور بھیری وچہ لوکاں نال اُس بندہ
جو وچہ اجیہے اندھیریاں اُس تھیں نکلن راہ نہ پاوے
وچہ معالم خازن حمزہ حق ایہ آیت پاندے
تاں حمزہ ہو بیٹھے کافر طرف کمان اولاری
کیہ نہ ویکھیں تساں گالیاں دیوے کرے خواری
تے مورتیاں ساڈیاں تھیں منہ موڑنویں ساں گل ستاوے
جو چھوڑ خدا تسیں وی پوجو عقل تساڈا وچہ بھورا
کہیو دیاں شہادت بن اللہ کوئی پوجا لائق ناہیں
تا آیت ایہ حمزہ دے حق وچہ نازل ہویا افادہ

## اشارات

جو مردہ سی وچہ عدم قدم تھیں اوسنوں ملی حیاتی
جو ہویا شہوتاں نفس اندر تس بخشے قلب صفائی
تس نور فراست بخشیا جس سنگ حال دلاندا پاوے
تا نال ہدایت کفر ضلالت لوکاں باہر نکالے
نور آیات عقل تس ویکھے تے دل نور صفا تاں
سبب خلق نوح تس نور بنایا جو ہر یک اُس پاسوں
جو نور نور ہویا چہ اوہ کویں ملدا سنگ اوہناندے
پھر دے اُپر عبادت جیہڑا جو مردہ آہا پیارے
جو وچہ عبادت بیری ڈاہڈا پر تقصیر ایہا ئی
یا جو مُردہ سی سنگ ہجر فراق اوس نوں روح وصل جوایا
کمن مثلہ فی الظلمات جو شہوت نفس ہو اوچ پھاتا

مجاہد پایا نال جو مردہ سی بن اوستھیں ملی حیاتی
تجس نظر خلق ول آہی اوہ اساں اپنی طرف بھوائی
تو غیب انوار دے نال فضل دے سب لباس پہناوے
لباس مشاہدہ نور اوسدے نوں ملدا اوس وقت کہالے
تے ذاتی نور اوسدے سر باطن ......
راہ سدے دل نوں ہدایت رب دے فضل تھیں پاسوں
جو ظلمت کفر شرک وچ ڈوبے راہ ایمان نہ پاندے
تس نور عرفان نوں اساں دتا او جس تھیں سمجھ ......
تا سنگ ملدر عجز دے اوسنوں ...... آئی
یا دل غافل نوں ذکر اپنے سنگ کر کے فضل جوایا
قرب حضور سندی امداد اوسنوں ملے پھیاتا

لہ آپ شکار کرکے گئے ہوئے تھے اور ابھی ایمان سے بھی مشرف نہ ہوئے تھے ۱۲ خازن سے یعنی جو مردہ تھا ساتھ نظر کرنے خلقت کی طرف پس ہم نے زندہ کیا اوسکو اوسکے رجوع کرنے کے ساتھ یعنی ہم نے اوسکو دکھا دیا کہ کام کا انجام مالک کی طرف ہو ۱۲ عرائس سے جو کہ ازل میں ...... ۱۲

کہیا شیخ مقام حقیقت وچہ ایہ جنہوں کشف ہویا ئی
جاں اوس انوار خدا اتے عظمت مولا پائی آہی
پس اس شخص انوار جمالوں کدی حجاب نہ آئے
عبادت رب دیوں نقص نہیں جس اوہ اوسدے سویا اوں
ہے نکرۃ التوحید ہک خاص مقام مواہب لیا یا
ظہور اول ہے نخوات انوار اتھ نکرت ہووی طاری
لوک عوام حیات حیاتی لشبریت سنگ آئی
اوہ نا ہ ظلمات وجود مجازیوں نکل سکدے باہر
حیاتی لشبری زائل ہوسی جیوں خالق فرمایا
مگر جو زندگی معرفت نال حیات عقل اصلاحوں
ہے مومن دوہیں حیاتی زندہ شاہ رسلؐ فرمایا

جو نکرۃ التوحید مقام اندر رسی فانی جاوی
تا ثبت اوہی روح بقا مشاہدیوں زندگی پائی
تے ہر یک مردہ دل نوں اتھیں زندگی ہونی شائے
ہووی مقام طمانیت وچ ترک شہوات اغراضوں
اوہ پچھے طے صفات مراتب حاصل ہوندا پایا
مشاہدۂ پاک آہوں ناقص معرفت عقل ہاری
مگر اوہ میت واگوں فیر جہان وچ رہن سمائی
تے بندی خاص حیات حیاتی معرفت نال بظاہر
کل نفس ذائقۃ الموت ہر نفس فنا ہو جانا
فلنحیینہ حیات طیبہ جو سنکر ہو ارشاد آہوں
جو باقی بعد فنا ہوں اوہ نت زندہ قائم آیا

| | | | |
|---|---|---|---|
| | نمیرد ہر کرا جانش تو باشی | خوشا جانے کہ جانانش تو باشی | |
| حافظ | ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق<br>ہر روئے خلائق در صحبت کمشاں<br>غافل مشو از ذوق دل و ذکر زباں | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما<br>مے باش بتجلی متوجہ بخدا<br>تا زندہ جاوید شوی در ہر دو سرائے | |

جاں مکے وال قریشاں ہر وستی وچہ لوک بہالے
تے کرن اطلاع جو شاہ رسلؐ دی بات نہ سنیو کائی
تا ہر راہ گذر و تائیں ہر اک حضرت ولوں ہٹائی
جو ہے ایہ ساحر کاذب تداہیہ اگلی آیت آئی

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۚ وَمَا
يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اس کے تو کہ مکر کریں بیچ اسکے اور نہیں مکر کرتے مگر جانوں اپنی کو اور نہیں سمجھتے

جویں نال تیرے ابو جہل وغیرہ کرن عداوت خواری
اساں انویں ہر وستی وچہ کیتی افسر اناں بنائی
تا اسیں خود بندیاں آزمائیے مگر انجام ایہ آخر
جو آپ ہوئے گمراہ تے دوجیاں نال طلاون خواری
تا مکر تے تدبیروں ہر اک دوجیاں نوں بہکائے
جو مکر کماناں اوپر تنہاندے جاندا الٹ سراسر

تے بے تمیزی اپنی تے اوہ کجھ شعور نہ پاندے | اجیہاں فساد یاں سنگ سبھنیاں ہے اوہ تاں رہ پراندے

## اشارات

جویں سلطنت سنگ جہلو ہا ب شرائط ملدی ناہیں
ہے تویں ولایت سنگ وزارت والگوں ایہ فرماندے
تے ہر یک زہد ریاضت راہوں ناہیں ولایت پاوے
جاں کامل استعداد اتی رب دی رحمت سبقت لیائی
رستے وچہ اک مجلس ڈٹھی لہو و لعب وچہ مارے
اس بُڈھی شخص طویل تمائیں لیا جو طبلہ کھڑکاوے
طبلہ بھن بیرے سنگ آیا خدمت ولی پیارے
تے دریا ٹر اگے اگے بھن تس حکم سجب یا
تے وضوء غسل نماز پڑھن دا اوسنوں ول سکھایا
جاں فارغ ہوئے نمازوں اُپر سجہ مصلے پائے
تے پانی اُپر ٹریا تا جو نظروں غائب ہویا
جو واہ قسمت میں اتنی مدت خدمت رہیا تُسا ڈی
شیخ کہیا نہ ہو اُکے ایہ آپوں کنتیم ناہیں
فوت گیا ہوا وسدی جا یک شخص فلان کھلا ری
پس ایس حکایت وچوں ایہ گل ظاہر ہوئی پیاری

تویں نبوت فضل خدا ہن کسبوں نہیں کدا ہیں
جو بعض مجاہد سنگ ریاضت محنت اسنوں پاندی
ایہ یا سچہ مجاہداں لکھتاں لوتے فضل خدا کر جاوے
جویں شیخ یمن یک سنگ مرید اپنے دی سفر سدہا ئی
راگ سرود کرن تا شیخ شاگرد نوں کرے اشارے
شاگرد اوسنوں لے آندا کہیا من جو شیخ الاوے
تے شاگرد وں مروایا اوسنوں کارن حد سوہا ری
دریا آیا یک فرمایا دھو جاوے غسل کرایا
پھر ظہر نماز ولی دے پیچھے کردا شخص ادایا
تا شیخ کہیا بہہ او شئے تا اوس دے تویں قدم لگا ئی
ایہ ویکھ حقیقت خدمت شیخ مرید افسوس جتایا
جو بندی مول نہ لبھا لگیا ایہ وچہ گھڑی پیاری
ایہ فضل خدا دا حکم ہویا میں یک ابدال کھڑائیں
پس منیم حکم خدا تعیین خادم نوں ہو ندستگا ری
رب جانے جگہ ولایت رکھنی ہووے جسب تا ری

حافظ | چوں حسن عاقبت نہ بہ رندی و زاہدیست | آں بکہ کار خود بعنایت رہا کنند

جویں شاہ دنیا دی جنجی جا یک رکھدا گنج جواہر
تے اللہ خالق مالک خوب پچھانے اوہناں مقاماں
بھی باوس جا یک نوں خوب پچھانن ویکھ ہو الش ظاہر
رکھی جیت رسالت ہو رکرامت فضل انعاماں

له یعنی فضل اللہ تعالیٰ کی عطا کے ساتھ ہے نہ ساتھ مجاہدہ و ریاضات و کسب کے جسکو اسنے چاہا خاص کر لیا ساتھ رسالت کے ۱۲ اطلاقی سه
اشارت ہے بیچ آیت ان الفریق کے پس جو قریہ ظلم ہوا اور اکابر مجرم وہاں جو فاسد کرنے والے ہیں استعداد سعید کو تا قبول کرنے سعادت کے اور وہ
نفس ہے اور شیطان ہیں مکر کرتے ہیں وہاں دل کے شہر میں مکر کرتے ہیں شریعت کی مخالفتوں سے اور طبیعت کی موافقت سے وما یمکرون الا بانفسہم
اگلی استعداد کو فاسد ہونا انکی جانوں کی طرف پھر جاتا ہے بدبختی کے حاصل کرنے سے اور خوف کرنے سعادت کے وما یشعرون اور وہ نہیں عقل
کرتے اپنے ضرر جو اپنے نفسوں کے ساتھ کرتے ہیں اور البتہ پھرنا انکا لوٹنے کی طرف ہے واذا جاءتهم اور جب آتی ہے انکو یعنی نفس اور شیطان کو
کوئی نشانی ذکر کی تو ہرگز ہم نہیں مانیں گے جو انکی عادت ہے نشان دیکھ کر نہ ماننا اور سرکشی اور انکار انکی عادت جبلی ہے اور زبان حال سے کہتے ہیں ہم
نہیں ایمان لائیں گے جب تک نہ دی جاوے ہمکو وہ چیز جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے اور وہ موج اور سر اور ساتھ فکر اللہ کو جو پیدا سر الٰہی اور اسکے الہامات
کے محل میں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اپنی رسالت کے رکھنے کی جگہ کو اور خاص کرتا ہے ساتھ رسالت کے دل اور سر اور روح اور نفس

روح سر قلب لطیفی نفس جو پارسوں ذکر الٰہی
وچہ اطمینان آرام جو ہوئی نفس جدوں ایہہ رسالت آئی

اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً جاں رسالت نفس صفائی
وچہ روح البیان محقق صوفی ذکر کیتا ایہہ بھائی

جس سالک بندے دے دل ہتھ آوے معرفت رکھی جاندی ہے
نفس قلب تجلی نور ربوبیت رنگ سکھول دکھائے

جو نالے اسرار معارف غیب علوم محبت نال لے
سارا سکن وچہ اسے رکھے جویں خوشیاں رب کمائے

والید شیخ دے پت کہیا جو ہوندی حق رسالت
نا ہمن آیا ہیوے لائق تا رب فرمایا اس حالت

جاں کہیا کفاراں مثل پیغمبراں سون خطاب اساناں
وکھو وکھرے نام سناکے تا رب کہیا اکا ناں

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ

اور جس وقت آتی ہے انکے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم یہاں تک کہ دیئے جاویں ہم مانند اسکی جو دیے گئے ہیں پیغمبر خدا کے اللہ خوب جانتا ہے کس جگہ رکھے پیغمبری اپنی کو البتہ پہونچے گی ان لوگوں کو کہ گناہ کرتے ہیں ذلت نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے

جاں حجت روشن یا کوئی معجزہ آوے پاس کفاراں
کہن نہ اسیں منساں جدلگ دتے جاہن پیغمبراں

مثل اسدی جو دتا گیا رسول اللہ دے تائیں
رب جانے خوب رسالت لائق جو ہے تے جو نا ہیں

یعنی وحی قرآن نبی تے جیونکر نازل تھیوے
نہ مثل محمد ہوئے جدلگ تاں ایمان نہ تھیوے

رسل جمع دا صیغہ اتھے کارن تعظیم نبی دی
یا ایہا الرسل ندا ایہی جمع خطاب عقیدے

وچہ شرح معارف جو کل خوبیاں ہور کمال تمامی
ہے حضرت وچ نہ ہوندی ہوندا تاں خطاب ایہا مَی

رب صیغہ جمع کہیا تا ہووے معلم اک تائیں
جو کل شمائل نبیاں جمع کی وچہ کیتے سائیں

نظم

ذات میں کمال ساری پیدا اس میں
کیا کہئے کہ خوبیاں ہیں کیا کیا اس میں

جتنے کہ خدا کے ہیں نبی اور ولی
سب میں جو ہے وہ ہی سب تنہا اس میں

ہور کئی کمال زیادہ حضرت سب نبیاں تھیں پائی
ایہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی فرمائے

بھی وچہ تفسیر الم نشرح دے لکھے محدث نامی
جو ذکر اپنے دے نال خدا نے میلیا ذکر گرامی

ذلت خواری اہل گناہاں سب دلوں عجب آوے دی
سخت عذاب اس جہت جو کردے ہو کر کھوٹا وی

جو اس آیت وِچ اشارے روح البیان لیا نے
نبی کافر طرح طرح دیاں گلاں کرن تباہی
تائیں خفدا آہا جو میرا مال اولاد وِیا وے
بن جد اگ وحی نہ آوے سانوں نوں ایمان لیایئے

اوہ حاشیے اندر پچھلی آیت اندر لکھے دسیا ندے
ولید[1] مغیرہ دا آپت کہے نبوت جے حق آہی
ابو جہل کہیا خفدا آہا ہیں جے حق ہوندی افادے
وکھو وکھرے[2] نام اپنے اسیں پاس اسدے پائیے

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ
أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي
السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ہدایت کرے اسکو کھول دیتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور جسکو ارادہ کرتا ہے یہ کہ گمراہ کرے اوسکو کرتا ہے سینہ اسکے کو تنگ بند گویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمان کے اسی طرح کرتا ہے اللہ ناپاکی اوپر ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے

پس جسنوں چاہے اللہ اوسنوں لاوے راہ ہدایت
تے جس چاہے گمراہ کرے تس سینہ تنگ بناندا
رب ایویں دھری لپیٹی اوپر انہاں جو منکر نا ہیں
جاں ایہ آیت آئی کسے سوال کیتا سرور نوں
ہے شرح صدر اک نور جو اللہ دل مومن دے ڈالے
پھر پچھے سایل اوس علامت دسیا شاہ ابرار ی
بے تنگی صدر نہ جسوچہ وسعت امر الٰہی پاوے
کہیا جے اوہ دکھ جو ہووے وِچ جھنڈ درختاں لگدا
فرمایا ہے ایہو حال منافق دے دل سندا
ضیق جے ایہہ اک معنی رجس نجاست آئی
ایہ سب طرف الٰہوں پر اسباب سر رب پاوے
جو یا شرح صدر اتو ضیق صدر رب کہیا ہے کر اجت

جہت اسلام سینہ تس کھولکے فضل عنایت
ڈاہڈا تنگ گویا اسمانی چڑھدا اوکھت پاندا
خوبیاں جو اسلام نے جس جان اپنے رامیں
جو شرح صدر کیا معنے دسیا حضرت اوس نفر نوں
تا قلب فراخ ہووے انوار ایمان سماون جائے
رجوع آخرت ول دنیا دوری ہے وہ موت تاں
اک اعرابی نوں عمر کہیا وس حرج کیا شے آوے
کوئی جناور یا پکھیرو آہا نزد اوس جانہ سکدا
نہ جاندے ول اوسدے پاس جو ہووے امر سوندا
اسوچہ اشارت نیکی بدی ہدایت نے گمراہی
تے کسب اپنے منسوب بندیاں وچہ خلاصے لیا وی
ہو وسعت تنگی تے یہ اسلامی جہت انوار اصل حال

لہ معہ حل جلال کی طرف ہو ہمیں آگاہ آگاہ کے خطاب ہوں ہو اکبیر ۲ے بعض نے کہا کہ یہ آیت وابد بن مغیرہ کے حق میں ہے اور بعض نے کہا ابو جہل کے حق میں اعانز ن ۳ے یعنی بس منظر سے عرش تا فرش تک حاوی ہوتا ہے اور نہ رہنے کے حجابات کرم یہ ہوا اسکی ذات نے اسکے دل میں جلوہ

ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین ہو شارع فرماوے ۔ جس نیک کیتا رب چاہے تس وچ دین فقیہہ بناوے

## اشارات

فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام جو کہیا رب علامی ۔ جس راہ وسیا رب چاہے کھولے صدر اس جہت اسلامی
اوہ ہے ذات صفات تے معرفت رب جنہاں نوں تنہاں وی ہوی ۔ تس سینہ لطف قرب انواروں خوب کشادہ کیچوے
تا سنگ[1] ہدایت خالق بندہ کرے مشاہدہ فضلوں ۔ تے قوت باجھ صفات الٰہیہ شاہد ہووے نہ اصلوں
جاں نور تجلی آوے اوتھیں سینہ روشن تھیوے ۔ پہلے اتھیں حفظ بندیاں رجوع خدا ول تھیوے
پھر ما لامال ہووے انواروں محض عنایت راہوں ۔ مشاہدے اپنے دے ول کردا اُسنوں جذب اصلاحوں
تا شوق جمال سجن دا اُسنوں کامل پیدا ہووے ۔ تے کل پاساں اغیاراں پاسوں ہو یکطرف کھلووے
تا طرف بذات متوجہ ہو کے جھکے عبادت وچ ۔ ایہو راہ سدھا[2] جس وچ اضطراب نہ نفس کرتے
ھذا صراط ربک طرف قرآن اشارت آئی ۔ تے ایہ صفت قدیم خدا ہو سدھا راہ پچھاتی
طرف خدا دی تے روح بھا دیں قید جسم وچ آئیا ۔ جاں کرے مقام اپنے دی سیر تے ملکوتوں چمکایا
تا ایہی مستقیم جو ہویا وصول اس تاں خدا دے ۔ تے ایہو ہے مقصود جو تریا وچ اس راہ صفا دے
نہ سچے کھبے ہجر کیا اوہ تاں ناہ ہلاکت پاوے ۔ تے ایہو دار اسلام او نہاندی رب تھیں جیوں فرماوے
وچ روح البیان کہیا ول اللہ فرقو فرق او پائے ۔ تک ول جنہاں ایمان قبولن ڈاہڈی سخت وسائے
اوہ دل کفار تو سخت طلب ہو ذوق اتے وجدانوں ۔ اوہ ناقص مومناں دے دل تے تک ایہن لوک زبانوں
جو کلیاں عرفانی تھیں ڈگے ہوئے دور دوراڈے ۔ اوہ ملکہ اولیا واں تھیں منکر نے فرقے جہلا دے
مشارب روحانی تھیں تنہاں قطرہ تک نہ پایا ۔ ایہہ اسرار او نہاں اغیاراں تھیں لانعم نت چھپایا
جویں بنی کہیا تسیں متیاں مالاں جو کاں گلیں نہ پاؤ ۔ منکر تائیں بھید فقر دے ہرگز ناہ بتلاؤ

چرا صدف نکند چاک سینہ را صائب ۔ دریں زمانہ کہ جوہر شناس نایاب است
جو راہ سدھے تے چلے تنہاں دار اسلام پہونچائے ۔ بھی ناصر ولی تنہاں اوس جہت جو او نہاں عمل کمائے

## حکایت

جاں کار گیں فتح عجم قلعیاں دیاں لشکر عمرو دوڑایا ۔ تے بیٹے اپنے عبد اللہ نوں افسر تنہاں بنایا

[1] نہ ساتھ کسی قوت اور طاقت کے جو مشاہدہ الٰہی ساتھ قوت صفات الٰہی کے ممکن ہے نہ اسکے سوا۔ ورنہ حادث قدیم کو پا نہیں سکتا ۱۲ اعوالش [2] یعنی بیقراری اور شیطان کے وسوسوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ وسکو بیخوفی مل جاتی ہے پس اسی کو فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے وھذا صراط ربک مستقیما حقیقت میں یہی ہے جو معرفت اور کشف کے ساتھ صفتوں سے ذات کی طرف راہ پاوے ۱۲ حلوائی۔ محمد لطیف شاہ غفر اللہ لہ ۱۲ [3] چار ہزار گھوڑوں کے ساتھ ۱۲

Marfat.com

کہی عبد اللہ اسیں لڑی ڈٹھا ہک قلعہ بلند جبل تے
نے کفار اندا لشکر اندر اوس قلعے دے آیا
اوہ فتح نہ ہویا اوہ نوں ہکدن تکے باری راہوں
سوہنی شکل جوان عرب دا فارسیاں تھیں ساہی
محبت وچ بیتاب ہوئی تس کہندیاں تدھ سایاں
توں وچہ قلعے محفوظ تینوں ڈر کسدا ہے اس جائیں
اوہناں کہیا کویں کہندی جلدی ویکھو گیاں آپے
کہیا قاصد ملکہ آکھے میں کویں راہ تیرا لیپاواں
پر میں دو شرطاں وچہ اسدے پہلے قلعہ بیرونی سارا
پچھیاوت قلعہ اندرونی میری سمجھ نہ آئیا
تاشہزادی وچ قلعے منگایا لشکر عرب جواناں
توں کہیا جانی جو میں ہاں ملکہ صاحب ہمت عالی
جتنا میں اُپر تیرے اوسدے دواج اسلام لیاواں
عبد اللہ بن عمر تائیں بھی اونویں وانگ الاوے
سن فرمایا ہے والد میرا حاکم اہل ایماناں
پھر لشکر دال سوال سنی نوں خدمت وچ سدھائی
تاکہندی کیا کوئی آتھیں بھی افضل ہے یا ناہیں
کہندی ہو انے مسلم مگراں وچہ حضور نبیؐ دے
کرادا اسلام اوب سنگ بیٹھی وچہ حضور معلّے
ہیں کفر اندھیریاں وچوں آئی ول ایمان رشنائی
پس یا حضرت سنگ اوس رب تیری پیش سوال الاواں
جو تھیں جو کیتے وچ عذر ہی پہلے وت گناوکن تھیں
پس ہم تاں عمر حالت نوں نیکوں امر غسل فرمایا
اسیں گھیریا تس تھیا نہ ساڈی پہنچن اوس محل تے
ہک زن سوہنی سی حاکم اوسجا نختی اساں ستایا
لشکر ساڈے دیدیول ہک جوان ڈھونڈھو چاہوں
وچ فن لڑائی ماہر جاں زن اوس تے ولوں وکائی
توں کیوں غمناک ہوئی شہزادی کیا دل اختیار آئیاں
کہندی اوہ جوان قلعہ یہ کرسی فتح اتھائیں
بعد ہک ساعت پھر ہک قاصد گھلدی دیجہ جنابے
جو توں بیراہن ہیں تیری نا کبے جوان سچا واں
اوہ سوہنپ اساں تے حصن اندر منی بعل سوہنپ آشکارا
کہیا اوہ ول سوہنپ تے توں تاں سمجھن وچ آیا
وڈی قلعے نوں کہیا جوان اسلام قبول عیاراں
وچہ لشکر تیرے کیڈا اتھوں عظمت وال کمائی
کہیا عمر دا جایا افضل ساڈے وچ اتھا واں
کیا مسلماناں وچہ تیں تھیں افضل ہو کوئی بادہ آوی
کہندی بھیج مینوں ول اسدے مومن ہو واں سجاناں
ملی عمر نوں اونویں وانگوں عرض اسلام سنائی
عمر کہیا ہاں تے ول وقتے بشارت کر تدا
پس نال اجازت عمر وضو ول آئی نال عقیدے
تے منہ تھیں کلمہ شہادت پڑھدی کہندی یا نبی اللہ
تے بن میری ان مت ایماں گناہ سنگ ہری سیاہی
جس عقیدیاں نال تسانوں بھیجیا ساڈی طرف اتھاواں
تے سرا اپنا رلیسی تے رکھیوس میثمن تھیں
تے تجہیز وں تکفینوں پچھے وچہ بقیع دفنایا

ملہ یعنی بہت زور لگایا اور فتح نہ ہوا ۱۲ سلہ یہ سنکر اوس شہزادی نے تماشہ کر جانا کہ بیرونی قلعہ مینے سمجھ لیا ہے اور اندر کا قلعہ مینے نہیں سمجھا۔ فرمایا اندر قلعہ کا دل ہے سو سوہنپ ہے اور ... قبول کرو اور وحدانیت کا اقرار کر اللہ تعالٰے کے واسطے ۱۲ روح البیان

| | |
|---|---|
| حافظ بروز واقعہ تابوت من زسرو گیند | کہ میروم بہوائے بلندو بالائے |
| یارب اس حلوائی عاجز نوں راہ سدھے تے ماریں | حشر ہووی سنگ نیکاں نال طفیل محمد ابرار دیں |

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور یہ ہے راہ پروردگار تیرے کی سیدھی تحقیق مفصل بیان کیں ہمنے نشانیاں واسطے اوس قوم کے
کہ نصیحت پکڑتی ہیں واسطے انکے ہی گھر سلامتی کا نزدیک پروردگار انکے کے اور وہ دوست ہی انکا بسبب اسکے کہ تھے کرتے

تے ایہ رب تیرا دا رستہ سدھا بن و تحقیق تی | اساں آیتاں کھول تبایاں قوم جو پکڑوی پند صفائی
ہے دار سلام اوہناں نوں جنت پاسوں رب تنہاندے | اوہ ولی اونہاندا بدلے اُس جو آہے عمل کمانیے
تے سدھا راہ خدا دا ہے قرآن کلام سوہا را | جو وعدہ وعید عذاب ثواب حرام حلال آشکارا
تے دار سلام سلامتی دا گھر جنت نوں فرمایا | سلامتی جو ایہہ ہر آفاتوں بھی تا قرب دا آیا
بھی آن ملائک اہل ایماناں اتھے سلام الاون | بھی دیدار الٰہی اس جا شرف حضوروں پاون

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ

بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۞ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ

الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ ع ۱۵

اور جسدن اکٹھا کریگا انکو سبکو اے جماعت جنوں کی تحقیق بہت تابع کر لیے تمنے آدمیوں میں سے اور کہا دوستوں
انکے نے آدمیوں میں سے اے رب ہمارے فائدہ اٹھایا بعضے ہمارے نے بعضوں انکے سے اور پہونچے ہم وعدہ
اپنے کو جو مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے کہیگا آگ ہی ٹھکانا تمہارا ہمیشہ رہوگے بیچ اسکے مگر جو چاہا اللہ نے تحقیق پروردگار
تیرا حکمت والا ہے جاننے والا اور اسی طرح دوست کر دیتے ہیں ہم بعضے ظالموں کو بعضوں کا بسبب اسکے کہ تھے کماتے

سلہ یعنی وہ گھر جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کی جگہ ہے اور اضافت دار کی طرف سلام کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اور
رغبت مومنوں کی ظاہر ہوگی ۱۲ خلاصۃ التفاسیر ۱۲

تے جس دن جن انسان جمع کر ساریاں رب فرمائے
ہو گروہ شیطاناں بہتے آکھن جان دن قیامت آیا
تے کہن رہا اسیں پہنچے اپنے وعدہ مقرر تائیں
ہُن کیا حال اساڈا ہوسی تاں اسدا فرماوے
مگر جے چاہیا رب وت ناروں کڈھ سنگ سہویاں گالے
ہو ٹھیک حکیم نیارا اسے وچ تدبیر خلق خود نالے
تے جانن ہارا انجام اسدا خلق اپنی وی سارے
تے اینویں ظالماں نوں اساں ہک دوجے دے یار بنائے
قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ بہت تساں لوک کیتے گمراہوں
جے فاعل گمراہی دے جن حقیقی سمجھے بھائی
جے ہووی مجاز آکھ کجھ حرج نہ آکھیاں ایہہ عقیدہ
مجاز حقیقت واسطے جائی فرق پچھان پیارے
تے اینویں نفعے ضرر دا مالک رب حقیقی آیا
نفع اٹھاون جناں تھیں وچہ ورد شور لیایا
تا اُس سہوار جنگل دے سنگ اوہ منگدا النصر پناہاں
تے وچہ پناہ تس رہندے رکھدے جادو ہور کہانت
تے جناں فائدہ آدمیاں تھیں لوکاں تابعداری
جو اسیں ہوئے سردار انساناں جادو کفر سکھاون
جو جب جن سنو وچ بعضے لوگ پناہ جناں تھیں چاہندے

ای جنوں تساں آدمیاں تھیں بہت تعظیم کرائی
جوای رب ساڈے بعض اساڈے بعضوں نفع اٹھایا
جو قبر دِن اُٹھن دا اَنگ اساڈے وعدہ کیتو سائیں
ہو مونہہ تساں ٹکانا نت رہو اسے وچ جلاوے
اوہ زہریلا اسنام تے اسدی سزوی سخت کماٹے
پھیرن وچہ مشیت اپنی ہک حالوں وا ہائے
اس حکمت وچ خلود النار بھی جاتوس تس تیدا لے
پاوا لوس جو ظلم گناہاں کسب کریندے آپے
نہ حاجت اس تاویل سندی کجھ مناں [illegible]
تا رب وبنال شراکت ہوئی شبہا [illegible]
مگر جو خازن تھیں وچہ جا تیدے اسنوں [illegible]
جو قادر رب حقیقت ہے نہ مدد کوئی وہم ہاتے
مجاز اسدا جو نفع ضرر کسے پاسوں کہن اٹھایا
جاں کوئی وچہ ویرانے جنگل وغیرہ کہ ودا آیا
اُتے قوم اُسدی تولاں اہل ظلم تھیں جو نداآئی [illegible]
تا وچ جہیں کہیں لیندے ہو ادنہاں کنوں تتھا انت
جن فخر کریندے اسیں اُنہاں دے ہاں نگہبان ظاہری
کوڑیاں خبراں دس اُنہاں نوں خاص [illegible]
تے جن اسپاروں فخر تکبر دے وچ غروراں جاندے

۱ جنوں سے مراد شیطان ہو وے خواہ انسان ہیں خازن یعنی وزنیا تے گراہی ہے بہت لوگ اپنی تابع کئے ہیں استکثرتم یعنی بہتا کی خازن وخلاصہ ۲ آدمیوں کا جنوں سے فائدہ اٹھانا یہ ہے کہ خواہشات نفسانی میں موافق اونکو رہنمائی کرنا یعنی سحر وغیرہ سکھلانا ہیں اور فائدہ جنوں کا آدمیوں سے اونکا اپنی تابع کرنا ہو سواسمیں فخر ہوتا تھا جو نکالے انسان ہماری تابع ہیں ہو تعظیم کرتے ہیں ۱۲ خلاصہ وروح لی ۳ یعنی ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کرتے ہیں ۱۲ ۴ اسواسطے کہ حق گمراہ کرنے اور سرکش کے لیئے انسان پر اپنے نفسوں کے ساتھ قادر ہیں اسواسطے کہ وہ قدرت نہیں رکھتے زبردستی کرنے کی کسی پر مگر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ خود تصرف کرنے والا ہے اپنی مخلوق پر جس طرح سے چاہے پس قد استکثرتم کا معنی گمراہی کی طرف بلانا ہے بعد محبت کرنے اور قبول کرنے آدمیوں کے ۱۲ ۵ پھر جنوں پر افسوس ہے جو کہ شیطانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت ثابت کرنا اور اوسکا فاعل سمجھنا اور مومن جو نبیوں اور ولیوں کو از خود قدرت مطلق سمجھنے کے بہانہ سے اُنسے نفرت چاہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ حقیقی ناصر یہی بذات پاک ہیں یا انکو نور سے پکارنا یا انکی روح کی فاتحہ کے لئے کوئی جانور ذبح کرنا علی ہذا القیاس اور ایسے فعل کس طرح شرک ہو سکتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ اصلاح اتی عفی عنہ

جو نذر نیاز چڑھاوا اچھوت بھوانی دیوی سندا | جویں منو کرن ایہہ کیتیاں رب نے نہ مومن
جو ماتا رانی پوجن نالے جنڈی کپڑ وڈی | عبادت یا تعظیم کفار کفر سب ہووے بھائی
جو منتر جنتر وچ جہلا مے آون نام جناندے | نال انہاں دے مدلیوں ایہہ بھی شرک بتاندے
ایہ لگی مرض زناں بھولاں پوجن تنہاں کفاراں | لال پری تے زرد پری سبز کالی پری شماراں
ہور وعدہ ٹیل تے تسمہ ٹیل بے اصل وظیفے سارے | اوہ دنیا بدلے دین گواون عقل جہلا مے مارے
غیر شریعت کل وظیفے پڑھن حرام تباہی | مگر قرآن حدیث بزرگاں تھیں جو مین روائی
ہور کل جہالت والیاں رسماں چاہئے دور ہٹاون | تے مستحسن چیزاں نجدیاں والگ نہ شرک ٹھہراون
جویں نجدی ہندی لکھی جیہاں جگہیں گور ہلائے | جو کہی ضروری فعل انہاں ناحق بدعت شرک بنائے

[illegible]

## اشارات

نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون خدا فرمایا | اسیں بعضے ظالم کراں مسلط بعضیاں اپر تبایا
پس ظالم نوں سنگ ظالم ہاں اسیں بھیڑی قہر عذابوں | یا روں اوس جنت رہی وچہ کفر گناہ خرابوں

[illegible]

مثنوی شریف
چونکہ بد کردی بترس ایمن مباش | زانکہ تخمست و برویاند خداش
چند گاہے او بپوشاند کہ تا | آیدت زاں بد پشیمان و حیا
بارہا پوشید پئے اظہار فضل | باز گیرد از پئے اظہار عدل
تاکہ ایں ہر دو صفت ظاہر شود | آں مبشر گردد ایں منذر شود

[illegible]

حضرت کہیا نشان قیامت وچوں ایہہ بھی آیا | کرنیاں فوت نمازاں تابع شہوتاں بدن الایا
تے حاکم جھوٹھے ظالم ہوسن بے وفائی والے | وزیر او نہاں دے فاسق ہوسن وچہ گناہ منہ کالے
تا کہیا سن سلمان ہوون ماباپ تیتھوں قربانی | کیا ایہہ کم ہوسن فرمایا ہاں ہیچ سلماناں جانی
دو سو قسمت کلے دل مومن اجیوں لون گلیوچہ پانی | نہ طاقت رکھے مومن ایہہ جو ہووے فعل شیطانی
عرض کیتی کیا ہوسی ایہہ فرمایا ہاں سلماناں | ہوسن لوک شریر تے بدناقص مرج جہاناں
تنہاں مومن ہووی مخالف تے اوہ کرے جے عرض زباناں | تا اوس کھان پوون جے چپ تاغصیوں جلے پچھانوں

[illegible]

سعدی
خبر داری از خسروان عجم | کہ کردند بر زیر دستاں ستم
نہ آں شوکت پادشاہی بماند | نہ آں ظلم بر روستائی بماند
مکن تا توانی دل خلق ریش | وگر میکنی میکنی بیخ خویش

ہلہ اسواسطے کہ خدا کو دشمنوں سے ہیں اعدا انکا فعل خدا تعالی کی طرف قدرت نہیں ہوتا اور اولیا ماسعد تعالی السد تعالی نصرت گویا خدا تعالی کی نصرت رہی مومن توسل بحریۂ امر حقیقی اور کفار نے ایکے شیطانوں سے ایسی طرح مدد نہیں چاہتے اور نہ وہ اسی طرح کی ہوتی ہے ۱۲ حطرانی عفی عنہ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ

اے جماعت جنوں کی اور آدمیوں کی کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے بیان کرتے تھے اوپر تمہارے نشانیاں میری اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اُس دن تمہارے کی سے کہا انہوں نے گواہی دی ہمنے اوپر جانوں اپنی کے اور فریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا کی نے اور گواہی دی انہوں نے اوپر جانوں اپنی کے یہ وہ تھے کافر یہ اسواسطے کہ نہیں ہے پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیوں کا ساتھ ظلم کے اور لوگ اونکے غافل ہوں

اے جن انسان جماعت کیا تساں پاس رسول نہ آئے　جنس تساڈی ہوں آ تیاں میریاں اہناں بیان سنائے
تے ملنے حشر دے نوں تساں تائیں خوب ڈراندے آہے　ہاں ہاں ایہہ کفر اپنے تے شاہد ہاں لائق رسوائے
تے حال ایہی تہاں دھوکا دتا دنیا دی زندگانی　جو حشر نشر اٹھ بھلے ہن اتھے نفس زبانی
تے دین گواہی خود جاناں تے سی اساں کفر کوڑا واں　کھلے بھیل رسول تاکرے ہلاک غریب گراواں
نال ظلم تے غافل ہون جو کوئی اساں نبی نہ آیا　وعید رسول جے آوندی ناہ انہاں کہندے بار خدایا
کیوں نوں اساں رسول انہاں گھلے تا اسیں تابع تھیندے　آئیتاں تیریاں جو ہیں وچہ قرآن ارشاد وسیندے
پیغمبر انساناں وچوں ہوندے آہے بھائی　پر جمع ہوون سنگ وچ خطاب نال جن بلائی
اتھے صحت خطاب نہ ہوندی مگر نہ رسل جناں وچہ آئے　تے کہیا بعض رسول جناں وچہ ہوئے ہن سو ہائے
جمہور علماء اس طرف جو نہیں جن پیغمبر ہوئے　بے نام او نہاں اندر وچہ روئے زمین پروئے
نہوں رسول رسولاں دی نوں جیہوں ست نفر جناندی　پیغام رسول خدا دا قوم اپنی توں جا پہوچاندے
ولو لی قوم مند دین کہیا جویں جل جلائے　جو قوم اپنی ول مڑ گئے اوہ ست جن ڈراونوائے
رسولاں تساں دسیا جو تہناں ملے آیات کمائے　جو ساہن دلیل توحید میری تے صدق رسولاں والے

سلہ تے تلاوت یعنی قرآن ۔ نکمیں کر کے پاس ڈرانے والے پیغمبر نہیں آئے ۔ سلہ ولولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ۔ الآیۃ یعنی تو نے کیوں نہیں ہم پاس رسول بھیجا تا ہم تیری آیات کی تابعداری کرتے ۱۲ ۔ تفسیر ۔ سلہ جیسے خطاب فرمایا منہما اللؤلؤ والمرجان اور بحر و ساحل الفیر میں رسول انسانوں ہی میں سے ہی خاص ہے مگر جناں نوں وچ خطاب انساناں کے فرمایا جنہیں تو پھر جنوں کی طرف بھی خطاب کا ہونا سمجھ ہی جاندا ہووے تے رسول اور اور ہونا شامل اسی جویں فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان ۔ از حال ایسے کہ جو دریا کھارے ہی وچوں نکلدا ہے بھانویں بہتیاں پر بناں ہیں شامل فرمایا اسے طرح انساناں نال جناں نوں وی شامل فرمایا اسواسطے قسمت خطاب دی ۔ ۱۲ مواہب الرحمن

تے ایس عذاب وہاکیوں تساں ڈرایونے یا ناہیں　تاکرن اقرار رسول آگے اتے پایا خوف اساہیں
پر اساں نہ منیاں بلکہ جھوٹھا یا اوہناں رسولاں تائیں　کوتاہ گون ملامت کرسے پایاں اج سزائیں
اساں دنیا اندر کفر کمائے ڈرسے نہ قہر عذابوں　دنیا وچ مغرور ہوئے اج ہاں محروم صوابوں
ایہ تد اقرار کرن جاں دیون مٹھ ہور پیر گواہی　تاہو نا چار اقرار کرن ایہو ویکھ سراجوں بھائی
نہ جلدی کری عذاب ہلاکت اہل قری رب سائیں　رسول نہ جدا گے طرف اوہناں گھلے یا اوہناں نائب تائیں
غفلت وچ نہ مارے اللہ تا جو کہن حشر نوں　بشیر نذیر نہ پاس اساڈے کوئی آئیا دین خبر نوں
تے نسبت ظلم نہ طرف خداوی کرنی جائز آئی　جو بھاویں باجھ گناہ کل وستیاں کرے فنا الٰہی
جو من لوک رسول تا رب نوں حاصل کی عذابوں　بلکہ شکر ونعمت زیادہ پڑھ قرآن صوابوں

## اشارات

استعداد روحانی فاسد ہوندی ہے کسے ناہیں　پاون سنگ حظوظ حیوانی طفلیت وچ کاہیں
مگر قبول سکے کرجد اوہ فیض عقل الہامان　وقت بلوغ تے ہووے مخالف الہامات انعامان
تے لگے مگر ہوا نفسانی لذاتاں سٹ ہوتاں　ایہ جنگی استعداد وند ہودی مارن نال ممانان
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جیوں خالق فرماوے　نہ پیروی ہوا تدہ ربدی راہوں او بھلاوے
نہ پیش بلوغوں امر نہی احکام ہوون کسے جاری　تاہیں اوس عمر وچ استعداد نہ بھڑے خواری
تے پاروں عمل امور شریعت روح ترقی پھڑدا　تے استعمال نواہی راہوں روح نقصان ضرردا
ہی لازم عاقل تائیں حال اپنے دا کرے تدارک　تے ڈرے خطاب قہر دیوں جو دن حشر کری رب مالک

| | |
|---|---|
| اگر بحشر خطاب قہر کند | انبیاء را چہ جائے معذرت است |

بصری حسن کہو وچہ دنیا ٹولے پنج النساناں　ہک عالم سو وارث بنیاں رب کتیو ذیشاناں
دوجے زاہد نہ سمجھے غازی چوتھے تاجر آئے　پنجویں ہین بادشاہ سو اوہ چرواہو رعیت پائے
جد عالم طمع کرے اتے جمع کرے دنیا اموالاں　پھر کیہڑا اوسدی تابعداری کرسی کنوں رجالاں

لہ یہ قول ابن جریر نے نقل کیا ہے اور کہا امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی تیرا رب آبادیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں بباعث کسی ظلم کے جبکہ ان آبادیوں سے ظاہر ہوں اس حالت میں جو وہ لوگ غافل ہوں یعنی جاہل ہوں ۱۲ مواہب سلہ وہ استعداد جو فیضان الٰہی کو قبول کرنے والی ہوتی ہے ۱۲ سلہ یہ اس سے کہ مقتضی ہے کہ جب تک حق تبارک و تعالیٰ کسی قوم کی طرف دعوت حق کرنے والا رسول نہیں بھیجتا تب تک کسی قوم کو عذاب نہیں کرتا جب ان لوگوں پر رسول کو بعوث فرماتا ہے اور وہ لوگ اس رسول کی نافرمانی کریں تو پھر عذاب کرتا ہے انکو بباعث انکی نافرمانی اور مخالفت کے ۱۲ روح البیان ھہ اس سے ثابت ہوا کہ جب عوام علماء کی نافرمانی کریں بعد اسکے اوامر اور نواہی کی اطاعت نکریں تو عذاب الٰہی کے مستحق ہوتے ہیں جیسے فرمایا حضرت نے کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں یہاں علماء ربانی مراد ہیں نہ علماء شیطانی جو اس زمانہ میں ... یعنی ... ظاہر ہوئے ہیں ۱۲ علوای علی عنہ سلہ ... حوالگی طرف ... تلواروں سے خدا تعالیٰ کی اور سوداگر امن میں ہیں خدا تعالیٰ کے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

| | |
|---|---|
| شیخ چوں کامل بحال آید مرید او معاش | کامل وسیلے ہرگز لائق دیدار نیست |
| جاں اوہ غور اغب کویں دو جیاں راہ دکھاوے | تے راہ سدے ول اوہ کویں جو گم آپ ہو جاوے |
| از زاہدای خشک رسائی طمع مدار | سیل ضعیف واصل دریا نمیشود |
| جاں غازی سردار نیت کیتی جو شاہ زور کہاواں | تے عمل ریائی رب ہٹاوے وانگوں نقش مٹاواں |
| عبادت باخلاص نیت نکو ہست | وگرنہ چہ آید زبے مغز پوست |
| جاں خائن ہووی سوداگر کوہ اوس راضی تھیوی | جس ہووی خیانت پیشہ اوہ وچہ جگ خوار سدیوی |
| دریں زمانہ مگر جبرائیل امین باشد | خائناں لبس کو در مکیں باشد |
| جاں شاہ ہویا گھبار کری کویں آئڑ دی چوپائی | جاں لگی واڑ کھیتی نوں کھاون ہوئی اندھیر جہانی |
| بادشاہے کہ طرح ظلم فگند | پائے دیوار ملک خویش بکند |

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ
الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ
مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اوس چیز سے کہ کیا ہے انہوں نے اور نہیں پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہیں اور پروردگار تیرا بے پرواہ ہے صاحب مہربانی والا اگر چاہے لیجاوے تمکو اور جانشین کرے پیچھے تمہارے جسکو چاہے جیسا پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے تحقیق جو کچھ وعدہ دئے جاتے ہو تم البتہ آنیوالا ہے اور نہیں تم عاجز کرنیوالے کہہ اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہ اپنی کے تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہے کہ ہوگا واسطے اوسکے آخر اوس گھر کا تحقیق نہیں فلاح پائینگے ظالم

| | | |
|---|---|---|
| ہر اک تائیں درجے عملاں جو بد نیک کمایا | | تے رب تیرا بے خبر نہ اوہناں تھیں جو انہاں کر بوجھایا |
| ہے بے پرواہ تیرا رب رحمت والا جیکر چاہے | | کر نابود تساں تساں کی پیچھے لے آوے جس چاہے |

لہ یعنی اعلیٰ و اوسط و ادنیٰ درجے ہیں مختلف اعمال کے عذاب ہو یا ثواب اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کے مقدار اور جزا سزا سے خوب واقف ہے ۱۲ [illegible]
خلاصہ [illegible] واسطے [illegible] سبب [illegible] کا کفر [illegible] اور [illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible]

| | |
|---|---|
| جو ہیں تساں اڑ پائیوں سو ہر گز نہ ٹل نکالے | جو وعدے ملے تساں اتوں نہیں تسیں عاجز کرنیوالے |
| کہہ عمل کرو اے قوم اپنی جا میں بھی عمل کماندا | جھب جانو کس کا بن اوہ گھر آخرت والا ہوندا |
| ٹھیک اتہ بات نجات نہ پاون جنہاں ظلم کمائے | ایہ تکے والیاں سخت وعید معالم وچہ فرمائے |
| جو چاہو کرنا ہووے اوہناں نابعدار جالیائے | جو کفر سبب ہلاکت تھیوے نیکاں غضب نہ پاوے |
| جو وعدے ملے تساں نوں اتے تسیں بے شک پاون والے | سو توں بعد الحق اتے نیکھا ہدی نیکی ہر جالے |
| عذاب ثواب تھیں نہیں قادر کوئی ڈس کنوں سب سائیں | وچہ حاضر کرن تو بدلا لین تساں تھیں عاجز ناہیں |
| اِعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ اسے وچ سخت وعید کفاراں | تسیں کم کرو جا اپنی میں بھی خود جا عمل کماواں |
| ہن ایہ صاف ہوئے معلوم عقبیٰ نوع ہار کسنوں آیاں | بعض کہن اس قسم جو آیتاں ہن منسوخ گواہیاں |

## اشارات

| | |
|---|---|
| جنہاں منعقد ادبیل آیاں کر کے رو ہر گو ائے | اوہ ظالم لوگ ایہن وچہ وار بوار جھلن بریائی |
| رات وتاں جنہاں راہ حق دے وچہ گالی جان پیاری | اوہناں عاقبت نیک تے قرب بجن دا قسمت آخر کاری |
| عمر و دست نکردیم عمر و مال دریغ | از کار عشق زنازیں قدر ہمی آید |
| تہدید کفاراں بعد خدا اوہناں سماں کھول سنایاں | اگلی آیت اندر بھایاں روشن صاف گواہیاں |

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَمَا
كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ

اور کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتی سے اور چارپایوں سے ایک حصہ پس کہا انہوں نے یہ واسطے اللہ کے ہے ساتھ گمان اپنے کے اور یہ واسطے شریکوں ہمارے کے پس جو کچھ ہو واسطے شریکوں انکے کے پس نہیں پہونچتا طرف اللہ کی اور جو کچھ ہو واسطے اللہ کے پس وہ پہونچتا ہے طرف شریکوں انکے کی برا ہے جو کچھ حکم کرتے ہیں

| | |
|---|---|
| تے کھیت حیواناں تھیں اوہناں حصہ کڈھن رب تھیں آیا | ونڈ کہن ایہ حصہ رب ظنوں تے ایہ بتاں آیا |

لہ یعنی کہتے تھے من مات فقد مات یعنی جو شخص مر گیا سو گیا آیا پھر اوس پر کچھ عذاب نہیں چلتا یعنی عذاب ثواب سب اسی جہان میں ہے جتا رہے اسی طرح عقیدہ ہے اہل ہنود کا جو کہتے ہیں جو مر گیا سو گیا انتہیٰ ۱۲ حلوائی سے جن آیات سے دین میں آزادی سمجھی جاتی ہو وہ آیات بعض کے نزدیک منسوخ ہیں جہاد والی آیت کے ساتھ مگر نزدیک صاحب کبیر کے نسخ کی ضرورت نہیں اسواسطے جو جہاد کا فائدہ یہی ہے جو لوگ سیدھے راہ پر نہ آویں انکو قتل کرو اور جو راہ راست پر آ جاویں انکے مزاحم نہ ہوں ایمان لاویں تو دوزخ سے نجات ہو ورنہ آخرت میں ماخوذ ہونگے پھر آپ انکی بلکی شقاوت تلوار کے ساتھ دھو نہیں سکتے ۱۲ خلاصہ

Marfat.com

پھر جو تنہاں غیر بکیاں حصہ رب ول جان نہ دیندے
ہی بُرا جو حکم کرن اوہ مشرک حصہ رب بناناں
سن کے والے مشرک ربدا حصہ ہِک بتاندے
ایہ اپنے وہم گمانوں اُنہاں آہی ونڈ ٹھہرائی
نہ اس وِچ تنہاں حکم کیتا رب تاں کجھ شرح کہیندے
تے حصہ ہِک بتاندا رکھن کھان مجاور بُتاں
تاکہن خدا نہ حاجت اوسدی اوس [illegible]
نا اوہ رہن دیون ول بتاں کہن اُنہاں حاجت مندی
تس کجھ پرواہ نہ رکھن تے جے ونڈ بتاں شے کائی
جے حصہ ربدا موٹا تازہ بتاں ول موڑاون
کہندے ہے رب حاجت بُتاں حاجت اُسدی آئی
ہی غیر اللہ دی نذر حرام اتے شرک خدا سنگ آیا
جو نذر آہی بعج ولیاں دے فاتحہ نیت کردا
جے ایہو نیت ہووے تاں جے عرفا کہے زبانوں
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ہے ول عملاں دا نیت ہیول
جو بکرا پیر گیارھویں غوث الاعظم عرفاً آہندے
جو اس آیت سنگ نجدی نہہی لکھوی [illegible]
ہُن نذر نیاز جو مرسوم اولیا وال شرک بنائے
خود شاہ رسولاں اُمت ولوں آپ ذبح کریندے
[illegible]

تے جو حصہ رب سکدا [illegible] ایسوں ول بتاں طرف نہ لیندے
ہبے کھیت جیوان ویائو ہر شے ویلے وِچ بنا کھانا
وِچ کھیت جیواناں ہی ہر جنسوں آپوں ونڈ ٹھہرائے
جو ہے ایہہ حصہ ربدا اتے ایہہ حصہ بتاں دا ہی
تہاں [illegible] بھاتی [illegible] ربدوں دیندے
جے ربدے حصیوں بتاں دے حصے رلی کجھ تاں
تو بتاں حصیوں [illegible]
ہو ربدے حصے [illegible] کوئی مردی [illegible] ہوندی
مری آکھ ہووے تاں ربدیوں حصیوں بھری وائی
جو بتاں حصہ موٹا اوہ نہ رب دی طرف لیاون
ایہہ وِچ مدارک خازن ہور سراجوں ویکھیں بھائی
جو نذر عبادت تے اس حق خدا دل غیر پہنچایا
انہاں اجماع حلال نہ ایہہ وِچ کوئی خلاف نہ دسدا
جو ایہہ بکرا یا ایہہ شیرینی نذر فلاں جی نول
جو نذر عبادت نیت ولیاں تاں ایہہ نذر بتاں ہیول
مقصود اُنہاں دا فاتحہ شریف [illegible]
اوہ وِچ رسالہ [illegible] فرق بتائے
[illegible]
[illegible] عمل [illegible]

[illegible]

سله کفند کہتے کہ ہمیں بتوں کی تعظیم نہایت ہی منظور ہے [illegible] مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی
کتاب صراط مستقیم مطبع مجتبائی کے صفحہ ۵۵ میں نقل کیا ہے [illegible] حضرت
رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد از التماس ایشاں کہ مادرم ناگاہ فوت شدہ و یارای گفتنش نیافت اگر یافتے وصیتے بکردے پس
برائے وے اگر چیزے بجہت نفع بوے خواہد رسید فرمودند آرے پس گفتند کہ این بئر سعد است یعنی دوسری صورت سواد عاکرنے کے
یہ ہے جو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھود نا مروی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو فرمایا تھا اب پوچھا کہ میری
ماں ناگاہ فوت ہو گئی ہے اور وصیت کرنے کی اُسے طاقت [illegible]
یہ کوئی چیز نہیں تو اُو سکو [illegible]
اسحاب نے فلاں کے خلاف یہ کلام کیا [illegible]
کو بعد پہنچا جاوے اور وہ کہو کہ یہ غیر خدا کی عبادت [illegible] ۱۵۹

دن اجی ہک اپنی تے ہک طرفوں ختم رسالت
فضیلت نال حرام نہ ہووے کوئی شئے مول کدائیں
نذر عبادت بجز خدا دی اجر گھلیں اولیا داں
نہ انہاں کفاراں انگوں ہن کوئی بتاں نذر مناوے
تے ناہ کوئی حصہ رب دا تیہو ولیاں حصہ کردا
نہ کسے جاگہ ایہ واقعہ ہویا مثل انہاں کفاراں
ہن مومن کیہڑا آکھے ایہ شئے رب دی ایہ شرکا واں

تے سعد کہیا سی ماں میری ورایہ گھوہ اُحالت
جو آکھن ایہ شئے غوث الاعظم دی ہے یا جو خطائیں
شہر نیں وچ بھی ایہو نیت ایس ہن شرک بنا وال
جو نبی کہیا میں خرچ نہ جوہن غیر شرک کرا وے
جو رب دے نال عبادت دوہے کون عقیدہ
جو جنا کہندی اوہ ایہہ بدا تے ایہ شرکاہ بدکالا
تاحق بجدی شور مچاون شرم نہیں جہلا وا

## اشارات

نبی دیاں یاراں وچوں ہک شخص رہے غمناک ودھیرا
اُس عرض کیتی میں وقت جہالت سخت گناہ کمایا
دنیا وچ اوس دن گناہ اوہ لگا عرض گذاران
پھر سے گھر بھی لڑکی جمی یا حضرت اکو اریں
پس میں اوسنوں چھوڑیا جو ہوئی جوان بیچاری
میں غیرت آئی ایہ جو اپنی لڑکی کتے و داماں
زن نوں کہیم کدن میں ول خوشیاں اپنیاں جاناں
پس لڑکی ہن سنگ گوری عورت زینت زیب لباسوں
تائیں اپنی لڑکی لے گیا باہر کھوہ کنارے
تایا حضرت اوہ لڑکی رو رو چمڑی سی گل میرے
پس میں ترس آیا وت کھوہ ول تکیم نظر دوبارے
ہائے ابا باپ امانت ماں میری ناہ گواویں

ہر پچھیا اسنوں شاہ رسل کیوں نوں غم کریں ود
جن مسلم ہو یا خوف کراں کوئیں بخشش ہووے خطا
پھر آکھا اوہناں لوکاں نہیں جو دھیاں اپنیاں
تے زن میری اوس حق سفارش کیتی الیس
تے دوئی جس زنانیوں کاں کیتی خواہش
یا گھر رکھاں بن خاوند وچ میں گلیں عار رکھاوال
ملنے کارن لڑکی بھی سنگ میرے کریں روانا
تے حکم عہد لیا ان نیتھوں کریں خوش ہر اسوں
میں دیکھیا کھوہ ول لڑکی بھی لگی میں پواڑے
تے کہندی ای بابا کیا میں حق ہوے ادا دی تیرے
تے غیرت سخت پئی پھر لڑکی رو رو آہیں مارے
نیں بے تقصیر نمانی عاجز نال وچ کھوہ لگا دیر

له اس قسم کی نذر خود مولوی اسمٰعیل نے مستحسن لکھی ہے جیسا کہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ میں کہتے ہیں عبادتے کہ از مسلمان ادا شود و ثواب آں بروح کسے از گذشتگاں برساند و طریق رسانیدن آں دعائے خیر بجناب الٰہی است پس این خود البتہ مستحسن است اما اگر کسی ثواب بروح پیر رساند از حقوق اوست بقدر حق و خوبی رسانیدن آں کتاب زیادہ تر خواہد شد پس طرفی این امر از امور مرسومہ تمام اعراس و نذر و نیاز از اموات شبہ نیست ۔ مولوی اسمٰعیل کی کتاب کے حوالے کہ مولوی نے جابجا لکھے ہیں گویا اسمٰعیل انکا پیر و مرشد ہے۔ دیکھو تفسیر محمدی منزل ۲ صفحہ ۱۶۰ اور زینت الاسلام میں اسکو خارق منہدی لکھا ہے ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ پس فقیر نے انکی کتاب میں سے ہی حوالہ پیش کر دیا ہے
له یعنی وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ اللہ کی ہے اور یہ اسکو شرکا کی ہے یعنی صاف طور پر بتوں کو خدا کے ساتھ شریک کر دیا کہ یہ بھی خدا کی مثل ہیں جیسے کہ تفسیر محمدی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کافر کہتے تھے ہمارا تین سو ساٹھ خدا کعبہ میں ہے اور اکثر اشہر مکہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک کی طرف پکارتے ہیں پس کس طرح یہ ان کفار کے ساتھ عقیدت میں برابر ہو سکتے ہیں کبھی کسی نہیں کہا کہ فلاں ولی خدا کا شریک ہے یا خدا کو اصل

پھر کدی ویکھاں ول دختر حضرت کدی تکاں کھوہ وتے
غلبہ کیتا پر اوہ لڑکی روندی مادر جائی
کھوہ وچ سُٹو کرے اے بابا توں میں جان گوائی
ایہہ ماجرا سب سُنکے اُٹھیں حضرت شاہ ابرار اںؐ
تاں ٹھیک عذاب رب ہیدا ایں تیتوں فعل نیری جد سُندا
اوہ مال اولاد ہی فتنہ جیہڑی روکن یاد الٰہوں

تے رحم آوے لڑکی تے مگر عدو شیطان کوتے
روندی کھوہ وچ سُٹی تے اوہ گردی رہی دوہائی
جاں رہی آواز کرن تحقیق تاں میں گھر ول واگ بھوائی
کہیا پچھلیاں فعلاں تھے میں کرداں گیر جے بد کرداراں
وچ روح البیان محقق صوفی کردا نقل سہندا
تاہیں کئی[1] اولیاواں پیا خود دیتاں اصلاحوں

فکر آب و دانہ در کنج قفس بیجا اصل است | در پیچ اندیشہ روزی چرا باشد مرا

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ
وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝

اور اسی طرح زینت دی ہے واسطے بہتوں کے مشرکوں سے مار ڈالنا اولاد اونچی کا شریکوں انکے نے تو کہ ہلاک کردیں انکو اور تو کہ ملا دیویں اوپر انکے دین انکا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے یہ پس چھوڑ دے اون کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں

جو ہیں[2] مشرک ونڈ وسانی کچّی اولویں تنہاں شیطاناں
یعنی زندہ بیٹیاں ون ہن اہل شرک نوں بھاناں
تا دنیا وچ ہلاک کاوون اوہ پارول کچی اولاداں
ہور تا جو رلا پوے اوہناں اوتے دین جو اسمٰعیلی
پس اے محبوب نوں چھوڑ اوہناں تے جو بہتان لگاون
جو وچہ[3] محبت غیر اللہ دے کرن تباہ خود جاناں
الحب للّٰہ والبغض للّٰہ جو ہیں وچہ حدیث وسیوے
ہُن اوہ نفسیاں ننگ ویکھوں و بھی مُنڈے رلن ہزاراں

مارن دھیاں دا کو سیاسے بھناں اہل زباناں
فقر وفاقہ جو ایہ کیتھوں کھاسن کتھوں پرناں
تے لین عذاب حشر نوں پارون کفر تے شرک وساواں
تے جو رب چاہندا شرکا نہناں کر دیناہ ایہ حیلے
بھی جو غلط گمان کرن اوہ اور لگ پچھوں تاوان
اوہ بھی اس آیت وچ داخل بن رب نہ بہاناں
کل بغض اتے حب ہووے رب کارن نہیں تے شرک بنوے
تعزیے پوجن بن گدن شرم نہیں مرداراں

ل۱ اور کتنے اولیا اللہ نے اپنی اولاد کی موت کو اختیار کیا ہے اسواسطے کہ جو شے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالب کو روکے وہ فتنہ ہے اموال اور اولاد جیسی پس کہ ان اولیاء اللہ سے ایک حضرت ابراہیم بن ادہم ہیں کہ جب انکو انکا بیٹا مکہ معظمہ میں ملا اور آپ نے اپنے بیٹے کی محبت اور رغبت کو اپنے دل میں جنبش کرتا دیکھا تو آپ نے دعا کی کہا کہ میرے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے موت دے یا اس میرے بیٹے کو اور اشارہ بھی اپنے بیٹے کی طرف کیا پس وہ فوت ہوگیا اور اسی طرح کا دور کرے بندہ غیر کی رغبت کو اپنے دل میں ہو توحید کے ساتھ اور منت کرے وہ اس کی موت کے لئے اسواسطے کہ تصرف کرتی ہے اسکے نفس کی طرف ل۲ اور حقیقت میں متصرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہے الی قولہ اور اولاد کا زیادہ ہونا اور ان کا ہلاک ہو جانا اور پھر اوپر صبر کرنا مجاہدات سے بھی کہیں بڑھ کر معتبر ہے گویا وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے ۱۲ روح البیان ل۳ شرکاء سے مراد انکے پیشوا ہیں جنکی وہ اطاعت کرتے تھے شرک میں یا بتخانے کے مجاور بن رہے تھے پس یہ لوگ انکو ایسے کام بتلا کرتے تھے ۱۲ اعلیٰ الی بخی ل۴ یعنی اسی غلط انکو انکے شریک کہا جاتا ہے کہ وہ بت پوجا کا بہت نہ تاتے ہیں یہ انکی ہلاکت کا سبب ہے اور عذاب پانے کا ۱۲

Marfat.com

سبز لباس کہنے گل اُتے رافضیاں دے بھائی — مہندی گدھن نال ریدیاں ہون موافق واہی
بنی محب ہک پیر پیر آکے یارھویں ترک نہ کروے — تے مسجد وچ کدی پیر نیاون پچھو تاسن مردے
حب اجیہی گوڑی نہاں دو جگ وچ پکڑاوے — جی چال اینہاندی چلن اوہ حب وجگ رلحت آوے
تا یارھویں دین ثواب اس دتیاں راضی روح اُنہاندے — جو یارھویں کرن خبیث اُس کنوں روح خوش کویں تنہاندی
سُن ہر رسم جہالت والی آیت دور ہٹاوے — جو طور طریقہ صلحا وندا او ہو رب نوں بھاوے

[illegible]

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ
وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا
افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور کہا اُنہوں نے یہ جانور ہیں اور کھیتی ہیں اچھوتی نہیں کھاتا اوسکو مگر جسکو ہم چاہیں گمان اپنے سے اور جانور ہیں کہ حرام کیگئی ہیں پیٹھیں اُنکی یعنی سوار ہونا اُنپر اور جانور ہیں کہ نہیں یاد کرتے یعنی وقت ذبح کے نام اللہ کا اوپر اونکے جھوٹ باندھکر اوپر اوسکے البتہ بدلا دیگا انکو بدلہ اوسچیز کے کہ تھے باندھتے

تے کہن ایہ ڈنگر کھیت نہ کھاون زناں تے اڈاون — تے ہور حیوان حرام سواری پچھا لو اُنہاں ٹھہراون
تے ہور حیوان جو نام خدا دن کہندے نام غیر اندے — جو بُت بناکے رب دے اوپر کافر شرک لگاندے
انہاں جلدی بدلہ دیسی رب جو آپے کوڑ بناندے — جو غیر اللہ دے ناموں کُٹھی آہی حل تباندے
بجیرہ یعنی محجور جو ممنوع رو کیا بند کرایا — جو مرد کھاون اتے زناں کھاون وچہ خلاصی پایا
جیہوں وچہ ذکر بجیرا والی ہوئی پچھان تاری — کجہ حیوان سواری کروی لیون خدمت ساری
تے سائبہ سان آہا جو چھڈ دی کھلے پیون کھاون — نہ کوئی نفع اٹھاوے اُستھیں جیں منود بتاون
بعض حیوان چڑھاون بتاں ذبح اُنہاندی ناموں — تے بدنام نہ لین اوہناں تے بعض جھوٹھ الزاموں
جو اللہ خوش اس فعلوں تھا ایہ اوہ کم کردا جاری — اس بہتان سندی خود ظالم لین سزا دکھ خواری

[illegible]

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓي اَزْوَاجِنَا ۚ
وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ

[illegible]

اور کہا اُنہوں نے جو کچھ بیچ پیٹوں ان جانوروں کے ہے خالص ہے واسطے مردوں ہمارے کے اور حرام ہے اوپر بیبیوں ہماری کے اور اگر ہووے مُردہ پس وہ بیچ اوسکے شریک ہیں البتہ جزا دیگا اونکو کہنے انکے کی تحقیق وہ ہے حکمت والا جاننے والا

تے کہن جو کجھ وچ پیٹاں انہاں جیوانا‌ں حمل تھیا ئی
جے مُردہ جمے تاسب رلکے کھاون مرد زنانی
مَا فِي بُطُونِهِمْ تھیں بچہ پیٹ مراد اتفاقول
تے حضرت ابوحنیفہ زُفر اتے حسن کہن جے زندہ
تے بچہ ماں دی تابع شافعی وچہ ہر حال تباوے
تے بچہ لونڈی آنگ سنہ باندی ہوگ آزاد الاون
پر ہر جا تابع ہوون ماں شنگ شرط نہ حنفی کہندے
پر حنفیاں نے شبہیاں جا ہک نظر احتیاط ایہا نی
اہل شرک میاں وس بایاں پھر انہاں حال تبایا

اوہ خالص حل اساڈیاں رداں زناں حرام ہویا ئی
ہے رب حکیم علیم دے انہاں بدلہ سخن زبانی
اوہ زندہ ہووے یا مُردہ تنے کہن حلال نداقول
تا ٹھیک حلال تھیے جے اوہ مُردہ ندوں حرام اوہ گندہ
تے کہو امام نہ تابع ماں وچہ حلّت حُرمت ہٹاوے
تے شوہر لونڈی تے جے لڑکی جنے نہ حل بناون
تے شافعی نص عموموں ہر جا تابعیت فرمیندے
جو عمل احتیاط اوپر ہن کرے ساڈے حنفی بھائی
جو ڈر تنگیوں اولاد مرینیدی جیوں اگے فرمایا

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ
ع اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

تحقیق ٹوٹا دیا اون لوگوں نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا اوس چیز کو کہ دیا تھا اون کو اللہ نے جھوٹ باندھ کر اوپر اللہ کے تحقیق گمراہ ہوئے اور نہ ہوئے راہ پانے والے

ٹھیک زیان کیتا جہناں بیٹیاں کیتیاں قتل اولاداں
اُنہاں اللہ اوپر جھوٹھ لگا کھو حل حرام ٹھہرائے
وچہ حق ربیعہ مضر ایہہ آیت دووین قبیلے آئے
جو کرن اسقاط حمل اوہ بھی وچہ اس حکم دے آئے
جو جمدا طفل آواز کرے تس غسل جنازہ آیا

پاروں جہل حماقت جاتیاں منع خداویاں دتواں
سو ٹھیک ہوئے گمراہ اتے ناہ اوہ راہ سدھے ول نے
بعض ہور عرب قبیلے بیٹیاں زندہ دیندے آہے
جو ایہہ بھی زندہ مار رتوانگوں مومن من سنائے
جو ناہ حرکت آواز کرے تس ایویں دبن آیا

ل تفسیر احمدی اور ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ بحث موجود ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ک بیع ذبح اور بیع دختراں اور اور بھی ایسے حکموں کے ۱۲ سه اسواسطے کہ جو بچہ ذبیحہ کے پیٹ میں سے نکلتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ اوسکی ماں کے ذبح کرنے سے پہلے مر گیا ہو اور ابھی ماں کے ذبح میں داخل ہوا ور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ذبح کے بعد مرا پس بہرحال یہ یقین نہیں ہوسکتا جو وہ بچہ ذبح کیا گیا ہو اسواسطے احتیاطاً ترک کیا جاتا ہے ۱۲ خلاصۃ التفاسیر مصنفہ جلد ۲ - ۱۲ سه تنگدستی اور خوف کے سبب اور دشمنوں کے خوف سے جو غالب ہو کر ہماری بیٹیاں لیجاویں اور اسی طرح قبیلہ بنی کنانہ کے لوگ بھی کرتے تھے ۱۲ خازن و سراج و مدارک وغیرہ حلوائی عفی عنہ

وَهُوَ الَّذِىٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ
الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا
مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ ٹہنیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتیاں مختلف
ہیں کھانے کی چیز اوسکی اور زیتون اور انار یکساں اور غیر یکساں کھاؤ پھل اوسکے سے جب کہ پھل لاوے اور دو حق
اسکا دن کاٹنے اوسکے سے اور مت بیجا خرچ کرو تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو

ہے اوہ اللہ جس باغ اوپائے بعض گنجان بنائے
میوے رنگا رنگ تے زیتون انار ہک بیجیے
تے دیہو حق اس کھیتی سندا جاں کٹو اوستائیں
معروشات جمع معروش گنجان اتے کھاڑیاں کہندے
جو کھلر چھتیاں وانگ بن جویں کوٹھے چھتے ہوئے
طعم تے اکل مزہ جویں کھٹا مٹھا کوڑی سارے
متشابہ جو رنگ صورت وچہ ہکو جیہے وساون
حصاد زراعت یعنی پھل توڑن تائیں بھی کہندے
زکوٰۃ اموال ہک سالوں پچھے ہوندی فرض غنیاں
جے کھیتی اسدا مالک ہووے تے تھیں حد ون لگیوی
جے مالک پانی کھیت نہ دیتا تاں تس حصہ دیہوال
ایہ ابن عباس طاؤس حسن ہور جابر زید سعید ول
بعض کہن حق ہور مراد ایہہ باجہ زکوٰۃ ادائی
تے ان جبیر کہیا ایسی حکم ایہ شروع اسلام جدائیں
کہیا ابن کثیر ایہ آیت حکم مالک لازم پایا

تے بعضیاں گنجان تے ہور کھجوراں کھیت اوپائے
ہک غیر متشابہ کھاؤ پھل اسدے تھیں جان صریحے
نہ کرو اسراف جو مسرف لوک نہ دوست رکھدا سائیں
وچہ بخاری ابن عباسوں ہین انگوراں کہندے
یا معروش جو بجھن غیر معروش جو آپے ہوئے
کوئی بوٹے منٹے کوئی تھوڑی فرق انہاں وچ ہن اظہارے
تے غیر متشابہ جو آپس وچہ صورت رنگ نہ پاون
اسراف جو باجہ ضرورت بیجا بیفائدہ خرچ چنیدے
تے باغ زراعت جدوں کپیوں واجب تدوں صریحاں
نہ ۲/۱ لا ہووی مقرر تاہ وقت عشر زکوٰۃ سے ہیوی
شاہ عبد القادر موضح وچہ لکھیا ویکھ سہیواں
جو اتوا حقہ وچہ فرض عشر یا ادھا عشر نو دیول
جو آیت ہے ایہ مکی اتے زکوٰۃ مدینے بھائی
پھر سنگ فرضیت عشر ہویا منسوخ اوہ حکم تداہیں
دن کٹن دے فقر جو حاضر ہوون انہاں کجھ آیا

سلہ آتوا حقہ یعنی اُن کے نزدیک کھیت اور میووں کی زکوٰۃ عشر ہے یا نصف عشر ۱۲ خازن
سٹہ یہ قول ہے علی بن حسین اور عطا اور مجاہد کا ۱۲ خازن
سٹہ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ زکوٰۃ نے تمام نفقے جو بیچ قرآن مجید کے ہیں منسوخ کر دیئے ہیں ۱۲ خازن
ومعالم۔

Marfat.com

لپ لپ[1] دانے میوے دیوے اندر ایس زمانے
جاں وِل ہن معاذ جبل دے نوں سی نبی چلایا
تے کہیا امام ہر حالت واجب صدقہ سر جا آیا
جو آیت وچ کوئی قید اتے مقدار نہ رب فرمائی (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ)
بھی وچ صحیح حدیث[2] اساں طرف عموم اشارت آئی
یا چشمیاں سنگ عشر اُسیج جو ہووے عشری بھائی
تے کہیا طحاوی صحت ہے اتھے قول امام سوہانے
تک گذرن کامل سال تے وچ تک مقدار اموالاں
یوم حصاد تھیں سمجھیوے سبقت فرض عشر دے
جس کٹن مہر کھیت نصرف عشری ضامن تقسیمی
جے پیٹی اجیہی آفت جیہڑا روکن ممکن ناہیں

ایسے اور پر فتویٰ ہے جویں وچہ مواہب آنے
فرمایا ترکاریاں تھیں تدہ صدقہ لیون آیا
پنج وسق ہووں یا گھٹ جو ترکاری یا غلہ پایا
بلکہ معروشاں[3] اتے غیر معروشوں ہر یک سمجھو بھائی
جویں کہیا بخاری وچہ اوس مین جو بارش سنگ سجائی
تے جو سنگ ڈول سجائی اُسیج نصف عشر سہانی
جو فرض زکوٰۃ جنہیں اموالیں دو شرطاں اتھ پاندے
تے عشری وچہ کوئی وقت نہیں جو ہووے عشر کمالاں
اتے کٹن بعد ادائی عشر خلاصیوں نقلاں چھڑدے
بعد کٹن جو کھیتی ضائع مالک عشر بھر یسی
تاں تے وارث اوسدا مالک شامی کھول وکھائیں

## اشارات

ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ دے سنگ رحمت ہراں
وچ اوہناں کشف مشاہداں سندے پھل چمکدے
معاملے تے حالات تخالق بعض اوہناں معروشاتوں
تے ملک یقین اُلی ملک اوسدے وچہ نہن صالحیوں (یعنی صالحین)

ولاں عارفاں دے وچ اُگائے باطن باغ انواراں
تے نور جمال وصال محبت قرب سندے پھل پکدے
درگاہ قدیم سولوں پھل تنہاں متصل نیک صفاتوں
ایہ امکان جو بندہ کامل صدق صفا دلاں ہوں

[1] ابو عالیہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصحاب کبار بجز زکوٰۃ کچھ نہ دیتے تھے مواہب اور خلاصہ میں ہے زمین عشری وہ ہے کہ جو ملک لڑ کے زور سے فتح ہو کر قبضہ میں آئے اور اسنے یہی تقسیم کر دی جاوے اور عرب کا تمام ملک اور بصرہ اور جس جگہ بھی آدمی مسلمان ہو جائیں یہ سب عشری ہیں یعنی بادشاہ زمین کی پیدائش میں سے دسواں حصہ لے سکتا ہے سوا اسکے اس زمین پر کسی قسم کا حق نہیں علاوہ ازیں اور ملک جو جنگ یا صلح سے مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائیں وہ خراجی ہونگے اسپر لگان لگایا جائیگا پھر اگر زمین عشری بارش یا نہر سے پلائی گئی ہے تو پھر دسواں حصہ ہے اور اگر دستکاری سے یعنی کنوئیں یا ڈول سے تو بیسواں حصہ واجب ہے خدا تعالیٰ کا اور تجارتی میں تفصیل ہے اسکی کہ اگر بادشاہ ہو تو اوسکو دیا جاوے نہیں تو فقیر اور محتاج حقدار ہیں جو چیز زمین سے پیدا ہو یعنی ترکاری وغیرہ جو سال بھر نہ ٹھہر سکے خواہ غلہ وغیرہ جو کہ ٹھہر سکے اور پیداوار خواہ پانچ وسق سے کبھی ہو یا زیادہ اور ترکاری میں پانچ وسق سے کم میں عشر نہیں ہے جو روایت کیا بخاری نے ۱۲ خلاصہ [2] وسق ایک شرعی پیمانے کا نام ہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو یہ ہر وسق ۴۸۰ رطل کا ہوا عراقی رطل سے ۱۲ الشرح وقایہ خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۱۲ جلد دوم۔ [3] اور انار اور خرما سے متعین نہیں ۱۲ خلاصہ [4] حدیث میں یہ الف لام رہ کر حدیث میں عموم کی طرف اشارہ ہے سو وہ اسلئے ہے کہ جو مقصود بیان فرضیت کا عشر ہے یا نصف عشر اور عام ہونا اوسکا جو کلمہ ما سے سمجھا جاتا ہے یہ اشارۃ النص ہے اور عبارۃ النص راجح ہے اور پر اشارہ کو مگر ہم کہتے ہیں کہ جو لفظ حدیث بخاری والی اور بھی راجح والا ہے اسکا حاصل مطلب متن اور حاشیہ میں کوئی ہے دونوں میں حق کا لفظ ہے اور یہ مشترک ہے معنی وجوب اور نقل میں اور لفظ من حیث کا مجمل ہے واسطے مقدار کے اور اس حدیث میں عشر کا لفظ ہو جو خاص ہے جسکے معنی فرضیت زکوٰۃ دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کھلا و خاص کو مجمل و مشترک پر اول کے پس عبارۃ النص کو اشارت النص پر ترجیح باقی نہ رہی ۱۲ خلاصۃ التفاسیر [5] یعنی جب پیدا ہو تب عشر

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح ہے جویں رب فرمایا
تے غیر معروشات ہک چھتریاں باہجوں ایہن آئے
تاں کل مرید ہو طالب صادق اوہ پھل کھان ایقانوں
اوس شاخاں اپنیاں چہ عالم ملکوت کھلائیاں ہویاں
وچ اوہناں کھیتیاں تخم محبت والے پیدا ہوندے
جویں شغف محبت قدس ہور قوت خوف جا فرماون
زیتون اوس دا اخلاص جاں نکلے کنوں سیناء وصالوں
انار اسدا الہام ورختوں پھل جس خلعت والے
متشابہا وغیر متشابہ ایہہ ہین مقام فقر دے
پس رب کہیا سنگ انہاں میویاں فائدی نفع اٹھاؤ
کلوا من ثمرہ اذا اثمر کہیا اوہ پھل پھلن جداں ل
مقامات حالات وسوا اوہناں تابعداری منت چالال

جو بندے نوں کر جذب اس منزل تیک خدا پہوچایا
جو باقی رہے ہجوم غمانیاں رکھاں اوپر لٹکائے
اوہ پھل ایمان جو قائم وچہ زمین قلب دی جانوں
اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء جویں وچہ قرآن گواہیاں
پھل اوہناں دے طرح طرح دی وچہ عرائش ومندے
معرفت عصمت تے توحید اتے تجرید تاون
سنگ تیل جو نور جمال تے صبغہ صبغ حلال کمالوں
کنوں حقائق ہور شوائق دیکھ عرائش جالے
جو بعض انہاں تعضعل نیری تاہے مع روحی تھیں ہے
سنگ نور ایمان ایقان ودھیریوں رب دا کہیا مناؤ
تے دیہو زکوٰۃ انہاں نعمتاں کنوں مریدان سنگ صلاحاں
پر باہجہ اصلاح اپنی دے روانہ وسن بھید کمالاں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ
وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ

سلہ انکے انوار کی شنیاں پہونچی ہوتی ہیں اسد جل جلالہ کے قرب کی جانب ازلی قوت کیساتھ اور انکی بلندی میں ۱۲ سلہ اور اس جگہ حضرت موسیٰ کو خطاب فرمایا نودی من شاطی الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یموسیٰ انی انا اللہ ۱۲ سلہ جیسے فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے شجرۃ تخرج من طور سیناء وتنبت بالدہن وصبغ للاکلین ۱۲ سلہ جیسے فرمایا یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور ۱۲ سلہ جو بعض معاملات اور بعض مکاشفات اور بعض اسرار اور بعض انوار ہیں ۱۲ اعراش سلہ جیسے فرمایا اسد تعالیٰ نے واتوا حقہ یوم حصادہ یعنی دو حق اوسکا دن کٹنے اس کھیتی نیفان کے یعنی جب کامیاب ہو جائے تو پھر صاحب ارشاد کولائق ہے جو اس حاصل کی ہوئی سنابل سلوک اور کھیتی انکے فیضان سے انکا جو حق ۱۲

بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟ ع

اور پیدا کئی جانوروں میں سے بوجھ اُٹھانے والے اور زمین کو لگی ہوئی کھاؤ واو چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو اللہ نے اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر آٹھ جوڑی بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو کہہ کیا دونوں نرکو حرام کیا ہی یا دو مادوں کو یا اوسکو جو گھیر لیا ہی اوپر اوسکے بچے دان ان دو مادہ کے نے خبر دو مجکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچے اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو کہہ کیا دونوں نرکو حرام کیا ہی یا دو مادہ کو یا جسکو گھیر لیا ہی اوپر اوسکے بچہ دان دو مادہ کے نے کیا تھے تم گواہ جس وقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اسکے پس کون شخص بہت ظالم ہے اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالموں کو۔

تے چارپایاں تھیں لادی بعض حیوان جویں اُٹھ آئے
کھاؤ تسیں اوسے تھیں کیتی روزی رب تساڈی
نہ کرو حرام حلالاں نوں کر فیج بتاں دے ناموں
اوہ حیوان جو جہت سواری کھانے رب بنائے
کہہ دو نراں یا مادیاں تھیں کس شے حرام بتایا
جو اس تعیین تحریم اندر تسیں سچیاں تولاں والے
تے اوٹھاں تھیں دو گائیں تھیں دو نر مادہ بن ساری
یا دو مادیاں دے رحماں وچ جو گھڑیاں حرمت لاندی
پھر کیہڑا اُس تھیں ظالم وڈا جو رب تے جھوٹھ لگاوے
جو رب ایہہ فرمایا پاکس رب دا حکم ٹھہرائے
اہناں چوہاں حیواناں فکر ہویا کجھ وجہیں خاص پیاری
بھی ہر ہر ویلے ایہہ نہیں آون وقت ضرورت ساری
بھی فرض زکوٰۃ او نہاں وچ ہوئی مسئلہ ہے اجماعوں
جو مویا بچہ پیٹوں نکلے کہیا حرام اہامے

تے ہور جو کاسن فیج وچھانے بکری بھیڈ چوپائے
نہ پیروی کرو شیطان جو ہے اوہ دشمن ظاہر فسادی
یا نذر تعظیم او نہاں دی کرکے ایہہ کم ہیتھے فاموں
اور جوڑے اونٹھ دو بھیڈ دو بکری ہر نر مادے آئے
جو دو مادیاں دے رحماں وچ اوہ کون حرام ٹھہرایا
تا کیہڑے علم نے کون دلیلوں کرے ایہہ نقالے
کیہ دو نراں یا مادیاں تھیں تساں کون حرام شماری
یا تسیں گواہ آہے جد حکم ایہہ ہویا اپنے تاندے
تا جو شک نادان لوکاں نوں گمراہ بناوے
بے شک رب نہ اہل ظلم نوں راہ ہدایت لائے
انصرف اہل شرک دے وچہ اُنہاں ہوسن ذکر پیارے
بھی فائدے بہت انہاں وچ ایہو وچ قربانی پیاری
تے گاواں اٹھ بکری باجھ زکوٰۃ نہ بخشی کرن بناوں
ہوا ایہہ مخصوص البعض جویں ہے پچھے ذکر گرامی

سلہ اگر ایک چیز اکیلی ہو تو اوسکو عرب نر کہتے ہیں اور اگر اسکی ساتھ اوسکی جنس کوئی اور بھی ہو تو اسے زوج کہتے ہیں ۱۱ مدارک سلہ بقر نر اور مادہ دونوں کو شامل ہو ۱۲ خلاصہ سلہ یعنی یہ سب باتیں بجز وحی آسمانی اور علم ربانی کے ہیں اس اٹکل پچو سے ۱۱ خلاصہ سلہ دیکھو صدیق حسن نواب بھوپال کی نقد الحدیث اور طریقہ محمدیہ وغیرہ اور انکا جواب بجدی کے عقائد میں مذکور ہے جلد اول منزل دوسری بین طلائی۔

| | |
|---|---|
| جاں کہیا کفار دسو ہن کیہڑی چیز حرام ٹھہرائی | تاں اگلی آیت نازل ہوئی خازن وچہ کہیا ئی |

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ

لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

کہہ نہیں پاتا میں بیچ اس چیز کے کہ وحی کیا گیا ہے طرف میری حرام کیا گیا ہو اوپر کسی کھانیوالے کے کہ کھاوے اوسکو مگر یہ
کہ ہو مردار یا لہو ڈالا ہوا رگوں میں سے یا گوشت سور کا پس تحقیق وہ ناپاک ہے یا فسق ہے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر خدا
کے ساتھ اسکے پس جو کوئی بیچ لیا ہو نہ چھیننے والا اور نہ زیادہ حاجت سے کھانیوالا پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا مہربان ہے

کہہ جو وحی ہوئی میں اس وچ کوئی شئے منع نہ پاوال
جو باجھ ذبح مردار یا خون جو جاری کنوں رگاں دے
اوہ وقت ذبح دے غیر اللہ دا جس تے نام الاوے
پس جو ہو یا لاچار نہ باغی ناہ حد لنگھن والا
مضطر اوہ جو بھکھ ستایا ہو یا جان وہاوے
تاں کھان روا اسقدر جو جتنی کھاویاں جان بچ جاوے
طاعم مرد ہووے یا عورت عام مراد ایہا ئی
دم مسفوح جو نکل چلے خون تاں اوہ وہے رگاں تھیں
پھر ناہ اوہ نجس نہ وضو تروڑے وچہ خلاصے لیا ئے
ایہ گل خنزیر پھری جو سہا اس نجس العین تباون
جویں ہڈی چمڑا وال وغیرہ ویکھ کفایہ پیارے
کہیا وچ کبیر انھاں کلے جنہاں ایہ گل سمجھ نہ پیندی
ظاہر آیت چو نہ چیزاں بن ہر شے حل تباوے

اوپر کھان والے جو کھاوے مگر جو ذکر اتھا وال
ہور گوشت خوک اوہ ٹھیک پلیت اتے جو فسق نہ بھاندے
فسق اس جہت کہیا جو اس تھیں ذابح فاسق ہووے
پس ٹھیک غفور رحیم تیرا رب رحمت بخشن والا
تے باجھ انہاں چیزاں اندر کوئی شئے حاضر نہیں جو کھاوے
پر جو سہن ہووے تے عاد جو حاجت تھیں ودھ کھاوے
جو شرک اوپر زناں بچیرہ حرمت گندی واہی
جو باجھ رگاں دے خون آوس ایہ ہو یا حکم وچہ ان تھیں
معنی رجس نجس تے جو اس وچہ ضمیر دسائے
ہے میتہ کھان حرام تے ہور اس فائدی روا تباون
تے خوک دیاں کل چیزاں حرام نہ فائدہ روا سو سارے
نجاست حلت حرمت کوئی شئے نجس حلال تھیندی
پس جاننے چکڑ الی خراہلی ہور وردی کھاوے

سلہ جبکہ قرآن میں خنزیر باعث نجس ہونے کے حرام کیا گیا پس ہر نجس جانور اسی قیاس پر حرام ٹھیریگا مشرک جو کے سبب ساتھ علت مذکورہ کو
کہ نجاست ہے اور ہر جانور پاک سے کوئی جانور حرام نہیں مگر مردار جو بغیر ذبح کے مر گیا ہو اور جو جانور ذبح شدہ سے کوئی حرام نہیں مگر وہ جسپر ذبح کے وقت غیر اللہ
کا نام لیا جاوے یا غیر کے تقرب کی نیت ہو پھر ہر جانور حلال ذبح سے فقط رگوں کا خون حرام ہوتا اور کچھ خون اور کھال ہڈی اور آنتیں وغیرہ سب کو
ربیع ۱۲ خلاصہ سلہ ایک عبد اللہ نامی گروہ چکڑالوی ہوا اسکا عقیدہ ہے کہ بغیر قرآن کے کوئی حکم حق نہیں بلکہ حضور کی تمام حدیثوں کا منکر ہو گیا ہے یہانتک
کہتا ہے کہ حضور کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ وہابی لوگ بھی اس سوال حل پڑ رہے ہیں پس ان سے پوچھا جاوے کہ جب ہر شے کو قرآن کے ساتھ حرام اور ۱۲

بلکہ کہن حرام فقط ایہ چیزاں وچہ کھانیاں حیواناں
ایہ مذہب[له] ابن عباس[رض] تے عائشہ[رض] بھی ہوراں فرشاناں

جمہور علماواں انہاں جواب الائے ہر انواعوں
جو باجھ حدیثاں نال قرآن حرام ایہ چار بناؤں

نہ حصر ہویا جو لجداس حرمت تاہ کسے شئی دی تھیوے
جویں روح المعانی وچہ محدث لکھدا اصاف دسیوے

قرآنوں بھانویں ایہو مگر حدیثاں کئی حیواناں
حرمت لائی جیوں خر اہلی ہور درندے جاناں

## اشارات

میتہ ہے مردار جو دنیا بدبو گندا و بھارے
تے کتے ہون عشق اکٹھے اُپر آ مردار نکارے

| | |
|---|---|
| حافظ | ہمائے چو تو عالی قدر حرص کستخواں حیف است |
| | دریغا سایہ ہمت کہ برنا اہل افگندی |

دم[ا] مسفوح[ا] شہوات لذات جو پاروں او نہاں وہاندی
وہیں خون توں دین اپنے دا غافل بھلے جاندی

تے ہے لحم الخنزیر جو شیطانی افعال چھپائی
جویں[ا] جو الخمر الانصاب الازلام من عمل ایہہ شیطانی

فاجتنبوہ پس او نہیں تسیں سب پرہیز کماؤ
تے ہے فراری حق دی راہوں کرنی جس بناؤں

اتے ہو ناور خدا انہیں ہے جویں وچ حدیث دسایا
جاں[ا] پیدا انہی ہوئی کسرے دی محلیں زلزلہ آیا

او ما اهل لغیر الله ہے کل طالب حق ولوں
طلب غیر اندی کرنی ہے ایہہ کھوٹ حرام مبلوں

| | |
|---|---|
| سعدی | خلاف طریقت بود کاردین |
| | تمنا کند از خدا جز خدا |

تے نعمتاں قدر ضرورت ورتن ہے جائز فرمایا
تے قدر ضرورت تھیں ودھ طعام لباس اسراف سدایا

له دلیل انکی یہ ہے کہ نہیں ثابت ہوئی حرمت مگر وحی کے طریق سے اور ان چار چیزوں کی حرمت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وحی بھیجی ... فقط اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر میں انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی یہی چار چیزیں جنکا اس جگہ ذکر فرمایا اور سوا اسکے نہیں کہ حصر ہو گیا انہی ان چار چیزوں کے متعلق ہونے سے پس یہ منفی رحمت کی آیت کیا ساتھ موافق ہو گئی بیچ حکم کے مگر جمہور علماء نے کہا کہ التحریم یعنی حرام کرنا فقط اسی سے ہی منحصر نہیں کیا جاتا بلکہ حرام کیا جاتا ہر ایک وہ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ حرام ثابت ہو اور تحقیق وارد ہوئی ہیں حدیثیں انکے سوا کئی جانوروں کے ہونے میں بعض ان میں سے گدھا اہلی ہے اور درندہ پھاڑنے والا اور مخلب پرندوں میں ... اور منع کیا گیا ... کھانا اسکی قیمت کا اور اسی طرح حرام کیا گیا ہے ہر ایک وہ موذی جانور جنکے مارنے کا حکم ہے ... ان لوگوں کا جواب ہے جو چاروں چیزوں میں حرمت ثابت کرتے ہیں فقط اور اسی طرح مواہب الرحمن میں بیان کیا گیا کہ ... معظمہ میں اب تک وحی ہوئی تھی اسمیں فقط یہی چیزیں حرام آئیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا جو اسکے بعد اور کوئی شے حرام نہ ہو پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جو چیزیں حدیثوں میں حرام قرار دی ہیں اور جو اسکے بعد قرآن کریم میں ہوئیں وہ سب کی سب حرام ہیں اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر اتقان میں فرمایا ہے کہ مشرکین نے پہلے آپ نے کونسے محرمات بیان فرما کر بعد میں انکار و بیان فرمایا جو میں ان چیزوں میں سے جنکو تم حرام بناتے ہو وہ کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوا ان چیزوں کے مواہب والے نے کہا یہ قول اچھا ہے موافق ... اور نہایت ... بعض انکو منسوخ سمجھتے ہیں بیچ مواہب کے [illegible]
ے جیسے حضرت صلعم نے فرمایا ... ہیں مردار پر کتے ... سے مردار کو قتل اگلی دار روح البیان ۳ یعنی دین کی بزرگی ... شہوات ... [illegible]
ے جیسے فرمایا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان سورہ مائدہ ... کا حمل وہ نہ گیا اور ... کنگرے گر گئے آپکے ظہور سے ... حق کی طرف ... [illegible]

Marfat.com

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ
بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ
رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور اوپر ان لوگوں کے کہ یہودی ہو گئے حرام کیا ہمنے ہر ناخن والا جانور اور گائے سے اور بھیڑ بکری سے حرام کیں ہمنے اوپر انکے چربیاں اُنکی مگر جو اُٹھا رہی ہو پیٹھ اونکی یا انتڑیاں یا جو لپٹ رہا ہو ساتھ ہڈی کے یہ بدلا دیا ہمنے اونکو بسبب سرکشی اُنکی کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں پس اگر جھٹلاویں تجکو پس کہہ پروردگار تمہارا صاحب رحمت کشادہ کا ہے اور نہیں پھیرا جاتا عذاب اوسکا قوم گناہگار وں سے

تے اساں حرام یہوداں اوپر ہر نونہہ وار ٹھہرایا
مگر جو پٹھ تنہاندی یا تنہاں آندراں اوپر لحموں
ایہہ بدلا اساں انہانوں دتا پاروں ظلم تنہاں ہوں
جے تینوں اوہناں جھوٹھایا کہہ رب رحمت وافر والا
ذی ظفر جو ناخن والا شتر مرغ اُٹھ اِتھ مراداں
ہر مرغ بھی اسے داخل کہیا سعید جبیر دے جائے
جو اوجھر گردیاں اوپر چربی بھی جو مگھ ہڈ اندے
تے ظلم یہوداں جو وچہ سورت نقیس خدا فرمائے
رحمت رب فراخ نہ جھب وچ دنیا کرے عذاباں
شکر اس اُمت واجب ہے اوہ دیلے سر حالاں
مرادِ خنزیر تے بتاں وچ جن منع آکھوں

بھی بکری بھیڈ گائیں دی چربیوں منع تنہاں فرمایا
یا ہڈی وچہ رلی اوہ چربی جائز تنہاں تماموں
تے ٹھیک اساں ڈے سچے وعدے خبراں سچ سُناہوں
نہ اُسدا مُڑی عذاب اوس قوموں جنہاں جرم کمایا
وچہ دُر منثور ایہہ ابن عباسوں نقل حدیث اُستاداں
یہوداں ہر ہر ناخن وار آہے رب منع بتائے
ہو رچکی ونبہو والی ایہ اوہناں آہی جائز یاندی
جو قتل نبیاں کردے راہ خداؤں لوک ہٹائے
جاں قہر غضب دا وقت ہووے کوئی موڑے نہیں عقاباں
جو حل حرام یہوداں اساں حرام حلال کمالاں
وچہ دوہاں صحیحاں جابر بن عبداللہ کتھوں بتاؤں

[illegible]

اشارات

| | |
|---|---|
| تو اندر نعمت دنیا منہ دل | کہ دل برداشتن کاریست مشکل |

لہ ناخن جنکی انگلیاں پھیلی ہوئی نہوں جیسے اونٹ اور شتر مرغ خلاصہ اور خازن میں بطخ مرغابی بھی داخل کی ہے اور بعض نے کہا سُم دار حیوان بھی جیسے گھوڑا اور گورخر اسد اشتر ۱۲ خازن لہ جو سبب فتنہ بنی یہود حلال چیزیں اوپر حرام ہو گئیں تو دیکھا فرماتی ہمارے پیشوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سبب حرام چیزیں حلال ہو گئیں جیسے ماہ رمضان میں عشاء کے بعد عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنا حرام تھا پس پہلے عمر رضنے اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کی ۱۲

پس لازم ہے جو تارک دنیا ہووے وہ لوکا بول
سن جیوں ہک شخص جنگل وچہ آہا پانی لین سدھایا
جاں کھوہ وچ ڈول ہا یا رسی ٹٹ ڈگا کھوہ بوکا
چدلگ ملے نہ رسی بوکا یا آکھیں مر جاواں
پیاسا کھوہ کنارے آیا شیخ کہے ہیں تاڑاں
تا ہیں عرض گذاری اوس جا یا رحمان رحیماں
تس نے تقت آکھیا توں آہیوں سنگ رسی ڈول اٹھائیں
پس لازم ہے مکھ موڑ اسبابوں محض توکل تھیوے

تے ہووے مجرد دنیا دے اسبابوں خوب صفا یوں
تے رسی ڈول ہمراہ گیا لے جاں سر کھوہ دے آیا
پھر کجھ وقت کھلا اتے کہند اکر سو گندا ای لوکا
تدلگ ہول نہ جاواں تا جو ہک گھبار اٹھاواں
جو پانی کنڈیاں تک چڑھ آیا پیتا اوس انہاراں
کیا اس وچ خطاوں کمتر ہے انسان کریماں
تے اوس محض توکل بن اسباب اپر رب سائیں
ایہہ عارفاں لوکاں ناں حکم نجدی اتھ ہیراں کھیوے

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِن شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ
هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ
إِلَّا تَخْرُصُونَ

البتہ کہیں گے وہ لوگ جو شریک لاتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کچھ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے یہاں تک کہ چکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہہ کیا ہے تمہارے پاس کچھ علم پس نکالو گے تم اوسکو واسطے ہمارے نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں تم مگر اٹکل کرتے

جب مشرک آکھ سناسن قایل ہوا انہاں چنیندی
تے کوئی شے اسیں حرام نہ کردے سانبہ ہور پچھیرے
توں انہاں کفاراں جھٹلایا جو پہل انہاں تھیں آئے
توں کجھ انہاں دے پاس ثناوی ہو کوئی سند آسمانی
ولو شاء اللہ تا حرمنا قول کفار جو سا ہی

تے چاہندا رب اسیں نہ توں نہ اسیں نہ شرک کماندے
جو ہن انہاں پلیداں نہ جھٹلایا نبی سب چنگیرے
تا جو انہاں عذاب اساڈے تھیں ذائقے پائے
تا کڈھواں تھیں ہو تسیں مگراں تے ظن پیرانی
ایہہ نال نخول کہیا انہاں کا ن نالن نبی الہی

سلہ نقل نبیوں اور اولیاء کی ۱۲ سلہ ڈول اور رسی پانی پر آ گئی پس بیٹے پکڑ لیا اسکو اور پیا ۱۲ معن البیان
سلہ اس آیت قرآن مجید کا معجزہ ہونا ظاہر ہے جو پیش خبری مشرک جلدی یہ بات کہیں گے کہ جب یہ آیت نازل کی ۱۲
شرفی سلہ اور یہ بات سچ ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے مگر انکا غضب وہ تھی کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہم شریک بناتے
ہیں اگر وہ حکم کرتا تو ہم شریک بھی نہ بناتے اسکا اور نہ کوئی شے بھی حرام کرتے ۱۲ سلہ لیکن وہ منع ہوا اور کوئی سب دینے کے
واسطے شاباش کے کچھ کرتے ہیں اور اگر یقین اور اعتقاد سے کہتے تو مومن ہوتے ۱۲ شاہ اسد

جویں نشہد انک لرسول اللہ آہی اہل نفاق الاندی
تویں اہل شرک دی ایہ گل آکھن ایہی سچہ بنیندے
نُاُس قولوں ماخوذ اوہ بلکہ اس گلوں پکڑ بنیدے
وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ جویں رب نے بھی کہیا
تے ہر کم نال مشیت پار ملی چاہئے اللہ سائیں
پر کفر اتے بُریائی وا رب حکم نہیں ہے کر دا
جویں کہیا اہل شرک جو بنوں کم نہ بھاؤندا ساڈی
ہُن تویں قدرتی کمّن جو چاہندا رب انہیں کر دے
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ رب آپ تنہاں رد کردا
وَلَا يَاْمُرُ بِالْفَسَادِ ناہ رب حکم کرے بُریایاں
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا دہر سورۃ وچ آئے
جاں کماں دا بنیاد بوچہ بندہ کھوٹا کھرا اچھا نے
اساں لازم ہے جو امر کچھوی منے سبب اُس تائیں
ناکارن رداس وہم بیہودہ اں اگلی آیت آئی

اوہ حجت فریبی خیال ایہہ کہندے ولوں سا ہن منا ندے
جو جی رب چاہندا تاں اسیں تے اساں باپ نہ شرک کمیندے
جو کہندے سانوں حکم خدا ایہہ راضی اسو چہ وہندے
بھی بو رس جائیں وچہ قرآنے ایویں نظری پیا
کفر ایمان بدی تے نیکی باجھ مشیت ناہیں
لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ جو وچ قرآنے مرلا
تاں اسیں تے وادی باپ اساڈے کامنوں اس راہ جاندی
اسیں جو کردے سو آپ کراوے دوس خدا تے دھرے
جو مثل ایہاندی اگلیاں ایہو آہا حال کفر دا
رب دوویں راہ دکھائے جس راہ چاہن ٹُرن اٹھایاں
ہن شکر کرے یا کفر انسان دوویں راہ اساں دکھائے
پھر وینی امر اندر بن قدری ڈُگے کیوں وچہ زیانے
اساں کیا مجال جو اصل حقیقت دی تحقیق کراہیں
پاکنوں دلیل جاں کافر عاجز تاں آیت فرمائی

بالفحشاء یعنی اللہ تعالیٰ [illegible]

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ

کہہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پہونچی ہوئی - پس اگر چاہتا البتہ ہدایت کرتا تم کو سب کو +

کہہ وت ہی رب کا اس حجت پوری پہونچن والی
ایمان اختیاری طلب اساڈی ربنوں ہی منظوراں
اسوچ ہوا وہ چیز کہن جو خود سانوں مختاری
جے جبر قدر حق ہونہ سی کیا حاجت کتب رسولاں

پس جو چاہے رب کرے ہدایت سبھناں اتے کمائی
تہیں لئے کل خلقت رب اگے ہے عاجز مجبوراں
رب خالق اتے بندہ کاسب اہل سنت اقراری
یعنی ایہ عقیدہ اہل سنت جماعت دا
ایہہ سلسلہ امر و نواہی والا ہوندا ناہ مقبولاں

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

لہ یہ گفت خیال نہیں کرتے کہ حضرت آدم نے اپنی خطا کی نسبت اپنے نفس کی طرف کی تو رحمت پائی جیسے کہا تھا ربنا ظلمنا انفسنا الآ
اور شیطان نے اپنی نافرمانی کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی تھی اور اسنے لعنت پائی ۱۲ حلوائی ؎ اس قول سے یعنی کہتو ہیں خدا تعالیٰ نے دیسا
ہی حکم کیا ہے اور جس چیز پر ہم ہیں اسپر اللہ بھی راضی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیہا
آباءنا یعنی جب قبیح کرتے وہ برائی تو کہتے پایا ہم نے اپنے باپ دادے کو اسپر پس انکا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ان اللہ لا یامر

Marfat.com

شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ع

کہہ لے آؤ گواہوں اپنوں کو وہ جو گواہی دیتے ہیں یہ کہ اللہ نے حرام کیا ہے یہ پس اگر گواہی دیویں پس مت گواہی دے تو ساتھ اُنکے اور مت پیروی کر خواہشوں اُن لوگوں کی کہ جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور اُن کی کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہیں

کہہ تسیں لیاؤ شاہد رب دے دین شہادت جیہڑے
سائبہ تے بحیرہ اللہ ٹھیک حرام نکھیڑے

پھر جے اوہ دین شہادت تاں وی توں انہاں سنگ گواہی
ناہ پیروی کریں تنہاں جو آیتاں اساں جھوٹا وندے اہی

نہ دیں جھلے نوں من تے رب نال شریک ٹھہراندے
یعنی کر تو گواہ جو منصف تے اوہ نہیں سانندے

جو مشرک ہور مکذب لوگ جو ہون گواہ انہاندے
نہیں مقبول شہادت اونہاں تاں اک طرف نہاندی

ہے اشارت ایہہ کافر فاسق دی نہیں شہادت
تے اہل انکاروں چاہیں کرنی طلب دلیل سعادت

## اشارات

حدیث اندر تسیں لازم پکڑو دو دوا گھیو گائیں سندا
نے گوشت اوسدیوں پرہیز اوہ روح البیان لکھندا

جو گھیو دودھ گائیں دا اہی ہووے شفا اوس اندر
نے گوشت اوسدا ہے بیماری وسیا خاص پیغمبر

بعد سوال جواب اتھے فیصلے وار رب ول سکھلایا
جویں اگلی آیت اندر اوسدا ذکر خدا فرمایا

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ

إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي

حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا

مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ

وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا

۱ یعنی اسی بات پر جو تم نے حلال کو حرام بنا لیا ہو ۱۲ ۲ یعنی جو گواہی انکی موافق ہو اہش نفسانی کے ہو وہ کذب کی شہادت ہوا نفس ہے ۱۲
۳ یعنی بادی ہوتا ہے اگر گرم مسالے وغیرہ نہ پائے جائیں تو اکثر بادی مرضیں ہو جاتی ہیں ۱۲ فقیر سید محمد اللطیف شاہ

Marfat.com

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

کہہ آؤ پڑھوں میں جو حرام کیا ہی پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکے کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور مت مارڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے ہم روزی دیتے ہیں تمکو اور اونکو اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیوں کے جو کچھ ظاہر ہے اس میں سے اور جو کچھ چھپا ہے اور مت مارڈالو اس جی کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتی ہے تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اوس طرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے یہاں تک کہ پہونچے جوانی اپنی کو اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکی کے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتی ہے تمکو ساتھ اوسکی تو کہ تم نصیحت پکڑو۔

کہیا میں[1] وساں پڑھ کر تساں کتاب خدائی
تے ماں پیو نال احسان کرو تسیں نیکی تے بھلیائی
اسیں رزق تساں نوں دیندے ہاں اتے نالے انہاں تائیں
نہ قتل کرو بن حقوں جان جو رب حرام بنائی
نہ مال یتیماں نیڑے جاؤ مگراں بہتر چالوں
ہور پوری کر ہو ماپ وزن تسیں نال انصاف تمامی
جاں کوئی بات کہو تاں اس دی بوجھ انصاف کماؤ
ایہ رب تساں نوں وعظ کریندا تاں تسیں پھڑو نصیحت پندال
ایمان اسلام احکام منن تے کرنا ترک گناہاں

ہے تساں حرام شریک نہ کر ہونا نال[2] خدا شے کائی
نہ قتل اولاد کرو ڈر تنگی فاقیوں ہے برائی
نہ جاؤ پاس زناہ اوہ ظاہر باطن راہ گناہیں
ایہہ رب تساں کرے نصیحت تاں تسیں سمجھو حق الٰہی
تاں جو طفل جوانی اپنی پاوے خوب کمالوں
اسیں زوروں ودھ تکلیف نہ دیندے ہاں کسے نفس ادامی
اوہ تجاوز خواہش ہووے اتے ربدی پوری عہد نبھاؤ
مشتاق لکھے جیہاندی ہوئی اوہ منکر وچ رنداں
اتباع تصدیق توکل پوری اترن ناہ جداہاں

# اشارات

| | |
|---|---|
| کران حکایت وقت نزع کسے نکری تولن والے | کہیا کسے کہہ کلمہ کہندا قدرت نہیں مقالے |

[1] یعنی معنی تعالوا کا اصل میں اوپر آجاؤ کے ہیں جو شخص اونچا بیٹھا ہو وہ نیچے بیٹھنے والیکو بولتا ہو اور آجا پھر یہ معنی عام ہوگیا واسطے ہر ایک نیچے اونچے اور برابر بیٹھنے والے کے کہا جاتا ہو ۱۲ مدارک [2] اللہ کہا بعض نے ان لا تشرکوا میں لا زائدہ ہو اسواسطے کہ شرک کرنا حرام ہو نہ اوسکی ترک یا جس طرح زائدہ ہو ما منعک میں تعال یا ابلیس ما منعک کو اور لفظ ہر ایک زبان میں اکثر آتے ہیں جس جگہ سننے والیکو فاعل کا مطلب سمجھنے میں فعل واقع ہو ہے تو پھر اوس جگہ لفظ کا زائد کرنا مضائقہ نہیں رکھتا ۱۲ خازن [3] وبالوالدین احسانا ماں باپ کیساتھ احسان کرنا واجب کیا اور جب احسان کرنا واجب ہوا تو اوسکا ترک کرنا حرام کیا اور ذکر کیا اوسکو محرمات میں یہی حکم ہو جو بعد اسکے امر و نہی ۱۲ مدارک کہا علماء نے ذلکم وصکم تک آیت ختم ہے اسلئے لا تشرکوا بالوالدین احسانا جدا بعد احکم میں اسی طرح کہا صاحب تفسیر کبیر اور کہا بیضاوی نے ہو سکتا ہو کہ ما استفہامیہ ہو تو معنی یہ ہو کیا بینے کیا ہو حکم احسان بالوالدین کا ۱۲ [4] ظاہر وہ جو درمیان تیرے اور خلقت کے ہو اور باطن وہ جو درمیان تیرے اور اللہ کے ہو ۱۲ [5] اشدہ بہر حال بہتر ہو کہ حفاظت ہو یتیم کا مال رکھنا چاہئے ۱۲ [6] یعنی تول اور ماپ میں اگر تیرے کوئی بغیر قصد کے قصور واقع ہوجاوے تو اوسکو ہم معاف کرینگے مگر جیتنگ تمہارا ہو ولیں اتفاق کرنا منظور ہو یہ معنے ہے بعد سوچ سمجھ کر تکلیف نہ دینگے ۱۲ توفیق [7] اور عہد اللہ تعالیٰ کا میثاق الاول

کہی میں پوچھیا اوسنوں پورا تول کیتا یا ناہاں
تاں اللہ کدی ترازو وچ جاں پیا عبار ہواؤں
تانظر ترحم تحقیقوں فرمایا اللہ سائیں
کہندا میرے تول اندر ناہ پیا قصور کداہاں
تے میں اسنوں معلوم نہ کیتا پھسیا ایس خطاؤں
تسیں اپنی طرفوں کرو جو طاقت باقی عفو عطائیں

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق کر دینگے تمکو راہ اوس کے سے یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے تو کہ تم بچو ۝

قسایہ احکام جو ذکر ہوئے اخلاق حمیدہ سارے
پھر تابعدار اسدے ہووو نال اخلاص یقیناں
جولانبے چانبے راہ سدے کدے راہ شیطاناں
ایہ رب تساں کری نصیحت نال اوس شاید ڈرو کداہیں
جو کچھ اک لیک دیتے سانوں شاہ رسل فرمایا
جو کرو اگر اس راہ متفرق راہ کئی دسیاون
بھی وچ مدارک خازن ہور معالم نقل لیائے
دارمی اتے نسائی احمد کرن روایت سارے
رضا خوشنودی ساڈی وچ ایہ رستے ہین سو ہر کہ
ہور راہاندی تابع ہووو جو کدے ہے بید یاں
اوہ ٹھیک جدا کر دین تساں نوں راہ کنوں فوشیاناں
انھوں وچ معالم خازن ابن مسعود ول کرن بناہیں
ایہ ربدا راہ پھر تے کہے کھیج لیکاں سمجھایا
تس تے ہر راہوں شیطان بلاوے اپنی طرف لاون
بھی وچ روح المعانی ہور خلاصے وچ سمجھائے
مشکوۃ جلد پہلی دے اندر ہوئی صاف نتارے

لہ کہ جب حتی المقدور کوشش کرے اگر پھر تقدیرًا اس سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ معاف ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ نے لا یکلف اللہ نفسا (۲)
وسعہا مگر پوری کوشش کرنی شرط ہے ۱۲ خلاصہ روح البیان لہ پھر آپنے یہ آیت پڑھی ۱۲ ٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ
لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ
سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الآیہ رواہ احمد والنسائی والدارمی صفحہ ۱۵ ۱۵۱ -
اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ جلد اول یعنی روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے
ایک لکیر کھینچی واسطے مثال سمجھانے ہمارے کے اور فرمایا یہ راہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا پھر کئی اور لکیریں اس لکیر کے ارد گرد آپ نے کھینچیں فرمایا یہ راہ ہیں شیطان کی
ہر ان راستوں سے شیطان اپنی طرف بلاتا ہے اور پھر حضور نے یہ آیت پڑھی اور لکھا ہے محدث دہلوی نے زیر اس حدیث کے :- پوشیدہ نماند کہ افتراق
امت بہفتاد و سہ فرقہ در حدیث وارد شدہ است لاکن طریق کہ مبارک گفتہ در مواقف گفتہ است کہ کبار فرق اسلامیہ ہشت است معتزلہ و شیعہ
و خوارج و مرجیہ و نجاریہ و جبریہ و مشبہ و ناجیہ بعد ازاں معتزلہ را بست فرقہ و شیعہ را بست و دو فرقہ و خوارج بست و مرجیہ و پنج نجاریہ را سہ و جبریہ
و مشبہ را یک تفرقہ شمردہ و فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند مجموع ہفتاد و سہ فرقہ شدہ انتہی - اگر گویند چگونہ معلوم شد کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت
اند و ایشاں است و راہ خدا است و دیگر راہ دوزخ است ہر فرقہ دعوی میکند کہ بر راہ راست است و مذہب اوحق جواب آنکہ ایں چیزے نیست
کہ بمجرد دعوی تمام شود برہان باید و برہان حقانیت اہل سنت والجماعت آنست کہ ایں دین و اسلام بنقل آمدہ است و بمجرد عقل بداں وافی نیست
و بتواتر اخبار معلوم شد کہ بہ تتبع و تفحص حدیث و آثار تحقیق گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین و از سلف متقدمین ہمچنیں بر آں بودہ
و ایں ہمیں تبری بودہ اند و از حدوث آں رابطہ صحبت و محبت کہ آں قوم داشتند قطع کردند و رد نمودہ و محدثین اصحاب (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۲)

پھر اہل انکار خطاب جو ایہہ تعلیم اتے پابندی
بھی ایہہ الزام احکام نہ خاص اینہاں تسانجے بندی
جو ناہ تسیں وحشت کرو اینہاں تھیں بلکہ مدھ قدیموں
ہے الویں ہوندا آیا اگلی آیت جویں عظیموں

## اشارات

بو نہہ لوکی صورت مرداں حکم زنانو چہ ایس زمانے
جو تابع شہوتاں ہو پکڑن اوہ عادات زنانے
شروع بھی دین غریب آہا بھی مڑ سی غربت راہوں
ہن دین والی بہونہہ تھوڑی جنہاں حب نبی اصلاحوں

مثنوی
اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

تے بدعتیاں نوں کھلے چہرے ملیاں ہے گمراہی
ہن بدعتیاں ندیاں تعظیماں جھلے کل بناون واہی
جو بد فرقیاں اتے اہل سنت وچ تھوڑا فرق نہ کر دی
اوہ ہن وڈی دیوث حمق تھیں تاہیں ایماناں نوں مردی
ہن ایس زمانے گمراہاں نوں جے رب کرے ہدایت
تاں کرن تمیز طیب تھیں جنت اندر وقت نہایت
اہل سلف دی بیدیناں سن مجلس کنوں ترامندی
ہن نکلے اوہ لوک جو گندیاں سنگاں یار بناندے

## حکایت

ابن مبارک نوں کسے ڈٹھا خواب اندر یک راتیں
پچھیا رب تیری سنگ کیہا ورتیا وس کل باتیں
فرمایا رب غصے ہویا سخت ملامت راہوں
تے سال تریہہ میں وچہ ملامت ٹھہرا رہیا تداہوں
اول عرض کیتی کس کارن کیہا امام جواب وقاروں
جو کہدن بدعتی دل ہیں تکیا الفت جیہیں پیاروں
پھر کیہا حال اونہاں دا جیہڑے کرن تنہاں تعظیماں
جو پاس بٹھاون خوشیوں احمق مجلس وچہ عظیماں

(تتمہ حاشیہ متعلق صفحہ ۳۱۱) کتب ستہ وغیرہ از کتب مشہورہ معتمدہ کہ بنیاد و مدار احکام اسلام برآں افتادہ و ائمہ فقہائے ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم از تہا کہ در طبقہ ایشاں بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمہ اصول کلام اند تائید مذہب سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آں را اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول اللہ صلعم و اجماع سلف بر آں رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند و لہذا نام ایشاں اہل سنت و جماعت افتادہ اگرچہ ایں نام حادث است اما مذہب و اعتقاد ایشاں قدیم است و طریقہ ایشاں اتباع حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم است و اقتداء با آثار سلف و عمل نصوص بر ظاہر است مگر عند الضرورت و عدم اعتقاد بعقول و آرائے و اہوائے خود بخلاف دیگراں مثل معتزلہ و شیعہ کہ بناے کار در اعتقادات بر طریقہ ایشاں نہ نہشتہ و استرسال با راو اوہام ایشاں نمودہ و مشائخ صوفیہ از متقدمین محققین ایشاں کہ استادان طریقت از زہاد و عباد و مرتاض و متورع و متقی و متوجہ بجناب حق و تبری از حول و قوت نفس بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند چنانکہ از کتب معتمدہ ایشاں معلوم گردد و در تعرف کہ معتمد ترین کتابہائے ایں قوم است و شیخ الشیخ شہاب الدین سہروردی در شان او گفتہ لولا التعرف ما عرفنا التصوف عقائد صوفیہ کہ اجماع دارند بر آں آوردہ اند ہمہ عقائد اہل سنت و الجماعت است بے زیادت و نقصان و مصداق ایں سخن کہ گفتم آنست کہ کتابہائے تفسیر کلام فقہ و تصوف و سیر و تواریخ معتبرہ و مجلہ در فرقہ مذہب مشہورہ مذکور اند جمع کنند و تفحص نمایند و مخالفان نیز کتابہائے را بیارند تا ظاہر شود کہ حقیقت حال چیست۔ و بالجملہ سواد اعظم در دین اسلام مذہب اہل سنت و جماعت است عرف ذالک من انصف بالانصاف و تجنب عن التعصب والاعتساف واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۱۵ و ۱۵۲ ترجمہ مشکوۃ شریف محدث عبدالحق دہلوی قدس سرہ العزیز مطبوعہ نولکشور جلد اول ۱۲

لہ اور تفسیر عزیزی اور تفسیر مظہری وغیرہ میں ہر بدعتی کو سلام کرنا اور پاس بیٹھنا منع لکھا گیا ہے اور بدعتیوں کی ہمسنگی ساوہ پیشوائی سے ملنا گویا دین کو برباد کرنا ہے اور غنیۃ الطالبین میں اہل بدعت کو سخت ذلیل لکھا ہے اور بہتر و بہتی ۹ فرقے ہیں اور اہل السنت والجماعت ہے اگرچہ گمراہ اپنی گمراہی کو اچھا خیال کریں اور انجمنوں کے ممبر جو تعظیم کرتے ہیں اہل بدعت داڑھی مونڈے ہوؤں اور نیچریوں اور نجدیوں رافضیوں وغیرہم بدعتیوں کی دنیاوی لالچ کے لئے ۱۲

جس غیرت دین ہووے سو گمراہاں گمراہ پچھانے
ہُن ویکھو دیکھی ڈبے ہوکے کہدو جو وے تنکے
اوہ دشمن اسلامی جیہناں شکلاں اسلامی بلائیاں
شکل نصاری طور طریق اُنہاں جے دیناندی ہوئے
جے دینی علم مقدم رکھدے اوپر کل علوماں

جو آپ ہووے گمراہ اوہ گمراہوں کویں بچے عیلنے
جیہناں آکھیں سوشن اوہ انہاں گندیاں منیاں بھر دی چکے
ہور طور طریق رسول اللہ دیوں کیتیاں سخت جدایاں
دینی علم طریق ہراؤں ہو بیزار کھلوئے
تے جہاں اسلاف چلیندے پاندے ہر افضل عموماں

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ
شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ۱۹

پھر دیا ہمنے موسیٰ کو کتاب پورا کرنا نعمت کا اوپر اس شخص کے کہ نیکی کرتا ہے اور تفصیل کرنا واسطے ہر چیز کے
اور ہدایت اور رحمت تو کہ وہ ساتھ لقاء پروردگار اپنے کے ایمان لاویں

پھر دِتی اساں کتاب موسیٰ نوں نعمت نیکاں پوری
تاں جو ملنے رب اپنے دے نال ایمان لیاون
اساں حرام ایہ چیزاں کیتیاں اہیں انزل تھیں

تے ہر شے جدا بیان تے رحمت ہور ہدایت نوری
احسن کنوں مراد موسیٰ یا تابع تِس فرماون
اُمت نوں پر سن پچھلیاں رحمت رہی اصل تھیں

وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے اتاری ہمنے اوسکو برکت والی پس پیروی کرو اوسکی اور پرہیزگاری کرو تو کہ تم رحم کئے جاؤ ایسا نہو
کہ کہو تم سوا اسکے نہیں کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہمسے اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اون کے سے البتہ غافل

ایہ بابرکت قرآن اساں گھلیا تاتس کرو اطاعت
تے ایہ تاہ تسیں کہو جو اتریا اوپر یہود نصاریٰ
تا نہ کہو یہود نصاریٰ ملی کتاب الٰہوں
جو بولی ساڈی جو تے انہاں کتاب عربی آہی
معلم ہویا نبوت عیسیٰ موسیٰ عام نہ آہی

تے رب تسیں ہوتا تساں اُتے رحمت ہووے کرامت
جویں پہلو سا تسیں تے اسیں اُنھوں ہوئے نا اہل ہماری
کتاب اپنی اوہ پڑھی تے اساں سمجھ نہ آوندی اہوں
اعتراض نہ ہندا تو ہن کارن نازل حکم الٰہی
نہیں تسیں عذر ایہ قابل ذکر نہ ہوندا ہرگز بھائی

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ

ملہ نالفت اور دعاسو ہے اسلئے کہ اختلاف زبان کا کوئی معقول عذر نہیں ہوا سواسطے جو قرآن تو بہ کیسی زبانہ میں نازل ہو کافی ہو آن سب کو عربی م

بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ

وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ

بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

یا کہو تم اگر اتاری جاتی اوپر ہماری کتاب البتہ ہوتے ہم زیادہ راہ پانیوالی اُن سے پس تحقیق آئی ہے تمہاری پاس دلیل پروردگار تمہاری سے اور ہدایت اور مہربانی پس کون ہے بہت ظالم اُس شخص سے کہ جھٹلاوے نشانیوں اللہ کی کو اور پھر رہے اُن سے البتہ جزا دینگے ہم اُنکو جو پھر رہتے ہیں نشانیوں ہماری سے بُرا عذاب بسبب اسکے کہ تھے پھرتے۔

تے ایہ بھی آکھ نہ سکن جو اساں وندی حکم خدا دے
پس ایہ لوکو تساں رب تھیں صاف دلیلاں آئیاں
پھر کیہڑا او تھیں ظالم وڈھ جو آیتاں رب جھٹلاوے
جلدی بدلہ دیوانگے اسیں اوہناں لوکاں تائیں
پاروں اوس جو قرآنوں اوہ ہٹ رہندے آہے
قرآن اوتاریا زبان تساڈی وچ سیارہ ہدایت
بھی رحمت کارن اہل ایمانان ہے قرآن ربانا ں
جو نبی آخر زمان اُمت وا بینہ شاہد آیا
گواہ اُمت پر بیشک نبی جو خود خالق فرماوے
یعنی ہوگ رسول تساں پر شاہد بھرے گواہی
بن اکھیاں ڈٹھیاں وین شہادت رواناں وچ شریعت
ہن کلمہ پاک نبی دا پڑھدی اُمت نبی سداون
وچہ شرک ڈبے جو حرص سوائوں شرک خدا فرمائے
ایہ باجھ خدا دی ناموں کٹھے کرن حلال نہ ڈردے
ہور حرام جو ذکر سوئی اوہناں طرف خیال نہ لیاون
جو ماں پیو دا حق بعد خدا دی اوسنوں لوں بھلایا
خدمت رحمت مہر محبت مٹھا بول زبانوں

تا راہ یاب ہوندے اسیں کنوں یہود نصاریٰ زیادے
ہور ہدایت رحمت بدی اوپر تساں سب بھایاں
تے منہ پھیرے انہاں ولوں وچ انکار غرور سدھائے
جو آیتاں ساڈیاں تھیں ہٹ ہن اوہناں نوں عذاب اسیں دے
جو منہ موڑن قرآنوں ہوون تنہاں سخت کولا ہے
جس پیروی کیتی او سدی پا یا تس مقصود نہایت
ایہ تنے صفتاں ہین قرآنی ہکناں کہیا عیاناں
اتے ہدایت رحمت حضرت مہماں سنگ پایا
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا جی شروع پارے وچہ آوے
اخلاص نفاق اعمال ہر ہر خود جانے نبی الٰہی
جو کہن نبی نوں خبر نہ عملاں لائق اوہ فضیحت
تے بُری عقیدی حق نبی دے جہلوں ولیں جاون
کا فر ظاہر بت پوجن اوہناں دلو چہ بت ٹکائے
صریح حرام جو ہے قرآنوں حلت اوسنوں جُڑدی
اکھیں میٹ دو پہریں کر اندھیرا نہیں انجاون
بلکہ ردیواندی لکھدے جنوں لکھوی دسیا یا
ما پیاں سنگ جو حقوق انہاں بعد خدا دیں انوں

لہ جو کہ انواع بارک اللہ والے اپنے باپ کی مشہور کرکے پھر اسی کے جواب میں انواع محمدی بنایا اور باپ کے عقیدہ کو شرک کہا اور اوسکے اعمال کو حدیث کے خلاف تصور کیا جیسا کہ انواع محمدی کے مقدمہ سے واضح ہوتا ہے ۱۲ احلوائی

| | |
|---|---|
| خمر زناہ لواطت جو ناحق ہون لڑائیاں | کینے بغض ہور حسد عداوت ہور کئی برایاں |

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ
رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

نہیں انتظار کرتے مگر یہ کہ آویں انکے پاس فرشتے یا آوے پروردگار تیرا یا آویں بعضی نشانیاں پروردگار تیرے کی جسدن آویگی بعض نشانیاں پروردگار تیرے کی نہ نفع دیگا کسی جی کو ایمان اوسکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے اوس سے یا نہ کمایا تھا بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کو کہہ منتظر رہو تحقیق ہم بھی منتظر ہیں

سلہ نہ منتظر انکی بعد جہو بھاون نبی قرآن کمالے
یا آوے اونہاں عذاب تیرے ربدا یا سب آیا تاں
تے نکلن دابۃ الارض سندا ہور فلکوں لہن عیسیٰ دا
یا بعض نشانیاں رب تیرے دیاں آون پاس اسانقے
جسدن آوسن بعض نشانیاں قیامت والیاں پہلے رہی
جو ناہ ایمان آندا اس پہلے نال یقین صفائی
توں آکھ اڈیکو ایہہ کم اساں بھی ایہہ اڈیک ایہائی
معنے خیر اخلاص جو بہت منافق باجہ اخلاص صول
توبہ عاصی مومن دی اُسدن مقبول الاون
سلہ پھر وچہ معالم خازن درمنثور مواہب نالے
بصری حسن کہیا جس قبل طلوع ایمان لیاندا
تاں اوہ نیکیاں او سدیاں ایہن نامقبول تمامی
جیویں نبی کہیا اُن کرہو توبہ ویلا وقت ایہائی
جو اسدن الٹا چلے یا ہیبت بلوغوں کائی
وچ درمنثور جاں سورج ڈبے سجدہ کرے الٰہی

مگر اسدے جو ملک آون اونہاں جاون کڈھ دوالے
مراد آیات نشان قیامت مثل دجال قیاغاں
ظہور مہدیؑ یاجوج ماجوج طلوع مغرب تھیں سادا
اوہ جو خاص قیامت کا سن رکھیاں رب بہاوے[اساں ۱۲]
تاں نافع ہووے نہ نفس کسے نوں تس ایمان سوکے
یا جس وچہ ایمان نہ اگے کیتی کوئی بھلیائی
ایمان لیاون کاسن کہیڑی چیز اوڈیکن واہی
ہور کافر توبہ استغفار پکارن ویکھو ھا اسل
عبد اللہ ابن عباس جیویں عباسی وچ فرماون
بھی مومن فاسق ایمن نہ توبہ فاسق ہے اُس جائے
تے مغرب سلہ واول سورج چڑھ جاویگا اعمال کمانا
ایمان کافر تے توبہ فاسق ہووے مذہب تمامی
جاں مغرب طرفوں سورج آیا تد مقبول نکائی
ہے مقبول ایمان اوتہاں اوچ تفسیراں بھائی
عرش تلے اتے تسبیحاں تعظیماں کرے ادائی

[illegible]

سلہ اسواسطے کہ بعد اسکے اور کوئی علاج نہیں بجز فرشتوں کے عذاب ہونے کے ۱۲ سلہ یہ دلیل ہے اس شخص کی جو ایمان میں عمل کو داخل کرتا ہے اور عباسی والی دلیل اونکی ہے جو اعمال کو داخل نہیں سمجھتے ایمان میں مگر خیر سے مراد اعمال ہیں ۱۲ ق سلہ یعنی اول میں نقط ایمان رکھنا تھا اب نیکیاں ہیں ۱۲

جاں وقت طلوع دا آوے سجدہ کردا فیر دوبارے
تاحکم ہووے چڑھ چڑھدیوں نے ہک اوہ دن آون والا
ہے عبداللہ بن عمروں سورج اوس چاہے تن واری
تن راتاں دا قدر رات جیوں ہی گذرے وقت تداہاں
اوہ لوگ جو پڑھن وظیفے راتیں اٹھ اٹھ جھاتیاں پاسن
پھر جبرائیل خداوی حکموں کہسی سورج تائیں
سورج تے چن دوواں آکھن موت قیامت آئی
وچہ ہک روایت مشرق ہوسی مغرب طرف پیارے
نہدے ربدے روندے ہوسن کرے آواز منادی
جنت دیاں واں تھیں توبہ دا در کھلا
پھر وقت وہ سے سے پچھتاسیں مڑ کچھ تہھ نہ آوے
پانی نال ندامت والی توبہ دا رکھ پالیں

بھی تسبیح تعظیم کر وانے منگے اذن غفارے
جاں کہو سورج نوں پھر دو راتیں ٹھہار ہے گمالا
تو سورج فرض کرے تدہ بندے پیر ملاں کرن اوہ دیکان بھاری
کہیا ابن عباسؓ ایہہ قدر جانن گو لوکی کجھ ہماہاں
جمع ہوسن وچہ مسجد رورو ڈاہڈے نیر وہاسن
ہن حکم تینوں چڑھ لہندیوں کھسا تیرا نور ضیائیں
اوڑک حکم الٰہوں لہندیوں سورج چڑھسی بھائی
تے مغرب مشرق طرف ہوسے وچ حدیث شمارے
بن توبہ دا در بند گیا ہو وقت ٹوھکا بڑا دی
وقت ایہی ہن کر لے توبہ بخشے رب تعالیٰ
جیندے کارن پاپ کماویں لس نہنھوں اوہ جاوے
پھل اوسدا اوت بخشش رحمت پاوینگا ہر جائیں

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

تحقیق جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے جماعت جماعت نہیں تو ان میں سے
بیچ کسی چیز کے سوا اسکے نہیں کہ حکم ان کا طرف اللہ کی ہے پھر خبر دیگا ان کو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے۔

جنہاں ٹکڑے ٹکڑے دین کیتا خود ہو گئے ٹولے ٹولے
کوئی ہویا مجوس یہود ہویا کوئی بنیا ہے نصرانی
پھر ویسی اجر تنہاں رب جو انہاں نیکی بدی کمائی
کہیا مجاہد شیعًا ہن جو بدعت والے سارے
تے ابو امامہ تھیں وچہ درمنثور حدیث لیایا

تو نہیں تنہاں تھیں چیز کسی وچ کم اونہاں پنج مولے
تینوں کجھ نہ ہوسی پار ول کم تنہاں نقصانی
شیعًا کنوں یہود نصاریٰ ہین مراداں بھائی
یا اہل ہنود تے اہل ضلالت اہل البدعت بھارے
اوہ خارجی فرقہ ہور حروریہ دا فرقہ آیا

ف وہ صاحب قرآن ہونگے اور ہر ایک اپنا وظیفہ ختم کر کے دیکھے گا جو ابھی تک رات ہے اسی طرح پھر ہر ایک دوسرے کو پکاریگا اور لوگ جمع ہونگے اور روئیں گے آگے پروردگار عالم کے تضرع اور عاجزی کرینگے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم رب جلیل سورج کو کہینگے کہ حکم شہنشاہی یہی طرح پر ہی ہے کہ تو اپنے غروب ہونے کی جگہ سے طلوع کر اب تیرا وہ نور نہیں رہا سورج اور چاند روئینگے اور چلائیں گے کہ وقت موت کا آگیا قیامت قریب آئی پھر اللہ کے حکم سوا پچھے غروب ہونے کی جگہ سے طلوع کریگا ۱۲ ؎ یعنی فیصلہ ان کا اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہو وہ ان کو ان کے کئے کی سزا دیگا ۱۲ خلاصہ ؎ یہ روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے حضور ؐ سے ۱۲ خلاصہ ؎ اور گروہ سے مراد

دین کنوں اتھے ابراہیمی دین مراد ایہا ئی
یا جویں فرقیاں مسلماناں وِچ تفریق خواری
اوہ سارے دوزخ وِچ سدھاون ہوسی ئی
تا فرمایا میں جو تے ہاں اتے میرے یار پیارے
مسلم وِچ نبی کہیا جو ہیل تساں تھیں آہی
ہے کلی تفریق مراد اختلافوں نظری آیا
جویں اہل سنت بن فرقے ستر ڈوبے وِچ گمراہی
تا آل اصحاب اماماں اوپر چال سنت دی سارے
قرآن حدیث اجماع اُمت ہور قیاس چلے ایہ چارے
اہل سنت مشہور ہوئے بن پیرو چوہاں اماماں
جو ناہ حنفی ناہ شافعی ناہ حنبلی بھی مالکی ناہیں
وِچ طحطاوی اوہ ایس مانے بدعتی ہن الاۓ

تفریق مراد کلی تفریق یہود نصاریٰ واہی
اتے حضرت کہیا تہتر فرقے اُمت ہوگ جاہی
تا یاراں پوچھیا کیہڑا حضرت فرقہ اوہ ایہا ئی
ترمذی نقل حدیث کیتی ایہہ کہن محدث بھاری
اختلاف کتاب سنّد وِچ پائے رلل اونہاں جو ساہی
اصول فروع جنہاں کھو کھو سب وہ الفرقہ پایا
تے اہل سنت اختلاف سراسر رحمت ٹھیک آہی
تے اوہ سب چال نبی دے اوپر آہے پیارے
ہن لا اہل نجات ہن اس گمراہی دھم سارے
چوہاں تھیں تقلید کسی دی کرنی واجب تاں
جو کسی دی تقلید نہ کروا اوہ بدعتی راہیں
جو کہ مذہبوں ول دوجے مذہب کوئی کل سند جائے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

جو کوئی لاوے بھلائی پس واسطے اوسکے ہے دس برابر اوسکے اور جو کوئی لاوے برائی پس نہ بدلا دیا جاوے گا مگر مانند اسکی اور وہ نہ

جو نیکی اک کرے اس بدلے دس نیکیاں اوہ پاوے
نہ بدلہ تے جاہن مگر اوس مثل جو بدی کمائی
دس حصے ہو اونی سنت شوتاں ہیں رب دوے
جے مجتہد بھل کرے تا اسنوں بھی اک اجر تھیو آوے
ہے لا الہ الا اللہ بہتر نیکیاں شاہ رسول فرمایا
پھر کنوں رضا محبت رب دی کوئی نیکی وڈی ناہیں
جو وِچ بقا باللہ دے ہوکے ڈھونڈن رب رضا ئیں
ایہ آیت پڑھکے نبی کہیا وِچ خازن معالم آیا

جو بدی کرے اک بدلا اوسدا ہکو بدی کماوے
تے اوہ ظلم نہ کیتے جاسن کمی بیشی [illegible]
تے سنت سوں کنوں [illegible] وعدہ نظری آوے
تو ٹھیک وِیوں بھی ہے نیکی بخش [illegible] دی
بجاں ایک نیکوں نیکیاں وعدہ عام ایہی دسیا
ایہ نال اتفاق [illegible] وِچ نال اسے پائیں
[illegible] رب کیا [illegible] انہاں بھائیں
جو میں آکھیا وِیں اصول [illegible] فرمایا

[illegible]

لتفرق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی [illegible]
[illegible] روایت کیا ترمذی نے فرمایا نبی نے میری امت کے بہتر فرقے ہونگے سب دوزخی مگر ایک فرقہ [illegible]

جو میں مل گزاری ہیں اُسوں آواں باعث مقداری　جو میں ول باع آوے ہیں موڑیا آواں اسوں پیاری
جو مینوں انج ملے جے اُسدی ہون گناہ زیادے　ذریاں خاک ویاں تھیں تا بھی بخشاں اوہ افادے
جاں مشرک کو والیاں کوڑا دعوی ولوں بنایا　جو ساڈا دین خلیلی تا رب کو نہاں بنلایا

قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰھِیْمَ
حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

کہہ تحقیق ہدایت کیا مجکو رب میرے نے طرف راہ سیدھی کی دین سیدھا دین ابراہیم حنیف کا اور نہ تھا شریک لانیوالوں سے کہہ تحقیق نماز میری اور عبادتیں میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہی نہیں شریک واسطے اوس کے اور ساتھ اوس کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں اول مسلمانوں کا ہوں

کہہ تحقیق رب میرے مینوں سدھا راہ دکھایا　دین درست طریقہ ابراہیم حنیفی پایا
تے نا ہا اہل شرک تھیں ابراہیم خلیل ربانی　کہہ ٹھیک نماز اتے حج ہور جو مرن جیون قربانی
ہے کارن رب جہاناں کوئی شریک نہ جسدا پایا　تے مینوں حکم توحید اُتے ہیں پہلا مسلم آیا
نسک بھی قربانی اتے ہور کل عبادت مالی　صلوٰۃ نماز عبادت بدنی کل اسوچہ کمالی
اُمِرْتُ والا کلمہ بہت تاکید حصر تبلاوے　جو مومن وی سب ہستی محض خدا کارن بنجاوے
تعلق خالق دے سنگ تعلقاں تھیں وہ جاوے　جو ہر حالت ہر فعل اندر ول مالک نظر ٹکاوے
ولید مغیرہ دے پت کہیا نبی نوں ہٹے ہارے　ساڈے طور طریق اوپر جے چلیں نبی سوہارے
تا تیرے کل گناہ اسیں اپنے ذمے ہاں اج چاندے　تا اگلی آیت نازل ہوئی رب صاحب فرماندے

[illegible]

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ

Marfat.com

ع

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہہ کیا سوا خدا کے ڈھونڈوں میں پروردگار اور وہ پروردگار ہر چیز کا ہے اور نہیں کماتا کوئی جی مگر اوپر اپنے اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے اور وہ جس نے کیا تمکو جانشین زمین کا اور بلند کیا بعضے تمہارے کو اوپر بعضے کے درجے میں تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دیا ہے تمکو تحقیق رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہے ع

کہہ کیا باجھ اللہ دے میں کوئی دوجا رب بناواں
نہ کسب کرے کوئی جی مگر اس نفع ضرر تس آوے
وت رب وَل آئی تساں مڑنا ہووے ویسی خبر تساناں
تو ہے اوہو رب جس وچہ زمین خلیفہ تساں بنایا
تا آزماوے تسانوں اُس چیز جو تا رب تساناں
تے ٹھیک اللہ ہے بخشنہار امہر محبت والا
تا باقی سب مرتب اُسدے سوالاتق ناہ خدائی
ہُن ایت زمانے وچہ جہانے ڈھندو کار اندھیرے
ہے لب لباب تناں گمراہاں واعیہ اسد چکڑالی
تفسیر حدیث فقہ ہر دینی علموں رٹھا جاندا
جو خود راؤں تفسیر بناوے اٹکل پچو کرکے
تے نال حدیثاں شاہ رسل دیاں کمدا سخت عداوت
تے فقہ تصوف ہور عقائد لیکھے کسے نہ پاوے
چھٹو نماز اوس حضرتؐ والی گھری لوں بنائی
دعا بیاں وچہ نکلیا ہے ایہہ دشمن دین نبی دا
ہن لا مذہباں دو ٹول ہوئی ہک سنگ عدو اللہ دے
لا مذہباں بھی اہل حدیث کہایا چائیں چائیں
بھلے نصیب تنہاں دے جو ایس زمانیوں سوئے اگیرے
ہن غیرت اسلامی سر پوش نہ آوے نظر کتھائیں

تے حال ایہی جو ہر شے دا اُس پالنہار مناواں
نہ بھار اُٹھاون وال دوجے دا کوئی بھار اُٹھاوے
نال اُس چیز جو ہو تسیں اُسدے وچہ مخالف راہاں
تے بعض تساں دا بعضیوں درجیاں وچ بلند ٹھہرایا
ہو ٹھیک تیرا رب جلد عذاب کنندہ غیر اسلاماں
وچہ رُوفی کہیا جو رب ہر شے دا ہووے کیا لا
خالق تے مخلوق اندر ہو فرق کرن بھلیائی
اکثر فرقے ظاہر ہوئے گند جنہاں دل گھیرے
عدو اللہ اوہ وچہ حقیقت دین اسلاموں خالی
کوڑ کہانیاں کہو اونہاں نوں کہندا ناشر نامدا
اوسنوں کرے مقدم کل تفسیراں چھوڑ دتے کے
تے ہر قسم اہانت کرے نبی دی نال [illegible]
بلکہ اصحاب اماماں ساریاں اوہ بے [illegible] ٹھہراوے
چال نبی دیوں نسدا جاندا ظاہر وچہ گمراہی
مرزائیاں کمبختاں نالوں اسد انہا عقیدہ
تے ہک دیر کماون سنگ اوس آئے نہ ندب الہ دے
ہُن سنگ عدو اللہ دل مٹھے چھوڑ حدیث بنائیں
ایہ طوفان نہ سنو جہان جو ہُن سٹے بھیرے
ہو اللہ حافظ دین نبی دا اپا سوں کل بلائیں

Marfat.com

آزادی بربادی کیتی ضعف پیا اسلامی
چکڑالی وے کفر اندر جو شک ذرہ بھی لیاوے
جو صفت[۱] نبی دی کرے اہانت کفر اسنوں اتفاقوں
جو کفر کافر دے وچہ شک آنے یا انکار رکھاوے
تے علماواں لکھ فتویٰ دتے کافر ہے چکڑالی
ظاہر ہوں اس کافر واسی خود حضرت فرمایا
سُن رافع کرے روایت حضرت شاہ رسل فرماوے
وچہ اُس حال جو امر نہی تس میری کیتی آوے
اسیں وچہ قرآن جو پاندے اوسے دی اسیں پیروی کردے
پھر کنوں مقدام ابوداؤد روایت ویکھ لیا یا
آگاہ ہوو جو پچھے میرے شخص ہوسی ہک ظاہر
جو لازم[۵] پھڑو قرآن تائیں تسیں اوپر اپنے یارو
تے جو شے کرے حرام قرآن اُس کرو حرام تمامی
تے ٹھیک حرام نبی دا کیتا حرمت وانگ الٰہی
جویں اہلی گدہ حلال نہیں تساں ہے جو وچ گھر لاندے
ہور کل درندہ سگ بگھیاڑ تے شیر جو پچاڑن والے
نہ لقطہ معاہدہ[۶] تساں حلالوں نال حدیث ہویا ئی

حدیث رسول اللہ دی نوں جو کہن کلام خامی
اوہ بھی کافر وچہ شریعت مسئلہ صاف دساوی
جویں وچہ شفا اتے شرح اوسدے[۲] لکھیا ویکھ مذاقوں
دوہنویں کافر وچ کتاباں نال دلیلاں ٹھاوی
جس اندیاں نبی نوں دتی ڈاہڈی سخت کمالی
جویں احمد ابن ماجہ ہور ترمذی ابوداؤد لیایا
ہیں کوئی تساں نہ پاواں اوپر تخت جو تکیہ لاوے
اوہ آکھے بن قرآن نہیں کسے شے وا اتباع ٹھاوی
حکم یعنی قرآن اندر بن ایس نہ ہور س پھڑوے
میں دتا گیا قرآن کتاب الٰہی نبی الایا
نال نعوو[۳] مثلی تے لیٹیا ہووے سمجھ اوہ خاسر
جو کریے قرآن حلال تسیں سب اوس حلال شمارو
ایہہ نال حماقت کبر تکبر سخن کرے اوہ خامی
یعنی جو ناہ وچہ قرآن اوہ نال حدیث گواہی
تے وحشی گدہ حلال اہی جس بن خرگوش الاندے
ہور جو شل او نہاندی ہن تساں کرے حلال کماوے
مگر اس[۷] بے پرواہ جو اس تھیں صاحب لقطہ کائی

[۱] اور کہا شفا فی حقوق المصطفےٰ میں اور بیچ شرح اوسکی کے۔ جو بنائی ہوا علی قاری نے کہ جو شخص حضور کو گالی دیوے یا آپکی اہانت کرے یا آپکی عادات صفات اور شریعت اور حالت کو برا جانے یا حقارت کرے یا آپکے کلمات طیبات سے کسی کلمہ کو حقیر جانے اور اہانت کرے یا آپ کی ایسی صفت بیان کرے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہ ہو وہ ساتھ اجماع علماء کے قتل کئے جانیکا مستحق ہے اور اسکی شرافت اور اعلےٰ رتبہ کا لحاظ نہ کیا جائیگا مگر قتل کرنا بادشاہ یا قاضی کے اختیار میں ہوتا ہے سو وہ بات تو آجکل مفقود ہے پس ایسے شخص کو کافر سمجھکر اسکے ساتھ ویسا برتاؤ کیا جاوے جس طرح کفار سے کیا جاتا ہے اسلئے کہ فتاویٰ قاضیخاں میں اوسکو کفر کا حکم ہے اور امام صاحب کے نزدیک جو شخص حضور کے بال مبارک کو ساتھ تصغیر شعرو یعنی چھوٹا بال کہے تو اوسکو بھی حکم کفر کا ہے خلاصہ ۳۹۲ و ۳۹۳ جلد دوم مطبوعہ مصر ۱۲ [۳] مراد اوس سے غرور اور تکبر ہے اور یار پر خوشگفتہ حدیث پڑھنے کے لیے ترجمہ مشکوٰۃ شریف عبدالحق ص ۴۷ جلد اول مطبوعہ نولکشور ۱۲ [۴] یہ حاصل معنی ہے حدیث کی اصلی عبارت کا اور حدیث یہ ہے الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول یعنی خبردار نزدیک ہے جو ایک آدمی رجا ہوا اترا تنگی یعنی بے فہم با فراغت بیٹھا ہوگا اپنے تخت پر اور کہیگا علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من الحلال فاحلوہ یعنی جو شے حلال پاؤ قرآن میں اوسکو حلال کرو وما وجدتم فیہ من الحرام فحرموہ اور جو شے قرآن حرام ہووے اوسکو حرام کرو وانما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ اور سوا اسکے نہیں کہ جسکو اللہ کے رسول نے حرام کیا ہے جیسے کہ وہ اللہ کا ہی حرام شدہ ہو الا لا یحل لکم الحمار الاھلی کیا نہیں حلال کیا تمہارے واسطے اللہ کے رسول نے گدھا اہلی ترجمہ مشکوٰۃ جلد اول۔ محمد لطیف ضیا الاعوانی [۶] یعنی نہ مال ذمی کا جو رہتے میں پڑا ہوا ہو یعنی وہ اور لوگ اٹھا کا حلال نہیں جو ذمی امان میں ہوتا ہے اور اسکے مال کا حکم مسلمانوں کے مال کی طرح ہے ۱۲ عبدالحق [۷] الا ان یستغنی عنہا صاحبہا مگر جب بے پرواہ ہو اس مال گرے ہوئے سے مالک اوسکا یعنی بخشدے یا وہ حقیر شے ہو ۱۲ عبدالحق

Marfat.com

تے ایہ علم حدیث جو وچ قرآن ذکر تس ناہیں
پس جے ناہ کرن ضیافت اُسدی دیکھ تہاں اندائیں
پھر وچ ابوداؤد کنوں عرباض روایت لیا یا
کیا کوئی تساڈا منجی اپنی تے کر تکیہ جانے
خبردار سوگند خدا ایں بیشک حکم لگایا
پس ٹھیک اوہ میری امر نہی تے وعظ نصیحت کرنا
ایہہ وچ تفسیر خازن دے بھی مشکوٰۃ اندر اخباراں
ہُن پھر چکڑالی کہے جے اللہ آپوں ہی فرمایا
نہ بولے نبی ہوائوں مگر جو وحی اوسدے ول آوے
حدیثاں شاہ مثل نے اپنی طرفوں کہیاں ناہیں
اُوتیتُ القرآن ومثلہٗ معہٗ خود حضرت فرمایا
قرآن مثل قرآن جو ہین حدیثاں نبوی پیارے
پر فرق ایہو اوہ وحی جلی ایہ وحی خفی سمجھائیں
جاں وحی خفی اہل قرآنوں جائز غیر بنیاں ل
واوحینا الیٰ اُم موسیٰ پڑھ کے وتیں منکر تائیں
پھر امر نہی جے کران نبی دا مثل قرآن نہ ہوندا
ما جنس دا عام جو ہک شے نوں تخصیص نہ آنی
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی پڑھ و تیس قرآنوں

جاں کوئی قوم کسے تے اُترے ضیافت اوس کھوائیں
قدر مہمانی اپنی دا انہاں پاسوں لوے انھائیں
اوس کہیا رسول اللہ نے ساڈے وچ کھلو فرمایا
جو کوئی شے رب حرام نہ کیتی مگر جو وچ قرآنے
ہور وعظ کیتم اتے اوکاں کئی چیزاں کنوں ہٹایا
اوہ مثل قرآن پایا وہ اُتھیں ولیں امنا وعرنا
اُس منکر دا پورا پتا بتایا شاہ ابراراں
وما ینطق عن الہوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ پایا
سو وحی قرآن ایہی بن الیس حدیث نہ منی جاوے
اوہ ملکہ مثل قرآن نبی دل وحی خفی سمجھائیں
ہیں دتا گیا قرآن تے مثل قرآن جو نال اوس آیا
قرآن جویں شک وحی نبی دی حکم وحی تویں تے
تے دوویں طرف الٰہوں جیہڑی منکر سٹر سن بھائیں
جویں ماں موسیٰ دل وچ ہوئی وچہ تو قصص رجاں
جو حکم وحی دیوں موسیٰ نوں تس دیندا لیا آئیں
فائدہ: اتاکم الرسول فخذوہ و امر نہ رب فرمیندا
جو فقط قرآن کہے اس اوپر آیت لیا ...
جی چاہو جب خدا دی تائیں پیروی کرو جب ...

لمو من نزل القوم فعلیہم ان یضیفوہ یعنی جب کوئی کسی قوم میں آتا اور وہ اوسکی مہمانی کرنا اس قوم پر واجب ہو بیشک حدیث کے ساتھ تو سنت ہو اور قرآن کے ساتھ یعنی فرض ۱۲ عبدالحق سے فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ پس اگر وہ لوگ اسکی مہمانی نہ کریں گے تو اوسکو مثل مہمانی اپنی کا یعنی اضطرار کی وقت جو کوئی اوسکی مہمانی نہ کرے تو اوسکو حق ہے کہ اپنی مہمانی کا حق اُن سے پکڑ لیوے در اینحال کہ اوسکو ہلاکت کا خوف ہو ۱۲ عبدالحق سے آخر حدیث تک یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل دوم مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۹ صفحہ ۲۹ تک دیکھو بیچ ترجمہ مشکوٰۃ عبدالحق دہلوی قدس سرہ العزیز کے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ سے اور نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بولتے نواہش نفسانی سے مگر جو وحی کی جاتی ہے ۱۲ ع سے یہ حدیث کا ٹکڑا اسی میں سے ہے جو بعد میں مذکور ہوئی بیچ متن کے ۱۲ سے محدث دہلوی نے زیر آیت ومثلہ معہ کے لکھا ہے و مراد وے قرآن احادیث باشد و مماثلت در بودن اوست از وحی چنانکہ قرآن وحی است منزل از جناب اقدس الٰہی ہمچنین حدیث نیز وحی است از جناب حق تعالیٰ آنکہ وحی جلی است و خفی و متلو و غیر متلو آنکہ عبارت وے نیز باحکام متعلق باشد ... وطلب اعجاز نظم و آن قرآن است و غیر آن ... آنکہ مستغنی شدہ احادیث است تو اند کہ مراد مماثلت ... مقدار باشد ... خود ترجمہ فارسی مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲ سے وحی جلی کا ہو وحی کلام جیسے کہ جبرئیل اور وحی خفی دل میں القا ہو جانا ... عبارات تعلق رکھتی ہیں ساتھ حکموں کے جیسے نمازی کو قرآن کے الفاظ پڑھنے فرض ہوا ... 

Marfat.com

وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ بھی قرآن بتاوے
جی قبل قرآن حدیث نہ ہوندی وحی خداوی پاسوں
جی کوئی مخالف نبیؐ اطاعت فقط قرآن ایہا ئی
ہی بلکہ اطاعت مجتہدیاں عمراوان بھی نالے
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم صاف جوالے[۱]
اجماع قیاس دلیلاں شرعی بھی ثابت قرآنوں
جاں کھیتی چر گیاں بکریاں قوم کسی دیاں پیارے
نہ وحی جلی سنگ حکم تیہ بل نبی سلیمانؑ تائیں
وچہ سورۃ انبیاء اے ایہ آیت ویکھو رب فرمایا
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وحی خفی وچہ نص گواہی
جو کوئی گمراہ ایہ دعوی تساں حدیثوں ثابت کیتا
سُن وچہ سورت توبہ دے دوجی پارہ وچ رب فرمایا
یہود حرام نہ جانن جو شے رب حرام ٹھہرائی
اتے حرام نہ جانن جو شے نبی حرام بتائی
ہی حرم اللہ پر و رسولہ اعطف انھاں تئیں
ہویا جو کیتی ہوئی حرام نبیؐ دی ناہ حرام شمارے
جے باجھ قرآن نہ نال حدیثاں حضرتؐ حکم لگائے
ہی جنس و اعام جو جو شے رب رسولؐ پیارے
پس ہویا ثابت وجود حدیثاں نال قرآن رلائے
جو کجھ قرآن نہ منّے اوہ بھی کافر ہے اتفاقوں

جو پیروی کرن نبیؐ دی پیروی رب دی ٹھیک سدا وے
تاجہت اطاعت حکم نبیؐ کیوں کرد ارب تیا سوں
تا نبیؐ اطاعت ہر ہر جا ہک رب کیوں نال ملائی
جویں نساء سورت وچہ وسیا اسد جل جلالے
جو کرو اطاعت رب نبیؐ دی اہل امر دی نالے
وچہ منزل پہلی جلد وجی دی لکھیا ویکھ عیانوں
وقت داؤد سلیمانؑ قیاسوں حکم نتارے
وحی خفی تھیں رب جتلایا فیصلہ اوہ تدائیں
داؤد سلیماں جاں اوس کھیتی اندر حکم چلایا
ایویں وحی خفی حدیثاں منکر نوں دس بھائی
جے وچہ قرآن ہوندا تا مندے سند اسدی کجھ جتیا
وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ واؤ عطف معطوف بنایا[۲]
کنوں خمر خنزیر جو حرمت اوہناں قرآنوں ہے پائی
وچہ حدیثاں ویکھ حسینیوں لکھیا نال صفائی
تے عطف معطوف حکم ہک اسجا سومن شک پائیں
قتل یہوداں حکم قتل تس خود قرآن نتارے
تا سنگ اپنی تحریم خدا کیوں نبیؐ تحریم الائے
کیتی ہووے حرام وہاں اوہ کل حرام پوارے
جو منکر ہویا حدیثوں منکر ہویا سو قرآنے
وچہ شروع آیت اوہناں قتل کچھوی ایہ جو ہے باکوں

۱؎ اگر اطاعت حدیث اور فقہ کی جائز نہ ہوتی تا حفظ فرمایا ہوتا اطیعوا اللہ پر جابجا آپکی اطاعت کیوں فرمائی بلکہ اصول اور مجتہدین کی بھی اطاعت کا حکم فرما دیا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ۲؎ دیکھو صفحہ ۳۰۵ لغایت ۳۱۸ تک مطبوعہ محمدی ۱۲
۳؎ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق الآیۃ یعنی قتل کرو ان لوگوں کو جو خداوند جل شانہ کو اور قیامت کے دن کو نہیں مانتے اور نہیں حرام کرتے ان چیزوں کو اللہ نے حرام کیا اور اوسکے رسول نے اور نہیں قبول کرتے دین حق کو مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد ما حرم اللہ سے قرآن مجید ہے یعنی جو شے ساتھ قرآن مجید کے حرام ہوگئی اور ورسولہ سے حدیثیں مراد ہیں حضورؐ کی جیسے حرمت ثابت ہوتی ہو ساتھ حدیثوں کے ف پس معلوم ہوا کہ جو بے دین آپکی حدیثوں کا منکر ہو وہ قرآن مجید کا بھی منکر ہے اور وہ یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کا مصداق ہے یعنی وہ کچھ حصہ قرآن مجید کا مانتا ہو اور باقی سے روگردان ہوتا ہے کف ہوا سپر اور سا سکے ایمان پر نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ حلوائی

Marfat.com

| سورہ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اعراف |
|---|---|---|

انعام سورت ختم ہوئی اتھے رب فضل عطاؤں
وچہ تیراں سوتے اگی ہجری حضرت بحر صفاؤں
تے باہویں ماہ رمضان آہی جاں شروع اعراف گرامی
بھی رباوبہ توفیق جو ہووے ختم کتاب تمامی
سورت اعراف تکی وچہ اتری دوسو چھ آیاتاں
ایہ ابن عباس اتے حسن مجاہد عکرمہ تھیں اثباتاں
ہور عطا قتادہ جابر مکی آکھن سارے
پھر ابن عباس کنوں پنج آیتاں مدنی آپوچ پیارے
تن ہزار اتے تن سو پنجی ۳۳۲۵ کلمے اسوچ آئے
چوداں ہزار اتے دس کال حرف اسوچ سوہائے

## الٓمّٓصٓ

ہے الف اشارہ طرف اللہ دی لام علم اوس جانی
اتے میم محمد ہووے درود اوس اوپر نت رحمانی
اتے صاد رسول اللہ دی صورت جسم اتے ظاہر سارا
یا صاد ہے جبل مکے وچہ جسپر عرش خدا دا یارا
جاں وچہ رات نہ آہے تے اوہ جبہ شاہ رسل دا
تے عرش خدا ہے قلب مبارک حضرت ہادی سبل دا
جو قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ خود حضرت فرمایا
ہے دل مومن دا عرش الٰہی چاہئے من منایا
بالمص سوگند اس نال قسم رب کھائی
تے ناماں ربیاں وچوں یا اک نام خدا ہویائی
قتادہ کہیا اسماء قرآن وچوں اک اسم ایہائی
تے حسن کہیا نانو سورت فخر الدین اس ناد منائی
تے سدی کہیا ایہ ناماں ربیاں وچوں نام خدا دا
جویں المصور نام خدا دا ایویں ابو عالیہ کہی افادہ
ہے اسم اللہ دی کنجی الف اتے کنجی لام لطیفوں
تے میم مجید اتے صاد صبور صادق مفتاح لفیفوں
یا ایہ حروف مقطعات ایہن گجھڑے راز چھپائے
علم او نہاں دا رب نوں وچہ قرآن ایہ بھید لوکائے
یا اسم اعظم دے حرف ایہن ایہہ خازن وچ لیایا
یا طرف اسماء افعال الٰہی ایہن [illegible]

[illegible]

لہ اول کی ان آیات سے یہ ثابت ہوا اسئلہم عن القریۃ التی کانت اور قتادہ بھی اسکی ساتھ [illegible] آیات [illegible]
سکے اول میں واسالہم عن القریۃ الی قولہ واذ اخذ ربک من بنی آدم ۱۲ خازن شہ اوراسیں جو میں رکوع ہیں ۲ شہ یہ [illegible]
آپکی ذات اور آپکی حقیقت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ روح البیان شہ جاں وچہ رات الخ یعنے جب رات اور دن بھی نہ تھے یہ
اشارہ ہے وحدت کی طرف اس واسطے کہ جب دل نفس کی زمین میں واقع ہوا تو پردہ گیا اول کو نفس کی ظلمت کی صفات کے
ساتھ اور دن یہ ہے کہ جب چمکا اوسپر روح کا آفتاب اور اوسکی روشنی کے ساتھ روشن ہو گیا تو پھر سو گیا دن کی شکل پر اور جب پہنچا
وحدت کی حقیقت کو معرفت اور شہود و ذوق کے ساتھ اور استوا خدا کے نزدیک نور اور ظلمت اوسکی فانی ہو جاتا اچھی طرح سے
تو پھر اوسوقت دن اور رات نہیں رہتا اور ہو جاتا ہے رحمان کا عرش اسی وقت آیت کا یہ معنی ہوا یعنی اوسکے وجود کے شروع
سے اسکے اخیر تک کتاب ہے جو تیری طرف نازل کی گئی علم اوسکا ہے کہ ذاتی تاویلات تفاسیر نیہ ۱۲ روح البیان شہ یہ روایت ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے جو المص قسم ہے قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ ۱۲ خازن شہ کہا امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر کا سورتوں کے
یہ نام ہیں تو پھر مشہور کئے جاتے بلکہ برخلاف اسکو دوسرے نام رکھے گئے ہیں جیسے سورہ بقرہ اور آل عمران اور اعراف وغیرہم ۱۲ سراج المنیر شہ یعنی بعض
تعریف کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کے اسماؤں پر اور بعض سکو مختلف تفسیر یہ ہوئی جو ہے اللہ سبحانہ جانتے ۱۲ [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| صاد اتصال یعنی ہر متصل سنگ ملن فرمانے<br>اتصال اتے انفصال نوں اتھہ گنجائش نہیں ہے | | یا الف ازل دا لام ابد دا میم جو سنہ وچ وانڈے<br>تے منفصل ہر انفصالوں مگراں وچ حقیقت پیاری |

معظم

اے بروں ہے راہ فصل و وصل سے　کام باہر ہے یہہ فرع و اصل سے
نے ہے معنی نے عبارت اس جگہ　نے کتابت نے اشارت اس جگہ
نے نہاں ہی نے عیاں ہی نے بیاں　نے شک و نے وہم و خیالات و گماں
کیونکر ہو دریافت فکر و فہم سے　بات یہہ برتر ہے عقل و وہم سے
نے تکلم نے نظارا ہے یہاں　جز خموشی کے نہیں چارا یہاں
راقما چپ ہو کہ اولے ہے سکوت　سمجھے کیا تو رمز حیّ لا یموت

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب کہ اتاری گئی ہے طرف تیری پس نہ ہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے تو کہ ڈراوے تو ساتھ اسکے اور نصیحت واسطے ایمان والوں کے

ہو ایہہ کتاب جو نازل ہوئی تیری طرف پیارے　نہ تنگی رہی وچہ سینے تیرے دل مارے چمکارے
نور کلام اللہ دیوں ہووے سینہ خوب کشادہ　تا مشرکاں اسدے نال ڈراون اپر ہوویں آمادہ
تے قرآن نصیحت کارن اہل ایماناں آیا　تے حرج معنے شک شبہ وچ خازن معالم لیایا
سچائی وچہ توحید یا صدق اتے یا وچہ وعدہ وعیداں　شک نہ رہی نہ حکم اساڈے دسیں نال تاکیداں
ایہہ ظاہر خطاب نبی نوں مگر مراد امت فرمایا　جو نبی معصوم نہ شک کرے وچہ وحی مواہب لیایا
کرنا شک نبی دے حق وچہ منیا جاندا ناہیں　تدی مفسر کہن مراد اتھہ امت تھیں یارا ناہیں
ناسہی اہل یقین والا ور ہونا چاہیے کامل　نہیں تے اثر محال دلاں تے سامع فیض نہ حاصل
پاک کلام قرآن جہاں ہو با موجب دلاں صفائی　تس تابعداری اگلی آیت وچہ خالق فرمائی

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا

۱ یعنی تیرے سینہ میں اسکے پہونچانے سے تنگی نہ ہوئے ۱۲ ۲ اور خازن میں ہے کہ آیت کا مقدم و موخر ہے یعنی یہ کتاب جو بھیجی تیری طرف نازل کی سو واسطے کہ تو ساتھ اسکے لوگوں کو ڈراوے اور نصیحت ہو واسطے مومنوں کے پس اسکے بعد ہے فلا یکن فی صدرک حرج منہ یعنی منہ موشکہ [illegible] قرآن سو اسلئے کہ نہیں ہوتا شک مگر سینے کی تنگی اور فراخی کی کمی سے قرآن کی توجہ کے واسطے جو اسکو حاصل ہے ۱۲ [illegible] ۳ جیسے فرمایا قل ہو اللہ احد الخ یہ تعلیم امت کیلئے تھی ورنہ آپ تو پورے موحد تھے اور قاعدہ ہے کہ جو حکم [illegible] کو سنانا منظور ہوتا ہے وہ [illegible] کر کے سنایا جاتا ہے اسی طرح یہی [illegible] آپ نے اسی قسم کی خطاؤں میں عموماً امت ہی مراد ہو اگرچہ [illegible]

Marfat.com

مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

پیروی کرو اوس چیز کی کہ اتاری گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوا اوس کے اور دوستوں کی تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو

تابعداری کرو جو رب تساڈے تھیں تساں آیا ۔ تے باجھ اللہ دے دوجیاں نال تابع ہون بھایا

بہت تساں گھٹ سمجھ جو سمجھ تساڈی تائیں ۔ تالیندی سمجھ ایہ بات مخالف ہون کنوں رب سائیں

تے غیراں اوسدیاں نال موافق ہونا ہر انواعوں ۔ اینڈک ہوئے سمجھی بس کل نکلو شرک بلاؤں

مَا اُنْزِلَ سنگ قرآن حدیثاں شامل ہین گرامی ۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ہویا امر گرامی

یعنی نبیؐ نہ خواہش اپنی نال کلام کریندا ۔ اوہ جو کجھ کہے سو وحی آکھوں وچ بھیتا وی کہندا

فرق ایہو اوہ وحی جلی[1] ایہہ وحی خفی رحمانوں ۔ جو منکر ہو یا حدیثوں پس اوہ منکر ہے قرآنوں

ایہ وچ کبیر اتے ہور مفسر الویں لکھدے سدھائے ۔ حدیث بھی وحی آکھوں ہوئی مومن شک نہ پائے

قرآن کلام خداوی نکھڑ یندی ویوں ہر جوہیں ظاہر ۔ تویں حدیثاں نکھڑ سرور دیوں دوویں کلاماں ظاہر

تے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وچہ قرآن وساوے ۔ جو دیوے تساں رسول خدا اوسنوں پکڑن آوے

مِنْ اولیاء الشیطان جو کنوں جنات تے انساناں ۔ اوہ امر کرن تساں تائیں پوجن پریت بتاناں

حضرت[2] نوں جد فرمایا توں حکم میرے پہنچائیں ۔ تے امت[3] نوں اتباع ما انزل رب ولوں جتائیں

نا حکم کیتا وچہ اگلی آیت کرن جے روگردانی ۔ ما انزل[4] الیکم تھیں تا سخت عذاب تنہاں آنی

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝

اور بہت بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہمنے انکو پس آیا انکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور وہ سوتے تھے پس نہ تھا پکارنا انکا جب آیا اونکو عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہنے لگے تحقیق ہم تھے ظالم پس البتہ سوال کرینگے ہم ان لوگوں

لہ پیچھے اسی جلد میں ذکر ہو چکا ہے کہ قرآن وحی جلی اور حدیث وحی خفی ہوتی ہے ۱۲ علوم ی یعنی اللہ تعالیٰ ... اور خواہشات فاسدہ کی ۱۲ سراج المنیر سے یعنی آپکی امت کو حکم فرمایا کہ تابعداری کرو اسچیز کی جو نازل کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۲ سے یعنی جو تابع ہوا اوس چیز کی جو نازل نہیں کیا گیا ہے تو ہوا انکے لئے عذاب جیسے اگلے امتوں کو ہوا ۱۲ خ

کہ بھیجا گیا ہے طرف اونکی اور البتہ سوال کرینگے ہم بھیجے گیوں سے پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر اونکے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب

اساں کتنیاں بستیاں مار ونجایاں شامت کنوں گناہاں
لوطیاں آیا دن نوں قوم شعیب تائیں جویں آیا
جو بیشک اسیں ظالم کتندی پھر اسیں روز جزا دے
تے اُمت کنوں پوچھیو کیا تساں پہنچو حکم وہرا آندے
علم یقینوں جو وچہ دنیا کردے سبھے عملاں تھیں
مُرسلین مراد پیغمبر بعض فرشتے کہن مراداں
غزالی کہیا جاں جانوراندی تم حساب حشر نوں
ابوالشیخ کہیا اتھ پہلے سبھ تھیں لوح محفوظ سدیوی
ارشاد ہووے توں حکم اساڈے پہنچائے کہے آہو
تا اسرافیل تائیں کر حاضر اوس تھیں پوچھیا جاوے
لوح ایہ خوشخبری سن اوسجا رب دی حمد پوکارے
وت اسرافیلوں پچھ ہوسی توں کسنوں حکم پہونچائی
کہے بیشک اسرافیل تیری احکام دتے ہیں تائیں
تا جبریل نوں فرماوے جو حکم میرے جبریلوں
کہن اساں حکم تیری بندیاں سب وسے پاک الٰہی
جو بیشک نبیاں حکم تیری پہنچائے اِنہاں خدایا
وچ خطبے حج وداع دے آہ شاہ رسل فرمایا
جو کیا احمد مختار محمد سرور دوہاں جہاناں
اقرار کیا تسیں کہ سو یاراں عرض کیتی ہاں پیارے
تا فرمایا رب دے عونی کرسی کبھی پچھی میں تائیں
پس چاہئے جیہڑا حاضر ہے اوہ غائب نوں تیلاوے

عذاب ساڈا اونہاں آیا راتیں ستیاں یچ گواہیاں
پھر بعد عذاب آون دے تنہاں ایہو کہنا پایا
پچھے دوہاں گروہاں کیا تساں دے حکم خداوے
پھر اسیں ٹھیک بیان کریساں علموں اپر تنہاں دے
تے نا غائب بےخبر آہے اسیں دنیا وچہ تساں تھیں
بھی جبرائیل مراد الاون بعضے اہل ارشاداں
پھر آدمیاں ول متوجہ رب ہوسی سمجھ خبر نوں
اوہ تھر تھر کبندی قہر جلالوں خدمت حاضر تھیوی
فرماوی رب شاہد لیا۔ کہے اسرافیل بولا ہو
کیا لوح نے حکم ساڈی تدھ دتے اسرافیل سناوے
جو چھٹی جان عذابوں میری ربدا شکر گذارے
اوہ کہیو دتے جبرائیل نوں تا اوہ بھی سدیا جائے
سو میں نبیاں نوں پہنچائے نبیاں کے سدرب سائیں
ملے تساں اوہ کیا کیتے سن کر سن عرض مقبلوں
سُن کافر کرن انکار تا اُمت احمد بھری گواہی
تا مالک انسان رسول بری وت جاو جان بولایا
اگے لوکو تسیں پچھسو میں تھیں جاں دن قیامت آیا
حکم ساڈے تساں دتے کیا تسیں ہیو جواب بیاناں
اسیں سب گواہ جو پہنچائے اساں نبی احکام غفارے
توں حکم میرے پہنچائے بندیاں کہاں آکھ رب سائیں
تے ایہ میرا پیغام اوستائیں خوب طرح سمجھاوے

ا یعنی البتہ سوال کرینگے ہم ان لوگوں جو بھیجے گئے انکی طرف اور البتہ سوال کرینگے ہم پیغمبروں سے وہ گروہ بھیجو یعنی کیا تمنے انکو ہمارا احکام پہنچائے اور کس طرح نصیحت کی ۱۲ خلاصہ ۲ اور لوگوں نے احکام کو کس طرح قبول کیا ۱۲ خلاصہ ۳ جیسے پارہ دوم کے شروع میں فرمایا وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت درمیانی تاکہ تم آدمیوں پر گواہ بنو ۱۲ ۴ یعنی سوال ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں ہمارا پیغام پہنچایا کہ نہیں ۱۲

تے ہوسی نبی گواہ تساں پر جیوں خالق فرمایا
تاہیں عمل اُمت دے حضرت قیامت تیک تمامی
جو مجملہ شیں ہر روزہ اُمت حضرت پیش کھیوے
وچہ دُور منشور سوال ہوسی پُچھیراں کنوں اُنہاں ہیں
تہری سب تھیں پیش تقدمی ہوسن خوشیاں والے
نجات ہلاکت والا کل مدار ایسے تے آیا
پھر علم اساڈا خاص اتے دفتر یومیہ ملکاندا
وچہ دُور منشور قیامت نوں کہے اللہ اسرافیلے
اوہ عرض کرے جو متعلق سن صور امور فلانے
تے جانوراں متعلق ایہ کجھ اوہناں تھیں وچ پائے
تے ایہہ کیڑیاں اندر ایہہ امور سپاں وچ آئے
تا حرف بحرف ہوسی سب پورا تا پھر میکائیلے
اوسنوں حاضر کرناں اوہ بھی عرض حضور گذارے
مثقال اتنے قیراط اتنے اتے اتنے ذرے دانے
تے روزانہ اس قدر الاہا اتنا وچ ہر ساعت
پھر اتنا آدمیاں اتے اتنا دتم جانوراں نوں
کموریاں کیڑیاں مچھلیاں اتنا اتنا رب رحمانوں
جاں لوح سنگ میلیاں ہکے ہونہ فرق حساب آوی
جو رہا اوپر فلان رسول فلان فلان آیا تاں
اتے فلان فلانی سوت اوپر شاہ ابرار اں
تے شہر فلان فلان عذاب تیری سنگ مار او جائے

جو ویکون الرسول علیکم شہیداً اتہ سورۃ وچ پایا
بھی اخلاص نفاق دلاں دے جانے نبی گرامی
تا ناں علامت ہر ہر نیکی جانے نبی کھیوے
عمر علم تے نال جسم پھر وچہ حدیث سنائیں
تے کنوں حقوق خدا نمازاں پچھ اول منوالے
جو پورا ہویا وچہ نمازاں اوس کل مقصد پایا
کرن ہلان اعمال تساں تھیں مخفی کجھ تساندا
حاضر کرا وہ کم جہناں تے موکل کیا جلیلے
تے ایہ متعلق روح انساناں ایہہ جتاں شیطانے
امور فلان متعلق تنہاں ایہہ پرندیاں آئے
تا حکم ہووس لوح نال ایہناں دی کل امور ملائے
حکم ہوسی تدھ کیا موکل جس تے آپ جلیلے
مینہ اسماناں نوں اسقدر وزن اڈیکیل جھاں اتارے
وچہ سال اتنا اتے وچ مہینے ہفتے اتنا آنے
پھر اوس تھیں اتا کھیت جیت جناں اسقدر عنایت
چرندیاں نوں اسقدر پرندیاں نوں اسقدر غیباں نوں
سب اسقدر ہویا فرماوے لوح سنگ میل کرا...
تا جبرائیل تائیں پچھ ہوسی اوہ بھی عرض سنا دے
وچہ شہر فلان اتاریاں روز فلانے سچ باتاں
حکم آہے وچ جہناں دے اتے حرف اونہاں جہ قصاراں
کیہ ملاؤ لوح سنگ آکھے حرف بحرف سب پیارے

۱۲ [illegible] صفحہ ۹۶ ۔

له یہ حدیث قاضی مظہری نے نقل کی ہے بروایت عبد اللہ ابن مبارک سورہ نساء میں زیر آیت وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا کے اور فقیر نے بھی اسی جگہ درج کی ہے اور لکھوکی نے بھی اسی جگہ نقل کی ہے اور حدیث ذکر دہ میں آیا ہو نیعرفہم بسیماھم یعنی پہچانتے ہیں آپ انکے چہروں کو اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ وہ نشان ہے جبیں سے نیکی اور بدی کی شناخت ہو ۱۲ الطراني سلہ یہ روایت نقل کی ہے امام جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر در منثور جلد سوم میں اور یہ نقل کی ہے [illegible] نے کتاب عظمت میں مواہب ابن منبہ سے دیکھو صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴ھ روایت کی بخاری اور مسلم اور ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا آپ نے جب تم حاکم ہو اور تم سب سے پرسش ہوگی اور اپنی رعیت کی نسبت بادشاہ سے پوچھا جاویگا اور ہر ایک مرد سے پوچھا جاویگا اہل اپنے سے عورت سے بھی جاوے گی اپنے گھر کی نسبت

پھر ملک الموت تائیں پچھے ہووے اوہ سن کری مقالے　　آدمیاں روح اتے اتنے جناں روح نکالے
پھر اتنے غرق ہوئے وچہ پانی اتنی شہری انہاں تھیں　　تے اتنے ہین شہید اوہنا نوں اتنے کفاراں تھیں
اتنے سپ اٹھوئیں کٹیاں اتنے تلے دیواراں　　اتنے وچ زمین اتے اتنے مارے وچ پہاڑاں
وحش طیور اسقدر اتے اتنے کیڑے وچہ حساباں　　حکم ہووے سب لوح سنگ میلو میلیاں ملن صواباں
یعنی لکھیا گیا جو پہلوں اوستھیں پھیر کدا ہیں　　اک حرف خلاف نہ اسکد ہووی تو وچہ خبر سنائیں
جو شب بساری وے عمل اوان دینہ چڑھنے کنوں پیارے　　تے دن دی ہوے کر راتوں ہونے پیش حضور غفارے
جو اسدے خاص علم وچہ اوسدی خبر نہ ملکاں تائیں　　پس اس وقت اوس علموں وے خود بندیاں رب جزائیں
جاں وکر سوال جواب حساب کتاب خدا فرمایا　　تا اگلی آیت وچ وزن اعمال اوس بعد سوہایا

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ٱلْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُۥ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُۥ فَأُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا يَظْلِمُونَ ۝

اور تولنا اسدن حق ہے پس جسکی بھاری ہوئی تول اوسکی پس وہ لوگ وہ ہیں فلاح پانیوالے اور جوکوئی ہلکی ہوئی تول اوسکی پس یہہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو بسبب اسکے کہ تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے ظلم کرتے

ہے تولن عملاں قیامت دن حق شک شبہ کوئی نکائی　　پھر نیکیاں تول جنہاں دے بھاری تنہاں خلاصی پائی
تے جنہاں دے پلہ نیکیاں ہولا گھاٹا اونہاں پایا　　اسکا رن جو آیتاں ساڈیاں سنگ اونہاں کفر کمایا
اوس تکڑے دو چھابے تے زبان اوس ابن عباس وں　　ہے انس کنوں اک ملک تکڑے دے ساہمنے کھڑا اسوں
جس پلہ نیکیاں بھارا اوسنوں کہے بلند پکار وں　　جو شخص فلانا پت فلانے ہویا ٹھیک ابرار وں
بن بد نصیب کمبخت نہوں اوس نے پھیر کدا ہیں　　تے جد اپلہ بدیاں بھارا اوس حق الٹ ندائیں
ہے اید فراخ میزان جو چاہن تولن زمین آسماناں　　فرشتے کہن ایہہ کسدی تولن کارن ہے رحماناں
حکم ہوسی جسنوں اسیں چاہنے تاں سن ملک الاون　　سبحانک ما عبدناک حق عبادتک وچ ترغیب لیاون
اَلْكَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ دیکھ حدیث پیارے　　دو کلمے ہین پڑھن وچہ ہولے تول تکڑے وچہ بھارے

لہ میزان اوس شے کا نام ہے جس کے ساتھ اعمال کی مقدار یعنی اندازہ کیا جاوے ۱۲ شرح عقائد ۲ہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان پر حضرت جبرائیل موکل ہیں ۱۲ درمنثور ۳ہ یعنی یہ کمبخت بے نصیب ہے اس نے کبھی بھی نیک بخت نہیں ہونا ۱۲ ۴ہ یہ روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ۱۲ خلاصہ عن الترغیب ۱۲ ۵ہ یعنی تو پاک ہے ہم نے عبادت نہیں کی جیسا کہ تیری عبادت کرنے کا حق ہے ۱۲

Marfat.com

ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمان اگو فرمایا
ہے لا الٰہ الا اللہ کلمہ بھارا[1] ثقل زمین آسمانوں
ہے انس کتوں فرمایا نبیؐ جو روز قیامت والے
ہو ایہ قبول لئے مردود تاں آکھن ملک[2] خدایا
تا فرماوے رب جہت رضا میری ایہناں عمل نہ کیتے
تے خوش خلقی تھیں چیز نہ کوئی ودھ بھاری وچہ میزانے
تے وچہ میزان ایہہ بھاری حضرتؐ ابو درداؓ فرمایا
تا او تھیں پلہ بھارا ہووی جا پر تھیں اوہ لیائے
تا چانک نیکیاں پاسی کوئی شئے ڈگی بجلی ہاراں
ایہ اوہ اجر اعمال جو تیرے بعد تیری تعلیموں
ہے عبداللہ بن عمروؓ دسیا کل نبیاں دے سرور
ویہندے ہوون اولاد دل کہڑا او اگل دوزخ ہوندا
تا حضرت آدمؑ کہیا احمدؐ نال بلند پکاراں
جو ویکھدا ایہہ شخص تیری امت وا دوزخ طرف لیجاندے
میں ملکے چھڑاں فرشتیاں سوہوں سخن الاواں
اسیں سخت اتے سنگ دل[3] ربدے امروں الٹ کریندے
پھر تا اسیدی سنگ تہہ کھیبیوں بکڑ اپنی میثاق
جو وچہ معاملے امت دے تدھ خوار نہ کراں نداہیں
تے اس بندے عاصی تائیں لیا ہو موڑ پچھا ہاں
تے اس بندے دی نیکیاں والے پلڑے وچہ سٹاواں
تا کہیو پوکارن والا ہے ایہہ شخص سعید گرامی
کہو اوہ شخص فراقیں ٹھہرواے ملکو رحمانی
کیا چہرہ دل افروز نوری تساں شیشہ رحمت والا

اوہ ہیں پیارے رب نوں دووئیں شاہ رسلؐ فرمایا
بھی افضل ذکر کہیا استائیں حضرتؐ ابن القانون
سر نند صحیفے لیاندے جاسن حکم ہوسی اس جالے
قسم تیری اساں لکھیا او ہو جو کجھ ایس کمایا
اوہ خیر اخلاص یا عمل ریائی جو رو ہوون میتے
خوش خلقی آکھی خاموشی ہولساں اوپر پشت ہولنے
تے پہلے نفقہ اہل عیال تکڑ وچہ جائے رکھایا
تے پچھے آکھیا مختصر عملاں سنگ ہک عمل تولائے
تس کہیا جاسی ایہہ اوہ نیکی جو سکھلایا تدھ یاراں
ہوندی رہے دنیا وچہ تدھ اوہ حاصل فضل عمیموں
وچہ پہلو عرش آدمؑ دو جامی سبز ہن دن محشر
تا ویکھن چانک امت نبیؐ وچوں شخص ہک دوزخ جاندا
حضرت شن لبیک الاون کہے آدمؑ اظہاراں
تا وا من کس میں گر فرشتیاں پوان نبیؐ فرماندے
رسولو ربدیو کھڑے ہو وو ذرا آکھن ملک او تھاواں
تے کری او ہو کم جو ساںوں حکم الٰہوں تھیندی
ہن عرش مل تک آیا تدھ وعدہ رب جہانی
عرشوں ملے آواز منوں جو حضرتؐ کہیو تساہیں
میں حبیب وچوں ہک[4] کاغذ کڈھاں تُرت تداہاں
تے کراں موبل بسم اللہ پس تس نیکیاں بھارو ہواں
مقبول ہوئی اس کوں خوش جنت طرف لیجا ہونامی
کجھ ایس بزرگوں پچھیاں کہو ماں باپ تیتھوں قرباقی
کیا خوش خلق تساں بے فرماؤ خود پتہ نرالا

[1] فرمایا وہ کلمے میں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں وزن دار ہیں اللہ رحمان کو پیارے ہیں یعنی اگر سات زمینیں اور ساتوں آسمان اور ان کے موافظ سب ایک ہی پلہ میں رکھ دیئے جاویں اور یہ کلمہ دوسرے پلہ میں تو بھی یہ کلمہ بھاری ہوگا اور اس حدیث کی خبر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دی تھی جبکہ موسیٰ نے اپنے لئے افضل وظیفے کا سوال کیا تھا ۱۲ خلاصہ [2] یعنی یہ حاضر ہوں اے بزرگو ۱۲ [3] یعنی انکو ملکان سے پٹنے لگا ۱۲

جو وقت جیہی مشکل مسکینی وچہ کیتی یاری
تے ایہہ ورودو تیرا جو آیوں گھلدا اُپر اساڈے
بیہقی[لے] ابن ابی الدنیا اس دو تویں کرن روایت
تے احمد[سے] ترمذی بن ماجہ ہور ابن حسان لیائے
روبرو خلق محشر نوں دفتر اُسدے کھنڈن اٹھایاں
رب کہے کیا چیز کسے دا ہیں استھیں انکاری
پھر رب کہے کیا عذر تینوں کوئی یا نیکی وس کائی
تا فرماوے رب نیکی ہک تدھ پاس اساڈے آئی
کلمہ اشہد اوسے ہوسی بندہ عوض سناوے
تا اوس آکھیوسنے اجدن تیں پر ظلم نہ کیتا جاوے
پس سُٹ[سے] ہولے اوہ دفتر کاغذ نیکی بھارا تھیوے
وچ روح المعانی کہیا مرد جو جس نے مروی واراں
جلال سیوطی وچہ بدور السافرہ کہیا صواباں
جو پلصراط اتے حوض میزانوں پہلے کتھ پیارے
مگر ایہ سب مناون ساڈا عین ایمان ایہائی
صراطاں جو ہک حسب تھیں گنرسن عامی لوک الاون
تے بعضیاں آکھیا اوپر صراط میزان ہوون اوہ بھائی
تے جانن حق میزان سندا ہے فرض تمام انساناں

فرمایا میں آکھناں ہاں میں بنی تیرا اظہاری
جو چھاپے نیکیاں میرے وچہ پایاں ہوئی فضل خدا دے
عبداللہ بن عمرو ؓ وچہ کتاب اعلام ہدایت
جو نبی کہیا ہک اُمت میری وں شخص بُلایا جائے
ہک گھنڈہ سو ہر دفتر جھو تک پہنچے نظر بر ایاں
کیا ظلموں ملکاں لکھی گناہ تدھ کہے نہیں رب باری
پس سنجتیوں ڈرے کہے نہیں میرا کوئی عذر الٰہی
جو ظلم نہیں تدھ اجدن کدھی کاغذ خورد الٰہی
اہناں دفتراں سنگ اُتے پوٹا کاغذ رکھیا بناوے
تا ہک پلڑے سب دفتر ہکول کاغذ رکھیا جاوے
(ہک کم سو دفتر بدیوں کے ۱۲)
جو اسم اللہ دے تا لوں کوئی شئی بھاری ناہ تھیوے
کلمہ تشہد پڑھیا ہوون اوسنوں ایہ بہاراں
جو قول علماواں مختلف وچ تقدیم تاخیر حساباں
ہووی حساب دلیل جو یقینی اسوچ ناہ شمارے
ترتیب اہناں رب جانے وچ خلاصے جو ہیں کہیا ئی
ہک بعد اوسدے جو جہت حساب اوس اوپر لوک ٹھہراون
واللہ اعلم رب نوں معلم اصلی بات جو آئی
منکر اوسدا کافر[سے] معتزلہ وچہ سخت زیاناں

[لے] اور نقل کی درمنثور اور روح المعانی اور خلاصۃ التفاسیر وغیرہم ۱۲ [لے] اور حاکم نے اور صحیح کیا اسکو حاکم اور ابن مردویہ اور لالکائی اور بیہقی نے بعثت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ۱۲ درمنثور [سے] اور مثل اسی کو روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور لکھا ہے درمیان مواہب الرحمان کے ۱۲ [سے] اور صدر اول سلف خلف صالحین نے اس امر پر اجماع کیا کہ ان ظواہر کو بدون تاویل کے لینا واجب ہے اور تاویل سے منع کرنے پر اجماع کیا پس یہ ظواہر مذکورہ نصوص ہوگئے یہ قول نہایت صحیح ہے اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قول تاویل صحت کو نہیں پہونچتا اور جن عقیدوں میں تاویل کی انکی تاویل کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیا وہ لوگ اس امر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر جانتے ہیں کہ وہ میزان حقیقی عدل کی قایم کرے اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر یکہنا کہ عقل میں نہیں آتا محض جھوٹ ہے بلکہ انکی جہالت ہے اور کہ ان جاہلوں کی عقل کا اعتبار نہیں ہے جو عقول صافی و پاکیزہ ہیں انہیں کچھ بھی بعید نہیں معلوم ہوتا آیا تو نہیں دیکھتا کہ نورانی عقول حضرات صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خوب یقین سے قبول کیا اور برابر مومنین اسی پر اہل حق تھے یہانتک کہ ایک زمانہ کے بعد ان جاہلوں کے موتیوں سے جہالت کا دھواں نکلا اور اُسنے تمام جہان کو تاریک کر دیا پس سچا وہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے ازل میں بچایا ہے اور گمراہ ہوا وہ جو شقی تھا اور کیونکر اس طرح صحیح آیات اور صحاح احادیث کی تاویل روا ہو اور بہت سی احادیث صحیحہ مشہورہ ہیں جنمیں تاویل کی گنجائش نہیں اور اگر خوف طوالت نہ ہوتا تو میں ان احادیث کو نقل کرتا کیونکہ بعض جہلا اس زمانہ میں اہل ایمان کو وہم میں ڈالتے ہیں اور شقی اور بدبخت لوگ انکے دنیاوی عروج کو دیکھکر دام فریب میں آجاتے ہیں (ابن کثیر وغیرہ)

Marfat.com

اوہ قدرت فعل خداوی احمق عقل موافق کردے
جو نویں روشنی دے تابع ہوئے پچھو تاسن مردے

پنجاہ ہزار سالاں دا راہ ہی وچہ تھاں میزانے
ہک چھابا تس نوروں تے ہک ظلمت کنوں سیانے

## حکایت

نیکیاں نوری چھابے بدیاں چھابے ظلمت والے
تے خواب اندر کسے شخص کسے نوں ڈٹھا پچھے حالے

جو کیا کیتا رب نال تیرے اس کہیا جاں عمل تولائے
تا بدیاں نیکیاں تھیں ودھ گیاں تہی ہوت بنائے

تا ہک تھیلی منہ بند آسماناں ڈگی نیکیاں چھابے
اوس ڈگدیاں سار گیاں اوہ نیکیاں کھولیا جدوں دابے

تا کیا ویکھاں جو اوس تھیلی وچہ خاک پیراندی آئی
جو قبر مومن دی طرف قدم اوہ رکھیسن ہیں بھائی

ایہ عام مومن دی فاتحہ کارن ٹریاں اجر تھیون
تا ولی کامل دی طرف گیاں کسقدر ثواب تھیون

تاہیں مثنوی وچہ فرمایا رومی ولی خدادے
ہک ساعت صحبت ولی عبادت سو سالاں تھیں ودھ دے

مثنوی
یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بیریا

گر تو سنگِ خارہ مرمر توئی
صحبتش گر یافتی گوہر شوی

پھر عمل تولیون شخص ہکی دے نیکیاں گھٹ بچارے
تا شکل بدل دی شی کوئی رکھسن نیکیاں طرف سدھارے

تا نیکیاں والا پلہ بھارا ہوسی ترت تداہاں
تس ملک کہن توں جا تا لیا تو ہی ایہ آکھی ناہاں

تا کہن ملک ایہ عمل جو لوکاں نوں تد ھ علم پڑھایا
وچ روح البیان محقق صوفی رومی نے فرمایا

ہک شخص تولیوں عمل برایاں نیکیاں ہوس برابر
تا رب کہسی توں نہ جنتی ناہ اہل النار وں خاسر

(تتمہ صفحہ ۳۳۰) لیکن اتنا بحث میں بضرورت جواجا لیگا وہی کافی ہے از انجملہ مفسر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وزن الیسی میزان سے ہوگا جس کی زبان اور دو پلے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے یہاں اسی قدر پر اکتفا کیا اور بعد والسافرہ و تفسیر و بعض رسائل میں کو بسط کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میزان قائم کی جاویگی اوسکی زبان اور دو پلے ہیں اگر ایک پلہ میں آسمان و زمین اور ہر ایک چیز جو انمیں ہے سب رکھا جاوے تو سما جاوے رواہ اللالکائی فی السنۃ و ابن المبارک فی الزہد و قد رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس بہٰذا و سوقوفا بعد صحیح ... سے حقیقی معنے مراد ہیں تو پھر یہاں وزن کو مطلق فرمایا ہے پس آیا اعمال کا وزن ہوگا یا ان صحیفوں کا جنمیں اعمال درج ہیں یا اس شخص کا جس کے اعمال ہیں قال الحافظ وغیرہ بعض نے کہا کہ اعمال رکھے جاوینگے اور اعمال اگرچہ اس جہان میں اعراض ہیں لیکن یہ مسلم نہیں کہ درحقیقت وہ اعراض ہیں علاوہ بریں اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ بصورت جواہر آویں اور تلطیف بہت ... کی دلیل عقلی نہیں قائم ہے اور نہ دین بالضرورت ہے اور نیز جو اس جہان میں عرض ہے جائز ہے کہ اس جہان میں خود قائم ہو جیسے خلاف کے نزدیک ... صورت جواہر کی جو ہوتی ہے اور وہ قائم نہیں ہوتی ہے لیکن اسپر صادق ہے کہ جب خارج میں پائی جاوے تو لا فی موضوع ہوگی پس ... تمام بالغیر میں آخرت میں وہ خود قائم ہوں اور تحقیق ثابت ہوا کہ ماہیات ان کے واسطے خود ثابت ہیں کذا فی المعالم اور ابن عباس رضی اللہ سے یہی قول مروی ہے اور صحیح میں احادیث آئی جس میں سورۃ بقرہ و آل عمران کے فضائل میں ہے کہ انہا یاتیان یوم القیامۃ کانہما غمامتان او فرقان ... اور اول سورۃ مکتوبہ میں گذر چکی ہے اور نیز قرآن کے فضائل او صاحب قرآن کے حق میں کہ یاتی صاحبہ فی صورۃ شاب شاحب اللون فیقول من انت فیقول انا القرآن الذی اسہرت لیلک واظمأت نہارک الحدیث اور حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ میں قبر کے سوال ... فیاتیہ رجل حسن الوجہ طیب الریح فیقول من انت فیقول انا عملک الصالح یعنی قبر میں مومن کے پاس ایک نوجوان خوبصورت شخص ... خوشبو آتی ہوگی آئیگا پس کہیگا کہ میں آپکا عمل صالح ہوں اور اس کے برعکس کافر اور ...

تبدیاں اوسدیاں طرف صحیفہ رکھے ملک الٰہی — لکھیاں اُن جو وے تس وچہ وہرہ عمل وڈا برائی
جوات ہے نافرمانی بھاری کنوں تمام پہاڑاں — تاحکم ہووے لیجا ہوایہہ بندہ ول دوزخ ناراں
پھر بندہ کہی لیچلو مینوں ملکو طرف خدا دی — تارب کہے تس موڑو فرماوے رب بندے ساڈی
کس کارن توں مڑیا تاوت بندہ عرض گذاری — جاتم ٹھیک جو ہاں میں ناری کون بھلا وہم ملے
پر حال ایہی جو پیو دا ساں میں پتر عاقل سیانا — تے اوسدا ہی میں واانگوں دوزخ اندر ہویا ٹکانا
پس اوسدا جرم عذاب جا اوہ بھی سر تیرے ڈالیں — تے دوزخ کنوں کڈھیں تس ایہہ گل منگے اسدا سائیں
ہس فرماوی اتھ اوسدے توں کیتی نافرمانی — تے اتھ اوس چھڑائیو پھر تس تھیں چل طرف جنانی

| | | |
|---|---|---|
| حافظ | طمع زفیض کرامت مبر زخلق کریم | گنہ بہ بخشد و بر عاشقاں بہ بخشاید |

اتے باجھ حساب ہزاراں ستر لوک جنت نوں جاون — نہ کھڑی میزان ہووے او نہاں کارن اوہیں جو دکھ پاون
جنہاں کیتا صبر بلائیں اندر ملن اجر تنہاں کامل — بغیر حساب جو دکھاں اندر ہوئے صبر دی حامل

## اشارات

والوزن یومئذ الحق میزان بیان ثابت آیاں — جنہاں سنگ احوال اعمال تولیس اندر روز جزایاں
ہوسی وزن معاملیاں دا سنگ تکڑ اخلاصاں — تے وزن احوال میزان صدق سنگ پس اعمال جو ناساں
کارن عوض ناں نظر عمل تے رکھ جو عمل کمائے — یا کرکے نظر اوس غیر خدا ول کیتی عمل ریائے
اس قسم اعمال قبولیت[1] دی درجیوں ساقط ہوئے — پس ہیتیاں وچہ معاملیاں دے اصل میزان نہ ہوئی
پس میزان مجاہدیاں اتے ریاضت سنگ تلائیں — لازم ہے جو وزن کرے ہر مومن خود دل تائیں
سنگ میزان مراقبے نالے تول عقل نوں پیاری — وچ زمین اعتباراں ایہہ جو عبرت پڑے سوہئے
بعد بیان سزا جزا اوہ نعمتاں یاد کرایاں — جو طاعت طرف جھکاوَن آیت اگلیوں ویکھ گواہیاں

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ع
وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

[1] اور اپنی صورت کو ساتھ ایسے معاملے کے ترازو کے وزن کرے کہ جس ترازو دونوں پلڑے طریقت اور حقیقت سے بنے ہوئے ہیں اور زبان اوسکی شریعت کی ہو اور ستون اوسکے عدل اور انصاف کے بیچ ہو۔ جو شخص ایسی جگہ پا پڑا آپ کو وزن کیا ہوا رکھیگا اور قیامت کے دن اپنی جان کو شرع کے میزان میں اور دلکو طریقت کے میزان میں اور روح کو سرمیں اور باطن کے سرکو وصول میں اور صورت کو قبولیت کے میزان میں وزن کیا ہوا پائیگا پس جب اوسکے سب وزنوں کا پلہ بھاری ہوا تو مراد اوسکا یہ ہو کہ وہ محبوب کے فراق سے امن میں رہیگا اور دلکو دیدار کا جو اوسکا شوق

أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ
الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ مِنَ
الْمُنظَرِينَ ۝ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝
ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن
شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا
مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

اور تحقیق قدرت دی ہمنے تمکو بیچ زمین کے اور کیں ہمنے واسطے تمہارے بیچ اوسکے معیشتیں تھوڑا سا جو شکر کرتے ہو اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورتیں بنائیں ہمنے تمہاری پھر کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے نہ ہوا سجدہ کرنیوالوں سے۔ کہا کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ نہ سجدہ کیا تو نے جب حکم کیا میں نے تجھکو کہا اُسنے میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے کہا نیچے اتر آسمان سے پس نہیں لائق واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو بیچ اوسکے پس نکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہے کہا ڈھیل دے مجھکو اوس دن تلک کہ قبروں سے اٹھائے جاوینگے کہا تحقیق تو ڈھیل دیگیوں سے ہے کہا پس قسم ہے اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ بیٹھونگا میں واسطے اونکے راہ تیری سیدھی پر پھر البتہ آؤنگا میں پاس اونکے آگے ان کے سے اور پیچھے اونکے سے اور داہنے اُنکے سے اور بائیں اونکے سے اور نہیں پاویگا تو اکثر اونکے کو شکر کرنیوالے کہا نکل اس سے برے حال سے راندہ ہوا البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اونمیں سے البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سب سے

| | |
| --- | --- |
| تے ٹھیک اساں تو جہ زمین دی قدرت ملک تسانوں | ذا سیچ وجہ معاش کیتی تساں تھوڑا شکر کیانوں |
| تے ٹھیک اوپایا اساں تسانوں صورت پھیر بنائی | پھر کہیا فرشتیاں میں آدم سب سجدہ کرو اوائی |
| تاں سبھناں سجدہ کیتا مگر ابلیس نہ سجدہ لیایا | تا فرمایا رب کس تینوں سجدیوں روک ہٹایا |

لہ فبما ساتھ ترتیب جملے کے مضمون کے ہے یعنی سبب حاصل ہونے کے بعد حرف ب کا قسم اور مصدر یہ ہے یعنی قسم کھاتا ہوں تیرے بہکانے کی کہ تو نے مجھے بہکایا ہے اگرچہ سب حکم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتے ہیں مگر شیطان نے یہ کلمہ گستاخی سے بول دیا اور اپنے قصور نہ ثابت کیا اسی واسطے شیطان ملعون ہوا اور بیچ لاقعدن کے لام قسم کا ہے اور ثم لآتینہم تک جواب ہے قسم کا اور ولا تجد آخر تک نتیجہ اور اثر ہے پہلی کلام کا اور یہ جملہ مستانفہ ہے یا متصل جواب سے یہ بھی جواب ہے ۱۲ انظامہ

Marfat.com

جاں حکم تینوں خود کیتم ایہ جو سجدہ کریں اسانوں
جو مینوں خلقتیو آتش تھیں اتے خاکوں آدم تائیں
یعنی نکل آسماناں ٹھیک ذلیلاں تھیں توں آیا
ٹھیک تینوں ہی مہلت ہوئی وان آخروی تائیں
میں بیٹھا تیرے سدھے راہ تے رہا جہت اوہناندے
بہا بھجے گا اوہ اں نیکیوں شیریں کراں برایاں
تے بہت اوہناندے پاسیوں تیوں وچوں شکر گذاراں
جیہڑے آدمیاں تھیں تیری کرسن تابعداری
خلقنکم کنوں مراد آدم ہی وچہ کبیر لیایا
یا اولاد آدم دی جو سنگ آدم رب اوپائی
یا خلقنکم وچ میاں تو صورنکم وچہ رحماناں
اتے للملئکۃ کنوں تمام فرشتے ہین مراداں
مگر عبادت سجدہ ہر ملت وچہ غیر خدانوں
ہن وچہ شریعت شاہ رسل دی ایہ منسوخ ہویائی
مقابلے نص قیاس حرام مثل ابلیس ہتیارے
جویں ربدے حکموں اوس مو خد کرکے روگردائی
جو ویہی مسئلہ قیاسوں ہوندا سنگ شیطانے
ہور مطلق قیاس جو منع کہے اوہ بھی ابلیس ہمراہی
مقابلے نص جو ہووے سوئی اور قیاس ایہائی
مثل ابلیس تکبر راہوں کرن قیاس سندیرے
لیس سجودن جنگی سندی شئے وا اتھیں ثابت ہویا

کہیا ابلیس ہیں بہتر اوتھیں بلی ولیل شیطانوں
کہیا اتر استھیں جو اسو چہ تکبر لائق ناہیں
آکھیوس مینوں حشر تائیں مہل تا رب فرمایا
شیطان کہیا میں قسم تیری بہکاون دی نسائیں
پھر اگوں پچھوں سجیوں کھبیوں آوال پاس تنہاندے
جو بری افعال اوہناندے چنگے نیکیاں وچ وڈیایاں
کہیا نکل آسماناں حال بری ورکا رہا ہویا خواراں
میں ٹھیک بھرانگا دوزخ تنہاں شخصاناں اظہاری
تجھینکم جویں اسرایاں نوں ایہی رب فرمایا
بھاویں وچہ ظہور رہی ترتیب رعایت بھائی
ایہو وچ سراج منیر خطیب حقانی کری کلاماں
لادم سجدہ آدم کارن تعظیمی ارشاداں
شرک ایہی اتے تعظیمی سی جائز اہل صفانوں
تعظیمی سجدہ ہویا حرام تعبدی شرک تھیائی
جو آگ نوں مٹیوں بہتر جانیا نال قیاس نکلے
قیاس مقدم کیتا ہن تویں غیر مقلد جائی
جو تابع ہویا شیطان سندا اوہ ظالم وچ بیانی
محقق بغدادی وچہ روح المعانی لکھیا بھائی
قیاس الامام دی اج سمجھن بے دینی ہے آئی
جو آپوں بنن موحد مومناں مشرک کہن وڈیری
جو آگ مٹی دے حسن قبیح وچ نال شیطان بھوٹھایا

(حاشیہ:) مدار اول ابلیس ... شیطان ... نقیض ... ۱۲ منہ

لہ یعنی ہمنے تمہارے آگلوں کو سجات دی ۱۲ ؎ جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو آپکے بھائیوں نے سجدہ تعظیم کا کیا تھا ۱۲ حلوائی ؎ یعنی سجدہ تعظیم کا کسی بزرگ کو کرنا حرام ہے اور سعادت کی نیت سے کرنا اسلئے کہ اوسکا قرب مجھے حاصل ہوجاوے شرک ہے اور بزرگوں کے قدم چومنے جائز ہیں جبتک پیشانی نہ لگے مگر عوام کالانعام ایکدوسرے کے کہے کہنے اسے گمراہ سمجھتے ہیں پرہیز ہی بہتر ہے۔ ۱۲ جس جگہ فتنہ اور فساد کا خوف نہو بزرگوں کا قدمبوس اسجگہ ضرور چاہئے تفصیل اس مسئلہ کی جلد اول سورہ بقرہ پارہ اول کے پہلے ربع میں گذر چکی ہے ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ ؎ اسجگہ کئی کئی مسئلے ساتھ دلالت النص کے ثابت ہوتے ہیں خلاصہ ؎ یہ تقلید شیطانی اسلئے ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجتہدین کی پیروی کا حکم فرمایا ہے جیسے کہ ارشاد ہوا فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دوسری جگہ یاایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۱۲

Marfat.com

بھی نال انکار گناہ عمدوی سخت عذاب سزائیں
بھی کرن اجتہاد نالائق تائیں جائز نہیں کداہیں[1]
جو معتبر غرض شرع وچہ ہوندی ناہ ماہیت بھائی
وچہ خاک تواضع حلم صبوری عجز نیاز تحمل
بھی جمع کریندی خاک نمانی آتش سار کھنڈائے
گھاہ رکھ بوٹے میٹوں جمن سارے اگ ہرتائیں
تے آتش وچ تیزی نالے جرأت تے اُچیائی

اتے خطا معافی لائق عذر قبول آدم جوئیں آہیں
جس مثلے وی امتیاز نہ ہووے جوئیں شیطانے تائیں
سجا توسن فضل اوسے شئے نوں جیہنوں دیوے فضل الٰہی
ایسے بارون آدم تائب پایا قرب تجمل
بھی ہر شے وی خاک حیاتی خاکوں کھیت سوئے
بھی خاک سمیٹے سب خلقت پھر کدے روز جزائیں
تدے شیطان تکبر رفعت کرکے ذلت پائی

## مثنوی

گفت ناری از خاک بی‌شک بہتر است　من ز نار و او ز خاک اکدر است
گفت حق نے بلکہ لا انساب شد　زہد و تقوی فضل را محراب شد
بلکہ این میراث‌ہای انبیاست　وارث این جان‌ہای اتقیاست
زادۂ خاکی منور شد چو ماہ　زادۂ آتش توئی رو رو سیاہ
لیک با خورشید و کعبہ پیش رو　این قیاس این تحری را مجو

پس قیاس فرع بر اصلش کنیم　او ز ظلمت ما ز نور روشنیم
این نہ میراث جہان فانی است　کہ بانساب‌ش بیابی جانی است
پور آن بوجہل شد مومن عیان　پور آن نوح نبی از گمرہان
این قیاسات و تحری روز ابر　یا بشب [illegible]
کعبہ نادیدہ مکن رو زو متاب　[illegible]

کرکے مجرم نوں شہروں کڈھن اس آیت تھیں پایا
نکل کنوں اسمان یا جنتوں رب کہیا شیطانوں
پھر بالیوائی وچہ سمندروں یا تخت سبزوریا تے
جاں پیدا طفل ہووے تاں اوسنوں شیطوں ضرر پہنچائے
ہک شیطوں وچ نماز نمازی تائیں وسوسے پاندا
غرض جو جس بھیت بھید اوکچھ اوسے طرح پھساوے
کدیں واعظ کدیں دشمن بنکے کدیں مخفی کدیں ظاہر
جے کفر شرک وچ ناہ پاسکے تھک رہولا وانال

نہ جا گناہ اسمان نہ ہو کر خوار شیطان [illegible]
یا صورت ملکیوں نکل ہو یا شکل [illegible]
نہ وڑیں زمیں وچ [illegible]
پر مریم عیسیٰ اوپر اوس [illegible]
بخبر جب امام صحیح [illegible]
کر کے فریب [illegible]
ہر ویلے اوس فکر [illegible] بندہ [illegible]
تا فسق فجور گناہیں [illegible] نہیں بچے [illegible]

[1] جیسے کہ اوس نے آگ کو بہتر خیال کیا اور مٹی کو کم درجہ اور حکم اور اثر شرعی ہو نہیں تو شیطان کی دلیل اتی بنائی [illegible] بہتر جانے اور خاک کو پست ۱۲ خلاصہ [2] پہلے اگرچہ ماہیت اور اصل آتش کی لطیف تھی مگر خاک غرض یعنی اس [illegible] تواضع اور عبادت ہے جو کہ بہتر ہے آگ سے پس شیطان کا قیاس مردود ہوا اور آدم علیہ السلام کا اجتہاد کمال علم کی وجہ اور [illegible] معافی اور قبولیت کا ہوا ۱۲ خلاصہ [3] پس توحید زبانی فائدہ نہیں دیتی جب تک صحیح اعتقاد اور فہم سلامت نہو [illegible] کہیں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے مگر یہ نہ سمجھا کہ بڑائی اور چھوٹائی کا مالک خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے [illegible] یعنی نزدیکی ذاتی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس اگر یہ سمجھتا تو پھر امر اور عنایت ایزدی کے شان پر [illegible]

تاں وچ مباح لذاتاں بڑی کہے ایہ منع نہ آیاں  جنے بچے اتھیں تاں افضل تھیں کجھ دل مقصود لیاوے
کہے عیش بہار او ڈاوچہ دنیا مارے اہل ہوایاں  اعلیٰ تھیں تاں اونئے قربلوں بار رکھاوے

## مثنوی

در خبر آمد کہ خال مومناں  بود اندر قصر خفتہ یک شباں
قصر را از اندروں دربستہ بود  کز زیارتہای مردم خستہ بود
ناگہاں مردے ورا بیدار کرد  چشم چوں بکشاد پنہاں گشت مرد
گفت اندر قصر کس را رہ نبود  کیست کیں گستاخی و جرأت نمود
گرد برگشت و طلب کرد آنزماں  تا بیابد زاں نہاں گشتہ نشاں
از پس پردہ یکی را دید کو  رو بپیچید او نہاں میکرد رو
گفت ہی تو کیستی نام تو چیست  گفت نامم فاش ابلیس شقیست
گفت بیدارم چرا کردی بجد  راست گو با من مگو بر عکس ضد
گفت ہنگام نماز آخر رسید  سوئے مسجد زود می باید دوید
عجلوا الطاعات قبل الفوت گفت  مصطفیٰ چوں در معنی را بسفت
گفت نے نے ایں غرض نبود ترا  کہ بخیری رہ نما باشی مرا
خاصہ فرصدی چو نستو قطاع الطریق  از چہ گشتی تو چنیں بر من شفیق
گفت ما اول فرشتہ بودہ ایم  راہ طاعت را بجاں پیمودہ ایم
سالکان راہ را محرم بدیم  ساکنان عرش را ہمدم بدیم
پیشہ اول کجا از دل رود  مہر اول کے ز دل بیروں شود
در سفر گر روم بینی ور ختن  از دل تو کے رود حب الوطن
ما ہم از مستان ایں مے بودہ ایم  عاشقان درگہ وی بودہ ایم
ناف ما بر مہر او ببریدہ اند  عشق او در جان ما کاریدہ اند
روز نیکو دیدہ ایم از روزگار  آب رحمت خوردہ ایم اندر بہار
گفت امیرش او را کہ اینہا راست است  لیک بخشش تو ازیں ہا کاست است
صد ہزاراں را چو من تو رہ زدی  حفرہ کردن در خزینہ آمدی
آتشی از تو نسوزم چارہ نیست  کیست کز دستِ تو جانانہ باز رہ نیست
طبعت ای آتش چو سوزیدنیست  تا نسوزانی تو چیزی چارہ نیست
گفت ابلیس کشا ایں عقدہ را  من محکم قلب را و نقد را
امتحان شیر و کلبم کرد حق  امتحان نقد و قلبم کرد حق
قلب را من کے سیہ کردہ ام  صیرفی ام قیمت او کردہ ام
نیکواں را رہ نمائی میکنم  مردہاں را پیشوائی میکنم
صالحاں را مقتدائے ما منم  طالحاں را نیز یاری میکنم
تاچہ وار ای جستو اندر کدو  ای خدا فریاد رس ما زیں عدو
گر یکی فضلی وگر در من و مد  دور باید از من ایں ہزن ثمد
ایں حدیثش ہمچو دود است ای الہٰ  دست گیر ار نی گلیم شد سیاہ
من بحجت بر نیایم با بلیس  کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس
آدمی کو علم الاسما بگشت  ور تنگ حجت بر ایں سگ در نگست
از بہشت انداختش بر روئے خاک  چوں سمک در شست او شد از سما
نوحہ ربنا ظلمنا میزدی  نیست تاب غش فسونش را احدی
اندروں ہر حدیث او سحریست  صد ہزاراں سحر و مکر او مضمر است
مردی مرد اتنید و در نفس  ور زناں در مرد افزودہ ہوس
اے ابلیس خلق سوز فتنہ جو  بر چہ میم بیدار کردی راست گو
تا انکہ حیلت در نگنجد با منی  زیں غرض را در میان ما کنی
گفت ہر مردے کہ باشد بد گماں  نشنود او راست را با صد نشاں
ہر وسن کز خیال اندیش شد  چوں دلیل آری خیالش بیش شد
چوں سخن در وی رود علت شود  تیغ غازی دزد را آلت شود
پس جواب او سکوت است و سکوں  ہست با ابلہ سخن گفتن جنوں
تو ز حق ترسی حق جو قطع نفس  گر تو از سرش کامینی جلیس

تو زمن با حق چہ نالی ای سلیم
بے گناہ لعنت کنی ابلیس را
من ز ہر کس آں طمع دارم کہ او
ہمچو گبراں من ز جویم ازبتے
من بجویم پاسبانی راز و زر و
گفت بسیاری بلیس از مکر غدر
تا رسی اندر جماعت در نماز
از غبین و درد رفتی اشکہا
پس عزازیلش بگفت ای سر او
آں تاسف وآں فغان وآں نیاز
تاچناں آہے نباشد مر ترا
مکر من ہی مباش ایمن ز من

تو بال از شر آں نفس لئیم
چون ببینی از خود آں ابلیس را
صاحب آں باشد اندر طبع و خو
کہ بود حق بار حق او آیتے
کار نا کردہ بجویم ہیچ مرد
صبر او نشنید و کرد استیز و مکر
از پئے پیغمبر دولت فراز
از دو چشم تو مثال مشکہا
مکر خود اندر میاں باید نہاد
ور گذشتی از دو صد رکعت نماز
تا بداں راہی نباشد مر ترا
تا شوی سعد جہاں المنہ من
عنکبوتی تو مگس داری شکار

تو خوری حلوا تراز و نبل شود
چار مغیث کردہ ام ہیں راستگو
من ز سر کہ می بجویم شکرے
من ز سرگیں می بجویم بوی مشک
من ز شیطاں این نجویم کوست غیر
از بن دنداں بگفتش پیر آں
گر نماز از وقت رفتی مر ترا
ذوق دارد ہر کسے در طاعتے
گر نماز ت فوت می شد آں فغاں
مر ترا بیدار کردم از نہیب
من چسوم از حسد کردم چنیں
گفت آں نو راست گفتی صادقی
من نیم ای سار گمش زحمت بیا

اُٹھ بگیر و طبع تو مختل شود
راست را دانم تو حیلہا مجو
نخشش آں کیمیا مرا شکرے
من آب جے نجویم خشت خشک
کو مرا بیدار گردانند بجبیر
کر دست بیدار بید آں فلاں
ایں جہان تو شدے [illegible] غنیا
[illegible]
می بری از دو صد آہ و فغاں
تا شوند چناں آہ ہم جیب
[illegible] کمیں
از تو آں [illegible] الا یتقی

## اشارات

بزرگی آدم اوپر فرشتیاں کارن ایس نہ آہی
تس باہجہ وسیلے اپنے فرائول قدرت نال اوپایا
جویں بنی کھیارت[1] لبہ وبہ خمیر آدم دا کیتا
بھی روح پھوکن سنگ باہجہ وسیلے خود وااتوں جویں آیا
جویں بندی کھیار آپ آدم خلق تجلے اوسوجہ ذاتی
روح پھوکن پچھے استعدادو تجلی آدم پائی
بھی اُس خاکو اسکوں جیہڑے بید انیض قبولے
تے ہویا حقیقی قبلہ آدم اس اشرافت پار ول

جو آدم پیدا کوں بلکہ اس تہمت جو آپ آکھی
لما خلقت بیدی[2] جویں خود خالق تے فرمایا
ذات اپنی سنگ اپنی [illegible] پاک [illegible]
ونفخت فیہ من روحی [illegible]
تے پچھے روح پھوکن [illegible] کمالی
لطافت روح تے نوا [illegible] ربانی
پس سجدہ ملائک لائق [illegible] ہویا [illegible] ولے
تے عداں جنت نغیش شیطوں [illegible] باز نال

سلہ مامنعک ان تسجد لما خلقت بیدی یعنی کس چیز نے تجھے منع کیا ہو کہ تو سجدہ کرے واسطے اوسکے [illegible]
بزرگی آدم خدا تعالیٰ کی ذات آپکا ظاہر کرنے سے ہے زمین سے ہونے کے باعث سے ۱۱ روح البیان سلہ یعنی [illegible]
اور تمام فرمایا اُو سوقت آپکو [illegible] تجلی روح کے وقت پھونکنے کے ۱۱ روح البیان سلہ جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ انی خالق بشرا
من طین فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین یعنی تحقیق میں مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں [illegible]
برابر کر دیا تو پھر پھونک دیا [illegible] اپنی روح سے پس گر پڑو آدم کے تئیں سجدہ کرنے والے ۱۱ روح البیان سلہ یعنی [illegible] آدم کی [illegible]

نہ شیطوں فقط گناہوں کڈھیا بلکہ تکبر راہوں
تجھ دل لیتی عجزوں رفعت خبر رسولؐ آکھوں

## حکایت

پلیدیاں نفس کنوں رہی روندی خون اصحاب نبیؐ دے
تے لبطامی دی خدمت ہکدن قاضی ہک سعید ی
کہندا اسیں پچھانئے جو کجھ تدھ چھپانیاں بھائی
تکراں میں تاثیر او سیدی اپنے وچہ پاواں ناہی
فرمایا کجھ قدر اخروٹ خرید تھیں سنگ گلدے
پھر ویہ آواز شہر وچہ گلی بازاریں سنن ہر چلدے
جو جو مینوں ہک جھڑے طماچہ تس اخروٹ دواہیں
تا جو ہی اخروٹ نکالی وچہ زنبیل تساہیں
جاں ایہ عمل کریں تا پاسیں خود اندر تاثیراں
کہیا استغفار قاضی منے شیخوں سنیاں ایہ تقریراں
تا شیخ کہیا ای قاضی توں ایہ ٹھیک گناہ کمایا
ہیں وسیا جو مکر نفس ولیں چاہیئے تدھ چھڑوایا
ہی طمع بُرا علماواں جلدی کرن سندی امراواں
غنیاں ہی تجمل تے کبر فقیراں ہوں سفیہ صلحاواں
پھر کہیا شیطانؑ ربا دیہ مہلت پہلے نفخے تائیں
ایہ حکمت آزمایش بندیاں ڈھل ہی شیطان تمامیں
یا ڈھل عوض عبادت شیطوں جو وچہ زمیں اسماناں
کردا رہیا عبادت تا جو معلم ہووے عیاناں
جو عمل کتند یاندی مزدوری رب نہ ضایع کردا
کفاراں عوض ملے اتھ موسناں عقبٰی دیوچ مردا

غافلاں از مرگ مُہلت خواستند
عاشقاں گفتند نے نے زود باد

تا کہیا شیطان جو ربا مینوں توں گمراہ بنایا
تے رحمت تھیں محروم کیتو تدھ عزت قسم خدایا
میں مٹھیاں کاں سن آدم تے تس بیٹھیاں گھات لگائی
اوپر اوس راہ دے جو جاندا جنت طرف آکھی
جویں راہزن راہیاں کریں میں توں سیدھا موں انساناں
تے آواں اگوں یعنی آخرت دا شک ولیں گھلاراں
بھی کر سہناں حسد مشایخ علماواں دکھلاواں
تا جو طعن کرن وچہ جیاں نوں روح البیاں توں پاواں
تے پچھیوں یعنی دنیا دی اوہناں رغبت وریان ٹھے
تے سجیوں آواں نیکیاں گالاں پاروں عجب ریا دے
تے کھبیوں اباں او نہاں تامیں سو ہنیاں کر وکھلاواں
نیکیاں تھیں گھیراں اوں ڈاہڈے بدیاں وچہ پھساواں

لہ جنت خلد سو جو کہ ہجگہ سو حضرت آدمؑ کی پیدائش تھی ۱۲ روح البیان ٢ چھپا لیٹم ہو نا صاحب حسب نسب کو ۱۲ روح البیان ٣ یہ پہلا نفخہ جب ہو گا تو ساری مخلوق فنا ہو جائیگی بہ شیطان کے اور دوسرے نفخہ پر خلقت جی اٹھیگی انہیں چالیس سال مدت ہے ۱۲ روح البیان ٤ تا کہ مخلص بندوں اور تابعداروں میں فرق ہو جائے اگرچہ علم الٰہی جل جلالہ کے سب کچھ حاضر ہے اور کوئی بھی شے چھپی نہیں ہے یہ آزمایش فقط ہے خبری سے آزمانا اور شیطان کے ساتھ اللہ تبارک و تعالےٰ نے یہ کلام فرشتہ کے وسیلے کے ذریعہ کی تھی نہ بلا وسیلہ اس واسطے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کا کلام کرنا رحمت ہے۔ روح البیان۔ یہی وجہ ہے کہ کفار خدا تعالیٰ کی رحمت سے دور اور بے نصیب رہینگے جیسا کہ فرمایا لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ اور شیطان بھی کافر ہے جیسے فرمایا و کان من الکافرین ۱۲ ملوائی عفی عنہ ٥ جیسے راہزن ۱۲ ٦ اور طعن کرنے سے متقدمین کو مثل صحابہ اور تابعین اور مشائخ رحمۃ اللہ علیہم گذشتگان کے تا جو ترک کریں انہیں اور بغض کریں ساتھ ان کے روح البیان ۱۲ پس اسی طرح آجکل کے سب لا مذہب فرقے یعنی غیر مقلد مرزائی وغیرہ وغیرہ شیطانی فرقے ہیں جو سابق بزرگوں کو برا کہتے ہیں ۱۲ ملوائی عفی عنہ

بھی کرن مخالفت امر نواہوں جو تنہاں شیخ بتاون
تے وچ ضلالت غیرت پر ویاں کراں ہلاک تنہاں نوں
تے سچا ظن کیتا ابلیس اوپر اولاد آدم دے

رو گرداں ہوون جو اوہناں شیخ حکم فرماون
تے ظلنوں کہیا ابلیس اکثر شاکر ہوون او تانوں
جاؔں ماوہ شر تھا وچہ تنہاں شہوت غضب الم دے

نہ ابلیس ور حق ما طعنہ زد
فغاں از بد یہا کہ در نفس ماست
چو ملعوں پسند آمدش قہر ما
کجا سر بر آریم ازیں عار و ننگ

گزیشاں نیاید بجز کار بد
کہ ترسم شود ظن ابلیس راست
خدا یش بر انداخت از بہر ما
کہ با او بصلح ایم و با حق بجنگ

تاکہیا رب اولاد آدم تھیں مگر تیرے جو جاون
بنی کہیا کجہ مومن آون اندر حشر وہاڑے
اتے اوپر بہو لضائی تنہاں گناہ الٰہی
معتزلہ اس سنگ کہن نہ بھار کسے کوئی چاوے
تے سنت جماعت اوہناں مخالف منشا دلیل الاون
علم فرشتیاں تھیں علم آدم دا وہ قرآنوں
جی علم شیطان ہوندا تا کیوں اوہ فخر تکبر کروا
رشید احمد دا چیلا نام خلیل احمد کر زورا
ایہ سخت اہانت شاہ رسل دی کر کر رشیدی جیرا

اتے اولاد تیری سنگ رہے جو جو کفر کماون
گناہ تنہاں ہوسن شل پہاڑاں بخشش ہووے سارے
ایہہ مسلماناں سنگ بد فضلوں وہ نہیں گل بھائی
ولا تزر وازرۃ وزر اخری آکھ حبیب اللہ فرماوے
دیکھ لیحملن اثقالہم مع اثقالہم قرآنوں جو پڑھاون
تے شیطوں نکی وچ جیوں ڈگا علم بھلا سے انوں
جی علم ہوند آتا مثل ملائک سنگ تواضع کردا
کہو علم رسول اللہ دا علم شیطانوں تھوڑا
جو ایس عقیدے اوپر مرسن دوزخ [illegible]

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

ف۱ اور توقیر اور تعظیم کی ترک سے اور مزاج اور خوش طبعی کر کے مومن میں اونکو قبولیت کے درجہ سے گرا دوں ۱۲ روح البیان ف۲ دیکھو
قبولیت اور مقصود حاصل کرنے کے جیسے برصیصا زاہد اور بلعم باعور وغیرہم ہو ف۳ یعنی نہ اٹھائیگا کوئی اٹھانے والا بوجہ ایک دوسرے کا ف
اس آیت کی تفسیر اپنے موقعہ پر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ معتزلہ گمراہ بہکے جاتے ہیں ۱۲ احمد اتی عفی اللہ عنہ ف۴ اور البتہ اٹھائینگے بوجھ اپنے اور
بوجھ ساتھ بوجھوں اپنے کے پس صحیح نہیں دلیل معتزلہ کی اس آیت کی رو سے ۱۲ روح البیان ف۵ جیسے خلیل احمد رشید احمد گنگوہی کے چیلے نے
براہین قاطعہ [illegible] میں لکھا ہو کہ ملک الموت اور شیطان کو یہ علم کی وسعت کا حاصل ہونا اور [illegible] کا حال [illegible] قطعیہ سے معلوم
ہوا اب ہو کر کسی افضل کو قیاس کر کے اوسمیں فضل [illegible] اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل کے عدہ کا کام نہیں ہو اس قول خود فخر عالم علیہ السلام
فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث الی قولہ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین
کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہو شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص
سے ثابت ہوئی فخر عالم کی کونسی نص قطعی ہو الخ جواب اسکا حضرت الانبیاء مرشدنا نور العین جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب [illegible]

Marfat.com

لَهُمَا مَا وُرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۰ وَقَاسَمَهُمَا
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۙ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا
رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۰ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۰ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۰ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۧ

اور اے آدم رہ تو اور تیری جورو بہشت میں پس کھاؤ جہاں سے چاہو تم اور مت نزدیک جاؤ اس درخت
کے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے پس وسوسہ دیا اُن دونوں کو شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے اُن کی جو
کچھ کہ چھپایا گیا تھا اونسے شرمگاہوں اون کی سے اور کہا نہ منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اس درخت سے
مگر اس واسطے کہ ہو جاؤ تم دو فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں سے اور قسم کھائی اُن دونوں کے آگے
کہ البتہ میں واسطے تمہارے خیر خواہوں سے ہوں پس کھینچ لیا اون کو ساتھ فریب کے پس جب چکھا اُن
دونوں نے اوس درخت سے ظاہر ہو گئیں واسطے اُن دونوں کے شرمگاہیں اونکی اور شروع کیا اُن دونوں نے
کو ڈھانکنے اوپر اپنے پتوں بہشت کے سے اور پکارا اُن کو پروردگار اُن کے نے کیا نہ منع کیا تھا
ہمنے تمکو اس درخت سے اور نہ کہا تھا میں نے تمکو کہ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہا اُن دونوں
نے اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی جانوں کو اور اگر نہ بخشے گا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمکو البتہ ہو جاوینگے ہم
ٹوٹا پانے والوں سے کہا اترو تم بعضے تمہارے واسطے بعضوں کے دشمن ہیں اور واسطے تمہارے بیچ زمین
کے ہے ٹھکانا اور ایک فائدہ ہے مدت تلک کہا بیچ اوسکے جیوگے تم اور بیچ اوسکے مروگے تم
اور اُسی سے نکالے جاؤ گے تم

Marfat.com

ای آدم توں اتے بیوی تیری رہو دووِیں وِچ جنت
نہیں تے ظالم ہو جاسو پس آدم حوّا تائیں
جو مستور اوہناں تھیں آہے تے آکھیا شیطانے
مگر جو بنو فرشتے یا انت ہو وو رہنے والے
پس نال فریب اُتار بہشتوں سُٹیوس اوہناں ہٹھاں
تے لگے جوڑن پت بہشتاں دو ویں بدن والے
تے کہیا نہ آہا جو ہے شیطوں دشمن تساں عیاناں
جے بخشش رحمت کریں ربّا اوپر حال اساڈے
حکم ہویا تسیں اُترو دشمن ہکدوجا تساں آ یا
کہیا زمیں وچہ جیون مرن تے نکلن پھیر تساہاں
وچ جنت ہکدوجا فرج نگیں نہ کدیں وساوے
پس نفرت نال طاؤس اتے سپ جنت شیطوں وڑیا
کہیا شیطان اکابر رتیاں ہٹکیا ایس درختاں
جو وچ اس رکھ تاثیر لہی جو کوئی اسدا پھل کھاوے
تے اس دعوے تے قسم خداوی کھا ابلیس الایا
پس قسم خداوی اوپر آدم کل اعتبار رکھیا یا
لباس بہشتی دوہاں ڈگے ننگے بدن وسائی
ویکھ آپسو چہ ہکدوجے نوں شرمندے سن ہوئے
تا فرمایا رب کیا میں منع تساں نوں کیتا نا ہا
جو کل فرشتیاں اوپر اوس عداوت آئی ظاہر

جو جی چاہے سو کھاؤ پر اس رکھ دی کرو نہ قربت
شیطان پایا وسواس تا ظاہر کرے تنہاں شرمگاہیں
نہ منع کیتا تساں رب تسا ڈے اس رکھ کنوں عیانے
تے قسم کرے اوہناں لگے میں تساں کی ال نصیحت حالے
جاں کھاون تے پھل رکھوں ہوئے ظاہر ننگ تنہاں ہاں
پوکار یا رب کیا منع نہ کیتم اس رکھ تساں نوالے
کہیا دوہاں ای رب ساڈے اساں ظلم کیتا خود جاناں
تا ہو جاوانگے کھا آگھا ونوالیاں تھیوا سیں ڈٹھے
اتے وچ زمین ٹکانہ فائدہ کجھ مدت تساں آیا
پھر وچہ خازن محی السنہ کے تفسیر انتھاں
سی غرض شیطان جو حکم عدولیوں سوائی اوہناں آدی
تا دی فریب جو میں ایہ قصہ لقیر سورت وچ ایا
تا ہووے نہ ناکرنی رہن والی نت جنت رختاں
تا اوہ بنے فرشتہ یا انت رہنوالا ابجاوے
میں ہاں خیر خواہ تساڈا او یواں پند خلاف نہ آیا
تا نال فریب بلندی مرتبیوں چاہٹھاں وگایا
پر بن اپنے کے غیر اوہناں دے جُسّے نظر نہ آئے
تا برگ درخت انجیر دوہاں اپنے بدن چھپائے
اوسویلے جاں میں تیرے اوس سجدہ کیتا ناہا
جاں نسّن لگے رب کہیا کتھوں ستیوں نسدا ہے

لہ یعنی لازم پکڑو اقامت کو باحت اور تکریم کے طریقہ سے اور وہ جنت خلد تھا ۱۲ سلہ فوسوس کلام پوشیدہ ہوئی جو نی کو پھیر پھیر دوہرانا یعنی ابلیس کو انسانوں پر غلبہ نہیں بجز دلوں میں وسوسہ ڈالنے کے ۱۲ خازن و سراج وغیرہ ۱۲ سلہ شرمگاہ کا کھلنا انہ بے ذلت سے اور یا محفوظ یا ملائک سے شیطان کو معلوم ہوا ہوگا کہ کم کھانے پر وہ فاش ہو جائے گا ۱۲ خازن سلہ آدم علیہ السلام کے بہشت میں سکونت رکھنے اور شیطان کی بہشت میں [illegible] اور نکال دینے کا ذکر تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ [illegible] میں بہ تشریح و بسطت لکھا گیا ہے ۱۲ حوالی سلہ اگر کوئی سوال کرے کہ جب شیطان بہشتوں سے نکالا گیا تو پھر اس کو بہشت میں داخل ہونا کس طرح سے میسر ہو گیا جواب شیطان کو نعمت حاصل تھا اور زمین سے اسنے بہشت تک اسکا انہیں جنت کے نکالنے کی یہی مراد ہے جو اول کی طرح وہاں بود و باش نہ رکھی پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شیطان چوتھے آسمان تک جاتا تھا پھر جب ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اوسکی پہلے آسمان تک جانا بھی موقوف ہو گیا ۱۲ کبیر و خلاصہ

تا عرض کیتی نہیں نسے بلکہ تھیں[1] شرم کراہاں
وچہ پردے ننگیاں ہوئن پاس بیوی دے باجھوں حاجت
نہ ستر بنی وا اُوتھم بنی[2] نہ میرا استر کداہیں
محمد بن قیس اتھ خازن نقل روایت لیایا
تا رب کہیا اس رکھ وا جیونکر خون ایہی توں کیتا
جو منع کیتم تدھ اوتھیں آدم حوا نوں تے لاوے
سپ نوں کہیا پیر کتاں تدھ ٹرسیں منہ دے پرنے
تے فرمایا ابلیس تائیں جاہ نکل اتھوں مردودا
تے روح اپنی کیا پھونکی ناہیں اے آدم وچہ تیرے
تا عجز تواضع نال خطا مے ہوئے دونویں اقراری
جے اوپر اساڈے کریں نہ فضلوں با بخشش رحمت
کہن اس آیت وچ دلیل جو کنوں گناہ بنیاں
ہے ورجہ منیاں اُچا اعلے معرفت نال آلہی
جیسے کیتیاں غیر منیاں بکڑ ہووے کجہ ناہیں
سہو تے ناویلوں ہیں اوس کارن خوف کرنیدے
گناہاں نسبت جہت کمال عبادت[3] اونہاں ایہا نی
تے نیکاں دیاں نیکیاں ہون گناہ اوہ اہل قرب دے
گناہ بنی جہناں جانن ہن اوہ نیکیاں غیر منیاں

پھر وا ہنی عجز تواضع راہوں کرن اقرار گناہاں
بنا ایہی اتے عائشہ مائی کہے نہیں کسے حالت
جو ہنی مرداں مرداں تھیں توں زناں زناں تھیں نامیں
رب کہیا توں آدم کیوں اس رکھ دا ہی پھل کھایا
اوس بدلی آوی ہر ہا تھیے خون زناں نوں میتا
حوا کہے مینوں آکھیا اوہ شیطان بناوے
جو سہواں لمسی سے تدھ بھنسی ورکھ سدا تدھ جرنے
کہیا آدم نوں خود ہتھوں کیا تدھ خلقیا ناہ سعو[4]
ہور سجدہ کنوں ملائک وچہ بہشت لائے تدھ ڈیرے
کہندے ظلم کیتا اساں جاناں اپنیاں تے اظہاری
تا ہوسی گھاٹا پاون والیاں تھیں وچہ سخت ہلاکت
واقع ہون گناہ رو اسدا خازن وچہ صرحاں
بنی گناہ[5] جو گندے محض اوخوف پکڑن تھیں بھائی
اکرین چھڑک بلی کسی گلاں تھیں جو ہون کنوں تنہائیں
تے ایہ گناہ[6] اضافی اونہاں شان موافق کہندے
نہ مثل گناہ معاصی غیراں ویکھو خازن وچہ بھائی
حسنات الابرار سیئات المقربین جو نیکی اہل قرب دی
طہارت ہور نزاہت سنگ سب ظاہر ہو وچہ صرحاں

---

[1] مرد و نکو ناف سے زانو تک ہر وقت ڈھکنا فرض ہے اور عورتوں کو سارا بدن تھ بند ملنے تک منہ اور دونوں قدم شستا لنگ تک فقط اور کہنیں تک کو مردوں سے پیٹ سینہ اور پیٹھ زیادہ ہے کذا فی کتب الفقہ اور نزدیک لا مذہبوں کے قبل اور دبر یعنی آگا اور پیچھا فقط ڈھانکنا فرض ہے جیسا کہ لکھا ہے نور الحسن بن صدیق حسن قنوجی نے کتاب نہج المقبول میں جو فقیر کے پاس بھی موجود ہے پس معلوم ہوا کہ اونکے نزدیک صرف لنگوٹ کس کر نماز پڑھ لینا جائز ہے نعوذ باللہ من ذلک دیکھو کس قدر لنگوٹ باندھنے میں بے حیائی ہے مگر جو جاہل لوگ اسکے عادی ہو گئے ہیں انکو اس بری چیز کی برائی نظر نہیں آتی پس جہاں زمیندار جاٹ اور مزدوران لا مذہبوں کے طریقہ پر پورا چلتے ہیں ۱۲ علوانی عفی عنہ۔
[2] آدم اور حوا علیہما السلام کو بہشتی لباس نورانی تھا ایک دوسرے کا جسم دکھائی نہ دیتا تھا جب خطا ہوئی تو وہ لباس گر پڑا اور ستر انکا ہیں ظاہر ہو گئیں الی قولہ اور روایت ہے ابن کعب رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ جسم آدم کا لمبا تھا اور بال سر کے بہت گھنے تھے جیسے کہ کھجور کا درخت بہت اونچا اور مدور اونکا قد ہوتا ہے ۱۲ خازن [3] یعنی محض خدا تعالیٰ کے خوف اور جلال سے ڈر کر اونہوں نے بات کو بڑا سمجھ کر گناہ خیال کر لیتے ہیں جیسے دیکھنے میں آتا ہے کہ جس قدر کسی کو بلند مرتبہ ہوتا ہے اوسی قدر اوسکو خوف ہوتا ہے اور وہ منتی بات کو گناہ جان کر اسکی معافی کا خواستگار ہوتا ہے نہ مثل عوام کی کہ وہ بڑے سے بڑے گناہ کو بھی ہلکا خیال کرتے بلکہ عین عبادت سمجھتے ہیں ۱۲ علوانی [4] یعنی فقط نسبت گناہ کی انکے عالی مرتبہ ہونے کے باعث انکی طرف ہوتی ہے اور حقیقت میں وہ گناہ نہیں ہوتا ۱۲ علوانی یعنی جب گناہ کی نسبت انکی طرف ہوتی ہے وہ بھی

بھی قبل نبوت[1] اوہ پھل رکھ دا آدم کھادا آ
جو دکم یَجِدْ لَهٗ عَزْمًا جویں خود خالق فرمایا
گدھیاں چابک عریاں شارت پس حشان اُچیری
پر کجھ اوس غم بگھیریں راہ چلدیاں کوئی ہنگ لائے
جاں سُرت ہووے خود قدم سبہالیں ڈگنوں ہیا سلامت
یعنی غیر نبیاں جیکر فعل کرے اوہ پیارے
وچ جلد اول ہو وچی عصمت نبیاں کہی جائیں
پھر آدم حوا تے ابلیس انہاں طرف زمین اوتاریا
مروجیٹو وچہ زمیں اتے مُڑ زمیوں نکلو آخر
حوا پھرے دوالے ملکاں آدم اوس ہٹایا
ہیں جو کجھ سختی پائی ریوی اوہ سب تیری پاریں
وچہ پانی پت بیری وی ڈالی سنت ہوئی بنی دی
وچہ سراندیپ پہا جو ہند زمیں وچہ جا دفنایا

پر قصداً اوہ فعل نہ حضرت آدم کیتا سا
بن قصد خطا ایہ قبل نبوت ہے آدم دا پایا
اوہ ذرا خطانوں وڈیاں جانے پکڑ بھی ہووے وڈیری
تے قدم اوسدے کجھ کھسکن لگا ڈگن ہوشاں پائی
ایویں ذلت نبیاں ہوندی ناہ جس غیر ملامت
تا اوس فعلوں تیس پکڑ نہ ہووے عبدالحق پوکارے
رب کرے ہدایت گمراہاں ناہ تہمت دھرن نہ ہائیر
ہاکھن سپہی نال اوہناں دے گیا اوتاریا پیاریا
جاں موت آدم نوں حاضر ملکاں گھیر اپایا آکر
جو جچو فرشتیاں رہدیاں آون پاس میرے فرمایا
جاں فوت ہوئے تا ملکاں غسل دتا اُس تن تن وارے
خوشبو ملی کفن تے کیتی قبر بھی لحد سعیدی
ایہ وچ سراج منیر مدارک وچہ بھی ذکر لیایا

**حافظ**

بکوش خواجہ از عشق بے نصیب مباش
مرا ورِیں ظلمات آنکہ رہنمائی کرد

کہ بندہ را نخرد کس بعیب بے ہنری
دعائے نیم شبی بود و گریہ سحری

جاں نال مکر شیطان پوشاک آدم دی گئی اتاری
تا ذکر لباس نعمت وچ اگلی آیت لتقی[2] پیاری

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَ
لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

اے بیٹے آدم کے تحقیق اتارا ہم نے اوپر تمہارے پہناوا کہ ڈھانکتا ہے شرمگاہ تمہاری کو اور پہناوا زینت کا اور پہناوا بچاؤ کا۔ یہ بہتر ہے یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں

اے آدم جیو تحقیق اساں بھیجیا اوپر تساں پہناوا
اتے لباس جو تقویٰ والا اوہو بہتر پہناوے
لباس اہی جو چیز جدہو سنگ پردہ کیتا جاوے

تساڈیاں شرمگاہیں جو کجھ زینت نال سوہاوا
ایہ کنوں نشانیاں رہدیاں ہن تا سوچ انہاں نوں آوے
تے نازل ہون جو سنگ[3] بارش دی اصل لباس اُگاوے

[1] یعنی بعد نبوت کے خلاف ہوا نہیں ہو خازن [2] جب ذکر نکو پی کا پایا تو پھر نعمت لباس کا ذکر فرمایا کہ تم کو جگہ یہ لباس پہنو اور شکر یہ ادا کرو۔ اور شرمگاہ کھلنے پر کسقدر نصیحت اور رسوائی ہے ۔ سراج وحمد اهب [3] عرب زمانہ جاہلیت ننگے طواف کرتے تھے اسی لئے لباس کا حکم ہوا۔ معالم

ریشہ ہر اک نال استعارہ زینت ہور لباسوں
قتادہ کہیا ایمان مراد ہے تقویٰ وال لباسوں

تے کہیا حسنؓ حیا انے عثمانؓ نیک خلق فرماوے
عُروہ کہے خدا تھیں ڈرناں کلبی عصمت لیاوے

پس ستر عورت دے قدر لباس ہے کیتا فرض خدا نے
انزلنا مثل کتھنا خبر مفید امر رحمانے

جاں آدم دے ستر کھلےؑ واہو ایہا بیان سمجھا ہاں
جو ناہ ستر عورت نوں فرض اوس بعد جہت اصلاح احوال

ایہ ستر عورت ہور زینت مجمل امر وچ ایں فرمائے
جو قدر اندازے ستر عورت دا ناہ قرآن بتائے

ایہ مجتہدیناں کنوں حدیثاں ہین اندازے لائے
بھی زینت مجمل سی تس حضرت قاعدے ہین ٹھہرائے

فرض مرداں تے ہے لباس اتنا
رہے زانو سے تا بناف چھپا

پر ہے ممنوع ریشم و زرتار
زعفراں یا کُسُم کا رنگ و نگار

اور نہ پہنے کبھی وہ جامۂ زن
ہو نہ لانبا ازار یا دامن

عورتیں جسم سب چھپائے رہیں
خود بچیں شر سے اور بچائے رہیں

جے فخر تکبر راہوں پہنے ہووے حرام لباسوں
تے زینت جہت جو شکر کرے ایہہ پہنن روا اسانوں

کہی عائشہ وچہ نماز منقش جامہ نبیؐ لگایا
کہیا بعد فراغ ابو جہم تائیں ایہہ دیہو قمیص جو آیا

تے میرا اوہو موٹا کپڑا لے آؤ اس جا تی
ڈال تاں وچ کھیڈ جو جیح ہویا کجھ خیر انا می

جابرؓ تھیں وچہ مسلم حضرت شاہ رسلؐ فرماندا
وچھاونے تن بندے نوں کافی چوتھا شیطوں سندا

تے زینت زن نوں خاوند کارن کرنی بہتر آئی
طلائی نقرائی ریشمی مرداں منع لباس ہویائی

بھی گٹیاںؐ تلے جامہ پلمپاون ہویا حرام پیارے
کسُمبی کیسر دے رنگ والی ایویں منع سوہنے

لباس زنانہ مرداں زناں لباس حراموں
جس جامے تھیں بدن دسیوا او بھی منع تماموں

جس تہبند فخروں پلمپایا تسدے پول روز حشر دے
رب رحمت نظر نہ پاوے سچے فرمودے سرورؐ دے

تہبند انال تکبر جامہ گھسیڑا جاندا آہا
اوہ دھس گیا وچ زمین حشر تک ویندا ہی ہاہا

جس ریشم پہیا اوچہ دنیا تس حصہ قیامت ناہیں
سونا ریشم زناں روا تے مرداں حرمت پائیں

پھر عبداللہ بن عمروؓ وچہ ترغیب روایت لیایا
جو آخر اس امت وچ زناں ہوسن نبیؐ الایا

۱؎ اور کہا زید بن علی نے زرہ اور خود وغیرہ جنگ میں اپنے بچاؤ کے واسطے لیا جاوے ۱۲ خلاصہ ۲؎ یہ انکی لغزش کا نتیجہ تھا ۱۲ خلاصہ ۳؎ پس اگر زینت اور تحسین اور تجمل اس واسطے ہے جو حسن لباس اور فراغت جال اور حسن صورت سبب ہو جوشی و دوستی کی اور نعمت الٰہی کو ظاہر کرنا بہتر ہے جیسے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے واما بنعمة ربك فحدث یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر لائق تھا جو اچھی زینت مستحب اور ثواب کا موجب ہوتی ہے مگر بباعث احتیاط کے سکوت کیا گیا ہے اسیں شارع علیہ السلام سے اور اللہ تعالیٰ دونوں ارادوں کو دیکھتا ہے اور اوسکی نعمت فراخ ہے ۱۲ خلاصہ ۴؎ یعنی التفات اسطرف ہو گیا اخلاص برکات میں کمی واقع ہوتی ۱۲ خلاصہ ۵؎ ایک رہنا اور ایک اپنی بیوی کا ایک مہمان کے لئے اگر عیال زیادہ ہو تو انکے لئے بھی ضرور چاہئے۔ چوتھی غرض جو ضرورت سے زیادہ ہو ۱۲ خلاصہ ۶؎ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تکبر سے کپڑا اپنا ہوا دے فخر

تنگ جا لیا نوالیاں تے بے سترا ہے۔ پڑی وچہ ہوسن
تسیں لعنت کرو اوہنا نوں جو ملعون ہاں اوہ آیاں
لباس اجیہا پہن جس تھیں وور وں بدن وسیوی
ہی لعنت جہت ڈوراوں تھیں تے روانہ لعنت آئی
منع جامے وینال ہووے جس پڑھی نماز کداہیں
جو جامہ ہور لے نماز روا اہپر عاصی تھیوے
لباس التقویٰ خوف خدا دا اتے اوہ خوف بچاوی
لباس التقویٰ ہی جو پہن عجز تواضع کارن
من رق توبہ رق وینہ خود حضرت فرمایا
تے جامے اُن دے پہلوں آدم حوا پہنے آہے
اتے پت درختاں کھامے رہندے رات جتھے آجاندی
تے ہووے تشبیہ سنگ مسکیناں چاہیے عاقل تائیں

کوہاں شتر لاغر دی وانگوں سر اونہا ندے ہوسن
ایہ حدیث ہن الیس ہانے صادق ہوئی اٹھایاں
ململ جالی ننگی تے بن رخل نہ ہاڑ پٹیوے
اجیہاں حدیثاں حمل جہون ترہیب اوپر سب بجائی
نماز صحیح ہووس جس جامہ ہور لے خوف اُس نائیں
ہمراں کپڑے بخچول روا نماز نمول وسیوے
صاحب ہن نائیں جس چیزوں فضل او سنوں کجھ آوی
جویں جامے اُن اتے صوف کنوں سو تصیلباس شماسن
جس نرم جامہ تس دین نرم وچہ روح البیان لیایا
جاں نکلے کنوں بہشت توں علیہ جامے والا ہاں
تے پہن صوف ہور والاں جامے عجز نشان ایہ پامے
کرے اختیار لباس جو پہنے اولیاواں صلحا ئیں

صاحب: جمعے کہ پشت گرم بعشق خدا نہ بینید | تاز سمور و منت سنجاب می کشند

ہر جزو انسان لباس جو سنگ قسم ظاہر باطن سمجھے
اتے صفتاں بُریاں نفسانی حیوانی پوشش چائی
تے تقویٰ پوشش دل روح سر خفی ایہ چاری آون
تے خواہشاں دنیا دا اَنگ کجھ بھی جو وچہ دنیا دے
تعلق غیر خدا دا لا سنگ اوسدے کجن آوے
تے پوشش سترشہوا تے اقسام لقاء رحمانی
لباس خفی وریاقی ہوون وحدت نال الٰہی

ہی شرع لباس جو نال شریعت فعل بُرے تھیں کجے
ادب طریقت والی کرنے باطن وچہ چھپائی
پوشش دلدی طلب مولٰے وچہ صادق قدم ٹکاون
تے روح نوں تقویٰ پوشش جان محبت کرن کداوی
جو کدی نرم کے ننگا تھیوے گلیں جنجال بچاوے
غیر خدا ول ویکھن دا ننگ کجن اوس جا جانی
ننگ ہوئیت خلقت دا ننگا اوسدے کجن بجائی

ملک ملک اوست او خود مالک ست
کل شیئ ما خلا اللہ باطل
ملک آید پیش وجہش نیست ہست

غیر ذاتش کل شیئ ہالک است
ان فضل اللہ غیرہ ہاطل
ہستی اندر نیستی خود طرفہ ہست

لہ مراد ہونگی یعنی سروں پر گو ندی ہوئیں ہوتی ہیں اب سرگو ندی ہیں ۱۲ خلاصہ ۲ اسلئے کہ مطلق ستر ۱۲ اعناز من ہو ۱۲ خلاصہ ۲
الف کانی دی من الاحیاء لہ ولا زمانہ وسطا القوم عریانا یعنی دیکھتا ہوں نہیں اس شخص کو کہ جیا ہے اور نہیں امانت دار زمین میں نہیں
وحافظ اہل دان حقیقت بینم جہ نخوندہ قبا و اطلس آنکس کہ از ہنر عاری ست ۱۲ روح البیان ۲ یعنی دنیا وی خواہشات کو فانی کرے

ہے ایہ لباس اوتاں ان ملکوں رحمت فضل خداوا
تاں تیں رجو نعمت اوسدی جو نساں ہویا افادا

عالم بھریا[1] سنگ اوہناں جا خالی کوئی ناہیں
تے ناہ کوئی گوشہ خالی جو اُتھے غیر ان ہو سمجائیں

مگر اُس حکم ایہی جو بن رب غیر سنجانے کائی
تے باجھو تیرے رب لشکر اوس غیر پچھانے کائی

دلیل ایہو ہے نہ خلوت وچ کوئی ننگا ہووے کداہیں
بھی کرے جماع نہ ننگیاں پیر غزالی کہیا ماہیں

حسن حسین[2] اتے جعفر پانی وچہ جاں آ ہو وڑدے
تا سلواراں الکے میاں آبی جانوراں تھیں چہوے

سُن کہیا امام احمد ہیں ہکدن سنگ اوہناں دے آیا
جو پانی[3] وچ ننگیاں وڑدے پس ہیں عمل کمایا

اوپر حدیث جو نبی کہیا جو منے[4] رب قیامت
سو ہن تہ بند نہ داخل ہووے وچہ حمام صراحت

پس ہیں ننگیاں غسل نہ کیتا سنت عمل کمایا
تا اوس راتیں وچہ خواب اُٹھا کسے مینوں ایہ فرمایا

اے احمد خوشخبری تینوں بخشیا تدھ خدائے
سنت عمل کران تھیں کہیوس میں تیں کون عیانے

کہندا ہیں جبریل تینوں رب رہبر خلق بنایا
جاں[5] جامے پہنے نیت کرے ہیں کجاں ستر جو آیا

بھی جو عیب چھپے اتے زینت وسے مسلماناں
نہ خواہش نفسانی دی کارن وکھیں سوچ بیاناں

جاں حضرت آدم دی سنگ شیطوں اُنہاں اوپر کمایا
تا بیٹیاں بچنا اوتھیں اگلی آیت وچ فرمایا

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اے بیٹو آدم کے نہ بہکاوے تمکو شیطان جیسے نکال دیا ماں باپ تمہارے کو بہشت سے اوتار لیا تھا اون سے لباس اون کا تو کہ دکھاوے شرمگاہ اونکی تحقیق وہ دیکھتا ہے تمکو اور کنبہ اوسکا اوس طرح سے کہ نہیں دیکھتے تم اون کو تحقیق کیا ہمنے شیطانوں کو دوست واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے اور جس وقت کہ کرتے ہیں بیحیائی

[1] یعنی جہان روحوں سے پر ہے ایک گرہ کی جگہ بھی خالی نہیں بیچ اُسکے اور نہ کوئی گوشہ خالی ہے جو کہ سما سکے اوس میں کوئی غیر ۱۲ [2] یعنی جو حمام وغیرہ میں ننگے داخل ہو کر غسل کرتے ہیں ۱۲ روح البیان [3] سنت کے طریق پر لباس پہننے سے باطن میں صفائی حاصل ہوتی ہے اور روشنی پیدا ہوتی ہے عقل میں رات کے فرشتے سے ۱۲ روح البیان ۱۲ محمد لطیف عفی عنہ

کام کرتے ہیں پایا ہمنے اوپر اوسکے باپوں اپنوں کو اور اللہ نے حکم کیا ہی ہمکو ساتھ اوسکے کہہ تحقیق اللہ نہیں حکم کرتا ساتھ بیحیائی کے کیا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ نہیں جانتے

اے آدم بیٹیو ہوش کرو ناہ تساں شیطان بھلائی
تا وکھلاوے اوہناں فرج تنہاں اوہ وکھیں ٹھیک تساہوں
اوہناں لوکاں دے اساں دشمن کیتے شیطان بنائے
جہاں کرن برائی کہن اساں اتے پایا باپاں تائیں
فحش گناہاں دا کم کیا ہو تسیں گلاں اوہ الاندے
اس آیت وچ کئی امر ہک تنبیہ نال خوف وساوے
ترے سچاناں ہووں تحقیق شیطاں راہ بھلاوے
چوتھا یاری باجھ اللہ ناہ ممکن بچن شیطانوں
جو بے ایماندا ہی دوست نت شیطان رجیمی
تساں روں جسم لطیف اساتوں جن دسیدن ناہیں
ایسے دشمن پاسوں ڈاڈھا بچنا لازم آیا
جیویں باپ تساڈا جنتوں کڈھیا جاہے تنہاں لہائے
تے شیر اوسدا جتھوں تسیں نہ سکدے ویکھ تنہاں نوں
جیہڑے لوکی نال خدا اوسدے نہیں ایمان لیائے
تے اللہ اعر اساں کیتا کہ ناہ حکم کرے رب سائیں
اوپر اللہ دے جسنوں ناہیں پہنچے علم تساڈے
دوجا واقعہ آدم دا تسیں عبرت پکڑن آوے
بھولا کے راہ جنت دا اکڑوں مت خود ننگ سلاوے
جو اوہ ویکھے تسیں دیکھ نہ سکدے جیویں بات چھپانوں
پناہ ڈھونڈن اوہ لازم جیں شک ہووے فضل عیسی
اوہ کنوں کتافت جسم تساں تساں منصہ ہن لائمیر
جو دیکھے دو جیاں آپنے تے جیویں نبی فرمایا

از بنی بر خواں کہ دیو و قوم او
از رہے کہ انس ازاں آگاہ نیست
مسئلے وارند از دیدہ دروں
وسیدم نعبط و زبانے سکت
تے برند از جمال انشی خفیہ بو
زانکہ محسوس از ہوا شیاخ میست
بار وریہائے ایشاں سر نگوں
صاحب نقیبہ وتنگا فدرا ودند

پر صورت اصلی تے جاں ہوون تا اساں ستر ناہیں
رب ظاہر کرے جسم تنہاں اتے طاقت اکھیں دیوے
یا کرے کثیف اوہناں نوں تاں بھی وسن عیاناں
جیویں داخل ہووے ہوا تے وچہ حدیث نبی فرمایا
ہووے آسیب جنہاں ہر حق قسم چاہیے مار ہٹاناں
معتزلہ یک فرقہ کہن اوہ مطلق جن نہ وسدے
تے شکل اصلی ہووے تاں وتن اوہ وکھے جاں
تاں اسیں نہ دیکھ لیئے اوہناں ناہیں روح البیان لکھیوے
جیویں نال غبار ہوا وسدے اتے وا جل ہون انساں
جیویں خون رگاں وچ پھر شیطان تویں وچ داخل ہووے
جو مارپوسو جناں پوندی دکھہ ناکچہ انساناں
اوہ منکر صحیح حدیثوں تے او اہل شرع نہیں سدے

لہ اور حنفو نکو تعرف انسانوں پر ہوتا ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہی کہ شیطان آدمی کی رگ رگ میں پھرتا اور سرایت کرتا ہے جیسے خون انسان کی رگ میں عہ اور کبھی لکڑی کو جنوں نے پھر ہر طرف سے خود دیکھا ہی روح البیان لہ پس عامل اپنے عصا کو اوس سے مارتا کہ پر ول پر نہیں سو پاپا سو ضرب یا کم رسلہ اس ہو وہ مارجن پر واقع ہوتی ہے تو آسیب زدہ پر نہیں تو انسان مر جاوے ۱۲ روح البیان

Marfat.com

دنیا طلب کرن اتے کرن محبت سنگ دنیا دے ۔ تے حرص کرن وچہ جمع اور سدے ایہی فحش زیادے

جو کل برایاں دا سر یکو حب دنیا دی آئی ۔ جاں غافل طلب کرن تس زینت خاطر گھن واہی

جاں[1] سنگ تلقین شیطان ہویا اوہ دنیا وار وڈیرا ۔ تا طرف خدا جاں سدے اوس کوئی اثر نہ ہووس بھورا

جاں اونہاں کہیوی چھڈ دنیا نوں خشو کرو ستائیں ۔ تا کہن اساں باپاں پنیاں پایا اوپر اینہیں راہیں

یعنی دنیا طالب سن اوہ بھی طالب شہواتاں ۔ تے حکم ساڈوں رب کیتا ڈھونڈن دنیا دی لذاتاں

کہہ رب نہ آکھیا جو تسیں کرو محبت دنیا والی ۔ نہ حرص اوسدی نہ جمع کرن دنیا دا حکم کمالی

پر قدر ضرورت کسب حلالوں کرے تے قوت پاوے ۔ بلن اوسدا آکھا رزق حلالوں اتے لباس جو پاوے

کرے ادا حق نفعے بندیاں اس مزدوری راہوں ۔ اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ہنر زینت جو شیطان بتایا ہوں

مثنوی ۔ ایں جہاں جیفہ است و مردار و خسیس ۔ بر چنیں مردار چوں باشم حریص

مکر شیطانی اتے طور طریقے اوسدے وس آہی ۔ تدبیر اونہاں تھیں بچنے دی اس بعد خدا فرمائی

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِیْقًا هَدٰی
وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

کہہ حکم کرتا ہے پروردگار میرا ساتھ انصاف کے اور سیدھا کرو منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اوسکو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت جیسے پہلے پیدا کیا تمکو پہلی بار پھر آؤگے تم ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک فرقہ کہ ثابت ہوئی اوپر اون کے گمراہی تحقیق انہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست سوائے خدا کے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ پانیوالے ہیں

کہہ ای محبوب خدا نے مینوں حکم انصاف بتایا ۔ موحد ہو وو لا الٰہ الا اللہ پڑھن فرمایا

تے سدھا کر مونہہ اپنے نوں کعبے طرف تمامی ۔ تے وچ ہر وقت نماز لگاؤ دل ول رب گرامی

جو مسجد پاس ہووے واتھے پڑھو خصوصیت نہیں کائی ۔ اتے پکارو رب اپنے نوں چھڈ سب غیر الٰہی

فرض نماز جماعت سنگ ایہا آیت پڑھن بتاوے ۔ تے جو سن مانگ نہ کرے اجابت اوس نماز نہ آوے

[1] ساتھ تلقین اور شیطان کی تدبیر کے سبب سوہا کر کے دکھاوے شیطان کے دنیا کو اہل دنیا کی آنکھوں میں ۱۲ روح البیان

جویں اساں تسانوں شروع کیتا ہے ایویں مُڑ سارے
ہکناں رب ہدایت کیتی ہکناں نوں گمراہی
تے ولچ کرن گمان جو اوہناں راہ ہدایت پائے
اوہ ہے قرآن حدیث اتی کل دینی علم جو آئے
تے باجھوں نصرت پیر نہ مردا کافر نفس امّارہ
جو تیرے وچوں شرک بدعت دی بوٹی مار گوائے
شوطوں غالب ہویا جیہناں اوہ مومن ہندے ناہیں
واذا فعلوا فاحشۃ دی تفسیر ہے گذر سدھی
جاں بُرا کرن بدبخت اتی اوہناں کرے نصیحت کائی
بن کفاراں دی وانگ سخن کجھ کلمہ گو بھی کرے
جاں وقت ہووے تاں اسویلے کرو نماز ادائی
بانگوں بعد نہ باجھ منافق مسجدوں نکلے کائی
بنی کہیا دو ٹولے نہیں اوہناں حصہ کجھ اسلاموں
مرجیہ آکھن بھلا بُرا سب آپوں رب کراوے
قدری کہن اسیں بعض تائیں خود پیدا کروے
عبداللہ بن عمروں کہدن نکلے بنی خداوے
اساں عرض کیتی تسیں آپے ہی فرماؤ یا پیغمبر
بہی تہناں باپ دادیاں دے نام قبیلیاں سنے تہانے
جو لکھے تھے کتاب سے بیچ دوزخیاں تانوں ساری
فرمایا عمل درست کرو اتی رہو نیڑے حق کنوں
تے خاتمہ دوزخی دا کم دوزخ والے اوپر آیا
جو فارغ ہویا رب تساں اوتے ہک فرقہ وچہ جنت
مرتبے کئی خلوص خلاصہ سب دا آکھو بھائی

سعید شقی[له] جویں ہوئے اوہو لکھیا مُڑے دوبارے
اوہناں ٹھیک خدا بن مددگار پھڑ دشیطان تباہی
اتھیں ثابت کافروں کجھ اپنا کفر وسائے
ہور لباس جو تقویٰ والا اچھے ذکر ہویا ئے
کوئی پیر اجیہا اہل شریعت پکڑیں کامل بھارا
حرص ہوا نفسانی نوں ہن ربدا راہ وکھائے
جاں بُرا کرن تاں آکھن اساں انہیں پایا بابیاں تائیں
وچہ جلد دوجی تے منزل اول وچوں ویکھیں بھائی
تاں آکھن ڈھوں یہ ہوندی آئی ہوندے بچ رسوائی
جیہناں ذوق ایمان حاصل اوہ راہ اپنے مرے
نہ کہو تم چل وچہ مسجد اپنی پڑھاں نماز خدائی
مگر جو کم کیسے نکلے نیت جلدی مُڑنے آئی
ہک مرجیہ دوجا قدری دونویں بدانجاموں
نہ تسانوں کجھ اختیار پتھر جویں ہلاوے آپ لٹاوے
ایہ دونویں ہن مجوس امت دی وچہ حدیثاں پڑھئے
کتاباں دو ہتھاں وچ آیاں کہیا تساں خبر اناوے
کہیا جو سجے ہتھ وچ رب تھیں جنتیاں اعمال اندر
جھگڑی عمل لکھیا سب دا تاں کجھ گھٹ [illegible]
تاعرض کیتی اصحاباں پھر کیہا فائدہ عملاں نیارے
جو خاتمہ جنتیاں دا کم جنت دے اوپر مینوں
اوہ کرداے عمل جویں چاہے پھر سنگ تھے تایا
تے ہک فرقہ وچ دوزخ کنوں خلاصی نقل سعادت
یعنی وچہ عملاں دی نیت خالص نال صفائی

[illegible] ۱۲

له یا بعد الموت پھر تمہیں واپس کرینگے یا جیسے مٹی سے بنایا اوسی طرح مٹی میں ہی جاؤ گے ۱۲ ف له خازن میں لکھا ہے جب اونسے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے باپ دادا نے یہ فعل کیا تھا تو جواب دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ [illegible] ۱۲ خازن [illegible] جیسا کہ قریب میں بیان ہوگا قولہ تعالیٰ وخذوا زینتکم عند کل مسجد [illegible]

جو غیر شرع وچہ عملاندے کوئی لاگا ناہ لگیوے — کفر شرک بدعت ہر فعل بُری نوں دور کچیوے
نہ کری اُمید نفع دی شخص کسے تھیں ہا جہ خداوے — نہ شرضرر و اخوف کسی تھیں رکھے باجہ اللہ دے
نہ رہی مقصود خدا بن کائی نفس متے یا ناہیں — مقام مجاہداں دا ایہہ آیا ویکھ خلاصے تائیں
نہ دل کسے طرف جھکو ناہ رہی لحاظ غیر اندا پیارے — ایہہ مقام صدیقاں والا مذہب حیران بچارے

بدیدار جاناں زجاں مشتغل — بذکر حبیب از جہاں مشتغل
نہ پرواے شان نہ سودائی کس — نہ در کنج توحید شاں جائی کس

تاہیں فوقوں شو قوں آہی شاہ رسل فرماندے — یار سبّ میرے ول کن اکھیں وچہ بہر نور سوہاندے
بھی اگا پچھا سچا کھیا نورانی کر میرا — کسے پوچھیا ہے ایمان کیا تاکیتا نبی نکھیڑا
ہے ایمان اخلاص روایت ثوبانوں پھر آئی — ہے اہل اخلاصاں خوشخبری فرمایا نبی الٰہی
وچہ دناں جہل کچہ عرب قبیلے ننگے طائف تھیندے — مرد دنے اتے زناں راتیں دلوں قیاس کریندے
جو ایہہ لباس جنہاں وچہ اساں گناہ بھی ہن کمائی — ایہہ لائق نہیں طواف اتے ناہ کھاندے آہے
بھی چربی اونہاں چھوڑی تا اصحاباں عرض گذاری — اسیں بھی نہ حقدار اس نال آ اگلی آیت رب اتاری

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۟ؑ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ

مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ

الْقِیٰمَةِ ؕ کَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۟

اے بیٹو آدم کے لو زینت اپنی نزدیک ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور مت حد سے نکل جاؤ تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو کہہ کس نے حرام کیا ہے زینت اللہ کی جو نکالی ہے واسطے بندوں اپنے کے اور پاکیزہ چیزوں سے رزق سے کہہ وہ واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے خالص ہیں دن قیامت کے اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہیں

لہ جو یہ عام مقامات سالکوں اور اوہ وسیلے اولیاء اللہ کے حاصل ہوتے ہیں اور یہ فرقہ شرک جانتا ہے اولیاء اللہ کے ورد کو ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ سے یعنی اثر کا خیال رکھنا نہ قبولیت کی اُمید نہ اوسکے عدم سے تعلق نہ بخشش سے غرض ۱۲ خلاصہ سے پس جبکہ سکان اور تمکین ہو دل میں خدا تعالیٰ کا نام نور ہی نور ہو بلکہ خود بھی نور ہو جاوے حالات کو پھر نہ دیکھے اور جانے یہ حقیقت باوانی ہے منکرین کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے ۱۲ حلوائی عفی عنہ سے یا کپڑوں کی طرح گناہ بھی اُتر جاویں ۱۲ خلاصہ سے یعنی اُن سے ان کا موں کے جو ذکر ہو چکا وہ حقدار ہیں ارشاد فرمایا اگلی آیت میں ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

اے آدم بیٹو زینت اپنی پکڑو وقت نمازاں
تے ٹھیک اسراف کنیاں نوں رب دوست رکھدا ناہیں
بندیاں اپنیاں کارن ایویں رزق جو پاک حلالوں
تے ہویا خالص روز قیامت کارن اہل ایماناں
زینت[1] کل لباس شریعت اذن جدہ فرمایا
اسراف بموقع ناحق ضرورت ایویں مال اجاڑن
حاصل مطلب پوشش روا جو پہنو وقت نمازاں

تے کھاؤ پیو حد نہ لنگھو کرو لحاظ انداز اں
آکھ کس منع کیتی جو زینت کڈھی ہے رب سائیں
کہو دہ وچ دنیا زندگانی مومناں جیت کمالوں
ایسیں ایویں اہل علم نوں دیئے کھول آیات بیاناں
اتے مسجد کنوں نماز گناہ زاہدی وچہ لیا یا
مخالف[2] ہووِن شرع انداز یوں ہویا حرام شمارن
کھاؤ پاک اتے اسراف کرن تھیں کرو لحاظاں

وہ سجدہ کیا جو باجھ سامان آپ نہ گل ہووے
نماز وہ ہے جو تجھ بے نیاز دل ہووے

کنگھی خوشبو روغن تے مسواک زینت سب آئی
جو ہووے حضور خدا دی لائق زینت کرے سوائی
امام اعظم دے پندراں درہماں دے جامے ہوندے
تا زینت چنگی یعنے جامے لین تجمل والے

پوشاک[3] نفیس تجمل والی ہر ہر زینت آئی
ننگے کھلی حالت نال نہ کریں نماز ادائی
وقت نماز ہو وچ حضور خدا دی ہین کھلوندے
زینت لوکاں تھیں تے زینت چاہی وہ کمالے

ذوق طاعت و حضور دل نیاز ہچکس
طالب حق راول [illegible]

قدر ضرورت کھاون جیکر کھاویاں جان بچاوے
تا کھاون عبادت جے لذت غرض طعاموں
جو زینت شرعی ذکر ہویا ہور پاک حلال اشیا ئیں
منع حرام انہاں آکھن جے جو ہوون حلال اتفاقوں
ایویں حرمت اتفاقی نوں کفر حلال شمارن
مومن کافر دنیا وچہ شریک جے وچ نعیماں
کھا[4] بو جتھوں شیر کھاوے میوے جتھوں ہوون
وچہ رمضان مبارک بہت عبادت کرتے آہے

ایہہ فرض جے فوت [illegible] آوے
پیٹ بھر [illegible] مباح انجاموں
[illegible] حلال [illegible] زینت ناہیں
عقیدے یوں اس حرام پچھان کفر [illegible]
وچہ کتب فقہ دے [illegible]
پھر روز قیامت خاص [illegible] جنت نعیماں
[illegible] عند ربی [illegible]
موسے [illegible] صحت [illegible]

[illegible]

له جزئیات میں بہر حال کا فرمان نہیں اور لفظ زینت کا اہل [illegible] اختلاف طبیعتوں [illegible] زینت کی زینت
میں بھی اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے پس حرام چیزوں کے سوا جنکو شریعت نے [illegible]
اسقرار دی گئیں وہ بہت زینت ہی ہے [illegible] زینت کا [illegible] لباس [illegible]
اور اولی ہو ریاح ہو گا [illegible] مفسرین اور فقہا نے زینت سے لباس مراد لیا ہے جیسے [illegible]
سے زیادہ خرچ کرنا [illegible]
شه عبودیت اور تواضع کے سبب جیسا [illegible]

رات دہیں وچہ طاعت تی خود یاراں بند فرماندے
کنوں جماع اوہناں عرض کیتی تسبیں پاس ناں خود جاندے

تا فرمایا میں کیسے تساڈی مثل نہیں ہاں یارو
میں رب کھواوے اتے پیاوے پاس اوس رہاں شمارو

ایہ کھاون پیون نہ سنگ جان حقیقت لفظاں اصل
نہ تہیں ہے انکار اتے طعام جنت دا اوہ آکھوں

یا طعام عرفان الٰہی قلب جو لذت ذوق اٹھاندے
مناجات آکھوں تے تس قبروں ٹھنڈیاں اکھیں پانے

وچہ خدمت منصور ہک شخص کہیا میں ساں رہیا دو سالاں
اوہ کہی کیسے کارن شیخ لیاندا ساتیں طعام کمالاں

میں پاس او نہاندے رکھیا پھر ان چڑھ اوہو دس آگیا
نہ او تہیں کجھ گھٹیا وت اوہ مسکیناں نوں ورتایا

میں وچہ دو سال اک لقمہ کھاندیاں کدی نوں وساے
کہیا شیخ شہیر افندی نے جو حضرت بھی سوہنے

ضعیف امت دے کارن ظاہر کھانا کھاندے ساہی
نہیں تے شاہ رسل نوں کھاون پیون حاجت ناہی

جو سنگ شکم تے نہیں والی ہین روایت کردے
اوہ کارن سمجھ نہ آہا بلکہ بہت لطافت پڑہدی

تا وڈی لطافت پاوں خشبہ سرور مثل انساناں
نہ دل ملکوت اوتاں چڑھ جاوی اور طرف اسماناں

تا بدھا سنگ جو بھار پتھر دیوں استقرار لیائے
وچہ عالم ارشاد جو گمراہاں نوں راہ بتاوے

جو شے نفس سنگے تس دیون ہے اسراف بتایا
جو شخص رہے وچ فکر ایسے اوہ ودا گمینہ آیا

خواجہ را بیں کہ از سحر تا شام
دارد اندیشہ و شراب و طعام

شکم از خوشدلی و خوشحالی
گاہ پر میکند گہے خالی

فارغ از خلد و ایمن از دوزخ
جائے او منزل ہست و یا مطبخ

خلاف شرع خود مرضی راہوں نفسانی شہواتوں
کم کرے سنگ غفلت ایہن کل اسراف ذواتوں

تے قوت جسم گھٹاون ایہہ جو فرق پوی وچہ طاعت
یا ودھے ہلاکت نفس اندر تس ماری حق کرامت

یا خواہشاں نفس دیاں کر پوریاں مارے حق خدا دے
یا دل روح سرندی حق ماری ہین اسراف زیادی

نہ منع کیتا رب ایہہ جو طلب کمالا نسے کر ہو
جو کڈھے اللہ خاصیاں کارن عیب الغیبوں پڑھیو

حرام کیتا کس اوہناں کمال مقابل پہوچن تائیں
طلب کران اوہناں کوشش کر کے کیا مباح رب سائیں

ل ایک روایت میں آیا ہے اظل عند ربی ۱۲ روح البیان ۱۲ سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کی نعمتیں اور اوسکے سوا احوال جو
غذا میں دولتیں اور روحوں کی نعمتیں اور آنکھوں کی سردی اور نفسوں کی خوشی ۱۲ روح البیان سے آپ کا عرصہ اور نیز آپ دو سال
تک کعبہ شریف میں رہے تھے ۱۲ سے تاکہ آپکی رحمت کے سبب کھانا نہ کھانا ترک کرنا سنت کا خیال نہ کرے ۱۲ حلوائی
عفی اللہ عنہ سے جب آپ نظر فرماتے جہان کے حادث ہونے میں تو نعمتیں حاصل کرتے ہیں بذریعہ تجلی لقا کے ۱۲ روح البیان
سے ترک ادب اور شرارت کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے ۱۲ سے کہ یہ لطیفے دل اور روح اور سر ہے مستعد ہیں واسطے حاصل کرنے
اپنے حقوق کے یعنی فیضان الٰہی پانے اور حظوظ نفس کے یعنی جب دل اور دماغ وغیرہ زیادہ ریاضت اور مجاہدات سے ضعیف ہو جائیں
تو پھر اپنے فیضان کو پورے طور پر حقوق ساتھ اٹھا نہیں سکتے جیسا قلب قوی ہوگا وہ زیادہ فیض اٹھاویگا جو فیض دل کی متعلق ہے اسی طرح حال
دیگر لطیفوں کا ہے پس ایسا کرنا کہ ایسی ریاضت سے پرہیز کرے ہاں جب ایسا خوگیر ہو جاوے کہ ریاضت اوسکو کچھ بھی تکلیف نہ دے تو پھر اوسکو تکلیف نہیں ہوتی ۱۲

تے نسبت زینت[1] دل رب ہوئی جو کدھو آپ آہی
رحمت لطف خزانیاں وچوں بندیاں کارن آہی

## حکایت

ہارون رشید سند اک وڈا طبیب آہا نصرانی
ابن حسین تائیں اوس کہیا جو وچہ قرآن ربانی

علم طبابت ہرگز ناہیں تے علم دوویں ہیں پاری
دینی علم اتے علم ابداناں تاکہیا علی تُسن پاری

رب آیت اوھی وچہ ہے ساری طب جمع فرمائی
کلوا واشربوا ولاتسرفوا تُسن اسنے گل الائی

جو نبی تسانے تھیں وچہ طب نہیں روایت کائی
علی کہیا وچہ تھوڑیاں لفظاں طب اوس گل گوئی

جو کہیا حکیم حقانی معدہ گھر جیا ریاں آیا
تے کل دوائیں دا سر ہے پرہیز کرن فرمایا

تے دیہہ توں کل اوہ چیز بدن نوں جس عادت پائی
تاکہیا طبیب چھوڑیا کجھ قرآن اتے نبی آہی

جالینوس کارن کجھ طب ایہ وچہ مدارک لیائے
پس چاہیئے سوں شکم پُری تھیں پہلے ہتھ ہٹائے

رافت

اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلوا
پر یہ کب ہمکو کہا ہے کہ کلوا تا گلو

رافتا گر کوئی کہے اسراف میں نیکی نہیں
در جواب اسکے تو کہہ کچھ چھوڑنا اسراف ہے

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہدے سوائے اسکے نہیں کہ حرام کی ہیں پروردگار میرے نے بے حیائی کے کام اور جو ظاہر ہوں انمیں سے اور جو چھپے ہیں اور گناہ اور سرکشی ساتھ ناحق کے ہے اور یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہ اتاری اسکے واسطے اوسکی دلیل اور یہ کہ کہو اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہیں جانتے

کجھ نہیں اس باجھ حرام کہیا رب تیرے کل گناہاں
گناہ وڈے جنہاں بارے ہوون عذاب سخت کراہاں

جو ظاہر اوہناں تھیں جو ہیں کفر تے نفاق دلاندے
حرام گناہ صغیرہ ناہ جنہاں بدلے حد کجھ پاندے

تے ظلم تعدی ناحق حرمت اتے حرام خداؤں
جو شرک کرو رب نال نہ جسدی کجھ دلیل الٰہوں

اتے ایہ جو بولو جھوٹھ خدا تے علم نہ جس نال صافوں
جیویں گمن حرام حیوان زراعت ننگیاں کرن طواؤں

بحیرہ[2] حام وصیلہ سائبہ خود جنہاں حرمت لاؤ
ایہ نہیں حرام تساں نوں انہاں جانوراں نوں کھاؤ

[1] پس حسن کا لباس تو تعریفیں ہیں اور اسکے اخلاق اور نفس کی زینت ساتھ آداب کے اور زینت شریعت کی ہے اور دل کی زینت مشاہدات کی ساتھ انوار و مشاہدات کو اور زینت سر کی ساتھ معرفت اور اسراروں اور حق کے اور زینت سرّوں کو ساتھ طوالع انوار حق کے [2] من البیان
یکھو تفسیر بھی اسی آیت کے حاشیہ پر لکھا ہے بحیرہ وغیرہ مذکورہ جو اپنے آپ پر حرام کرتے ہیں وہ حلال ہیں یعنی تم اپنے خود حرام نہیں ہو سکتے

Marfat.com

[illegible]

تے سائبہ نام تبا مے کر مشہور چھوڑ دیندے آہے
انھیں ثابت ہویا جو شہرت سنگ حیوان چھوڑیوے
اوہ ہووے حلال جو وقت ذبح اوس اوپر نام خدا وا
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اندر سب اہل بدعت آئے
جو بیانیں اصول آکھ ہی تس نوں کہن بد عتائی
ہو مرزائی وڈی گمراہ چکڑالوی وڈے نالے
فحش اوہی جو چیز بندی نوں روکے رب دی راہوں
فحش گناہ ما ظہر جس چیزوں رب ہٹایا
خاصاں فحش نفس دی خواہش بھاویں ذرہ تھیوے
فحش اخص ما ظہر ہے کرنا ترک آداب او ابول
وڈیاں جہاناں تھیں کسی ولی ناہ آرام نہ لیاون
تے ایہہ خدا تھیں منہ پھیرن ہی بھاویں لحظہ پھیرے
جو غیر تکانے حب رکھی اوس تدی بغاوت آئی
وچہ معرفت ربدی کہو جدا کجھ علم تساں نوں ناہیں
تے وچہ حقیقت ہو تسیں غافل دعوی محض کریندے
جاں مکے والیاں شاہ رسل نوں کہیا عذاب لیا ئیں

جو ایہہ اٹھ جہت خلاف نے ٹھاکر کیکے چھڈ دی ساہی
جو ملی خلا نیدا ایہہ فرج خدا دی ناموں تھیوے
وچہ احمدی اتے رقی پچھے گذریا ایہہ افادا
جہناں نے دینی نوں دین بنایا سدھے راہ بھولائے
خدا دیاں فرضاں تھیں ہو منکر کافر ہوئی واہی
ایہہ لائم مباں تھیں فعلاں تحلیاں کل فرقی سنہ کالی
تے سالک نوں کنوں سلوک جو رکھے ڈھل کداہوں
تے ما بطن ولاندی فطری تے وسواس بتایا
البطن صبر محبوبوں بھاویں لحظہ تھیوے
یا سنگ آداب تعلق تے ما بطن ایہہ ہے حسابوں
تے وڈیاں جہاناں تھیں منہ موڑ نہ نظر کسے ول لاون
تے کتے محبت غیر اللہ دی دل وچہ کرے نہ ڈیری
تحقیقی ناصر غیر اللہ ایہہ شرک خدا سنگ بھائی
جو طے مقامات اثبات کرامت دعوے تساں جو آہیں
نہ طے مقام تساں کرامت عارف نہ دسیندے
تا اگلی آیت آئی وقتوں اگے پچھے ناہیں

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۟

اور واسطے ہر ایک امت کی ایک وقت ہے مقرر پس جب آتا ہے وقت اونکا نہیں پیچھے رہ جاتے ہیں ایک ساعت اور نہ آگے نکل جاتی ہیں

تے ہر امت نوں وقت مقرر وقت اونہاں جد آوے
ہو وقت مرگ ہر شخص مقرریا ہر امت عاصی

[illegible]

نہ گھڑی رہن ہک ساعت پچھے نہ اگے　　وہرہ جاوے
یا ہر ٹولے کارن ہک مہلت رکھی ہے رب خاصی

لہ اوجبکہ سائبہ چھوڑتے تو انکا نام شہرت دیگئی ہیں کوئی خرابی ہو تو اس شہرت میں حرمت آگئی اور خود لکھو شیخ بھی لکھا ہو کہ تم سائبہ وغیرہ اچھو حرام
تے ہو وہ حرام نہیں پس جب فقط شہرت دینے کو ساتھ حیوان کی حرمت ثابت ہوتی تو پھر ان جانوروں کو اللہ تعالی حرام فرماتا پس شہرت دہ
جانور تو حرام کرنا قرآن کے خلاف عمل کرنا ہے مگر جب تقرب کی نیت سے یعنی غیر اللہ کو اوس ذبیحہ کا اجر اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے
ذبح کرے یا واسطے تعظیم جنوں وغیرہ ارواح خبیثہ تو پھر حرام ہو جائیگا اور جو جانور کسی کا فرشتے دیوی یا بتوں وغیرہ کی نذر کیا اور پھر وہ
کسی مسلمان کی ملک ہو گیا تو اوسکا ذبح کیا ہوا حلال ہے اور اولیاء اللہ کی نذر کے جانور کی تاویل کی جاتی ہے کہ نذر کر خدا کی کی نیت اس
سے ثواب پہنچاتا ہے بزرگ کی روح کو نہ نذر حقیقی جو وہ عبادت ہے پس جس قسم کی نذر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بھی اپنی کتاب صراط مستقیم میں کی

| | |
|---|---|
| جاں وقت اونہاں دا گذری پچھوں وعجیاں رب لیاوے | یا وقت مقرر موت نہ وہی نہ گھٹے وقت پر آوے |

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ لا
فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَالَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ای بیٹو آدم کے اگر آویں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے بیان کریں اوپر تمہارے نشانیاں میری پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور نیکی کرے پس نہیں ڈر اوپر اون کے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جنہوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے یہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے وہ بیچ اوس کے ہمیشہ رہنے والے

| | |
|---|---|
| ای آدم بیٹو جاں تساں پاک رسول اساڈے آون | نشانیاں ساڈیاں اوپر تساڈے کرن بیان سناون |
| جو سنگ تعلیم تنہاں دے متقی تے صالح بن جائے | ناہ اوہ غمگین ہوون اتے ناہ کوئی خوف وہناں تے آئے |
| تے جنہاں جھٹھایاں آیاں ساڈیاں کیا تکبر نالے | اوہ دوزخ والے اوس وچ نت رہن بدحالے |
| سعادتمنداں پیغمبراں نے حکم تمام سنائے | تے کمبختاں انکار کیتا راہ شیطان سدھائے |
| پچھے تعلیم ہک عجب قصہ مل غبت دنی | تا فکر کرے ہر کوئی اگلی جوئیں آیت نازل کیتی |

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ
نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ

ضِعۡفٌ وَّلٰكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَقَالَتۡ اُوۡلٰىهُمۡ لِاُخۡرٰىهُمۡ فَمَا كَانَ
لَكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ۝ ع

پس کون شخص ہی بہت ظالم اوس شخص سی کہ باندھ لیوی اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوی نشانیوں اوسکی کو یہ لوگ پہونچے گا اونکو حصہ اون کا لکھے میں سے یہاں تلک کہ جب آوینگے اونکی پاس بھیجے ہوی ہمارے قبض کرتے ہوئے اونکو کہینگے کہاں ہیں جنکو تھے تم پکارتے سوائے خدا کے کہینگے کھوئے گئے ہمسے اور گواہی دینگے اوپر جانوں اپنی کے یہ کہ وہ تھے کافر کہیگا داخل ہو بیچ ان جماعتوں کے کہ تحقیق گذری ہیں پہلے تمسے جنوں سے اور آدمیوں سے بیچ آگ کے جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کریگی بہن اپنی کو یہاں تک کہ جب مل جاوینگے بیچ اوسکے سب کہینگے پچھلے اونکے واسطے اگلوں کے ای رب ہمارے اُنہوں نے گمراہ کیا تھا ہمکو پس دی اونکو عذاب دُگنا آگ سے کہیگا واسطے ہر ایک کے دوگنا ہے ولیکن نہیں جانتے تم اور کہا اگلوں اونکے نے واسطے پچھلوں کے پس نہ ہو واسطے تمہارے اوپر ہمارے زیادتی پس چکھو عذاب کو بسبب اسکے کہ تھے تم کماتے۔

پھر کہیڑا او تھیں ظالم وڈہ جو بنھے جھوٹھ خدا تے
ایہ لوک اونہاں نوں پہنچ لوح محفوظوں حصہ اونہاں جو آیا
تاجد اونہاں پاس فرشتے جاناں کڈھن آون
اوہ بُت اسا تھیں غائب ہوئے اساں ساون ناہیں
فرماوے رب وڑو تسیں بن وچ اونہاں اہل انکاراں
جاں وڑسی ہک اُمت لعنت ٹول وچوں کرسی
آکھن پچھلیاں پہلیاں سانوں اونہاں بھولایا
فرماسی رب ہر نوں دونا پر تساں علم نہ آیا
پس چکھو دکھ اوس بدلے جو تسیں آپ کسب کمائے
ایہ اس کارن رب نے انساناں تھیں ہر جن اوپائی
تا رب فرشتیاں اک لشکر بھیجیا طرف جناں دے

یا آیتاں اوس جھوٹھا و صدق نہ لیا وی راہ ہداتے
جو دوزخ عذاب اونہاں لیکھے تہاں نامیاں لیکھے لکھایا
کہن کتھے اوہ جنہاں پوجدے بن اللہ با جھ الاون
تے دین گواہی خود جاناں تے کافر سے کوراہیں
جو پہل تسا تھیں گذری جن انساناں تھیں وچ ناراں
تاجد مل ہکٹھے اُس وچ دوزخ سب تھیں بھر سی
پس دیہہ سخت عذاب دوزخ تھیں دوناں اونہاں خدایا
تے اگلے کہن پچھلیاں تساں نہ وادھ اسا تھیں پایا
تے انساناں تھیں جن تقدم وچ قرآن جو باندے
اوہ کجھ کافر کجھ مومن پھر جاں کافر غالب آئے
سر وار تہاں ابلیس جناندیاں بنجاں پکڑ اوٹھاندے

سلہ جو کہ جھوٹھ کے طومار باندھنے والے اور جھٹلانے والے ہیں ۱۲ رؤفی سلہ ملک الموت اور اوسکی ہمراہی فرشتے جو انکے روح قبض کرتے ہوں ۱۲ رؤفی سلہ یعنی اب بُت عذاب کو تم سے دور کریں ۱۲ رؤفی سلہ مراد اُمّت سے ایک قسم کے لوگ ہیں جیسا کہ یہود اور نصارٰی کو لعنت اور بد دعا کرینگے ۱۲ خلاصہ سلہ اضلونا یعنی ہم اگلے گمراہوں کی تقلید کرنے سے گمراہ ہوئے پس اونپر دوگنا عذاب ہی ایک بہکانے کا اور دوسرا اونکی نافرمانی کا ۱۲ سلہ تاکہ وہ مومنوں پر غالب آئے ۱۲ محمد لطیف شاہ طلائی عفی اللہ عنہ

پھیر آدم رب بنایا اُنتھیں تس اولاد اوپائی
کوئی کافر مثل قابیل مومن کوئی ہابیل صفائی

جاں کل زمانیاں دوچہ دووو ٹولے ہوندے آئے
ہک کافر ہک مومن کافر اہل النار بنائے

تے مومن اہل جنت اجاگت رہیا طریقہ جاری
جاں اسد کوئی نہ کہسی قیامت ہوسی من خواری

تے اگلے کہسن پچھلیاں کفر اساں نُوں جیسا آہیں
نہ تساں بزرگی جو تخفیف عذاب ہووے تساں تائیں

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا نشانیوں ہماری کو اور تکبر کیا اون سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اون کے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم گنہگاروں کو

جو آیتاں ساڈیاں جھٹلاون اتے استکبار کمانے
نہ دروازے اسمان اونہاں دے کارن کھولے جانے

نہ وڑن جنت جد لگ وچ سوئی نکے اوٹھ نہ آوے
تے اوویں نہ ایسیں ہے لو دیندے جو جو جرم کماوے

جاں کافر مرن اونہاں کارن در آسمان نہ ہوون کشاوے
جو روح اتے اعمال تنہاں جد جاون طرف سماوے

بلکہ سجّین مکان جو ایہی تلے ستاں سیاندے
اتھے ٹل اتے روح کفاراں گہ دوچہ قرآن جو بانے

تے مومناں دے ارواحاں کارن کھلدے در آساناں
ول علّیین مکان جو اُپر ستویں فلک نکانار

جویں نکے سوئی وچوں اوٹھ لنگھن بے مشکل آیا
تویں کفاراں نہ اجنت جاون مشکل ... ...

جاں موت کافر دی آوے سیاہ رنگ ملک لین آسماناں
دوایا او ستھ بہن اتے ملک الموت سرہانے جاوڑ

پس آکھے نکل روح خبیثا جانب غضب عذاباں
تس روح بدن وچہ کھلارے سکے تخت عقاباں

تس رگ رگ تھیں گھٹ پھیاں ملک روح بدبو کفن نکانے
لیجاون ول فلک اگوں جو ملن گروہ مکاندے

اوہ کہن ایہہ کون کمینہ جس دی ایہہ بدبو سیبوے
تا ملک کہن ایہہ پت فلانے نام فلان سد بوی

لہ یعنی تابعداری کرنے سے اُس چیز کی جو نازل ہوئی ہے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبر کرتے ہیں ۱۲ حامد اپنی
عہ یعنی برکتیں اور مقبولیت اونکو نصیب نہ ہوگی ۱۲ خلاصہ سے کہ کفار کے اعمال نات ورد عاؤں اور روحوں کے واسطے دروازے نہیں کھولے جاتے بلکہ اونکو فرشتے سجّین کے مکان میں جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے لیجاتے ہیں اور بہیر اور اعمال اور دعائیں مومنوں کی آسمانوں پر علّیین میں لے جاتے ہیں جو کہ ساتویں آسمان پر ایک مکان ہے کذا فی التفاسیر ۱۲۰

Marfat.com

اسمان پہلے تک اپڑیں ہر جا طعنے چھبر کاں کھاوے
تا حکم ہووے سجین کتاب اندر اس دا نام لکھا ہو
مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ پڑھی نبی پھر آیت

نہ دروازہ آسمان کھلے اتھے آیت[۱] نبی سناوے
روح[۲] روح آسماناں سٹی جاوے در منثوروں پا ہو
جس شرک کیتا اوہ گویا ڈگا فلکوں سخت نہایت

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص انصاری کے جنازہ میں نکلے جب قبر تک پہونچے تو ہنوز قبر کھودی نہ گئی تھی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیاں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جس سے زمین پر چونکتے جاتے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالی سے عذاب قبر سے پناہ مانگو اسکو دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پھر کہا کہ بندہ مومن جب دنیا سے جدا ہوتے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونیکو ہوتا ہے تو آسمان سے ایسے ملائکہ جنکے چہرہ روشن گویا آفتاب ہیں جنت کے کفن اور حنوط جنت کے ساتھ لئے ہوئے اس کی طرف منتظر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اوسکے سرہانے بیٹھتا ہے پس کہتا ہے کہ ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی مغفرت و رضوان کی طرف نکل آ پس روح پاکیزہ اس طرح سائل ہوتی ہے جیسے پانی کا قطرہ دہانہ مشک سے روان ہو کر نکل آتا ہے پس ملک الموت فرشتہ اسکو لیکر پلک مارتے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتے حتی کہ اوسکو اسی کفن اور حنوط میں رکھ دیتے ہیں پس اس سے نہایت پاکیزہ خوشبو نکلتی ہے جیسے روئی زمین پر اگر نہایت عمدہ مشک پایا جاوی پس اوسکو اوپر چڑھا لیجاتے ہیں اور جس گروہ ملائکہ پر گذرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ کیا خوب روح پاکیزہ خوشبودار ہے تو جواب دیتے ہیں کہ فلان بن فلاں کی روح اسکا بہت اچھا نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پوکارا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو آسمان دنیا تک لیجاتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں پس دروازہ کھولدیا جاتا ہے پس ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اسکے ساتھ ہو جاتے ہیں یہانتک کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندہ کا نام دفتر علیین میں لکھو اور زمین کی طرف اعادہ کرو کیونکہ مینے اسی سے انکو پیدا کیا اور اسی میں لٹاونگا اور اسی سے دوبارہ اٹھاونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی روح اعادہ کیجاتی ہے پس دو فرشتے آکر اوسکو بٹھلاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ کون تیرا پروردگار ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے پھر کہتے ہیں کہ یہ کون مرد ہے جو تم میں مبعوث ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دونوں کہتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے کتاب الٰہی کو پڑھا اور اسپر ایمان لایا اور

[۱] لا تفتح لھم ابواب الآیہ [۲] کہا سدی نے کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اوچھالتے ہیں پس اوپر سے زمین کی طرف پھینک دیتے ہیں اسی طرح مکرر کرتے ہیں ۱۲ خلاصۃ التفاسیر

اوسکو بھیجا ہا پس آسمان سے پکار نیوالا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا جنت سے اُسکے واسطے
فرش کرو اور جنت سے اسکو لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اُسکا دروازہ کھولدو پس اوسکو جنت کی خوشبو و طیب
آتی ہے اور قبر اوسکی واسطے کشادہ ہو جاتی ہے بقدر درازی نظر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اسکے پاس ایک مرد خوبصورت خوش لباس آتا ہے جس سے خوشبو چلی آتی ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجکو
مسرور کرنیوالی آج وہ دن ہے کہ جس کا تجکو وعدہ دیا جاتا تھا وہ اُس سے کہیگا تو کون ہے کہ تیرے چہرے سے
آج بھلائی آتی معلوم ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں پس بندہ مومن کہیگا اے پروردگار قیامت
قایم کر اے پروردگار قیامت قایم فرما کہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ جاؤں بندہ کافر جب
دنیا سے منقطع اور آخرت کی طرف راجع ہوتا ہے تو آسمان سے ملائکہ اُترتے ہیں جنکے چہرے سیاہ ہوتے ہیں
اور اُن کے ساتھ مسوح ہوتے ہیں پس درازی نظر کی دوری پر بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کافر
کے سرہانے بیٹھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے نفس خبیث نکل طرف خشم الٰہی اور اوسکے غضب کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اوسکے جسم میں دوڑی ہوئی چھپتی پھرتی ہے اور ملک الموت اوسکو کھینچ لیتا ہے
جیسے صوف مبلول سے سفود کھینچا جاتا ہے پس اوسکو پکڑ لیتا ہے اور پلک مارنے دیر نہیں ہوتی کہ اوسکو
اسی مسوح میں کر دیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو جیسے نہایت سڑے ہوئے مردار میں سے اُٹھے زمین
پر پائی جاوے نکلتی ہے پس اوسکو آسمان کو چڑھا لیجاتے ہیں اور کسی گروہ ملائکہ پر نہیں گذرتے مگر وہ کہتے ہیں
کہ یہ کیا خبیث روح ہے پس جواب دیتے ہیں کہ یہ فلان بن فلان ہے اسکا نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس سے
وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا پھر جا کر اوسکے واسطے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں مگر دروازہ نہیں کھولا جاتا
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا **قولہ تعالیٰ لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط** پس اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اسکا نوشتہ لکھو سجین میں زمین
کے نیچے پس اوسکی روح مطروح کر دی جاتی ہے پھر آپ نے پڑھا **ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء
فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق** پس اوسکے جسم میں اعادہ کی جاتی ہے اور دو
فرشتے اوسکے پاس آتے ہیں اور بٹھلا کر اوس سے کہتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں
جانتا کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے
جو تم میں مبعوث کیا گیا تو کہتا ہے کہ ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پس آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ یہ جھوٹ
بولا اسکے واسطے آگ سے فرش کرو اور دوزخ کی طرف دروازہ کھولدو پس دوزخ کی گرمی و سموم سے اسکی طرف
پہنچتی ہے اور قبر اوسپر نہایت تنگ ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جاتی ہیں

اور ایک بدشکل اور خراب کپڑے پہنے بدبودار آدمی اُسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجکو ایسی
چیز سے جو تجکو غمگین کرے آج تیرا وہی دن ہے جس سے تو ڈرایا جاتا تھا اور وعید کیا گیا تھا کہیگا تو کون ہے
کہ تیرے چہرے سے بُرائی کے آثار ظاہر ہیں وہ کہیگا کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں تب دعائیں مانگیگا۔ کہ
پروردگار قیامت نہ قائم کیجیو رواہ النسائی وابن ماجہ وابن جریر کذا رواہ ھؤلاء باسنادھم الی ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عذاب قبر کے بارہ میں احادیث متواترہ ہیں حتی کہ منکر اوسکا غیر تاؤل ہو تو
کافر ہے اور واضح ہو کہ اس حدیث میں ملائکہ کا آنا اپنی حقیقت پر ہے اور ارواح مومن کی خوشبو اور نیز روح کافر کی
بدبو اپنی حقیقت پر ہے اور لباس جنت او مسوح کا بیان تفہیم ہے اور اونکی حقیقت معلوم نہیں ہے ہاں
اسقدر معلوم ہے کہ ایسا ہی ہوگا اور جو شخص اسمیں استبعاد کرتا ہے وہ احمق ہے کہ بلا وجہ کہتا ہے کہ عقل سے بعید
ہے پس اگر بلا دلیل اس احمق کی عقل سے بعید ہے تو علماء عقلا کی عقل صحیح سے موافق ہے اور حدیث سے لا تفتح
مجہول از فتح کی قرأت ظاہر ہوتی ہے اور تفتیح تفعیل بھی ہو سکتا ہے فافہم پھر واضح ہو کہ مقامات علیین
و سجین واقعی موجود ہیں اور زیرین طبقہ زمین بیان ہے حقیقی حالت کا جیسے دوزخ و بہشت موجود ہیں اور
وہ آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور نیز قبر تو نیز عذاب ہوتا ہے اور اسکی گریہ وزاری کو تمام مخلوق سُنتی ہے سوائے جن و
انسان کے جو امتحان میں رکھے گئے ہیں پس اگر امر ظاہر نظر آوے تو امتحان باقی نہ رہے پس جس شخص نے زعم کیا کہ
زمین گول ہے تو امریکہ والوں کے واسطے سجین اس طبقہ عمیق سے متصل ہوگا اور طبقہ عمیق والوں کا سجین امریکہ
سے متصل ہوگا پس یہ زعم بر تقدیر تسلیم اس امر کے کہ زمین گول ہے تاہم جہالت ہے اور جہالت کا منشا یہ ہے
کہ اُسنے امر عذاب و ثواب کو اپنے گھر کے چولھے چکی کی مانند اپنی حس میں جلتا و چلتا تصور کیا حالانکہ مترجم
نے بارہا بدلایل اس امر پر تنبیہہ کردی کہ بندہ کے افعال و اسکے لواحق و متعلقات کا مدار تو محسوسات پر ہے اور
تصدیق و امور غیب و عذاب و ثواب کا مآل غیر محسوس پر ہے اور عجیب حکمت الٰہی ہے کہ جس کو ان اُمور میں سے
کسی امر میں استبعاد ہو اسکی نظیر خود آفاق یا اسکے نفس میں موجود پاویگا پس اگرچہ صفت میں فرق ہو
پس محض اسکا استبعاد کرنا بدون دلیل کے جہالت ہے جیسے کسی جاہل کے سامنے کہا جاوے کہ میری دو فٹ لمبی
اور ڈیڑھ فٹ چوڑی کتاب کے چار صفحہ زید اپنی انگوٹھی کے نگینہ پر اوتار لے تو وہ نہایت بعید جانیگا حالانکہ
جو جانتے ہیں کہ فوٹوگراف کے عکس سے بخوبی آسکتے ہیں اور وہ معدبین سے پڑھے جا سکتے ہیں۔ وہ کبھی
نہیں جانینگے پس اس احمق کا مستبعد جاننا اس کی جہالت سے ہے اور یہاں زیادہ تفصیل کی حاجت
نہیں ہے کیونکہ خارج از بحث ہے

| | | |
|---|---|---|
| طرف آسمان کھلن دروازے ملک مبارک دیندے | | تے روح مومن دا عزت حرمت نال ملک لیجاندے |

هر ملک جو رحمت پاوی اُسدی خوشبو کھلر جاوے
بعد عنایت فضل کرامت ہووی حکم خدادا
پھر اوسی مٹیوں روز حشر دی اوسنوں اسیں اٹھاواں
کل روحاں بھلیاں دِیاں جسماں نال تعلق آون
جویں سورج فلک چہارم نور اوس طرف زمین دی تھیوے
اتے مومن اہل گناہ دے روح سنہ زمین آسمانے
پھر نال عذابیں پچھلیاں زخماں چڑھدی ول آسمانے

پھر وچ حضور خداوی اوس بندے نوں کیتا جاوی
اِس طرف زمین لیجا ہو جو ایہہ خاکوں ہویا ہویدا
وچہ دُر منثور حدیثاں آیاں مومن شان اوچاواں
روحاں[۱] ہووے عذاب تے جسمیں اتھیں رنج اٹھاون
تویں روح بھاویں عِلّیین جُثہ جتھے ہووے رکھیوے
یا وچہ ہوراتے بعض فنا قبر وچہ بند ہویا نے
تاں ام دحسنات رہو پہوچے اصل ٹھکانے

## اشارات

آیتاں نیک خلق آداب جو گھلیاں رب انبیاواں
قبول کرن تھیں منہ پھیریا جنہاں کبر تکبر راہوں
نہ جنت قرب وصال اندر اوہ داخل ہون کدائیں
جاں پاک سلامت نفس نا ہویا ٹھیک آرام او ستائیں
یعنی نفس جدوں لگ وانگوں اوٹھ اُچا متکبر
جاں تابعداری شرع اتے کر ادب طریقت پیاری
جامے وانگ نفس نوں کٹے دھووے وار ہزاراں
تا وچہ فنا سوراخ سوئی دی داخل ہوکے پیارے
پاک ضعیفاں جاناں تے جو ایہن ظلم کماندے
جاں ذکر خلود النار کفاراں کارن رب فرمایا

کرامتاں[۲] تے علم لدنی ظاہر جو پاسوں اولیاواں
نہ ولدی حدواری اونہاں کھلس طرف حضور ملاحوں
متکبر نفس[۳] وچہ طریقت پھڑے ہین مطلا حیر
ارفعی الی ربک الکھون دی لائق ہووے تاہیں
تدلگ ور نج فائق ہووے باغ حقیقت اندر
آتے خود صفتاں سب دور کرے دتے توڑ تعلق ساری
ریاضت والیاں تھیراں اتے سر بھنے ہر واراں
پہوچے وچ بہشت بقا دی قرب ملے دربارے
ایتھیں نہیں ہوندی تاں اونہاں ... البیان ...
تا اگلی آیت وچہ تھاں ذرغ لحاف ...

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۗ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ

۱ یعنی کفار کی روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور جسموں کو دکھ اور عذاب پہونچتا ہے ۱۲ محمد لطیف شاہ جلالی ۱۲
۲ یعنی اللہ تعالیٰ نے اولیاء عظام کے ہاتھوں وہ چیزیں ظاہر فرمائی ہیں ۱۲ روح البیان یعنی جس طریقے سے نفس اللہ تربیت حاصل کرتا ہے ۱۲ ۳ جس طریق کے ساتھ نفس امارہ تربیت حاصل کرتا ہے ۱۲ روح البیان

مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ
جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

والی آگ دوزخ سے بچھونا ہے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہیں اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے
اور کام کئے اچھے نہیں تکلیف دیتے ہم کسی کو مگر طاقت اوسکی پر یہ لوگ رہنے والے ہیں بہشت کے وہ بیچ اوسکی
ہمیشہ رہنے والے ہیں اور کھینچ لیا ہمنے جو کچھ بیچ سینوں اونکے کے تھا ناخوشی سے چلتی ہیں نیچے اونکے نہریں اور
کہا اُنہوں نے سب تعریف واسطے اللہ ہے جسنے کہ ہدایت کیا ہمکو طرف اُسکی اور نہ تھے ہم کہ راہ پاویں
اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے سے ساتھ حق کے اور پکارے جاوینگے کہ یہ
ہے بہشت وارث کئے گئے ہو تم اوسکے بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے ........

تلے کفاراں فرش آتش دی لحاف اوپر اگ والے
تے اینویں ہاں اسیں جزا دیندے کرن جو ظلم ہنالے
تے جیہڑے لوکی مومن ہوئے نیک اعمال کمائے
اوہ لوگ بہشتی جنت اندر ایہن نت وسائے
نہراں وگن تلے جنہاں کینے سینیوں جنہاں ہٹائے
اسیں نفس کسی تکلیف[1] نہ دیندے مگر جو طاقت پائے
اتے کہن اللہ نوں حمد جنہوں جس جنت راہ وکھائے
نہ پاندے اسیں جے ایت جے نہ راہ ولے رب لائے
ٹھیک پیغمبر رب ساڈے دے سچا دین لیائے
آکھیو ایہہ تساں جنت ورثہ پاریوں نیک کمائے
رہاو چھاواں اتے غواش اتوں شے ڈھکن والی
وچہ قبر کافر دو تختیاں آگیاں ہوون قہر کمالی
ہک اوپر ہک تلے اوپر دے تلے دبائی جاوے
تے تلوی کھچی جاوے اندر و رمغشور لیاوے
جاں مومناں ملی خلاصی تا ہک پل تے روکی جاون
جو دوزخ جنت سنہ[2] الغد آپسوچہ صفائی لیاون
تا بالکل پاک مصفیٰ ہو کے داخل جنت ہوسن
شدی کہیا جاں طرف جنت دی اہل جنت ٹرن
رکھ ویکھن جس جنت دی ہک تلے جد ہے دو نہراں
ہک نہروں پنیدیاں جس عداوت کینے وکجن نہراں
شراب طہور اس نام اتے وچہ دوجے غسل بجاون
اوتھیں[3] تروتازی ہو جسم جنت لائق ہو جاون
علی کہیا ایہہ آیت حق اساں اہل بدریاں آئی
بھی فرمایا شیر خدا اوے میں اُمید رکھائی

[1] مؤلف خلاصۃ التفاسیر نے ترجمہ محاورہ کے مطابق آگے پیچھے کیا ہے اور فقیر نے بھی اسی طرح کیا ہے ۱۲ صلاحی [2] یعنی ایکدوسرے سے بدلینگے ۱۲ [3] اور ناز و نعمت کی خوشی حاصل ہوگی۔ پھر نہ کبھی میلے ہونگے اور نہ بال اگیں گے ۱۲ خلاصہ

جو علیؓ عثمانؓ اتے طلحہؓ زبیرؓ اسدے مصداق تمامی
ابو ہریرہؓ کنوں روایت شاہ رسلؐ فرماوے
جاں جانی بری ٹکانیوں مینوں خالق پاک بچایا
تے دوزخی جنت وچ گھر اپنا دیکھے حسرت کھاوے
جو حضرت آکھیا روز قیامت کرن آواز منادی
زندہ رہو ہمیشہ کدی نہ آوے موت تسانوں
میراث کہیا جنت اس جنت وچ فضلوں محض تہانوں آئی
بھی معتزلہ دا اس آئت وچہ رد خدا فرمائی
یُضِلُّ مَنْ یَّشَاۗءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاۗءُ وچہ قرآن سارے
وماکنا لنہتدی لولا ان ھدٰنا اللہ اہل النار بولارہی
تے فبما اغویتنی کہیا آہا شیطان ندا اے
بلالؓ تائیں فرمایا حضرت سرورجن انساناں
وچہ ہر حالت مُہری مُہری ہویوں کویں بلالا
فرمایا میں جاتا تدہ اس عملوں ایہ کرامت
جاں اطمینان آرامول رسن مومن وچہ بہشتاں
تنہاں دوزخ فرش مجاہدہ ریاضت لحاف امروں ایہ آیا
جنہاں قرب سجن دا پایا اوہ نت ذوق وصال اٹھاون

تے لاتکلف سلہ جملہ معترضہ ہویا بیان گرامی
جو ہر جنتی نوں دوزخ وچہ تس نظر ٹکانہ آوے
تا حمد آکھی کرسی پاریں سٹ شکر وڈے فرمایا
پھر شاہ رسلؐ تھیں مسلم دیوچہ صحیح روایت لیاوی
ہُن جنت وچ رہو نت سلامت باجھہ ضرر بربادی
رہو جوان نہ بڈھے ہوسو نعمت ناز جنابوں
جویں میراث ملے وچہ دنیا ویکھ معانیوں بھائی
جو کہن کفر گمراہی نہیں ارادے نال آلہی
جس چاہے کرے ہدایت جس چاہے گمراہ بنائے
لولا ھدٰنا لھدینٰکم ہو سن اہل النار بولارہی
مذہب تہاں مخالف سبھے ویکھ مدارک چالے
جو کُھلکے تیری جتیاں وچ جنت سنو تُم کل سکاناں
کیتی عرض وضو کرکے نال نفل ہمیش کمالا
کجہ عمل چھوٹیرے ہُن جنہاں پار دن حاصل ودی سعادت
تا دوزخ والیاں کہن جویں وچہ آیت اگاں نوشتاں
جو نفس مخالف ہون اتے مارن حرص ہوا دا پایا
اساں صاف کیتے تنہاں سینے نور دا کینہ نفس لیاون

وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا
حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ

سلہ یعنی جو ایمان اور عمل کے مراتب جدا جدا ہیں اور انسان فہم اور قوت میں برابر نہیں اسواسطے تسلی فرمائی کہ حساب اُس سے لیا جاوے گا بقدر ہر شخص کو اسکی طاقت کے موافق ہوگا نہ کم اور نہ زیادہ جیسے علما کو ایمان مفصل پوچھا جاویگا اور عوام کو کلمہ طیب ہی کافی ہوگا علما کو معانی کا سمجھنا اور اہل باطن کو حضور مع عاجزی لازمی ہے اور عوام کو حفظ رکھنا اور نماز کی شرائط کا ادا کرنا ہی کافی ہے بر ایسے نہ سما ہوئے لاتکلف نفسا الا وسعہا جملہ معترضہ کی تفسیر ہے سلہ اختلاف انتقالیہ شد ۱۲ اسی طرح راستہ کوئی سڑی چیز کہتا اور صلہ رحم والوں پر خرچ کرنا اور ہر کے شرکا میں کسی کی تحفہ دینا ۱۲ روح البیان سلہ بعض اوقات عمل کرنے سے بہت ثواب ملتا ہے جیسے رمضان اور لیلۃ القدر اور عید کا جمعہ عرفہ کا دن اور عاشورہ کے دس دن یہ بزرگ تر ہیں ۱۲

Marfat.com

سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

اور پکارینگے رہنے والے جنت کے رہنے والے دوزخ والوں کو یہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھ وعدہ دیا تھا
ہمکو رب ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے بھی جو کچھ وعدہ دیا تھا پروردگار تمہارے نے سچ کہینگے ہاں پس پکاریگا ایک
پکارنیوالا درمیان اونکے یہ کہ لعنت خدا کی اوپر ظالموں کے جو لوگ کہ بند کرتے ہیں راہ خدا کے سے اور چاہتے
ہیں واسطے اوسکے کجی اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہیں

اتے جنتی کہن جہنمیاں جو وعدہ رب اساں کیتے
اوہ درست پائے اساں کیا جو وعدہ رب تساں کیتے
اوہ ٹھیک تساں بھی پائے کہن پائے سچ سب نوشتہ
بھی کری پکار پکارن والا اوہناں وچہ فرشتہ
ہے لعنت ربدی ظالماں تے جو ٹھلدے راہ آکھوں
تے جاہن ڈنگے راہ حق تھیں سنگ قیامت منکر آکھوں
جنہاں رحمت جنت پائی اوہ محروماں کرن ندائیں
جو وعدہ قرب سجن اسی سو پایا حق اسائیں
کیا تساں جو وعدہ دوری بعد سجن دے قریوں آیا
کیا اوہ ٹھیک پائیو جی آکھن سب کجھ حق دسایا
پھر عزت عظمت نال سنون کرے پوکار عیانی
ظالماں ربدی لعنت تسی جنہاں رکھی غیر ٹکانے
جنہاں ربدے ملنے والی راہوں ہٹکیا سالک تائیں
یا دل اتے سعی نوراں فیضانوں رکھیا بند اونہائیں
تے سالک تسی جنہیں صفتیں راہ خداویوں پیارے
اوہ ٹیڑی اوصاف نفس امارہ سالک دی راہ مارے
یا طلب کرن سنگ دنیا تے جو شئے دنیا وچہ آئی
اتے فنا فی اللہ ہوون تھیں کرن انکار اوہ واہی

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ
يَطْمَعُوْنَ ۔ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ع ٥

اور درمیان اونکے ایک پردہ ہوگا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانتے ہیں ہر ایک کو چہرے اونکے سے
اور پکارینگے رہنے والوں بہشت کے کو کہ سلامتی ہے اوپر تمہارے وہ ابھی نہ داخل کئے گئے بہشت میں اور وہ امید رکھتے
ہیں اور جب پھیری جاتی ہیں نظریں اونکی طرف رہنے والوں آگ کے کہتے ہیں ای رب ہمارے مت کر
ہمکو ساتھ قوم ظالموں کے۔

تے جنت دوزخ والیاں نہ اک پردہ ہوگ حجابوں
اعراف اپر کجھ لوگ پچھانن ہر نوں چہرہ صوابوں

تے جنت والیاں تائیں کہن سلام علیک[۱] پکاروں
تے جد پھرن اوہناں دیاں نظراں دوزخیاں دے پاسے
حجاب[۱] دیوار جو پل تے ہوسی ہر دو فرقیاں پیارے
نام[۲] اعراف ہک پر دیاں نالہ بیاں ہنجیاں سنہ الاون
اوس[۳] جا گئے اوہ لوگ ہوسن جنہاں نیکی بدی برابر
جسدی نیکی ہک زیادہ اوہ بھی جنت جاوے
تریجا ٹول گناہ چھوٹے جنہاں ہوون کجھ کمائے
جاں جنت ویکھن کہن السلام علیکم جنتیاں نوں
جنہاں بلا آمین کھاں ہاروں اوہ گناہ جھڑ جاندے
اوہ اہل قبلہ جنہاں کیتیاں ہوون سخت قبیح برائیاں
دوجا قسم جو اعلیٰ درجیاں وچہ نہ لوکی آئے
فقہاء فضلاء امت دے ایہ بھی اچیاں شاناں والے
اس کارن اتھے ٹھہرن تا جو جنتیاں دے تائیں
تخصیص[۴] رجال دا کلمہ عظمت مرداں جہت وسائی
جاں فیصلے بندیاں دے جاون سب اہل اعراف اللہ دی
اوہناں جنتوں دے کیا پس تن جا ہوسیں آزاد خدا دی
کنڈھے دو نویں اوس جڑاؤ موتیاں نال تمامی
جاں اوس نہر وچہ نھاون تازہ سوہنے سبھ ہو جاسن
نیکیاں جنہاں زیادہ ہوون ملا اوہناں روشنائی
جاں پہنچن پل تے اہل نفاقوں نور بجھا وساں ئیں

اتی جنت وچ وڑن اکرسن طمع امید غفاروں
تا کہن بیا سنگ قوم ظالم دے نہ کراساں نراسے
قرآن مجید اندر رب جسدی بابت حال نتاری
اتھے لوگ ہوسن کجھ وہاں قیاں خوب پچھانن ہوون
دوجا ٹول شہیداں حکم عدولیوں رہے جو قاصر
جس دی بدی زیادہ ہک اوہ دوزخ طرف سدھاوی
تے دنیا وچہ اوہناں کوئی رنج اجیہے ہون نہ پائے
جاں ویکھن دوزخیاں آکھن ربا رکھ اساں نوں
اجیہے لوگ بھی دوزخ جنت دے سنہ ہون بتاندے
پنجویں ولد الزناء ایہ سارے وچہ اعراف گواہیاں
انبیاء صدیق شہداء اتی صالح متقی عادل پائی
تے جعفر علی حمزہ عباس اعراف شو کل بھالے
مبارک[۵] وین اتے مبرآیاں دوزخیاں دے تائیں
نہیں تے مرو زناں سب تھے وچہ گناہ دن آئے
تساں نیکیاں دوزخ کنوں بچایا مگر گناہ جو آئے
پھر ہک نہر اوپر آون جس نام حیات شفا دے
مٹی تس کستوری کنگریاں یاقوت گرامی
نورانی جویں تارا ہک متھے داغ رکھاسن
وچہ اوس روشنائی ترسن اگے جسے نور صفائی
اوہناں بہشتی کہن اوہناندی یا رب نور گوائیں

سلہ یعنی پل صراط منافقین اور مومنین میں صالحین اور مومنین کے درمیان حائل ہوگی جس کی بابت فرمایا کہ باطن اور سکا جنت کی طرف
اور ظاہر اسکا دوزخ کی طرف ہوگا اور اوسمیں ایک دروازہ ہے ۱۲ سلہ اعراف جمع عرف بمعنی بلند مکان اور سکا نام اعراف اسواسطے رکھا
گیا کہ اعراف والے جنت والوں اور دوزخ والوں دونوں کو پہچانینگے پھر اکثر کے نزدیک اسمیں اختلاف ہے وہ وہی دیوار ہے جسکا ذکر کیا گیا
ہے از روئے درمیان اور جدا کرنے کے حجاب ہے اور از روئے بلند ہونیکے اسکا نام اعراف ہے۔ در منثور میں لکھا ہے کہ کہا سعد بن جبیر نے ۱۰ ایک پہاڑ
ہے اور بھی روایت ہے کہ وہ ایک جنگل ہے اونچے پہاڑ کی پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ وہ دیوار ہے جنت کی ان سب کے دلائل تفسیر در منثور
اور ابن کثیر میں حدیثوں کے ساتھ موجود ہیں۔ ۱۲ اطلاعی سلہ نیکیاں دوزخ میں داخل ہونے سے اور برائیاں جنت میں داخل ہونے سے
سلہ یعنی دوزخیوں کو جدا ہی کا دکھا دینگے ۱۲ افلاصہ فرمایا لاخوف علیہم ولاھم یحزنون پس معلوم ہوا کہ اعراف والے انسان ہیں ۱۲ سلہ
یعنی یہ فرمائیگا جاؤ تم بخشے گئے اور میرے آزاد کئے ہوئے ہو ۱۲ افلاصہ سلہ پھر یہ لوگ جنت والوں کے بعد داخل ہونگے جنت میں ۱۲ کذا فی التفاسیر

Marfat.com

اہل اعراف اوہ نور نہ ضائع کرن اُمیداں ساری
مسکین جنت وچ اوہناں تائیں اہل جنت دی کہن
وچ اہل جنت دوزخیاں رب ستر حجاب بنایا
اوہ حجاب اوہی دل اوپر ول اعراف بلندی
اوہ اذن الٰہوں کرن تصرف یاری کل مریداں
سعید شقی ہریک پچھانن چہرہاں کنوں تہاندے
اتقوا من فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللّٰہ تعالیٰ جہراں سہوں
اوہ جنتیاں کہن سلام علیکم سنگ نصرت امداداں
بھی سنگ کات خیرات اتماویاں سنگ مدد الٰہی
تے جنتی طالب طمع کریندے کارن جیہاں رجالاں
تے وچہ حضور اوہناں دے رہے راحت فرحت پاون
کہن نہ کراساں رب وچوں اہل ظلم ابراراں
پس سالک نوں نہیں لازم مسکیناں تھیں کرن جدائی
محبت مسکیناں سنگ رکھن جو فقراء کمالی

جو نور سیاہ اوہی قائم اور کہ ہوسن فضل غفارے
پھر ہووے حکم سنگو جو چاہو ستر حصے وچہ وہ ملسن
ہریک اوہناں دا صاحب اپنیاں پیر دے دیو وچہ آیا
متوکل جبہدی عارف رب دے صاحب فیضان سوہندی
جو ولیج آدی غیر آکھی مارن اوہناں پلیداں
جو نور فراست والا رب تھیں ہن اوہ فضلوں پاندی
فراست مومن تھیں تسیں رو اوہ ویکھے نور الٰہوں
تاں اسباب تنگی تخلیہ قلب انوار نویداں
جو جیت دخول جنت اوہناں چیزاں خاصیت ظاہر کر
تا انوار شعاع اوہناں دیاں روشن ہوون کمالاں
تے جہاں اوہ محروماں اکھن دو اوہدی غیرت لیاون
استعداد پہلی جنہاں غیر ٹکانے رکھو خواراں
جو ٹھیک کنجی ہر چیز اتے کنجی صبر ہی جنت والی
صبر کرن سنگ اوہناں ملیسن ہو سنگ خدا تعالیٰ

| | | مثنوی |
|---|---|---|
| دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است | حبِ درویشاں کلیدِ جنت است | |
| ور شکم خوراں تو صاحب دل مجو<br>فخرہا اندر میانِ ننگ ہا است | گر گدایاں طامع اند و زشت خو<br>در تگِ دریا گہر با سنگہا است | مثنوی |

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ
اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ

ل۔ یا طمع کرینگے وہ لوگ جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے جب وہ اپنی میزان کے پلڑے میں کلمہ طیب کو نہ دیکھینگے اور جان لینگے کہ اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر لا دیوے وہ کلمہ دونوں میں سے ایک پلڑے میں تو البتہ پلڑا بھاری ہو جائیگا ساتھ اوسکے اسلئے کہ وہ ترازو کا پلہ نہایت تنگ انصاف نے ہے پس اسکے عدل کرم کا طمع کرینگے پس لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ضرور عنایت ہوگی یعنی آخر ایک ایسا ظاہر ہوگا پس ٹھہر لینگے اسجگہ جو حکم فرماویگا اللہ تعالیٰ جس طرح چاہیگا پھر اپنی رحمت سے اونکو جنت میں داخل کریگا اور یہہ اخیر والے بہشتی ہونگے پس غسل کرینگے بیچ نہر حیات کے ۱۲ روح البیان نہر حیات کا ذکر متن میں ہے۔ ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ۔

## اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ

اور پکارینگے رہنے والے اعراف کو اُن مردوں کو کہ پہچانتے ہیں اونکو ساتھ چہروں اونکے کے کہیں گے نہ کفایت کیا تم سے جمع تمہاری نے اور یہ کہ تھے تم تکبر کرتے آیا یہ لوگ جنپر قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہونچاویگا اونکو اللہ رحمت کہا گیا اونکو داخل ہو بہشت میں نہیں ڈر اوپر تمہارے اور نہ تم غمگین ہوگے ++

تے اہل اعراف پچھانن جنہاں علامت چہریاں نال[1]
اوہ کبر تکبر غرور جو آہے دنیا وچہ تسیں کردے
کرن ملامت طعنے دیون لے لے نام کفاراں
تے مسکین ضعیف ایماناں والیاں حق الاندے
جو رحمت ربدی اُپر اونہاندے پہونچے ناہ کداہیں
نہیں کوئی خوف تساں تے ناہ تسیں غم اندوہ اوٹھاؤ
اوہ سرکشیاں تی مال اولاد غرور تساں جمعیّت
سلمانؓ خبیبؓ بلالؓ حباب جیہے مسکین جو آہی
ہک کہن جان دوزخی طعنے دیون اہل اعرافاں تائیں
تے قسماں کھان جو جنت وچہ ناہ ورسنا تسیں کداہیں
فخر تکبر مال اتے کثرت خدم مددگاراں

تنہاں کہن پکارنہ کم آئی تساں مال عیال اتہاہاں
نہ اجدن اوس کیتے تساں کاسان وننج ولوں پروے
ہُن مال اولاد غرور تکبر کتھ گیا تساں خوار اں
کیا ایہو اوہ لوک تسیں حق جنہاں قسماں کھاندے
پھر اہل اعراف نوں حکم ہوئے تسیں ور سو جنت جائیں
ولید اتی ابوجہل جیہاں نوں آکھن تسیں عذاب اج پاؤ
اج کتھ گئی اتے اہل ایمان ضعیفاں خیر خیریت
غریب دکھی جنہاں کہندے دیکھو ایہناں نال کیا ہے
تسیں پچ نہ جنت پہونچے پھر کیوں بعلو حق اسا ہیں
تا حکم ہوئے تسیں جنت ور سو سارے دولاں بلائیں
ایہ آیت کرے مذمت جہناں روح البیانوں ساراں

نہ منعم بمال از کسے بہتر است
بدیں عقل و ہمت نخوانم کس است
تکبر کند مرد حشمت پرست
چو منعم کند سفلہ را روزگار
چو بامِ بلندش رود خود پرست

خر ار جُل اطلس بپوشد خر است
وگر سیر دو صد غلامہ از پست
نداند کہ حشمت بعلم اندر است
نہند بر دلِ تنگ درویش بار
کند بول و خاشاک بر بام پست

محبت مال تے فخر تکبر صفت نفس دی آئی
جو آہی وہابی دی خلق میرا کر بھلا آکھی
تے سنگ مسکین فقیراں حضرت آہی مہندی کھاندے
وچہ اصحاباں بہندے وسدے ہک جیہو سنگ یاراں

چاہیئے سالک صاف پاکیزہ کرے نفس نوں چھانی
تے انک لعلی خلق عظیم نبیؐ دی خلقوں صفت لیہانی
جاں اکلیاں ہی سوں لنگھدے پہلو تہاں سلام الاندے
نہ کوئی پچھان کریندا اجد لگ پچھے ناہ کوئی ساراں

[1] فرشتے اعراف والوں کے منہ دوزخ کی طرف کریں گے اور دوزخیوں کو اونکے سیاہ مونہوں اور کیری آنکھوں سے شناخت کرینگے اور اشارت اسکی پہلی آیت کے مابعد گذر چکی ہے ١٢ حلوائی عفی اللہ عنہ

تے جیہڑا شخص بلاندا فرماندے ہیں حاضر آیا ایہ سب تواضع حضرت آہی روح البیانوں لیایا
تے حب نیکاں رکھن ٹھیک نشان سعادت آیا تے نزدیکی اونہاں پڑھن قرآن تے سحری جاگن پایا
تے مجلس کرن علماواں نرمی دلدی کری بھائی تے سالک نوں نہیں لازم مسکیناں تھیں کرن جدائی

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

اور پکارینگے رہنے والے آگ کے رہنے والوں بہشت کے کو یہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا
اوس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ نے کہیں گے تحقیق اللہ نے حرام کیا اون دونوں کو اوپر کافروں کے
جنہوں نے پکڑا دین اپنا تماشا اور کھیل اور فریب دیا اونکو زندگانی دنیا کی نے پس آج بھول جاوینگے ہم
اونکو جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات دن اپنے کی جو یہ ہے اور جیسا تھے ساتھ نشانیوں ہماری کے انکار کرتے

تے دوزخ والے لوک پکارسن جنت والیاں تائیں جو کچھ آب نعیماں ہویاں رب تسیں تساں عطائیں
اونہاں تھیں کجھ دیہو سانوں بھی جنتی کہن جواباں حرام کیتے رب اہل کفر تے آپ نعیم صواباں
پھڑیا دین اپناں جنہاں کھیڈ تماشا نفس ہوائیں تے دنیا دی زندگانی پایا دھوکھے وچ اونہاں تائیں
جیوں اُتھ ایہ دن بھلیا اوہ تویں اج اساں اونہاں بھلایا تے آیتاں ساڈیاں نال اونہاں نے سی انکار کمایا
دوزخی اہل اعراف تائیں جاں جنت جاندے پاسن خویش پیارے دوست یاراں کر امید الاسن
اساں تا ملی اجازت ایہ جو دیکھی اہل جناں ناں اونہاں ملی اجازت ویکھ پرانیاں یاران کہن عیاناں
جو سانوں بھی کجھ دیہو جو تساں پاس نکمی نعیماں کرن پوکاراں ترلے لین کہو رب طلب سلیماں
اونہاں دیہو جواب جو نعمت جنت ہوئی حرام تساں ناں جو دنیا وچہ اساں آکھی لگدی چلدے نیکی راہاں
تا ایہہ کھانے میوے جنت شربت عیش بہاراں حلال تساں نوں ہوندا ہن تسیں ناحق کرو پوکاراں
ایہ کرن سوال جو دنیا اندر بندے رہے شکم دے وچہ حرصاں کھانیاں عیشاں سبھی اغفلت نال الم دے
جس حالت وچہ سوئے اوہا حالت مرے اونہاں نوں جویں جو کم کردا جو مریا اوسے حالت حشر بچھانوں
تے جنت والے دنیا وچہ رہے پیاسے بھکھے رنج تکلیفاں جالیاں اکثر کھاندے رکھے سکھے

نہ دنیا وچہ جیہاں طعام لذیذ اتے نہ حب ٹھنڈے پانی
پس بندے بے پرواہ ہووے بوہتہ طعام شرابوں پیارے
کسے کہیا ہیں ابن عباس سوں پچھیا صدقہ افضل کیہڑا
اوہ جنتیاں تھیں کہ فرمایا اس طلب کرین پانی
تے سعد اصحابی دی جدا مادر ہوئی فوت پیارے
آنحضرت آکھیا پانی سن اصحابی کھوہ کنڈ ؟ یا
دوزخ وچہ ہک کھوہ اوہ ایڈا اوہ نہ خلقیا سائیں
جو اوسدے وچہ داخل ہوسی سوئی بھولایا جاوے
بھلوایا چاہے جاں کسے بندے نوں رب پاک الاہن
بند کرکے وچہ اوسدے اوسنوں قفل آتش دا لاون
پھر اوسنوں بھی لا قفل آتش دا اوس کھوہ وچہ گاڈے
وچ اس حدیث دلیل جو خوش تاں پہونچی اجرا شیائیں
تے پانی ہر یا فاضل بہت جو وچ زمین حرم دے
تے دوزخ بھی ہے گھر گرمی دا جس ایہ گرمی جالی
پھر اس عبرت دی بعد بیان تعلیم نصیحت آئی

جنت وچہ اوہناں کارن عیشاں تے خوشی ہووے من بھانی
بھاویں کیڈک سختی اندر ہووے پیاسو ہائے
فرمایا آپ جو نہیں ٹھاتساں جنہاں دوزخ ویرا
قالوا افیضوا علینا من الماء ہو ارشاد جویں حمانی
تا پچھیوس حضرت تھیں کیا صدقہ بہتر جو تس تارے
تے نبی کہیا ایہ مادر سعد دی کارن کھوہ آیا
جو ستر سال چلے کوئی اوسیح تھلے پہونچے ناہیں
تے کنوں ترغیب روایت وچہ تفسیر خلاصی لیاوے
قس ہک صندوق آتش دے وچ رکھ آتش تیز جلاون
پھر ہو صندوق آتش دے وچ رکھ آتش تیز جلاون
بھلاویوں تھیں مطلب اوس کدے رحمت نظر نہ پاوے
جویں اہل سنت دا خاص عقیدہ روح البیان نوں پائیں
پانی دی سی بہت ضرورت پاسوں ناک عجم دے
سنگ بھکھ پیاس دو بارہ اس ناہ مخفی دوزخ کالی
ناہی قوت نادل وہن تسلی آیت اگلیوں آئی

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ
قَبْلُ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاۗءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ
ع اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

اور البتہ تحقیق لائے ہیں ہم انکے پاس کتاب کہ مفصل بیان کیا ہے ہم نے اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت اور رحمت کے
واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں نہیں انتظار کرتے مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی کا جس دن آویگی حقیقت اوسکی کہیں گے
وہ لوگ کہ بھول گئے تھے اوسکو پہلے اس سے تحقیق آئے تھے بھیجے ہوئے پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے پس آیا ہیں واسطے ہمارے
سفارش کرنیوالے پس شفاعت کریں واسطے ہمارے یا پھیرے جاویں ہم پس عمل کریں سوائے اوسکے تھے ہم عمل کرتے تحقیق نقصان دیا

Marfat.com

اونہوں نے جانوں اپنی کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھ تھے باندھ لیتے

تے اندی پاساں کتاب علم تھیں وسی کھول بیاناں
ہُن انتظار ہو کس ما سرکش کفاراں دے تائیں
تاویل اوسدی جد آجاسی تے پوری جاہن اٹھائے
جو ٹھیک رسول خدا ساڈے دی سچی بات لیائے
یا ول دنیا موڑی جائیے کریئے نیک کمائی
تے ہو اوہناں گھاٹا تو ناجاناں اپنیاں تائیں
خواہش کرن کفار جو دنیا ول پھر مُڑن دوبارے
تاہیں اوسی راہ چلّن جس راہوں ہٹکے جاندے

ہدایت اوہناں لوکاں جیہڑے جو ہوئے اہل ایماناں
جو ہووے بیان مراد اُس ویکھن اکھیں ایہ بلائیں
کہن جواب بہاد دنیا اندر محل قرآن سوہائے
پس کیا کنوں شفیعاں ہو کوئی ہو شفیع چھوڑائے
یا جیہ اوہناں عملاں دی جو آہی کردے دنیا جائی
تی ہویا گم اوہناں تھیں جو سن بنہدے جھوٹھ بنائیں
تا نیک اعمال کماون پس جو موڑ سی جاہن نکالے
جویں مثنوی وچہ مطابق اسدے مولانا فرماندے

## مثنوی مولانا روم

قصۂ آں آبگیرست ای عنود / کہ درو سہ ماہی اشگرف بود
چند صیادی سوئے آں آبگیر / برگذشتند و بدیدند آں ضمیر
پس شتابیدند تا دام آورند / ماہیاں واقف شدند و ہوشمند
آنکہ عاقل بود عزم راہ کرد / عزم راہِ مشکلے ناخواہ کرد
گفت با ایناں ندارم مشورت / کہ یقیں سستم کنند آں مقدرت
مہر زاد و بود بر جانشاں تنند / کاہلی و جہل شاں بر من زنند
مشورت را زندۂ باید نکو / کہ ترا زندہ کند آں زندہ کو
نیست وقتِ مشورت ہیں راہ کن / چوں علی تو آہ اندر چاہ کن
محرم آں آہ کمیاب آمد و بس / شب رو و پنہاں روی کن چوں عسس
سوئے دریا عزم کن زیں آبگیر / بحر جو و ترک کرد ایں آبگیر
سینہ را پا ساختہ می رفت آں حذور / از مقام با خطر تا بحر نور
رنجہا بسیار دید و عاقبت / رفت آخر سوئے امن و عافیت
خویشتن افگند در دریائے ژرف / کہ نیابد حد آنرا ہیچ طرف
پس چو صیاداں بیاوردند دام / نیم عاقل را ازاں شد تلخ کام
گفت آہ من فوت کردم فرصہ را / چوں نگشتم ہمرہ آں رہنما
برگذشتہ حسرت آوردن خطاست / باز ناید رفتہ یاد آں ہباست
لیک زاں نیندیشم و بر خود زنم / خویشتن را ایں زماں مردہ کنم
ہمچناں مردہ شکم بالا فگند / آبگہ کردش نشیب و گاہ بلند

لہ یعنی کفار ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور نہیں ایمان لاتے قرآن مجید پر وہ امید اور توقع نہیں رکھتے مگر اسبات کی کہ انکو مرسلوں کی زبان سے خدا کا وعدہ عذاب اور تحقیق تھا اسکا وہ انتظار کرتے ہیں جو کہ دن جزا کا ہو نیوالا ہے اور وہ نیک تاویل یعنی قیامت جس کا وہ انتظار کرتے ہیں جو کہ دن جزا کا ہو نہ پرست کے سب کام پھیرے جائینگے طرف اوسکی پھر کہینگے وہ یعنی جنہوں نے قرآن مجید پر عمل کرنے سے ترک کی بلکہ قرآن اور قیامت کے وہ سخت منکر ہیں جب عذاب نظر آئیگا تو اقرار کرینگے اپنی جانوں پر کہ خدا کے مرسل ہم نے یکن اوسوقت کا اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا یعنی کفار اقرار کرینگے کہ رسول ساتھ ہمارے اس بات کے کہ ایمان اور تصدیق اور حشر اور قیامت کے دن اُٹھایا جانا اور عذاب اور ثواب سب حق اور صدق ہیں کفاران باتوں کا اقرار عذاب کو آنکھوں سے دیکھکر کرینگے مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا پس کہیں گے کہ کاش ہمارے لئے بجز عذاب کے کوئی بھی راستہ اب نجات پانیکا نہیں مگر کوئی شفیع بنایا چاہئے جو ہماری شفاعت کرے یا ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاوے تا کہ ہم عمل کریں سوا حسن اعمال یعنی توحید اور حاصل کرنا ایمان کا بدلے کفر کے اور اطاعت کرنا بدلے نافرمانی کے پس ان منکروں کو جو وہ طلب کرینگے کچھ نہ دیا جائیگا پس اونکی جانوں کے لئے نقصان کا اظہار ہو جائیگا اور ہلاکت بسبب ہشتی اعمال بد دنیا میں ہمارے حکموں کو جھٹلاتے رہے اگر اب پس کئے جاویں تو پھر بھی کفر ہی کرینگے

هر یکی زاں قاصداں بس غصہ برد
غلط غلطاں گشت پنہاں اندر آب
دام افگندند اندر دام ماند
او ہمی جوشید از تفِ شعیر
باز میگفتے کہ گر ایں بار من
آب بجید جویم وایں شوم

کرد ریغا ماہی بہتر بمرد
ماند آں احمق ہمی کرد اضطراب
احمقی او را در آں آتش نشاند
عقل میگفتش الم یاتک نذیر
وا ز ہمہ زیں محنتِ گردن شکن
تا ابد در امن صحبت می روم
میکند او توبہ پیر خرد

پس گرفتش یک صیاد ارجمند
از چپ و از راست می جست آں سلیم
بر سرِ آتش بہ پشت و تابہ
او ہمی گفت از شکنجہ از بلا
من نسازم جز بدریائے وطن
آں ندانست از نتیجہ رنج بود
بانگ لو ردوا لعادوا می زند

پس بروگفت کرو بر خاکش فگند
تا کہ بجہد خویش برہاند حلیم
با حماقت کرد او ہمخوابہ
ہمچو جانِ کافراں قالوا بلیٰ
آنچہ میرے رانسازم من سکن
نور عقل روشن چوں گنج بود

تُوں کریں فکر کجہ حال اتے والمیاں چھوڑ امیداں
کرساں پہلے جویں زمیں سوارن بوٹے گھاس بندے
کجہ رات رہندی تہ اُٹھن گھراں تھیں اندر سردی پالے
ان اپنا پھر کڈھ گھراں تھیں نال اُمید فصل دے
کلر گھٹے پاون لیا لیا دوروں اوپر کھیتاں
تاکتن کھیت خوشی سنگ اپنی فصل کوں تارب سائیں
تکلیفاں کجہ جال چھپوں تو وٹھے کھان سو کھالے
اوہ فصل وقت مینہ ویکھن تہاں کہ حیرت آہ مارن
جاں گذرے وقت زراعت دا تُم جھڑاں نفع نہ کائی
جیہناں لدی ہیئوں بوٹے حرص ہوا شہوت نفسانی
تے معرفت والی نوال ندامت توبہ وتا پانی
تا فصل پکے اس قرب وصال سجن دا ہووے دائم

جویں پیغمبر الٰی کرسانا ندا کیتا نوکر نوبیداں
نوں سبے ہگے سیّاں لاون سو مشکل سر سہندے
لالا سیّاں وتروین کارن فصل کمالے
توجہ زمین رلاون وانگے خادم رہن فصل دے
پانی وانت خیال رکھن تاکہ کن جدوں براتاں
تا وڈی بلند لاون کھلواڑی محنت اجر عطائیں
جو موسم کھیت ہن لگ گر غفلت نال رنڈاے
جاں ڈانوانڈول محروم ہوون تا کھیتی قدر شمارن
الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا کھیتی قیامت آئی
مارسی خوب آتی ال خلاص او کارن ال نورانی
جہد ریاضت والے کلر پاندا رہیا عیانی
جو اس برعکس ہونیا اس بعد پیار یوں قیامت قائم

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

ٹھیک تساڈا رب اوہ ہے جس زمین آسمان اوپائی
ہو ٹھیک تساڈا رب جس خلقیا زمین آسماناں تائیں

وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش اُپر فرمائے
وچہ مدت چھ روزاں پھر استوی عرش او پر کس آہیں

وچہ قدر اچھو روز اندازی جو تد ایہہ ن راتاں نا ہے — تے قدرت ہے رب نوں وچہ لحظے پیدا کری جو چاہے
آہستگی[له] دی تعلیم دیون دے کارن حق تعالیٰ — وچہ مدت چھ دن خلقے تا جو جانن لوک کمالا
آہستگی ہے رحمانوں جلدی کرن شیطانوں آئی — والعجلة من الشیطان والتأنی من الرحمان جو بنی کہیائی

**مثنوی مولانا روم**

مکر شیطان است تعجیل و شتاب — خوئے رحمان است صبر و احتساب
با تأنی گشت موجود از خدا — تا بہ شش روز ایں زمین و ایں سماء
ورنہ قادر بود کز کُن فیکون — صد زمین و چرخ آوردے برون
ایں تأنی از پئے تعلیم تست — صبر کن در کار دیر آید درست

نہ جلدی کری ہنر گراں بعض کماں وچہ آئی — جویں توبہ کنوں گناہاں اسیح چاہئی دیر نہ لائی
تے ادا کرن جھب قرض جاں اوسدی مدت ہوئی برابر — بھی وچہ مہمان نوازی لازم جلدی کرن برادر
ہور بعد بلوغ شتاب دواہن کواریاں لڑکیاں آیا — بھی جلدی دفن میت وچ غسل جنب تعجیل فرمایا
بھی نیکی کردیاں ڈھل نہ کیجے نہیں وساہ عمر دا — وچہ طاعت بدی فرصت مندی کر جھب عمل حج سر دا
حکیماں فلسفیاں دا اس آیت وچہ رد ہو یائی — جو سنگ قدرت اختیار اپنے رب زمیں اسمان اوپائی
تے اوہ فاعل مختار سجانن رب قادر دے تائیں — جو آکھن بے اختیار اوہوں بنیاں ایہہ اشیائیں

## اشارات

روحانی اسمان اتے زمیاں ولیاں اساں اوپایاں — وچہ چھ روزاں جو چھیاں ہزاراں سالاں مین اٹھایاں
ایہہ آدم[ع] تھیں لگ شاہ رسل تک مدت ہوئی ساری — جو ختم نبوت حضرت اوپر اگاں ولایت جاری
ہے عرش عظیم خدا دا قلب مبارک ختم رسالت — تجلی جامع اسموں ربدی اوس وچ تسہر حالت
جو کل اوصاف حمیدہ جمع ہوئے وچہ شاہ رسل دے — جویں انّک لعلیٰ خلق عظیم حق حضرت ہادی سبل دے
تے ثم استویٰ علی العرش دی متشابہاتوں جملہ سارا — لفظ اسدے پڑھ چھوڑن ہے تفسیر اسدی نہ کارا
جو عرش سند انہہ معنی استویٰ دے سنت معنی آئی — نہ خبر یقینی کیہڑا معنے اتھے مراد ہویائے

له تاکہ لوگ ہر ایک کام میں تدریج اور آہستگی کا لحاظ رکھیں اور زمین و آسمان کی پیدائش کا حال تفسیر نبوی جلد اول ربع اول میں مفصل موجود ہے دوبارہ لکھنے کی حاجت نہیں ۱۲ حلوائی عفی عنہ ۲ه جو کہ ایک دن نزدیک حق تبارک و تعالیٰ کے ہزار سال کا ہوتا ہے جیسے کہ اللہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے کالف سنۃ مما تعدون یعنی مثل ہزار سال کی ہے اُن سالوں میں سے جو تمہاری گنتی میں آتے ہیں اللہم اغفر لمؤلفہ ولمن سعی فیہ ۱۲ ۳ه یعنی ساتھ اسم جامع کے یہ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے اسمیں ایک اشارہ ہے کہ جملہ انبیاء کے وصف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات بابرکات میں جمع فرما لئے ہوئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ یعنی جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اُنکی ہدایت کا آپ اقتدا کرو۔ یعنی اپنی ذات پاک میں وہ تمام اوصاف حاصل کرو اسکی تفسیر گذر چکی ہے اور آپ معراج کی رات میں تمام نبیوں سے بڑھ گئے حسب مطابق معراج کے اپنی کو سیر ہوئی سو وہاں تک کسی کو نہیں ہوئی جو ساتھ ان آنکھوں کے پروردگار عالم کو دیکھ لیا ۱۲ حلوائی عفی اللہ عنہ

ہن تاہیں مختلف معنی اسدے آئے وچہ تفسیراں
جو استقرار دے معنیوں رب عرش مکان ٹھہراوے
تے لکھوے عرش مکان خدا دا ثابت کرے اتھائیں
تے روح زینت الاسلام اتھائیں اوس خود کفر بنایا
ہن ایہ چیلے لکھوے زینت من یا تفسیر جو اوسدی

اس لفظ جیہیں تشابہ اویں معنی ایس نظیراں
اوہ کافر ہویا ایس عقیدیوں مومن شک نہ پاوے
عقیدے پہلیوں تائب ہویا چاہیئے اپرنا ئیں
زینت وچہ جو کفر سو وچہ تفسیر السلام ٹھہرایا
فرق زمین آسمان دا ایہو گل منیوے کسدی

# خاتمہ کتاب

شکر خدا دا جلد ترجمی ختم گئی ہو ساری
وچہ جلد چہارم جو رب چاہیا منزل دوجی مکے
تے جیکر عمر وفا نہ کیتا موت سینہے آئے
تا ولد اتکرہ نور انکھیں دا برخوردار پیارا
ہے اُمید جو اس خدمت نوں اوہ محکم تھ پاسی
وچہ اس جلد مبارک بھی او نہاں کوشش کیتی بھاری
کاغذ تے خط عمدہ اسدا ہویا فضل اکھوں
تے سوا روپیہ قیمت اسدی بن محصولوں آئی
روح البیان اتے روح المعانی کنوں ع ائس نالے

سورت مائدہ تے انعام اعراف سورت کجھ پاری
وچہ پندراں جلداں کامل ہوسی ہن ارادے پکے
تے ایہ خدمت عاجز پاروں چھٹ تقدیروں جائے
شاہ محمد لطیف میرا دلبند فرزند سو نارا
نال رہیدی یاری اوسنوں آخر تیک چا پاسی
تاہیں پہلی منزل پاسوں اسو وچہ صحت کاری
ہوئی ختم ہو بونے چوتی جز وچہ زیوریں اصلاحوں
ایہ قیمت کاغذ تے خط سندی ہو ہیس گل کائی
وِ ذکر تصوف بھریا اسو وچہ نال اسلوب کمالے

ا؎ مفصل ذکر تفسیر نبوی جلد دوم کے ترجمہ میں موجود ہے اور لکھوی کی افراط تفریط ہمارے رسالہ ستمول الوہابیہ فی تردید النجدیہ میں مفصل موجود ہے ۱۲ فقیر حلوائی عفی اللہ عنہ ؎ جامع العلوم ظاہری و باطنی معلے الالقاب جناب مولانا حضرت مولوی صاحب تی دام ظلکم [illegible]
سنت سید الابرار کے بعد واضح رائے عالی ہو کہ فقیر بفضل خدا بخیریت تمام ہے خیریت مزاج المبارک از درگاہ لم یزل [illegible]
ہے کہ نوازشنامہ فیض شمامہ بساعت نیک اختطار میں شرف صدور لایا باعث تسکین دل بیقرار کا ہوا جو کچھ جناب نے تحریر [illegible]
آنکھوں پر لگایا آپ رویا اور ہمکو رولایا کہ بندگان خدا کو خدا کیواسطے کیسی تکلیفیں ہوتی ہیں اور برداشت فرماتے ہیں اللہ تعالی کے بندوں کا ایسا
ہی حال ہے جو کچھ لطیف شاہ کے بموجب تحریر کیا ہو ہمیں اسمیں کوئی دریغ نہیں ہے جبکہ ہم [illegible] کے بھی ہوئے جاتے ہیں کہ ہم سارے
آپکے غلام ہیں جس طرح پر آپکا دل خوش ہو جائے وہ ہم کرنے کو تیار ہیں آپ اسبات پر خوش ہو جاویں تو ہماری عین سعادت ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں
کہ رسول کو خوش کرنا گویا خدا کو خوش کرنا ہے جسکی اولاد خدا کی ہیں تو بھلا خدا کی بندہ کس طرح انکار ہو سکتا ہے اسمیں تحریر کرتا ہوں کہ لطیف
اپنا لڑکا خدا کیواسطے مولوی نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری کو دیدیا اب میرا کوئی تعلق دنیاوی اس سے نہ رہا لڑکا لطیف شاہ مولوی صاحب
مذکور کا بیٹا ہوا اب آپکا اختیار ہے جس طرح چاہیں کریں خواہ پڑھاویں خواہ دوسرا کام کوئی کراویں ہمیں کوئی دخل نہ اب عزیزی لطیف شاہ
کو واضح ہووے کہ ہمارا کوئی تعلق دنیاوی عزیز سے نہ اب مولوی صاحب کو اپنا والد حقیقی قرار دیویں اور خوب تابعداری کریں فقط بخدمت
حضرت جناب حافظ جی صاحب فیاض زمان اپھرے والوں کی خدمت میں دست بستہ آداب و سلام عرض کر دیویں جملہ یاران حاضرین
مجلس السلام علیکم قبول ہو عزیز محمد غنی و میاں محمد اسمعیل شیخ ویر بن محمد منور اور شیخ تاج الدین وغیرہ حاضرین الفقیر عالیہ کا السلام علیکم ۔
فقیر محمد شفیع از میر تھ ڈاکخانہ خاص تحصیل ۔ ضلع گورداسپور ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

روح البیان اتے روح المعانی پہلی پہلیاں ناہاں
پر وچ دوجی جلد عرائس کنوں تصوف ہاتاں
پہلی جلد جو اس نعمت تھیں اکثر خالی آہی
شان نزول اتے قصے سچے سخن اکثر اولیا واں
فقہ مسائل ہور حدیثاں اکثر اس وچہ آیاں
ربط آیات سورہ بینی روح اسدے کڈھ کنوں تفسیر اں
علم تصوف بھریا بہتا مثنوی رومی نالے
نجدی فرقہ لامذہباں وارد ہویا ہر جائیں
اس تفسیر مبارک دیچ عرق ریزی جو ہوئی
شہر لاہور دہلی دروازیوں باہر عاجز رہندا
تے طالب اپنا پتہ نشانی واضح لکھن تمامی

نہیں تے مونیں پہلیاں جلداں خالی رہندیاں ناہاں
تفسیر آیاتوں پچھے پچھے ہویاں ذکر نجاتاں
ہن اُپر حواشی روح البیانوں ذکر ہویا کجھ بھائی
روگمراہاں فرقیاں کتب اونہاندیوں نالیاں واں
سراج منیر خطیب تے درمنثوروں ہین گواہیاں
لکھیا تا جو سمجھ سوکھالی آ جاوے کجھ ویراں
شعر جامی ہور سعدی حافظ صائب کنوں کمالے
نال دلائل پکے جسو چہ کرن نہ چون چرائیں
اوہ اہل علم تے روشن دسن حاجت مول نہ کوئی
وجہ معاش کسب حلوایاں خادم دین سوہندا
ڈاکخانہ تحصیل ضلع خود موضع نام گرامی

بس حلوائی کر ختم سخن ٹرھ رب نوں حمد ہزاراں
بھیج درود سلام نبی تے سن کل تابعداراں

---

# چند ابیات بطور تقریظ از اختر سراج الدین سیالوی الہ کاپی نویس تفسیر ہذا

امام مسجد بخاوروالی شہر وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

واہ واہ مولوی نبی بخش جی رحمت رب دی ہووے
ہر اک حرفوں نور افشانی گویا جھڑن ستارے
ایماں دی بنیاد رکھی جے وچہ تفسیر سوہاری
ہر اک شعر تساڈا حضرت پڑھے اندر دردواں
اہل ایماناں خاطر حضرت لایاں جے روشنایاں
عطر نچوڑ وچوں تفسیراں اسنوں تساں بسایا
علم لیاقت خاص تساتھیں منیاں اے سنگ کاری

اس تفسیر تساڈی وچوں نور ہدایت چووے
دیوے مولا تساں جزائیں اپنے فضلوں تارے
داخل ہوسی اسنوں پڑھ پڑھ اُمت جنت ساری
دشمن رہن ویرداں اندر خوب چلایاں کرداں
مشرک تے مرتداں والیاں ہوڑاں خوب دھمیاں
رافضیاں تے لامذہباں نوں ڈاہڈا رونا پایا
کھوٹ ہٹاسی کھرا وکھاسی گرمحسن ٹھگ بازاری

خالص موتیاں کنوں تساں ایہ ڈبہ بھریا اعلیٰ
خام ہمیشہ خامی اندر رہسن سر دی کھاسن
برکت والے تھے تساڈے نسخوں کلک چلائی
اندک نے بسیاری اسوچہ کتنے نہ نظری آئی
قربت رفعت والے درجے اتھیں ہون اجہالاں
بالکل فرق نہ رکھیا اسوچ رمز نہانی والے
حرف او کھیرے لغتاں وچوں کر کے حل وکھائے
لعل لباں تھیں جھڑی تمامی خاطر خاص عوامی
جسنوں ڈٹھا اوہوا اسنوں نال محبت پڑھدا
شعر بلاغت والا سارا نال فصاحت بھریا
حق حق گل بیان ہویا ہے باطل جڑھوں گوایا
عشق الٰہی اندر حضرت تسیں رہو مستانے
ایہ تفسیر تساں ہے حضرت توشہ عمل بنایا
الدُّنیا مزرعۃ الاٰخرۃ تساں نیکی تخم لگایا
صدر عزت تسے رب بٹھلایا اندر کل علوایاں
یارب اپنے فضل کرم تھیں سوہنی جھڑی لگائیں
ایہ تفسیر سوہاسی ساری دائم چمک وکھائے
دنیاں وچہ ظہوری ہووے ربدی وحدت والی
مقصد والے رستے ویول ہوسن راہنمایاں
سراج الدین وچارا عاجز کردا رہے دعایاں
بخش طفیل نبی دی مینوں دیئں نیک ٹکاناں
مینوں کنوں کتابت اسدی صالح اجر دلائیں
شکل نرالی کڈھی اسدی محنت شاقہ کر کے
قلم لگایا جلی تمامی اندر متن سوہارے
اہل ایماناں سبھناں بخشیں اپنا رحم کمائیں

ہر اک دی ہی لکھاں قیمت سندر روپ نرالا
پختہ رہن ہمیشہ پختہ نت قربانی جاسن
بے راہاں دی کینہی کتری روی کر دکھلائی
اصلی گل کیفیت اسوچہ بھری ہوئی دانائی
باطن اندر داخل ہوندے ربدے نور انواراں
معنیاں تھیں پر معنی کیتی نیک نشانی والے
شوقاں نال ہزاراں اسنوں وچہ تصنیف لبائے
ہی چمکدی ماہ بدر جیہوں ایہ تفسیر تمامی
تجل تجلی کرنے والا رہسی ہردم سُردا
جیہڑا اسدی منزل کرسی سمجھو اوہو تریا
جاء الحق وزھق الباطل واہ واہ صادق آیا
نبوی ایہ تفسیر لکھی جو لکھ لکھ نے شکرانے
جنت وچہ فردوس بریں دی خوب ذخیرہ لایا
نیک انگوری اگ کھلوتی بدل رحمت چھایا
نفس صد نہوں گلاں کردے سٹھیاں جیوں مٹھیایاں
دینی خدمتگاراں اوتے مینہہ کرم دا پائیں
نوری ذری اندر اسدا نوری جلوہ آئے
کفر شرک تے ظلمت چھاوے اوکھت بولے کھالی
راہ فیروزی والا پھڑسن جاناں جیہناں فدایاں
نبی بخشش نے کریں عطایاں رحمت والیا سائیاں
ہیں عاجز دی کشتی سنداوڑک تومیں ٹھاناں
کوشش نال کتابت اسدی کیتم صبح مسائیں
حاشیے اسکے اردو کیتم مساں مساں مر مر کے
زیور طبع پہنے گی جدم جھڑسن نور ستارے
نبی صاحب دے جھنڈے تھلے جنت جگہ دلائیں

Marfat.com

اسمٰعیل لاہور اندر جو تاجر کتب گرامی
باس متی تے مُشکن اعلےٰ رہے فروخت کروا
الٰہ بخش بن جان محمدؐ خاص برادر زادہ
بنگلے وچہ ایوب شاہی دے رکھن خاص محلّہ
اونہاں ایہہ تفسیر گرامی عاجز تھیں لکھوائی
یعنی اسمٰعیل صاحب نے
اسنوں کرو خرید شتابی بھائی اہل اسلاموں
مُشکل حل ہوئے جے ساری لکھے خوب اشارے
غنچے ہون شگفتہ سارے پیاری اس تفسیروں
خازن اتے مدارک سمجھو تے تفسیر عباسی
روح بیان عرائس وچوں نالے ماخذ آیا
گل مضمون تصوف پاروں اسدی نظم نیاری
رومی سعدی جامی کولوں نظماں خوب سجایاں
فرق مخالف ردّی کیتے بتین نال دلیلاں
صرفوں نحوں منطق پڑھ نبی بخش یگانے
اس تفسیر مبارک پاروں اُڈیاں کفر سیاہیاں
فرو یگانہ دیں پرور ہے خدمتگار اسلامی
دہلی دروازے تھیں باہر رہے دوکان کرنیدا
منگ دعا سراج الدیناں ہتھ دعا اُٹھائیں

چاول اعلےٰ قسم تجارت نالے رکھدا نامی
رکھے ہر اک قسم کتاباں رب تعین دم وروا
ڈھڈ قدیموں عزت والا اینہاں دا خنوادہ
خلق محمدی دوہاں وچہ انوچہ گٹ گٹ بھریا اللہ
میں بھی اسدی وچہ کتابت کمی نہ رکھی کائی
ہدیہ دیوے شکر کماؤ پڑھ پڑھ نیک انجاموں
نعمت فرقانے دے کھلّے ہین خزاین سارے
ماخذ اسدا ہے بیضاوی تے تفسیر کبیروں
ہور حسینی اتے عزیزی رحمت رب لیاسی
چھُٹے فیضاں والے چشمے قلب قلوب سدھایا
وچہ حواشی گوجھیاں رمزاں ہویاں نے اظہاری
ٹھیک بٹھانے اوپر رکھیاں مطلب نال سوہایاں
نرم زبانی ورتی ساری جیونکر اصل اصیلاں
بے راہاں دے دور گوائے گل اعتراض پورانے
پڑھن جو ہون منوّر اس تھیں پاکے نور صفایاں
پیشہ ہے حلوایاں والا وچہ لاھور مدامی
روحانی جسمانی خورشاں طالب تائیں دنیدا
مولوی جی نوں اس تفسیروں صالح اجر ولائیں

بس کریں تقریظ ایتھائیں تھوڑی وچ سوکائیں
بخشش منگیں ربدے پاسوں جو ہی تیرا سائیں

بہ تصحیح خاکسار دیوان کرم الٰہی حنفی۔ قادری سلچالوی

کاپی ریڈر حال مقیم لاہور بازار چوہٹہ مفتی باقر
کوچہ گلاب گلی متصل کٹرہ
حکیم ولتیاہ

کاپی نویس تفسیر ہذا عاجز
سراج الدین ساکن ...

# دلائل القویہ فی اثبات الکفریات الوہابیہ

اس میں مقلدوں و غیر مقلدوں کا مباحثہ ہے اور اس کتاب میں "تینتیس" عالموں کے فتوے ہیں۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ا/

# جامع الشواہد

یہ ایسی کتاب ہے کہ غیر مقلدوں کو ان کی کتب کے حوالے دیکر جواب شافی دیا گیا ہے کہ ان کو مجال انکار نہ رہے۔ قیمت صرف ۰/

# تحصیل العرفان فی آداب الشیخ والاخوان

زمانہ حال میں اکثر لوگ آداب شیخ اور آداب اخوان سے ناواقف رہکر منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔ اس لئے اس کتاب کو [illegible]
منگا کر مطالعہ کر کے سبق حاصل کریں۔ اسکی فہرست برائے ملاحظہ حسب ذیل ہے:

**فصل اول** ضرورت شیخ کا بیان۔

**فصل دویم** - مطلق آداب کا بیان۔ اس فصل میں [illegible]

**فصل سویم** - اس میں وہ تیرہ آداب ہیں جو بھائی کو بھائی پر لازم ہیں

**فصل چہارم** - اس میں ان مہلکات کا بیان ہے [illegible]

علاوہ ازیں شجرہ قادریہ عالیہ و شجرہ نقشبندیہ عالیہ بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔ [illegible]

مصنفہ حضرت مولنا

# محبوب الاتقیا فی ذکر سلطان الاولیا

سگ درگاہ میراں شو چو خواہی قرب ربانی

یہ کتاب جناب غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی [illegible]
چھپوائی گئی ہے۔ اسمیں حضرت مولنا [illegible]
غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کو منگا کر حظ وافر [illegible]

| | |
|---|---|
| ۱ | مقدمہ کتاب اور سبب تالیف۔ |
| ۲ | جناب غوث پاک کی باپ کی طرف سے نسب کا بیان۔ |
| ۳ | ماں کی طرف سے آپکے نسب شریف کا حال |
| ۴ | آپ کے بیٹے اور پوتوں وغیرہ کا حال |
| ۵ | آپکا حلیہ شریف اور شکل کا حال |
| ۶ | آپکی تصنیفات کا ذکر۔ |
| ۷ | آپکے سنہ ولادت کا بیان |
| ۸ | آپ کے جیلان سے نکلنے کی [illegible] |
| ۹ | آپ کے خرقہ شریف کی [illegible] |
| ۱۰ | آپکے کلام مجز نظام کا مکمل [illegible] بیان |
| ۱۱ | آپکے زہد و تقوی میں بعض [illegible] کے حال |
| ۱۲ | آپ نے روزے کے آداب میں جو [illegible] بیان فرمائیں انکا ذکر۔ |
| ۱۳ | آپکے لقب محی الدین ہونے کا سبب |
| ۱۴ | آپکے پاس ابومدین شعیب کے مرید کا آنا |
| ۱۵ | آپ کا حالت جوانی میں [illegible] ایک جماعت [illegible] کو سفری دینا۔ |
| ۱۶ | آپکا عراق کے جنگلوں میں سیاحت کرنا خضر علیہ السلام سے ملاقات۔ |
| ۱۷ | آپکی زیارت کے لئے خلیفہ عباسی کا آنا۔ |

**ملنے کا پتہ محمد اسمعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور**

| | | |
|---|---|---|
| مصنفہ مولوی عبد الغنی<br>قیمت ۱۲ | # محبوب الفقہ اردو | جامع جلال الدین علیہ الرحمۃ<br>قیمت ۱۲ |

اس کتاب میں نماز کے فرائض و واجبات و سنن اور مستحبات کا ذکر ہے تاکہ مسلمان [illegible] سے پورا فائدہ حاصل ہو اور بعض [illegible] زمانہ کا اس مضمون معانی کے بجا طور حاصل ہونے میں مہلت اور حضور ہی میسر ہو کیونکہ کمال معرفت کیلئے ہر جزو کا معلوم ہونا ضروری ہے چنانچہ روایت ہے کہ [illegible] نماز اس شخص کی جو نماز کا علم نہیں رکھتا اور بے نمازہ شخص جو طہارت کا علم نہیں رکھتا اس لئے اس مجموعہ کو احکام و ارکان اور علم نماز و طہارت و عقائد دین اسلام پر مرتب کر کے ارباب بصارت کے سامنے پیش کیا گیا ہے جس کی خوبی اس کی فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔ صاحب مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کو ایک ایک مستقل باب پر منقسم کیا ہے ان نوجوان مسلمان بھائیوں کو جنکو بدقسمتی سے دین کا علم حاصل کرنیکا موقعہ نہیں ملا یا مدارس سرکاری کی تعلیم نے انکو اتنی مہلت نہیں دی کہ اسلام پاک کے اصول اور انکے اسرار سے واقفیت حاصل کرتے۔ یہ کتاب خاص کر انکے لئے بہت ہی مفید ہے کہ مختصر الفاظ میں ان کو مسائل دینیہ میں پوری واقفیت اور [illegible] حاصل ہو

## فہرست مضامین


| نمبر | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | [illegible] | ۲۲ | مسواک کی فضیلت | ۴۳ | مفسدات نماز | ۶۴ | وتر اور تراویح | ۸۵ | سلم کے احکام |
| ۲ | توبہ میں | ۲۳ | وضو کے احکام | ۴۴ | مسجد کے احکام | ۶۵ | زکوٰۃ کے احکام | ۸۶ | جزیہ کے احکام |
| ۳ | شراب خواری کا عذاب | ۲۴ | سنت وضو | ۴۵ | جماعت کی فضیلت | ۶۶ | فضیلت علم | ۸۷ | [illegible] کے احکام |
| ۴ | زنا کا عذاب | ۲۵ | مستحبات وضو | ۴۶ | سجدہ تلاوت | ۶۷ | قرآن پڑھنے کی فضیلت | ۸۸ | شہید کے احکام |
| ۵ | سود خواری کا عذاب | ۲۶ | وضو کے نوافل | ۴۷ | جماعت سے شامل ہونا | ۶۸ | امر معروف نہی منکر | ۸۹ | موت کے احکام |
| ۶ | [illegible] کا عذاب | ۲۷ | وضو کے آداب | ۴۸ | نماز کے محرمات | ۶۹ | سنت پر چلنے کا بیان | ۹۰ | اسقاط کا بیان |
| ۷ | جھوٹ کا عذاب | ۲۸ | وضو کے مکروہات | ۴۹ | فوت شدہ نمازوں کی ترتیب | ۷۰ | طعام کھانے کے احکام | ۹۱ | زیارت قبور |
| ۸ | غیبت کا عذاب | ۲۹ | وضو کے مستحبات | ۵۰ | سجدہ سہو | ۷۱ | کھانے کے آداب | ۹۲ | مذمت سرود |
| ۹ | تکبر [illegible] کا عذاب | ۳۰ | وضو کے نواقض | ۵۱ | سجدہ بغیر نماز | ۷۲ | [illegible] کا قطع کرنا | ۹۳ | [illegible] مخالفت منکران |
| ۱۰ | حسد کا عذاب | ۳۱ | احکام غسل | ۵۲ | نماز مریض | ۷۳ | کپڑے پہننے کے احکام | ۹۴ | موجبات افلاس |
| ۱۱ | چغلخوری | ۳۲ | تیمم کے احکام | ۵۳ | احکام سفر | ۷۴ | دستار کی فضیلت | ۹۵ | فضیلت قناعت |
| ۱۲ | [illegible] | ۳۳ | موزہ پر مسح | ۵۴ | کعبہ میں نماز پڑھنا | ۷۵ | صبح اٹھنے کے احکام | ۹۶ | در مسائل متفرقات |
| ۱۳ | [illegible] کی [illegible] | ۳۴ | اذان کے احکام | ۵۵ | خوف کی نماز | ۷۶ | احکام نشہ | ۹۷ | تنبیہ موعظت |
| ۱۴ | [illegible] کے آداب | ۳۵ | نماز کے اوقات | ۵۶ | احکام جمعہ | ۷۷ | احکام نفقت عیال | ۹۸ | [illegible] کی فضیلت |
| [illegible] | [illegible] | ۳۶ | نماز کے ارکان و احکام | ۵۷ | احکام عیدین | ۷۸ | حقوق فرزندان | ۹۹ | فضیلت استغفار |
| [illegible] | [illegible] | ۳۷ | نماز کے واجبات | ۵۸ | قربانی کے احکام | ۷۹ | حقوق والدین | ۱۰۰ | فضیلت کلمہ تمجید |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | نماز کی سنتیں | ۵۹ | کسوف خسوف کی نماز | ۸۰ | فضیلت کسب حلال | ۱۰۱ | فضائل و آداب درود |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | نماز کے مستحبات | ۶۰ | حج کے احکام | ۸۱ | احکام [illegible] | | بر سرور عالم صلی اللہ علیہ |
| | [illegible] | [illegible] | نماز کے [illegible] | ۶۱ | روزے کے احکام | ۸۲ | احکام ہدیہ | | وسلم |
| | [illegible] | [illegible] | نماز کے مکروہات | ۶۲ | اعتکاف کا بیان | ۸۳ | نکاح کے احکام | ۱۰۲ | فقیری کیا ہے |
| | [illegible] | [illegible] | نماز کے [illegible] | ۶۳ | صدقہ فطر | ۸۴ | [illegible] کے احکام | ۱۰۳ | ترجمہ مثنوی [illegible] |



## تفسیر عزیزی زبان پنجابی منظوم

تفسیر عزیزی پنجابی زبان میں عربی اور فارسی وغیرہ کی بڑی بڑی تفاسیر مثل تفسیر [illegible] خازن۔ تفسیر روح البیان۔ تفسیر مدارک۔ تفسیر عباسی۔ تفسیر جلالین۔ تفسیر [illegible] عرائس البیان۔ تفسیر حسینی۔ تفسیر عزیزی وغیرہ کا خلاصہ ہے۔ [illegible]

[illegible] اصحاب عربی فارسی وغیرہ تفسیر کے مطالعہ سے [illegible] فیضیاب [illegible] شان نزول آیات [illegible] قصص [illegible]

[illegible] حضرت جناب مولوی عبد الرسول صاحب [illegible] حضرت جناب مولوی سید محمد اکرام الدین صاحب بخاری [illegible] حضرت جناب مولوی اصغر علی صاحب [illegible] حضرت جناب مولوی عبد الحکیم صاحب پشاوری [illegible]

جلد اول [illegible] تمام سورۂ بقر [illegible] سوم کا پہلا پاؤ ۔ ۔ ۔ قیمت

جلد دوم [illegible] چھٹے پارے کا پہلا پاؤ ۔ ۔ ۔ قیمت

جلد سوم [illegible] چھٹے پارے کے آخری تین پاؤ۔ پارہ ساتواں [illegible] سورۂ اعراف [illegible]

[illegible] قیمت

جلد چہارم [illegible] آٹھویں پارہ کا آخری پاؤ۔ پارہ نواں اور دسواں تمام [illegible]

[illegible]

جلد پنجم [illegible] پارہ [illegible] قیمت

جلد ششم سورۂ یوسف [illegible]

**ملنے کا پتہ: محمد اسمٰعیل تاجر کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور**

UNIVERSITY LIBRARY ARABIC SECTION


Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب قصد طبع نہ فرماویں)

لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ

مولوی نبی بخش حلوائی ... عاصی محمد ... عاجز ...

۱۳۳۲

# تفسیر نبوی پنجابی

## منظوم جلد

در مطبع گلزار محمدی ... پریس لاہور

SCANNED & DIGITALIZED

Marfat.com